وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ

گوہر ثمین یعنی ترجمہ و تفسیر قرآن با ترجمہ تحت لفظی اردو صاف سلیس زبان با فوائد عجیبہ اور لطائف صحیحہ کا بڑا خزانہ اعظم

ترجمہ اردو تفسیر حسینی

جلد دوم مسمی بہ

تفسیر قادری

جسکو بسنجابت مطبع نہایت عمدگی کیساتھ فخر العلماء مولوی فخر الدین صاحب نے ترجمہ فرمایا اور تفسیر مرات کیمیائے سعادت سمجھی ہر صاحب علم کا ہے

قد انطبع فی المطبع المعزو الی منشی تیج کمار بالکھنؤ

مکمل ہر دو جلد عہ

آملا لئی شنا لئی نازل فرمائی قرآن عزیز بانور حقی افزائی طبیعت بیان

گوہر ثمین بیان یعنی ترجمہ تفسیر قرآن باترجمہ تحت لفظی اردو صاف و سلیس زبان بافوائد عوائد روایات صحیحہ کارآمد عظمان نامی

ترجمۂ اردو تفسیر حسینی

جلد دوم مسمّٰی بہ

تفسیر قادری

جسکو منجانب مطبع نہایت عمدگی کیساتھ فخر العلما مولوی فخر الدین صاحب نے ترجمہ فرمایا اور اکسیر آیت ترجمہ کیمیائے سعادت الٰہی حضرت صاحب

صفائی و ضیائی انطباع مطبع نامی گرامی منشی تیجکمار واقع لکھنؤ سے تاباں و متجلی ہوا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكَ اِنَّكَ کہا خضر علیہ السلام نے کہ کیا نہیں کہا تھا میں نے تجھ سے اوّل مصاحبت میں کہ تو لَنۡ
تَسۡتَطِيۡعَ قوت نہیں رکھتا اور نہ سکیگا تو مَعِيَ میرے ساتھ اور میرے کام دیکھ کر صَبۡرًا ○ صبر کرنا قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام
نے کہ اِنۡ سَاَلۡتُكَ اگر پوچھوں میں تجھ سے عَنۡ شَيۡءٍ کوئی چیز جو صادر ہو ان بُرے کاموں کے مثل بَعۡدَهَا بعد اسکی بار کے
فَلَا تُصٰحِبۡنِيۡ ج تو نہ ساتھ رکھنا تو مجھے قَدۡ بَلَغۡتَ تحقیق کو پہونچ گیا تو مِنۡ لَّدُنِّيۡ عُذۡرًا ○ میری طرف سے عذر کو
یعنی جب تین بار میں تیری مخالفت کر چکوں تو بیشک میرا ساتھ چھوڑ دینے میں تو معذور ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ خدا رحمت کرے میرے
بھائی موسیٰ کو کہ شرم کی راہ سے اُنھوں نے کہا فلا تصاحبنی اگر صبر کرتے اور اپنے ساتھی کے ساتھ دیر تک رہتے تو بہت عجیب عجیب چیزیں
دیکھتے فَانۡطَلَقَا نف پھر آگے بڑھے اور چلے حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ یہاں تک کہ جب آئے اَهۡلَ قَرۡيَةِ ایک گاؤں والوں کے پاس کہ
وہ گاؤں انطاکیہ تھا یا بصرہ کا ایلہ یا آرمنیہ کا جروان یا روم کا برقہ یا فلسطین کی زمین پر اور اُس گاؤں کے لوگوں کا حال یہ تھا کہ جب شام ہوتی
دروازے بند کر لیتے اور کسی کے واسطے نہ کھولتے مغرب کی نماز کا وقت تھا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام اُس گاؤں پر پہونچے اور چاہا
کہ گاؤں میں داخل ہوں کسی نے دروازہ نہ کھولا اِسۡتَطۡعَمَاۤ کھانا مانگا دونوں نے اَهۡلَهَا اُس گاؤں والوں سے اور یہ بات کہی کہ یہاں
ہم مسافرانہ آئے ہیں اور بھوکے بھی ہیں اگر ہمیں گاؤں میں نہیں آنے دیتے تو کھانا ہی ہمارے واسطے بھیجدو فَاَبَوۡا پس انکار کیا اُس گاؤں والوں
نے اَنۡ يُّضَيِّفُوۡهُمَا اس بات سے کہ اُنکی ضیافت کریں رات بھر گاؤں کے باہر بھوکے پڑے رہے صبح کو آگے کی راہ لی فَوَجَدَا پھر
پائی اُن دونوں نے فِيۡهَا اُس گاؤں کے قریب جِدَارًا دیوار ایک طرف جھکی ہوئی يُّرِيۡدُ چاہتی تھی دیوار اَنۡ يَّنۡقَضَّ یہ کہ گر پڑے
اور جڑ سے جاتی رہے۔ دیوار کا ارادہ مجاز ہے یعنی دیوار گر پڑنے کے قریب تھی فَاَقَامَهٗ ط تو حضرت خضرؑ نے اُسے سیدھا کر دیا اس طرح کہ اُسکی جڑ
گارے اور پتھر سے مضبوط کر دی قَالَ کہا موسیٰؑ علیہ السلام نے کہ اس گاؤں والوں نے نہ ہمیں جگہ دی نہ کھانا بھیجا پھر تم نے اُنکی دیوار کیوں

بنا دی لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ اگر چاہتا تو تو البتہ لیتا تو عَلَيْهِ اِ یہ دیوار بنا دینے پر اَجْرًا ○ مزدوری قَالَ هٰذَا کہا خضر علیہ السّلام نے کہ یہی ہے فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ جُدائی میرے تیرے درمیان یعنی تم نے کہہ دیا تھا کہ اگر تیسری بار میں کچھ تم سے پوچھوں تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا تو اب جُدائی کا وقت آگیا سَاُنَبِّئُكَ قریب ہے کہ آگاہ کردوں میں تجھے بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ اُس کے معنی سے کہ نہ سکا تو عَّلَيْهِ صَبْرًا ○ جس پر صبر کرنا اور ظاہر دیکھ کر اُس کام کو تو نے بُرا جانا اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ مگر کشتی تو تھی لِمَسٰكِيْنَ محتاجوں کے واسطے کہ وہ دس بھائی تھے پانچ بیمار بیکار اور پانچ ملّاح کہ معاش پیدا کرنے کو يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ کام کرتے تھے دریا میں فَاَرَدْتُّ تو چاہا میں نے خدا کے حکم سے اَنْ اَعِيْبَهَا یہ کہ چھید کر کے عیب دار کردوں اُسے وَكَانَ اور حال یہ ہے کہ ہے وَرَآءَهُمْ آگے اُنکی راہ میں مَّلِكٌ ایک بادشاہ کہ اُسے جلندین کرکردہ کہتے ہیں يَّاْخُذُ کر لیتا ہے كُلَّ سَفِيْنَةٍ ہر کشتی جو ثابت ہوتی ہے غَصْبًا ○ غصب یعنی کشتیبانوں سے چھین لیتا ہے تو میں نے اُس کشتی کو عیب دار کردیا تاکہ وہ بادشاہ غصب نہ کرے اور محتاج لوگ بالکل محروم نہ رہ جائیں۔ **بیت**

گر خضر در بحر کشتی را شکست ۔۔۔ صد درستی در شکستِ خضر ہست

وَاَمَّا الْغُلٰمُ اور مگر لڑکا مقتول فَكَانَ اَبَوٰهُ تو تھے اُسکے ماں باپ مُؤْمِنَيْنِ ایماندار فَخَشِيْنَآ تو جانا ہم نے یا ڈرے ہم اَنْ يُّرْهِقَهُمَا یہ کہ پہونچائیگا وہ اُن دونوں کو طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ○ بیباکی اور کفران نعمت یعنی شاید شفقت مادری و پدری کی وجہ سے وہ دونوں اُس لڑکے سے فسق اور زیادتی میں سازش کرلیں اور یہ سازش اُن دونوں ایمانداروں کے کفران اور طغیان کا باعث ہو جائے فَاَرَدْنَآ تو چاہا ہم نے اَنْ يُّبْدِلَهُمَا یہ کہ بدل دے رَبُّهُمَا رب اُن دونوں کا خَيْرًا مِّنْهُ فرزند بہتر اُس سے زَكٰوةً طہارت اور پاکیزگی کی راہ سے یعنی گناہ کے لوث اور بُرے اخلاق کے شائبہ سے پاک ہو وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ○ اور بہت قریب ہو رحم اور مہربانی کرکے اپنے ماں باپ پر۔ لکھا ہے کہ اُس لڑکے کے بدلے حق تعالیٰ نے اُسکے ماں باپ کو ایک لڑکی عطا کی اور ایک پیغمبر علیہ السلام نے اُس لڑکی کے ساتھ نکاح کیا اور ستر پیغمبر اُس لڑکی کی نسل میں پیدا ہوئے۔

نظم

آں پسر را کش خضر ببرید حلق ۔۔۔ سرّ آں را در نیابد عام خلق

آنکہ جاں بخشد اگر بکشد رواست ۔۔۔ نائب ست و دست او دستِ خداست

بس عدو تہا کہ آں یاری بود ۔۔۔ بس خرابیہا کہ معماری بود

وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ اور مگر دیوار تو ہے لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ دو لڑکوں یتیم کے واسطے کہ اُن کا نام احرم اور حریم ہے اور وہ ہیں فِي الْمَدِيْنَةِ شہر میں اس سے وہی قریہ مراد ہے کہ جسکا ذکر ہوا وَكَانَ تَحْتَهٗ اور ہے دیوار کے نیچے كَنْزٌ لَّهُمَا خزانہ اُن کے واسطے اگر دیوار گر پڑتی تو خزانہ کُھل جاتا اور لوگ اُٹھالے جاتے وَكَانَ اَبُوْهُمَا اور تھا اُن کا باپ صَالِحًا ۚ مرد صالح اور اُسکا نام کاشح تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اُن لڑکوں اور مرد صالح کے درمیان میں سات پشتیں تھیں تو حق تعالیٰ نے اُس صالح کی صلاح کی برکت سے سات پشتوں کے اُسکے پوتوں کے واسطے خزانہ کی حفاظت فرمائی فَاَرَادَ رَبُّكَ تو چاہا تیرے رب نے اَنْ يَّبْلُغَآ یہ کہ پہونچ جائیں وہ دونوں اَشُدَّهُمَا اپنی قوت اور کمال بندگی کو وَيَسْتَخْرِجَا اور نکال لیں كَنْزَهُمَا ۖ اپنا خزانہ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ رحمت تیرے رب کی طرف سے وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ؕ اور نہیں کیا میں نے جو کچھ تو نے دیکھا اپنی طرف سے بلکہ خدا کے حکم سے میں نے

کیا ہے اِس واسطے کہ اُسی نے چاہا کہ خزانہ مستحقوں کو پہونچے۔ لکھا ہے کہ وہ خزانہ سونے چاندی سے بھرا تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اُسمیں علمی
کتابیں تھیں اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ اُس میں زمرد کی ایک تختی تھی اور اُس پر لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جو شخص ایمان رکھتا ہے
مجھے اُس سے تعجب ہے کہ خدا کے حکم اور تقدیر سے کیونکر غمگین ہوتا ہے اور جو خدا کی رزاقی کا ایمان لایا اُس سے تعجب کرتا ہوں کہ اپنے کو کیوں تکلیف
اور محنت میں ڈالتا ہے اور جو موت کی تصدیق کرتا ہے اُس سے تعجب ہے کہ عمر خوشی میں کیونکر بسر کرتا ہے اور جو قیامت کے دن حساب ہونے کا
ایمان رکھتا ہے اُس سے تعجب ہے کہ کیونکر غفلت کرتا ہے اور جو دنیائے دنی اور اُسکے تغیر اور دنیا داروں کے حالات کے انقلاب کو جانتا ہے
اُس سے تعجب ہے کہ دل دُنیا سے کیوں اٹکاتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ذٰلِکَ یہ ہے تَاوِیْلُ مَالَمْ تَسْطِعْ حقیقت اُسکی
کر نہ سکا تو عَلَیْہِ صَبْرًا ؕ۠ اُس پر صبر کرنا۔ لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ اور خضر علیہما السّلام نے باہم ایک دوسرے کو رخصت کیا ع ۱۰ ۱۲
اور ہر ایک نے اپنے مکان کی راہ لی۔ محققوں نے اس قصہ میں بہت نکتے اور بھید لکھے ہیں خصوصاً صاحب بحر الحقائق نے یہ قصہ مرید
صادق کے آداب اور مرشد محقق کے اشفاق کے بیان میں عبارت خوب اور تقریر مرغوب کے ساتھ لکھا ہے۔ اور بعض نکات اور اسرار
جواہر التفسیر میں مل سکتے ہیں وَیَسْـَٔلُوْنَکَ اور پوچھتے ہیں تم سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے مشرک امتحاناً یہود کے کہنے سے
عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ ؕ ذوالقرنین کا حال کہ وہ مشرق سے مغرب تک کا بادشاہ تھا اور اسی جہت سے اُسے ذوالقرنین کہتے ہیں کہ وہ
مشرق اور مغرب کے کنارے پھرا ہے یا اُسکے زمانے میں لوگوں کے دو قرن گزرے یا اُسکے تاج میں دو شاخیں تھیں یا ہاتھ اور رکاب دونوں سے
حربہ کرتا تھا یا کریم الطرفین تھا یا علم ظاہر اور علم باطن دونوں اُسے حاصل تھے یا دو گیسو گندھے ہوئے سر کے دونوں طرف رکھتا تھا اور بہت
مشہور یہ بات ہے کہ یہ سکندر رومی ہے اور اسکی نبوت میں اختلاف ہے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سَاَتْلُوْا عَلَیْکُمْ قریب
ہے کہ پڑھوں میں تم پر مِّنْہُ ذِکْرًا ؕ اُس سے ایک خبر اور بیان اِنَّا مَکَّنَّا بیشک تمکن کیا ہم نے یعنی قدرت اور زور دیا ہم نے
لَہٗ اُسکے واسطے غلبہ کے سبب سے فِی الْاَرْضِ زمین میں وَاٰتَیْنٰہُ اور دیا ہم نے اُسے مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ہر چیز سے جسکی
خلق محتاج تھی یا جو چیز ملک فتح کرنے اور دشمنوں سے مقابلہ کرنے میں بادشاہوں کے کام آتی ہے یا جو چیز وہ ہم سے چاہتا تھا اُسکے واسطے
ہم نے اُسے دی سَبَبًا ۙ ایک سبب کہ اُس سبب سے وہ چیز اُسے میسر ہو جاتی تھی لکھا ہے کہ نور اور ظلمت کو حق تعالیٰ نے اُسکا مسخر کر دیا
تھا اور زاد المسیر میں لکھا ہے کہ ابر کو حق تعالیٰ نے ذوالقرنین کا فرمانبردار کر دیا تھا یہاں تک کہ ابر پر سوار ہو کر جہاں چاہتا جاتا جس دن روم سے
نکل کر مصر کو فتح کیا اور حبشیوں سے لڑ کر اُن پر غالب ہوا اور مغرب کا قصد کیا فَاَتْبَعَ سَبَبًا ؕ تو پیچھے چلا ایک سبب کے کہ مغرب میں
پہونچ سکے اور اُس سبب سے وسیلہ ڈھونڈھتا جاتا تھا حَتّٰی اِذَا بَلَغَ یہاں تک کہ جب پہونچا مَغْرِبَ الشَّمْسِ آفتاب غروب
ہونے کی جگہ یعنی مغرب کی آبادی کی حد پر وَجَدَهَا تَغْرُبُ پایا اُسے یعنی آفتاب کو دیکھتے دیکھتے ڈوبتا ہے فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ چشمے میں
گندے پانی کے جس میں مٹی ملی ہوئی تھی اور بکرنے حَمِیَۃٍ پڑھا ہے یعنی گرم پانی کے چشمے میں وَّوَجَدَ عِنْدَهَا اور پایا اُس چشمے کے پاس
دریائے محیط غربی کے کنارے قَوْمًا ؕ ایک گروہ کہ اُسے ناسک کہتے ہیں اور وہ ایک گروہ بت پرست تھا اُنکی آنکھیں سبز بال لال بدن
قوی اور مہیب جانوروں کی کھال پہنتے وحشی اور آبی جانوروں کا گوشت کھاتے قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ کہا ہم نے کہ اے ذوالقرنین اگر وہ نبی
تھے تو یہ ندا وحی کے طور پر تھی اور اگر نبی نہ تھے تو الہام کے طور پر یا اُنکے زمانے کے پیغمبر کی زبانی بہر تقدیر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ
یا یہ کہ عذاب کریگا تو اس قوم کو یعنی اگر ایمان نہ لائیں تو تو قتل کر ڈالیگا وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ اور یا یہ کہ اختیار کریگا تو فِیْهِمْ اُنکے باب میں

حُسۡنًا ○ بھلائی کو اگر وہ ایمان لائے قَالَ کہا ذوالقرنین نے کہ اَمَّا مَنۡ ظَلَمَ مگر جو کوئی ظلم کرے یعنی اپنے کفر پر مُصر ہے فَسَوۡفَ نُعَذِّبُہٗ تو قریب ہے کہ عذاب کریں ہم یعنی میں اور جو لوگ میرے ساتھ ہیں اُسے قتل کر ڈالیں اور یہ دُنیا کا عذاب ہے ثُمَّ یُرَدُّ پھر پھیرا جائے اِلٰی رَبِّہٖ اپنے رب کی جزا کی طرف قیامت کے روز فَیُعَذِّبُہٗ پھر عذاب کریگا اللہ اُسکو عَذَابًا نُّکۡرًا ○ عذاب سخت اور بد کہ اُسکے مثل عہد کیا گیا نہ ہوگا وَاَمَّا مَنۡ اٰمَنَ اور جو کوئی ایمان لائے وَعَمِلَ صَالِحًا اور عمل کرے نیک یعنی ایمان کے موافق فَلَہٗ تو اُسکے واسطے ہے دونوں جہان میں جَزَآءَ ۨالۡحُسۡنٰی جزا اچھی وَسَنَقُوۡلُ لَہٗ اور قریب ہے کہ کہینگے ہم اُسے مِنۡ اَمۡرِنَا اپنے حکم سے یعنی جو کچھ ہم حکم کرتے ہیں اُس میں سے یُسۡرًا ○ کام آسان اُسکی طاقت کے موافق لکھا ہے کہ ذوالقرنین نے ظلمت یعنی تاریکی کا لشکر قوم ناسک پر متعین کیا یہاں تک کہ وہ لشکر اُس قوم کی آنکھوں اور کانوں میں گھس گیا اور وہ قوم پناہ مانگ کر اُسکا ایمان لائی ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا ○ پھر دوبارہ بیچھا کیا ایسے سبب کا کہ اُسکے توسل سے مشرق کو پہونچ سکے اور قوم ناسک کو اپنے ساتھ لے کر نور کا لشکر آگے روانہ کیا اور تاریکی کا لشکر پیچھے رکھا اور دکھن کی طرف متوجہ ہو کر قوم ہاویل کو جو قطر ایمن میں تھی مسخر کیا اور پھر جس طرح قصہ ناسک میں مذکور ہوا اُسی طرح مشرق کی طرف توجہ کی حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ یہاں تک کہ جب پہونچا مَطۡلِعَ الشَّمۡسِ آفتاب نکلنے کی جگہ پر یعنی اُس مقام پر جہاں سے مشرق کی طرف آبادی شروع ہے تو وَجَدَہَا پایا آفتاب کو کہ ہر صبح تَطۡلُعُ نکلتا ہے اور اُسکی شعاع پڑتی ہے عَلٰی قَوۡمٍ ایسی قوم پر کہ لَّمۡ نَجۡعَلۡ لَّہُمۡ نہیں پیدا کیا تھا ہم نے اُن کے واسطے مِّنۡ دُوۡنِہَا سِتۡرًا ○ آفتاب کے سوا طلوع کے وقت کوئی پوشش لباس دنیا میں سے جو آفتاب اور اُن لوگوں کے درمیان میں آڑ اور حجاب ہو اس واسطے کہ اُن کے پاس پوشش بھی نہ تھی اور اُنکی زمین اس قدر نرم تھی کہ اُس پر دیوار یا اور کسی طرح کی آڑ ٹھہر نہ سکتی تھی جب آفتاب نکلتا تو وہ لوگ تہ خانوں میں چلے جاتے یہاں تک کہ آفتاب بلند ہوتے ہوتے ڈھل جاتا تو وہ لوگ زمین کے نیچے سے نکلتے اور مچھلیاں پکڑ کر آفتاب سے بھون کے کھاتے اور یہ قوم منسک تھی کَذٰلِکَ اُنکے ساتھ بھی سکندر نے ویسا ہی کیا جیسا کہ مغرب والوں کے ساتھ کیا تھا یا اُسی طرح سبب کی اتباع کی اور بائیں قطر کی طرف چلا ایک قوم میں پہونچا کہ اُنکو تاویل کہتے تھے اور اُنکے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جو قوم ہاویل کے ساتھ کیا تھا وَقَدۡ اَحَطۡنَا اور بیشک ہم نے گھیر رکھا بِمَا لَدَیۡہِ اُس چیز کو جو اُسکے پاس تھی خُبۡرًا ○ آگاہی کی رو سے یعنی جو لشکر اور لڑائی کے ہتھیار اور ملک گیری کے اسباب اُسکے پاس جمع تھے اُن سب کو ہم گھیرے ہوئے تھے اور جانتے تھے ثُمَّ پھر اسکندر اَتۡبَعَ پیچھے داخل ہوا سَبَبًا ○ ایک راہ میں کہ مشرق سے اُتر کی طرف تھی حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ یہاں تک کہ جب پہونچا زمین ترک کی تمامی پر بَیۡنَ السَّدَّیۡنِ دو پہاڑوں کے بیچ میں جنکی پشت پر یاجوج ماجوج کی زمین ہے وَجَدَ مِنۡ دُوۡنِہِمَا تو پایا اُن دونوں پہاڑوں کے سامنے قَوۡمًا ۙ ایک گروہ کو عجیب غریب شکلوں اور صورتوں پر لَّا یَکَادُوۡنَ نہ نزدیک تھے کم فہمی کی وجہ سے کہ یَفۡقَہُوۡنَ قَوۡلًا ○ سمجھیں کوئی بات اور سکندر کے لشکر میں سے بھی کوئی اُن کی بات نہ سمجھتا تھا قَالُوۡا وہ بولے یعنی جو اُنکی باتوں کا ترجمہ کرتا تھا وہ بولا کہ اے ذوالقرنین یٰذَا الۡقَرۡنَیۡنِ اِنَّ یَاۡجُوۡجَ وَمَاۡجُوۡجَ بیشک یاجوج وماجوج کی قوم مُفۡسِدُوۡنَ تباہی ڈالنے والے ہیں فِی الۡاَرۡضِ ہماری زمین میں کہ جب ان دونوں پہاڑوں سے نکلتے ہیں ہری گھاس کی قسم سے جو پاتے ہیں کھا جاتے ہیں اور جو خشک چیز ہوتی ہے اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور ہم سب کے چارپایوں کو مار کر کھا لیتے ہیں اور اگر چارپائے نہیں پاتے ہیں تو اُنکے عوض آدمیوں کو کھا جاتے ہیں اور یافث بن نوح کی اولاد میں یہ یاجوج ماجوج دو قبیلے ہیں۔ عین المعانی میں لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام کو احتلام ہوا اور اُنکی منی خاک میں مل گئی تو اُن کو اس بات سے رنج ہوا حق تعالیٰ نے اُنکی خاک آلودہ منی سے یہ دو قومیں پیدا کر دیں۔ اور

اور جو لوگ کہتے ہیں کہ انبیا علیہم السلام کو احتلام نہیں ہوتا اُنکے نزدیک یہ قول ضعیف ہے اور اس قوم کے لوگوں کی شکلوں اور صورتوں میں اختلاف ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ اُن میں سے بعضوں کے قد بالشت بالشت بھر کے ہیں اور بعضوں کے قد بہت لمبے لمبے اور حدیث میں ہے کہ اُن میں سے ایک قسم کے لوگ درخت ارز کے مثل ہیں اور ولایت شام میں یہ ایک درخت ہوتا ہے ایک سو بیس گز کا لمبا اور بعضوں کا عرض وطول برابر ہے اور ایک قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ ایک کان کا اوڑھنا ایک کان کا بچھونا کرتے ہیں انہی لوگوں کی کیفیت میں کہا ہے۔ **نظم**

دہاں چشم کوتاہ و گوشش دراز ۔۔۔ نہ شرمے و نہ بینشے دلنواز
بہ گوش دراز از خراں بردہ گوے ۔۔۔ بہ کوتاہ چشمے سگِ جیفہ جوے
کشاں ریش تا زیر زانوے شاں ۔۔۔ شکن بر شکن چین ابروے شاں
یکے گوشش بالا و دیگر بزیر ۔۔۔ بہنگامِ خفتن بہ خسپند سیر
مژہ زرد و رُخ سُرخ و دیدہ کبود ۔۔۔ چو بوزینگاں آمدہ در وجود
شکم پہن و پا خورد و گردن دراز ۔۔۔ بروں آمدہ اشکِ شاں چوں گراز
نیرو دیکے تا نہ زاید ہزار ۔۔۔ ندارند جز خواب و خور ہیچ کار

غرضکہ اس گروہ نے سکندر سے یہ بات کہی کہ ہم اس قوم سے تنگ آگئے ہیں فَهَلْ نَجْعَلُ تو کیا کریں ہم یعنی مقرر کر دیں ہم لَكَ تیرے واسطے اور اپنے مالوں میں سے ہم نکالیں خَرْجًا خرچ عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ اس شرط پر کہ کر دے تو بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ہمارے اور اُنکے درمیان سَدًّا ۝ آڑ جو اُنھیں باہر نکلنے سے روکے قَالَ کہا سکندر نے کہ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ جو کچھ دسترس دیا ہے مجھے اُسمیں رَبِّيْ میرے رب نے خَيْرٌ بہتر ہے اُس سے جو تم مجھے دینا چاہتے ہو فَاَعِيْنُوْنِيْ تو میری مدد کرو بِقُوَّةٍ قوت سے یعنی قوی لوگوں سے یا ایسی چیز سے جسکے سبب سے اس کام میں مجھے قوت ملے اَجْعَلْ تا کر دوں بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ تمھارے اور اُنکے درمیان رَدْمًا ۝ آڑ سخت کہ اُس میں سے بعض بعض پر مرکب ہو اٰتُوْنِيْ لاؤ میرے واسطے زُبَرَ الْحَدِيْدِ ٹکڑے لوہے کے لکھا ہے کہ سکندر کے حکم سے لوہے کی اینٹیں بنائی گئیں۔ **بیت**

ہمہ روز و شب خشت آہن زدند ۔۔۔ بہ فارغ دلی جا بجا تن زدند

جب اینٹیں بن چکیں تو حکم کیا کہ دو پہاڑوں کے درمیان کہ چار ہزار قدم کا فاصلہ ہے اُس میں سٹھ گز چوڑی نیو کھودو چنانچہ اتنی گہری نیو کھدی کہ پانی نکل آیا پھر زمین کی تہ میں پانی پر پتھر کی چٹان رکھی اور اس پر لوہے کی اینٹیں بچھا دیں حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى یہاں تک کہ جب برابر ہو گیا یعنی کھرنجا بن گیا بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ درمیان دونوں پہاڑوں کے تو سکندر کے حکم سے جلانے کی بہت سی لکڑیاں اُس پر جما کر پھونکنے اور دھونکنے کی راہیں اِدھر اُدھر بنائیں اور قَالَ انْفُخُوْا کہا سکندر نے اپنے کارگزاروں کو کہ پھونکو لوہے کی اینٹوں میں حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ یہاں تک کہ جب کر دیا اُن لوہے کی اینٹوں کو نَارًا لا آگ کے مثل تو قَالَ اٰتُوْنِيْۤ کہا کہ لاؤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ تا کہ ڈال دوں میں اس گرم لوہے پر قِطْرًا ۝ تانبا گلا ہوا۔ **فرد**

بہر روے فرشے کہ انگیختند ۔۔۔ بزر روے حل کردہ میر یختند

اور اسی ڈیڑھ سو گز اونچی ایک دیوار پہاڑ کے مثل چکنی برابر ایک ڈال بن گئی فَمَا اسْطَاعُوْۤا پھر نہ سکے یاجوج ماجوج اَنْ يَّظْهَرُوْهُ یہ کہ چڑھیں اُس سد پر اُسکی بلندی اور چکنے پن سے وَمَا اسْتَطَاعُوْا اور نہ سکے لَهٗ نَقْبًا ۝ اُس میں سوراخ کرنا اُسکی سختی کے سبب سے قَالَ کہا ذوالقرنین نے وہ دیوار بنانے کے بعد کہ هٰذَا یہ سد اور اُسے پورا کرنے کی قدرت رَحْمَةٌ رحمت ہے مِّنْ رَّبِّيْ میرے رب کی طرف سے اُن لوگوں پر جو یاجوج ماجوج کے فتنہ سے ڈرتے تھے فَاِذَا جَآءَ پھر جب آئیگا وَعْدُ رَبِّيْ وعدہ میرے

رب کا یاجوج ماجوج کے نکلنے کی بابت تو جَعَلَهٗ کردیگا اس سد کو دَكَّآءَ ج زمین برابر یعنی حق تعالیٰ اُس سد کو یاجوج ماجوج کی راہ میں
سے اُٹھالیگا وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ اور ہے وعدہ میرے رب کا حَقًّا ۝ ط صحیح اور درست سد کے اُدھر سے یاجوج ماجوج کے گروہ کا
نکلنا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اور سورۂ انبیا کے آخر میں انشاء اللہ تعالیٰ اُسکا ذکر آئیگا وَتَرَكْنَا اور چھوڑا ہوگا ہمنے بَعْضَهُمْ
بعض کو گروہ یاجوج ماجوج میں سے یَوْمَئِذٍ اُس دن یعنی جس دن وہ نکلینگے کہ ازدحام کرکے یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ اضطراب کرینگے اور
داخل ہونگے بعض اور میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ قیامت کے دن تحیر اور اضطراب کی وجہ سے آدمی اور جنات باہم مل جائیں گے وَنُفِخَ
فِی الصُّوْرِ اور پھونکا جائیگا صور میں قیامت قائم ہونے کے واسطے فَجَمَعْنٰهُمْ پھر جمع کرینگے ہم تمام خلق کو جَمْعًا ۝ لا جمع کرنا
حساب اور جزا کے واسطے میدان حشر میں وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ اور ظاہر کردینگے ہم جہنم کو یَوْمَئِذٍ اُس دن لِّلْكٰفِرِیْنَ کافروں کے
واسطے عَرْضَا ۝ لا ظاہر کرنا اور کافروں پر قبل دخول دوزخ دوزخ کو ظاہر کرنا ڈرانے اور ہول دلانے کے واسطے ہوگا الَّذِیْنَ وہ
کافر جو غفلت کی زیادتی کے سبب کَانَتْ ہیں اَعْیُنُهُمْ آنکھیں اُنکے دل کی فِیْ غِطَآءٍ پردے میں عَنْ ذِكْرِیْ میری یاد سے
یعنی وہ آیتیں مشاہدہ کرنے سے جن کے سبب ایمان والوں کے نزدیک توحید اور تعظیم کے ساتھ میں یاد کیا جاتا ہوں وَكَانُوْا اور ہیں کافر ع ۱۹
کہ حق بات نہ سُننے کے سبب لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نہیں سکتے ہیں سَمْعًا ۝ ع سُننا میرے کلام کو یا حجاب سمع کے سبب قرآن سُننے سے اُن پر پردہ
پڑا رہتا ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا [۱] نظم

چوں تو قرآں خوانی اے صدرِ امم گوش شاں را پردہ سازم از ستم چشم شاں را نیز سازم چشم بند تا نہ بینند و کلامت نشنوند

اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا کیا گمان کرتے ہیں وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ یہ کہ بنالیں میرے بندوں کو کہ
عیسیٰ اور عزیر اور ملائکہ علیہم السلام ہیں مِنْ دُوْنِیْٓ میرے سوا اَوْلِیَآءَ ط دوست یعنی معبود خلاصہ کلام یہ ہے کہ کافروں نے جو میرے
بندوں کو خدا اٹھرایا کیا وہ جانتے ہیں کہ وہ بندے اُنھیں نفع پہونچائینگے یہ استفہام انکار کے معنی میں ہے یعنی ایک گروہ کو جو اُنھوں نے خدا
بنایا اس سے اُنھیں کچھ فائدہ نہ ہوگا اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ بیشک ہم نے تیار کیا ہے دوزخ کو لِلْكٰفِرِیْنَ کافروں کے واسطے نُزُلًا ۝
اُترنے اور پھرنے کی جگہ یا ماحضر جو جلدی میں مہمانوں کے واسطے لاتے ہیں اور اس معنی میں اس بات پر تنبیہ ہے کہ کافروں پر ایسے عذاب ہونگے
کہ اُنکے سامنے دوزخ حقیر چیز ہوگی قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا خبر دوں میں تم کو بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ۝ ط
بڑا نقصان پانے والے لوگوں کے اعمال کی رو سے اَلَّذِیْنَ ضَلَّ جو لوگ کہ گم ہوا اور ضایع گیا سَعْیُهُمْ اُنکا دوڑنا ظاہر میں نیک
کاموں کی طرف فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا دنیا کی زندگی میں جیسے یہود و نصارا کے عابد زاہد لوگ کہ اکثر اپنے اپنے معبد میں روزہ نماز کرتے تھے اور کفر کے
سبب سے اُنکے سب اعمال باطل ہیں اور اُنکا کچھ ثواب نہ ملیگا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس گروہ سے رافضی یا خارجی یا بدعتی یا نیک کام میں ریا
کرنے والے مراد ہیں اور بہت صحیح اور مشہور یہ بات ہے کہ کافر اپنے رشتہ داروں سے میل رکھتے فقیروں کو کھانا کھلاتے لونڈی غلام آزاد کرتے تھے
تو حق تعالیٰ نے اُسکے بطلان کا حکم کیا اور فرمایا کہ وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اور وہ گمان کرتے ہیں اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ یہ کہ وہ اچھا کرتے
ہیں صُنْعًا ۝ کام اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جسکا ذکر کیا گیا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ ہیں جو کافر ہوئے بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی آیتوں
کے ساتھ کہ قرآن ہے یا توحید کی دلیلوں کے ساتھ وَلِقَآئِهٖ اور اُسکے دیدار کے ساتھ یعنی بعث و نشر کے ساتھ کہ اُسی وقت اہل محشر کو دیدار

[۱] جب پڑھتا ہے تو قرآن تو کردیتے ہیں ہم تجھ میں اور اُن لوگوں میں جو ایمان نہیں لاتے آخرت کا حجاب چھپا ہوا ۱۲

میسر ہوگا فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ تو حبط اور ضبط ہوگئے اُنکے کام جو ظاہر میں نیک معلوم ہوتے تھے اور اُن کاموں کی نیک جزا نہ پائیں گے فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ پھر نہ کھڑی کرینگے ہم اُنکے اعمال کے واسطے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن وَزْنًا ترازو کہ اُس میں اُنکے وہ عمل تولیں اس واسطے کہ وہ عمل تو سب نیست و نابود ہوگئے یا اُنکے واسطے ہم کچھ وزن نہ رکھینگے یعنی وہ کافر کچھ مقدار اور اعتبار نہ رکھینگے بلکہ ذلیل اور مبتلا ہونگے ذٰلِكَ یہی کام ہے جو کہا گیا کہ اُنکے عمل باطل ہونگے اور اُنکی کچھ قدر نہ ہوگی جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ جزا اُنکی جہنم ہے بِمَا كَفَرُوْا بسبب اُسکے کہ اُنھوں نے کفر کیا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ اور ٹھہرالیا اُنھوں نے میری کتاب کی آیتوں وَرُسُلِيْ اور میرے رسولوں کو هُزُوًا ہنسی کیے گئے یعنی کتاب اور پیغمبر کے ساتھ مسخراپن کرتے تھے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بیشک جو لوگ ایمان لائے کتاب اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اُنھوں نے اچھے كَانَتْ لَهُمْ ہیں اُنکے واسطے خدا کے حکم سے جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ جنتیں فردوس کی یعنی ایسے باغ جن میں درخت ہونگے اور اُن میں اکثر انگور کی ٹہنیاں ہونگی نُزُلًا ف پیشکش بتیاں میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے فردوس کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور دُنیا کے دنوں میں ہر دن کی جو مقدار ہے اُسی مقدار کے ہر روز پچاس بار اُسکی طرف نظر کرکے فرماتا ہے کہ اِزْدَادِيْ طِيْبًا وَّحُسْنًا لِاَوْلِيَائِيْ یعنی اپنا حسن و جمال اور تازگی اور پاکیزگی میرے دوستوں کے واسطے زیادہ کر اور ایسی جگہ کو دوستوں کا پیشکش کہتے ہیں اس بات پر آگاہ کرنے کے واسطے کہ اُن دوستوں کے واسطے ایسے عطیے ہونگے کہ فردوس کی نعمتیں اُسکے سامنے ایک حقیر چیز ہوسکتی ہیں اور وہ عطا نہ ہوگی مگر دولت لقا۔ فرد

نعمتِ فردوس زاہد را و مارا روے دوست — قسمتِ ہر کس بقدرِ ہمتِ والاے اوست

اور بعضوں نے کہا ہے کہ جنتوں میں سب سے بلند درجہ فردوس ہے اس واسطے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگو اور ایک قول یہ ہے کہ جنتوں کے ناموں میں سے ایک نام فردوس ہے کہ ایمان والے وہاں اُتریں گے خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حال یہ ہے کہ ہمیشہ رہینگے اُسمیں لَا يَبْغُوْنَ نہ ڈھونڈینگے عَنْهَا اُن جنتوں سے حِوَلًا کوئی بدلا یا نہ ڈھونڈینگے وہاں سے دوسرے مکان میں جانا اس واسطے کہ اُنکے سب مطلب وہیں مہیا ہونگے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کہ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ اگر ہو دریاے محیط جو زمین کو گھیرے ہوے ہے مِدَادًا روشنائی لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ میرے رب کے کلمات لکھنے کے واسطے یعنی قرآن کے معنی یا خدا کے علم میں جو چیزیں ہیں اُنھیں لکھنے کو تو لَنَفِدَ الْبَحْرُ البتہ فنا ہوجاے اور نہ باقی رہے دریا کا پانی اس واسطے کہ جسم ہے اور ہر ایک جسم متناہی ہوتا ہے تو پانی نہایت کو پہونچ جاے قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ قبل اسکے کہ نہایت کو پہونچیں اور نہ باقی رہیں كَلِمٰتُ رَبِّيْ علم میرے رب کے اِس جہت سے کہ غیر متناہی ہیں تو اس روشنائی سے جو متناہی ہے کلمات نامتناہی نہ لکھے جائیں گے وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ اور اگرچہ ہم لائیں بھی دریاے نامتناہی کے مثل مَدَدًا مدد اُس روشنائی کی اور اس روشنائی پر زیادہ کردیں کہتے ہیں کہ یہ آیت اُس وقت نازل ہوئی جب یہود نے مسلمانوں سے یہ بات کہی کہ تم اپنے کلام اللہ میں پڑھتے ہو کہ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا اور محمد کو گمان یہ ہے کہ اُنھیں حکمت دی ہے تو تمھارا علم بہت ہوا اور دوبارہ تم پڑھتے ہو کہ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا تو یہ دونوں باتیں کیونکر جمع ہوسکتی ہیں تو حق تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا کہ حق تعالیٰ کا علم بے نہایت ہے اور کسی کا علم کتنا ہی زیادہ ہوجاے

ف نزل اُس کھانے کو کہتے ہیں جو بے تکلف مہمان کے واسطے جلد ہی لایا جائے اور تکلف کے ساتھ ضیافت اُسکے بعد ہوتی ہے۔

له اور جو کوئی دیا گیا حکمت تو بیشک دیا گیا بھلائی بہت ١٢ ٢ه اور نہیں دیے گئے ہو تم علم مگر تھوڑا سا ١٢

علم الٰہی کے مقابلہ میں کم سے کم ہو سکتا ہے۔ **نظم**

گر کسے در علم صد لقماں بود — پیش علم کاملش ناداں بود
آں چو خورشیدست اینہا ذرۂ — علمہا از بحر علمش قطرۂ

قُلْ کہدا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ سوا اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں مِّثْلُكُمْ مثل تمہارے اور کلمات الٰہی گھیر لینے کا دعویٰ نہیں کرتا ہوں اس قدر ہے کہ جبرئیلؑ کی وساطت سے یُوْحٰٓى اِلَيَّ وحی کی جاتی ہے میری طرف کہ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ سوا اسکے نہیں کہ تمہارا معبود اِلٰهٌ وَّاحِدٌ معبود ہے ایک بے شریک فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا پھر جو کوئی امید رکھے لِقَآءَ رَبِّهٖ اپنے رب کے دیدار کی جنت میں یا جو کوئی ڈرتا ہے حق تعالیٰ کے پاس پہونچنے یعنی قیامت کے دن اسکی طرف پھر جانے سے فَلْيَعْمَلْ تو چاہیے کہ وہ کرے عَمَلًا صَالِحًا کام اچھا یعنی پسندیدۂ خدا اور بحر میں لکھا ہے کہ عمل صالح پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت اور راہ سنت پر
یعنی تفسیر بحر مواج میں ۱۲
چلنا ہے ظاہر میں تو دنیا ترک کرنا فقیری اختیار کرنا ہمیشہ عبادت میں مشغول و مصروف رہنا اور باطن میں خلق سے ٹوٹنا حق سے ملنا یعنی غیر خدا کو دیکھنے سے ہمت کی آنکھ بند کر لینا اور حضرت مولیٰ کی دید کے سوا نہ کھولنا ہے جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى۔ **بیت**

چشم از ہمہ بربستم و دیدار تو دیدم — روے از ہمہ برتافتم و سوے تو کردم

لکھا ہے کہ جندب بن زہیر عامری رضی اللہ عنہ نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں عمل تو خدا ہی کے واسطے کرتا ہوں مگر جب کوئی اس پر مطلع ہو جاتا ہے تو میرا دل خوش ہوتا ہے حضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جس کام میں کوئی غیر شریک ہو حق تعالیٰ اسے قبول نہیں کرتا تو حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بات سچی کرنے کو یہ آیت بھیجی کہ وَّلَا يُشْرِكْ اور چاہیے کہ جو بندہ نیک کام کرتا ہے وہ شریک نہ ٹھہرائے بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ اپنے رب کی عبادت میں کسی کو یعنی دکھلانے سنانے کو اور بناوٹ سے عمل نہ کرے اس واسطے کہ ریا چھوٹا شرک اور عمل کو غارت اور تباہ کرنے والا ہے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الرِّيَا فِي الْعَمَلِ وَنَعْتَصِمُ بِهٖ مِنْ وُقُوْعِ الزَّلَلِ۔

ع ۱۲ ۹

ایاتہا ۹۸ | رکوعاتہا ۶ | کلماتہا ۹۶۵ | حروفہا ۳۹۱۶

وَهِيَ ثَمَانٌ وَتِسْعُوْنَ اٰيَةً	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ
اور وہ اٹھانوے آیتیں ہیں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	سورۂ مریم مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی

كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ مواہب الٰہی جو حضرت شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی قدس سرہٗ پر اترے اس سے مواہب صوفیان میں مذکور ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین صورتیں ہیں ایک صورت بشری جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ دوسری ملکی جیسا خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنِّيْ اَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّيْ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِيْ تیسری حقی جیسا کہ خود آپ نے فرمایا کہ لِيْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ اور اس سے بھی کھلی ہوئی یہ حدیث ہے کہ مَنْ رَاٰنِيْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ اور حضرت حق تعالیٰ جل شانہ کو ہر صورت میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کلام اور یہی عبارت میں واقع ہوا ہے صورت بشری میں مرکب کلمے جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور صورت ملکی میں حروف مفردہ جیسے كٓهٰيٰعٓصٓ وغیرہ مقطعات اور صورت حقی میں کلام مبہم کہ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى۔ **بیت**

ا نہ کمی کی نظر نے اور نہ زیادہ بڑھ گئی ۱۲ ۲ پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی ریا سے عمل میں اور بچاؤ چاہتے ہیں ہم اسکے سبب سے رسوائیوں میں پڑنے سے ۱۲ ۳ کہ اے محمد سوا اسکے نہیں کہ میں بھی بشر ہوں مثل تمہارے ۱۲ ۴ بیشک میں نہیں ہوں تم میں سے کسی کے مثل میں رہتا ہوں اپنے رب کے پاس وہ کھلاتا ہے مجھے اور پلاتا ہے مجھ کو ۵ میرے واسطے اللہ کے ساتھ ایک وقت ہے کہ نہیں گنجائش رکھتا ہے اس وقت میرے ساتھ کوئی مقرب فرشتہ نہ نبی بھیجا ہوا ۱۲ ۶ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا ۱۲ ۷ کہ شان یہ ہے کہ اللہ ایک ہے ۱۲ ۸ پھر وحی بھیجی اپنے بندے کی طرف جو وحی بھیجی ۱۲

در تنگنائے حرف نہ گنجد بیان ذوق ۔ زاں سوئے حرف و نقطہ حکایات دیگر ست

وَنُنْشِئَكُمْ فِيْمَا لَا تَعْلَمُوْنَ تو حروف مقطعہ حق تعالیٰ اور اُسکے حبیب کریم علیہ الصلٰوۃ والتسلیم کے درمیان میں ایک رمز ہے اُسی میں سے ایک
کٓھٰیٰعٓصٓ ہے اور بعضے مفسروں نے کہا ہے کہ یہ حروف اسمار الٰہی ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ آپ بعضی دُعاؤں میں کٓھٰیٰعٓصٓ
یا حٰمٓعٓسٓقٓ پڑھتے تھے اور بعضے مفسروں نے کہا ہے کہ کافی اور کبیر اور کریم جو اسمار الٰہی ہیں کاف اُنکی کنجی ہے اور ہے اسم ہادی کی طرف اشارہ
ہے اور چونکہ اللہ جل شانہ کے کسی نام کی ابتدا میں یے نہیں ہے تو کہتے ہیں کہ یے یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ کی طرف اشارہ ہے اور لباب میں
لکھا ہے کہ یَا مَنْ يُّجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ کی طرف اشارہ ہے اور عین علیم عزیز عدل کا ہے اور صاد صادق کا اور شاید کہ سورت کا نام ہو اور
اُسکا مابعد اُسکے ساتھ مرتب ہو یعنی یہ سورت ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝ یاد کرنا تیرے رب کا ہے مہربانی کے
ساتھ اپنے بندے زکریا ابن آزر کو کہ رجعیم بن سلیمان بن داؤد علیہم السلام کی اولاد میں پیغمبر عالی شان بیت المقدس کے خادموں اور مجاوروں
کے سردار اور صاحب قربت یعنی مقرب درگاہ الٰہی تھے پس اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اُن کا قصہ پڑھو اور یاد کرو اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً
خَفِيًّا ۝ جب ندا کی اور پکارا اپنے رب کو بیت المقدس کی محراب میں قربانی سے تقرب حاصل کرنے کے بعد پکارنا پوشیدہ کہ یہ پکارنا اخلاص
سے بہت قریب ہے یا آواز بلند سے دعا کرتے تھے اور قوم سے پوشیدہ تھے اس واسطے کہ اس بات سے شرم کرتے تھے کہ خود ننانوے برس کے
بوڑھے اور بی بی صاحبہ بانجھ بوڑھی اس حال میں لوگوں کے سامنے فرزند پیدا ہونے کی کیا دعا کروں یا بوڑھاپے کے سبب سے اُنکی آواز ایسی ضعیف
ہو گئی تھی کہ ہر چند چلا کر دعا مانگتے مگر کوئی بھی نہ سنتا اور اُنکی یہ دعا تھی کہ کمال آرزو کے ساتھ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ
کہا کہ اے میرے رب بیشک سُست ہو گئی ہے میری ہڈی اور جب ہڈی جو تمام بدن کے اجزا میں سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے وہ سُست اور کمزور
ہو گئی تو تمام بدن بطریق اولیٰ کمزور ہو گا وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا اور سفید ہو گیا ہے میرا سر بوڑھاپے سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حق
تعالیٰ نے سفیدی کو روشنی میں آگ سے تشبیہ دی ہے اور بال سفید ہونے کو آگ کے شعلے مارنے سے تشبیہ دی ہے یعنی بوڑھاپے کے سبب سے میرا سر روشن
اور چمکدار ہو گیا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ اور نہ تھا میں تجھے پکارنے سے اے میرے رب بے نصیب اور ناامید یعنی میں نے
جب دعا کی تو نے قبول فرمائی اور مجھے دعا کرنے کی عادت ہو گئی وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ اور بیشک میں ڈرتا ہوں اپنے
چچازاد بھائیوں سے کہ یہ میرے قرابتدار نیک کام کرنے اور دین قائم رکھنے کے کام میں سستی کریں اور میری اُمت میں میری خلافت اچھی طرح نہ
کریں تو میرے بعد کوئی میرا خلیفہ چاہیے وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا اور حال یہ ہے کہ میری عورت بانجھ اور اٹھانوے برس کی بوڑھیا ہے
فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝ تو دے ڈال مجھے اپنے پاس سے ایک فرزند کہ امور دین کا متولی ہو اور استحقاق کی رو سے يَّرِثُنِيْ
وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ق تو میراث لے مجھ سے امامت اور نیکوکاری اور میراث لے علم اور حکمت یعقوب بن اسحاق کی یا یعقوب بن
ماثان برادر عمران جو مریم کے بیٹے تھے اُنکی اولاد سے وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ اور کر میرے فرزند کو اے میرے رب نیک اور شایستہ
کہ اُسکے قول فعل سے تو راضی ہو یہ دعا کرنے کے بعد سجدے میں عاجزی اور زاری کرتے تھے کہ اللہ شانہ نے اپنے کرم سے اُنکی دعا قبول فرمائی
اور یہ ندا آئی کہ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ اے زکریا ہم خوشخبری دیتے ہیں تجھے بِغُلٰمِ ۨ اسْمُهٗ يَحْيٰى ایک بیٹے کی کہ اُسکا نام یحییٰ ہے
لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝ نہیں پیدا کیا ہم نے اُسکے واسطے اُس سے پہلے کوئی ہمنام زاد المسیر میں لکھا ہے کہ یحییٰ علیہ السلام کی

لہ اور پیدا کریں ہم تمھیں اُس جہان میں جسے تم نہیں جانتے ۱۲ لہ اللہ کا ہاتھ اُنکے ہاتھوں پر ہے ۱۲ سلہ اے وہ جو پناہ دیتا ہے اور نہیں پناہ دیا جاتا اُس پر ۱۲

نضیلت کا یہ سبب نہیں ہے کہ اُن سے پہلے کوئی اُنکا ہمنام نہ تھا اس واسطے کہ بہتیرے آدمی ایسے پیدا ہوے ہونگے کہ اُن سے قبل اُن کا ہمنام نہیں پیدا ہوا ہو بلکہ اُنکی فضیلت یہ ہے کہ حق تعالی نے اُنکا نام رکھنا اپنے ذمے لیا اور اُنکے ماں باپ پر حوالہ نہیں کیا۔ امام ثعلبی نے لکھا ہے کہ پہلے کا ذکر اس سبب سے فرمایا کہ اُنکے بعد ایسے کسی کو پیدا کرے کہ اُسے کئی ناموں کے ساتھ خاص کرے اور اُسکا اسم شریف اپنے اسم مبارک سے مشتق فرمائے وہ جناب سلطان الانبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات جامع الکمالات ہے۔ شعر

وشق لہ من اسمہ لیجلہ　　فذو العرش محمود وہذا محمد

بیت　ای خواجہ کہ عاقبت کار انت ست　　محمود ازاں شدست کہ نامت محمد ست

اور بعضوں نے کہا ہے کہ سمی شبیہ یعنی اس بات میں ہم نے اُسکے مثل کسی کو نہیں پیدا کیا کہ اُس سے ہرگز نہ گناہ وقوع میں آیا نہ گناہ کا قصد کیا قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ زکریا علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب کیونکر ہوگا میرے بیٹا وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا اور ہے میری عورت بانجھ وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝ اور یقینی پہونچا ہوں میں بوڑھاپے سے تباہی اور کمزوری کو یہ کلام علم حاصل کرنے کو کہا تعجب کی راہ سے نہیں یعنی یا اللہ کیا تو مجھے جوان کریگا یا اسی بوڑھاپے کی حالت میں اپنی قدرت کاملہ سے مجھے فرزند دیگا قَالَ کہا فرشتے نے حکم الٰہی کے موجب کہ اے زکریا كَذٰلِكَ ۚ اسی طرح بوڑھاپے اور ناطاقتی کی حالت میں قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ کہا تیرے رب نے کہ یہ کام کہ فرزند پیدا کرتا ہے اِس سن میں ایسے دو شخصوں سے میری قدرت کاملہ کے سامنے آسان ہے وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ اور بیشک پیدا کیا ہم نے تجھے یحییٰ سے پہلے وَلَمْ تَكُ شَيْئًا ۝ اور نہ تھا کوئی چیز یعنی تو محض معدوم تھا میں نے تجھے موجود کیا تو میں جو تجھے عدم سے وجود میں لایا قادر ہوں کہ دو بوڑھوں سے بیٹا بھی پیدا کردوں زکریا علیہ السلام اِس خوشخبری سے خوش ہوے مگر اُنھیں یہ نہ معلوم ہوا کہ عنقریب فرزند پیدا ہوگا یا مدت کے بعد قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً ۭ کہا زکریا نے کہ اے میرے رب کردے میرے واسطے کوئی نشانی یعنی کوئی علامت مجھے ایسی بتادے کہ جس سے مجھے وقت معلوم ہوجائے کہ اب وہ فرزند عنقریب پیدا ہونے والا ہے قَالَ کہا خدا نے زکریا علیہ السلام سے۔ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ نشانی تیری یہ ہے کہ تو بات نہ کرسکیگا لوگوں سے ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝ تین دن رات برابر یا یہ کہ بات کرنے پر قادر نہ رہوگے حال آنکہ صحیح اور تندرست ہوگے لکھا ہے کہ اُسی وقت اُنکی زبان منہ میں بہت موٹی ہوگئی حتی کہ اُسکو حرکت دینے کی مجال نہ تھی فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ پھر نکلا اپنے گروہ پر اُس رات کی صبح کو جس رات اُسکی بی بی اشیاع نام حاملہ ہوئی اپنے مصلا پر سے فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ تو اشارہ کیا اُنکی طرف اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝ یہ کہ نماز پڑھو یا تسبیح کرو اپنے خدا کی صبح شام غرضکہ تین دن اِسی حال پر گزرے پھر زکریا علیہ السلام اپنی حالت اصلی پر آئے اور مدت حمل گزرنے کے بعد یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوے لڑکپن میں ٹاٹ پہنتے اور ریاضت کے طور پر عبادت میں عابدوں کا ساتھ دیتے حتی کہ اُن پر وحی آئی اور حق تعالی نے فرمایا کہ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ اے یحییٰ پکڑ کتاب توریت کو کوشش اور محنت سے یا قوت دل سے وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝ اور ہم نے دی تھی یحییٰ کو حکمت اور توریت کی سمجھ اُس حال میں کہ وہ تین یا سات برس کا لڑکا تھا۔ لکھا ہے کہ محلے کے لڑکوں نے تین برس کی عمر میں یحییٰ علیہ السلام سے یہ بات کہی کہ آؤ کھیلیں اُنھوں نے فرمایا کہ ہم کھیلنے کو نہیں پیدا ہوے ہیں دُنیا کے غفلت کدے میں جو بے خبر لوگ اپنی عمر کو کھیل کود میں بسر کرتے ہیں اور اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ کے دام فریب میں پھنسے رہتے ہیں اُنکے واسطے اس کلام میں بڑی نصیحت ہے۔ نظم

طفل نہ چند ببازی خوشی به که زبازی جهاں پاکشی
عمر ببازیچه بسر مے بری پاے ز اندازه بدر مے بری

وَّحَنَانًا مِّنۡ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ؕ اور دی ہم نے یحییٰ کو رحمت اور مہربانی اور نرم دلی اپنے پاس سے اور گناہ سے طہارت یا خلق کے
سامنے تعریف وَكَانَ تَقِيًّا ۝ اور تھا ڈرتا یا فرمانبردار یا گناہوں سے بچنے والا وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَيۡهِ اور بھلائی کرنے والا اپنے ماں
باپ کے ساتھ یا اُنکا فرمانبردار اور خدمتگزار وَلَمۡ يَكُنۡ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ اور نہ تھا سرکش یعنی اپنے ماں باپ کو ایذا دینے والا اور اُنکا
حکم نہ ماننے والا اور خدا کا گناہگار نہ تھا وَسَلٰمٌ عَلَيۡهِ اور سلام یحییٰ پر ہماری طرف سے يَوۡمَ وُلِدَ جس دن وہ پیدا ہوا وَيَوۡمَ يَمُوۡتُ
اور جس دن مرتا تھا وَيَوۡمَ يُبۡعَثُ حَيًّا ۝ اور جس روز اُٹھایا جائیگا زندہ آخرت میں اور بعضے کہتے ہیں کہ جس دن یحییٰ علیہ السلام پیدا (ع ۱۵)
ہوے اُس دن شیطان کے چھونے سے اُنکی سلامتی مراد ہے اور جس دن وفات کی اُس روز عذاب قبر سے اور قیامت کے دن اُسکے ہَول سے
اور یحییٰ علیہ السلام کے رونے اور خوف کا قصہ بہت مشہور ہے وَاذۡكُرۡ فِى الۡكِتٰبِ مَرۡيَمَ ۘ اور یاد کر قرآن میں قصہ مریمؑ کا جو عمران (وقف لازم)
کی بیٹی تھیں اور ہمیشہ بیت المقدس کی مسجد میں رہتیں جب عذر واقع ہوتا تو اپنی خالہ کے گھر جاتیں اور پاک ہونے کے بعد مسجد میں پھر آتیں ایک
دفعہ اپنی خالہ کے گھر میں تھیں اور اُنھیں غسل کی حاجت ہوئی غسل کرنے کو ایک جگہ ڈھونڈھی حق تعالیٰ اُس سے خبر دیتا ہے کہ اِذِ انۡتَبَذَتۡ
مِنۡ اَهۡلِهَا جب دُور ہو گئی مریم یا کنارہ کیا اپنے لوگوں یعنی اپنی خالہ اور اُنکے لوگوں سے مَكَانًا شَرۡقِيًّا ۝ مکان میں پورب
کی طرف بیت المقدس سے یا اپنی خالہ کے گھر سے نہانے کے واسطے جاڑے کے دنوں میں اور اُس مکان کا مُنہ آفتاب کی طرف تھا فَاتَّخَذَتۡ
مِنۡ دُوۡنِهِمۡ حِجَابًا پھر کر لیا مریمؑ نے اُنکے سامنے پردہ یعنی اُنکی طرف سے ایسا پردہ کر لیا کہ اُسکی آڑ میں نہائیں اور کوئی اُنھیں دیکھ نہ سکے
جب نہا چکیں اور کپڑے پہنے فَاَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهَا رُوۡحَنَا تو بھیجا ہم نے اُنکی طرف اپنی روح کو کہ جبرئیل علیہ السلام ہیں اپنی ذات مقدس
کی طرف روح کی اضافت اُنکی بزرگی ظاہر کرنے کو اور تخصیص کے واسطے ہے فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ پھر صورت پکڑ کر ہو گئے
جبرئیل مریمؑ کے واسطے آدمی پورے یعنی جبرئیلؑ امین نے آدمی کی صورت پکڑ کے اپنے کو حضرت مریمؑ پر ظاہر کیا حضرت مریمؑ نے اپنے غسلخانے میں
ایک بیگانہ مرد کو دیکھا تو قَالَتۡ اِنِّىۡۤ اَعُوۡذُ کہا مریمؑ نے کہ بیشک میں پناہ مانگتی ہوں بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡكَ اِنۡ كُنۡتَ
تَقِيًّا ۝ خدا بخشش کرنے والے کی تیرے شر سے اگر ہے تو پرہیزگار اپنی پاک دامنی میں کمال درجے کا یہ مبالغہ ہے یعنی اگر تو متقی اور
پرہیزگار ہے تو بھی میں تجھ سے پرہیز کرتی ہوں اور خدا کی پناہ مانگتی ہوں پھر اگر تو ایسا نہ ہو تو کیونکر نہ پرہیز کروں اور پناہ نہ مانگوں اور بعضوں نے کہا
ہے کہ اُس زمانے میں ایک مرد شریر عورتوں سے متعرض ہوا کرتا اُسکا نام تقی تھا اور حضرت مریمؑ نے اُسکا قصہ سُنا تھا تو گمان کیا کہ یہ وہی شریر
ہے اور حق تعالیٰ کی پناہ مانگی جب جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا اضطراب دیکھا تو قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّكِ ۖ
کہا کہ سوا اسکے نہیں کہ میں بھیجا ہوا ہوں تیرے رب کا جس سے تم پناہ مانگتی ہو مجھے اس واسطے یہاں بھیجا لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝
تاکہ بخشوں تجھے خدا کے حکم سے بیٹا پاک اور اچھا قَالَتۡ اَنّٰى يَكُوۡنُ لِىۡ غُلٰمٌ وَّلَمۡ يَمۡسَسۡنِىۡ بَشَرٌ کہا مریمؑ نے کیونکر ہو گا
میرے بیٹا اور مجھے نہیں چھوا ہے آدمی نے یعنی مباشرت کے طور پر اب تک کسی کا ہاتھ مجھ تک نہیں پہونچا وَّلَمۡ اَكُ بَغِيًّا ۝ اور نہ تھی (ربع)
میں زناکار اور خرابی اور بُرائی ڈھونڈھنے والی قَالَ كَذٰلِكِ ۚ کہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ ایسا ہی ہے جیسا کہ تم کہتی ہو کہ کسی نے نکاح
یا سفاح کے طور پر تمھیں ہاتھ نہیں لگایا مگر قَالَ رَبُّكِ فرمایا تیرے رب نے کہ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ ۚ یہ کام یعنی بے باپ کے بیٹا دینا مجھ پر
آسان ہے ہم تجھے بیٹا دیتے ہیں تاکہ تو اُسکے سبب سے میری قدرت پر دلیل پکڑے وَلِنَجۡعَلَهٗۤ اٰيَةً لِّلنَّاسِ اور تاکہ کریں ہم اُسے نشانی لوگوں کے

واسطے کہ اُسکے حال میں غور کرکے میری قدرت پہچانیں وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ اور تاکہ کریں اُسے رحمت اپنی طرف سے اُن لوگوں کے واسطے جو اُنکا ایمان لائیں وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا ۝ اور ہے اُسکا بے باپ پیدا ہونا کام حکم کیا گیا یعنی مقدر اور مقرر اور لوح محفوظ میں تحریر ہو چکا ہے پھر جبرئیل امین حضرت مریم علیہا السلام کے پاس آئے اور اُنکی آستین یا گریبان یا مُنہ میں پھونکا فَحَمَلَتْهُ تو مریم رضی اللہ عنہا حاملہ ہو گئیں اور اُسی دم عیسیٰ علیہ السلام اُنکے حمل میں آئے فَانتَبَذَتْ بِهِ پھر باہر ہوئی اور دُور ہو گئی شہر سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے پیٹ میں لیکر مَكَانًا قَصِيًّا ۝ ایک مکان میں جو شہر سے دُور تھا اور بعضوں نے کہا ہے پورب کی طرف پہاڑ پر گئیں یا بیت لحم کے میدان میں کہ شہر ایلیا سے چھ میل دُور تھا اور نو یا آٹھ مہینے کے بعد وضع حمل ہوا یعنی عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حمل رہنا اور عیسیٰ علیہ السلام کا پیدا ہونا ایک ہی ساعت میں واقع ہوا اور زاد المسیر میں لکھا ہے کہ نو ساعت میں اور مقاتل رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ ایک ساعت میں لوتھڑا ہوا ایک ساعت میں صورت بنی ایک ساعت میں ولادت ہوئی بہر تقدیر جب وضع حمل کا وقت قریب پہونچا تو حضرت مریمؑ نے کھجور کا ایک خشک درخت دیکھا کہ اُسکی شاخیں کٹ گئی ہیں ٹھونٹھ کھڑا ہے فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَىٰ جِذْعِ النَّخْلَةِ ج پھر لایا اُسے دردزہ کھجور کے تنے کی طرف حتیٰ کہ اُس سے پیٹھ لگا کر قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَٰذَا کہا مریم علیہا السلام نے کہ کاش میں مرجاتی اِس حال سے پہلے وَكُنتُ نَسْيًا مَّنسِيًّا ۝ اور ہو جاتی میں چھوڑی اور بھولی ہوئی یعنی کوئی مجھے نہ جانتا اور مجھے حساب میں نہ لاتا اور حال یہ ہے کہ بیت المقدس کے عابد لوگ سب مجھے جانتے ہیں اس واسطے کہ اُنکے امام کی لڑکی ہوں اور حضرت زکریا علیہ السلام کی کفالت میں ہوں اور اب تک کنواری ہوں شوہر میں نے کیا نہیں اور لڑکا جنتی ہوں اور اس امر کی ندامت سے نہیں جانتی کہ کیا کرونگی ۔ فرد

هر چند بروے کار در مے نگرم ‌ ‌ محنت زدۂ چو خود نمے بینم من

فَنَادَاهَا پھر آواز دی مریمؑ کو مِن تَحْتِهَا اُنکے نیچے سے عیسیٰ علیہ السلام نے یا فرشتے نے کھجور کے درخت کے نیچے سے اور بکر نے مَن تَحْتَهَا پڑھا ہے یعنی آواز دی اُس نے جو اُنکے نیچے یعنی جو اُنکے پیٹ میں تھا اس سے عیسیٰ علیہ السلام مُراد ہیں کہ اُنھوں نے اپنی ماں سے بات کی اور ندا دی أَلَّا تَحْزَنِي یہ کہ غمگین نہ ہو اور موت کی تمنا نہ کرو قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ یقینی پیدا کی اور جاری کردی تیرے رب نے تَحْتَكِ تیرے قدم کے نیچے سے سَرِيًّا ۝ نہر پانی کی کہ اُس میں سے پیو اور اُسکے پانی سے طہارت کرو وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ اور ہلا اور جھکا اپنی طرف خرمے کے سوکھے درخت کے ٹھونٹھ کو تُسَاقِطْ عَلَيْكِ تاکہ گرائے وہ درخت تجھ پر اور بکر نے تَسْقُطْ پڑھا ہے یعنی تاکہ گر پڑیں تجھ پر رُطَبًا جَنِيًّا ۝ خرمے تر و تازہ فَكُلِي وَاشْرَبِي پھر کھا تر خرمے اور پی پانی وَقَرِّي عَيْنًا ج اور روشن کر آنکھ فرزند سے یا خوش ہو درخت ہرا ہونے اور پھل دینے سے کہ تیرے حال سے مناسبت رکھتا ہے اس واسطے کہ جو اس بات پر قادر ہے کہ خشک درخت سے خرمے پیدا کرے وہ یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ ماں سے بے باپ کے لڑکا پیدا کردے پھر حق تعالیٰ نے ملائکہ کو بھیجا اور وہ حضرت مریمؑ کے گرد آئے اور جب عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو ملائکہ نے اُنھیں اُٹھا لیا اور نہلایا اور جنت کے حریر میں لپیٹ کر مریم علیہا السلام کی گود میں دے دیا اور آواز آئی کہ فَإِمَّا تَرَيِنَّ پھر اگر دیکھے تو مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا آدمیوں میں سے کسی کو اور لوگ تجھ سے پوچھیں کہ یہ لڑکا کہاں سے آیا فَقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ لِلرَّحْمَٰنِ صَوْمًا تو کہہ کہ میں نے نذر کیا ہے خدا بڑے مہربان کے واسطے روزہ اور اُن لوگوں کا روزہ یہ تھا کہ کھانا اور بات کرنا چھوڑ دیتے تھے فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنسِيًّا ۝

توہرگز نہ بات کرونگی میں آج کسی آدمی سے بلکہ ملائکہ سے میں باتیں کرتی ہوں اور خدا سے مناجات کر رہی ہوں اور اتنی بات کہ دنیا نذر کی خبر کرتا
تھا یا اشارہ سے یہ بات کہ کہ نذر حبادی لکھا ہے کہ مسجد اقصیٰ کے لوگوں نے مریم علیہا السلام کو جب محراب میں نہ پایا تو اُنھیں ڈھنڈھنا شروع
کیا ہر جگہ ڈھونڈھتے ہر ایک سے پوچھتے یہاں تک کہ کسی نے اُن لوگوں کو خبر دی کہ مریم کو میں نے بیت لحم میں دیکھا ہے پس حضرت مریمؑ کی قوم
وہاں پہونچی جب مریم علیہا السلام نے اُنھیں دیکھا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گود میں اُٹھا کر اُنکی طرف متوجہ ہوئیں فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا
تَحْمِلُهٗ ؕ پھر لائی مریمؑ عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی قوم کی طرف اُٹھائے ہوئے اُسے جیسے اُس گروہ کی نگاہ اُن پر پڑی تو قَالُوْا يٰمَرْيَمُ
لَقَدْ جِئْتِ بولے وہ لوگ کہ اے مریم یقینی لائی تو شَيْـًٔا فَرِيًّا ۝ چیز تعجب دلانے والی یا بڑی کہ تیرے گھر والوں میں ایسا امر نہ ہوا
تھا يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ اے بہن ہارون کی کہتے ہیں کہ اُنکے ایک بھائی کا ہارون نام تھا یا یہ کہ بنی اسرائیل میں ہارون ایک مرد صالح تھا کہ
صلاحیت اور نیکبختی میں اُن سے مثال دیتے یا کوئی مرد فاسق فاسقوں کے واسطے ضرب المثل تھا تو لوگوں نے حضرت مریمؑ سے یہ بات کہی
کہ ہارون کی ایسی عفت اور پرہیزگاری میں یا ہارون کے مثل گناہگاری میں مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ نہ تھا تیرا باپ عمران بدکار
آدمی بلکہ مسجد اقصیٰ کا امام اور عابدوں میں بہت شریف اور عالی مقام تھا وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ اور نہ تھی تیری ماں حنہ فاقود کی بیٹی
بَغِيًّا ۝ صلے زناکار اور گنہگار ایسے ماں باپ کی بیٹی ہو کر بے باپ کا لڑکا تو نے کہاں سے جنا فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ط تو اشارہ کیا مریمؑ نے عیسیٰ
علیہ السلام کی طرف کہ اس سے بات کرو اور جواب لو قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ بولے قوم کے لوگ کہ ہم کیونکر بات کریں مَنْ كَانَ اُس سے جو
ہے فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ گہوارے میں یعنی گہوارے کے قابل بچہ کہ نہ بات سمجھ سکتا ہے نہ جواب دے سکتا ہے۔ لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام
دودھ پی رہے تھے جب لوگوں کی یہ بات سُنی تو پستان چھوڑ کر قوم کی طرف پھرے اور زبان فصیح سے قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ کہا کہ بیشک میں
بندہ اللہ کا ہوں اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ دی ہے اُس نے مجھے کتاب یعنی مجھ سے انجیل دینے کا حکم ازل میں کر چکا ہے ثعلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے
تفسیر کی ہے کہ ماں کے پیٹ میں مجھے انجیل تعلیم فرما چکا ہے وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝ اور کیا مجھ کو پیغمبر اُس حال میں عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر تھے
اور اعجاز کے طور پر بات کرتے تھے وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اور کیا مجھے برکت اور منفعت والا اَيْنَ مَا كُنْتُ جہاں میں ہوں وَاَوْصٰنِيْ
بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ اور حکم کیا مجھے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ جب تک رہوں زندہ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ
اور کیا مجھے بھلائی کرنے والا میری ماں کے ساتھ اور اُس پر مہربان وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا اور نہیں کیا مجھ کو سرکش متکبر کہ خلق کے ساتھ
تکبر کروں اور اُنھیں رنج دوں شَقِيًّا ۝ بدبخت کہ اُسکا حکم نہ مانوں وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ اور خدا کا سلام مجھ پر ہے جیسے یحییٰ علیہ السلام
پر يَوْمَ وُلِدْتُّ جس دن میں پیدا ہوا وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝ اور جس روز مروں اور جس دن اُٹھایا جاؤں زندہ
ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ج یہ جسکا ذکر ہم نے کیا اور جسکا حال اور وصف کیا عیسیٰؑ ہے مریمؑ کا بیٹا وہ نہیں ہے جیسے نصاریٰ خدا کا
بیٹا کہتے ہیں قَوْلَ الْحَقِّ میں کہتا ہوں صحیح اور درست بات الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ۝ ایسا کہنا جس میں یہود شک رکھتے
ہیں یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ کہ یہود اُسے ناشائستہ باتوں پر حمل کرتے ہیں یا نصاریٰ کہ اُس میں جھگڑا کرتے ہیں ایک گروہ تو عیسیٰ علیہ السلام
کو خدا کہتا ہے اور بعضے خدا کا بیٹا مَا كَانَ لِلّٰهِ نہیں ہے اور نہ چاہیئے خدا کو اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ لا یہ کہ پیدا کرے فرزند
اس واسطے کہ بیٹا باپ کے ہمجنس ہونا چاہیے اور ممکنات کے ساتھ ہمجنس ہونے سے حق تعالیٰ منزہ ہے سُبْحٰنَهٗ ؕ پاک ہے وہ بیٹے سے
اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا جب حکم کرتا ہے اور کوئی کام کیا چاہتا ہے یعنی کوئی نئی چیز پیدا کیا چاہتا ہے فَاِنَّمَا يَقُوْلُ تو سوا اسکے نہیں کہ فرماتا ہے

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ اُس چیز کو کہ ہو تو وہ ہو جاتی ہے فوراً وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ اور بیشک خدا رب ہے میرا اور رب ہے تمھارا
فَاعْبُدُوْهُ ؕ تو عبادت کرو اُسکی اور اُسکے سوا کسی کی عبادت میں نہ مشغول ہو هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ یہ ہے سیدھی
راہ کہ جنت میں پہونچاوے فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ پھر اختلاف کیا گروہوں نے آپس میں یعنی یہود و نصارا نے
عیسی علیہ السلام کے باب میں اختلاف کیا یہود نے اُنھیں حد سے زیادہ گھٹایا اور نصارا نے حد سے زیادہ بڑھایا یا یہ مراد ہے کہ عیسی علیہ السلام
کے باب میں نصارا کے تین گروہ ہوگئے نسطوریہ نے تو عیسی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا اور یعقوبیہ نے اللہ کہا اور ملکانیہ نے تین خداؤں میں سے
تیسرا خدا کہا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا تو وائے بر حال اُنکے جو کافر ہوے اور تعجب میں رہے مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝
حاضر ہونے سے بڑے دن میں کہ وہ قیامت کا دن ہے یا اُس دن کی ہولیں مشاہدہ کرنے سے اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ کیا سننے والے ہونگے
کافر اور کیا دیکھنے والے يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا اُس روز جب آئیں گے ہمارے پاس اور دیکھنے سننے سے اُنھیں کچھ فائدہ نہ ہوگا یعنی اللہ جل شانہ
کے وعدے دیکھیں گے اور یقین کر لینگے مگر یہ دیکھنا اور یقین کرنا اُنھیں کچھ فائدہ نہ پہونچائیگا اور بعضے مفسروں نے کہا ہے کہ یہ بات تہدید اور
دھمکی کے طور پر ہے یعنی اُس دن کیا وحشت دلانے والی باتیں سنینگے اور ہولوں کے سبب کیا سختیاں دیکھینگے لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ مگر ظالم لوگ آج کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اور ڈراؤ اُنکو یعنی مکہ کے کافروں کو حسرت
وقف لازم کے دن سے کہ بڑے آدمی حسرت کرینگے کہ ہم نے کیوں بُرا کیا اور نیک لوگ حسرت کرینگے کہ ہم نے نیکی زیادہ کیوں نہ کی اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ جب پورا
کیا جائیگا اور کر ڈالا جائیگا حساب اور حکم ہوگا کہ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ[1] پس ایسا دن تو سامنے ہے وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ اور
وہ غفلت میں اور اُس دن سے بے خبر ہیں وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اور وہ نہیں ایمان لاتے آخرت کا اور اُن چیزوں کا جو آخرت سے
متعلق ہیں اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا بیشک ہم میراث لینے والے ہیں زمین کو اور اُسے جو زمین پر ہے یعنی سب فنا ہو جائینگے
ع ۱۲ ۲۵ اور ہم باقی رہیں گے وَّاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝ع اور ہماری ہی طرف پھیرے جائیں گے مرنے کے بعد کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ یہ
اشارہ ہے بقاے احدیت اور فناے خلقیت کی طرف یعنی سطوت ازلی ہیبت لم یزلی کی وجہ سے جب موہوم ہستیوں کے نقوش بے نیازی
کی آگ سے جلا دیگا اور اغیار کا غبار قدرت کے دامن سے اُڑا دیگا تو حضرت کبریا سے ندا ہوگی کہ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ اور چونکہ ماسوا معدوم
ہونگے تو خود ہی کمال جلال کے ساتھ جواب دیگا کہ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۔

نظم

صرصر قہر چو از کمین وحدت بوزد — خس و خاشاک یقین ہمہ را باد ببرد
ہر چہ در عرصۂ امکان بوجود آمدہ بود — میل غیرت ہمہ را تا عدم آباد ببرد

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ؕ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کے واسطے قرآن میں قصہ ابراہیم کا کہ سب ملتوں والے
اُنکی بزرگی کے مقر ہیں اور عرب کے مشرک اُنکی اولاد میں ہونے کے سبب سے فخر کرتے تھے تو ابراہیم کے موحد ہونے سے اُن مشرکوں کو خبر دو کہ اِنَّهٗ
كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ بیشک ابراہیم تھا سچ بولنے والا اور توحید میں مبالغہ کرنے والا یا درست کام کرنے والا اور صحیح بات کہنے والا
پیغمبر خبر دینے والا یا عالی قدر اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ یاد کر اُسے کہ کہا اُس نے اپنے باپ آزر بن ناخور سے کہ يٰۤاَبَتِ ۔ اے میرے باپ

[1] ایک فریق جنت میں اور ایک فریق دوزخ میں ۱۲

لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ کیوں عبادت کرتا ہے تو اُسکی جو نہیں سُنتا تیری دعا اور آرزو وَلَا يُبْصِرُ اور نہیں دیکھتا ہے تیری عاجزی اور فروتنی جو اُنکے ساتھ تو رغبت سے کرتا ہے وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا ۝ اور نہیں دفع کرتا تجھ سے کوئی بُری چیز یا ضرر دفع کرنے اور منفعت حاصل کرنے میں تجھے کچھ نفع نہیں پہونچاتا يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي اے میرے باپ بیشک آیا ہے مجھے وحی کی راہ سے مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ علم جو تجھے نہیں آیا فَاتَّبِعْنِي تو پیروی کر تو میری أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا تاکہ دکھاؤں تجھے راہ سیدھی کہ چلنے والے کو منزل مقصود پر جلد پہونچا دے يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ اے میرے باپ نہ پوج شیطان کو اور اُسکی فرمانبرداری نہ کر خدا کی نافرمانی کرکے إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ۝ بیشک شیطان ہے خدا کا گناہگار اور نافرمانبردار اور اُسکے گناہوں میں سے ایک گناہ یہ ہے کہ اُس نے آدم علیہ السّلام کا سجدہ نہیں کیا يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِنَ الرَّحْمَٰنِ اے میرے باپ بیشک میں ڈرتا ہوں یہ کہ پہونچے تجھے عذاب خدا کی طرف سے شیطان کی متابعت کے باعث اور جب تجھ پر خدا کا عذاب پہونچے فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ۝ تو ہو جائیگا تو شیطان کا دوست یعنی لعنت میں اُس کا شریک اور عذاب میں اُسکا ساتھی قَالَ أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ کہا ابراہیمؑ کے باپ نے ابراہیمؑ سے کہ کیا منھ پھیرنے والا ہے تو میرے معبودوں کی پرستش سے اے ابراہیم اور انکو تو چھوڑ دینے والا ہے لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ اگر نہ باز رہیگا تو مخالفت سے یا اُنکا عیب اور مذمت کرنے سے تو لَأَرْجُمَنَّكَ ضرور گالی دونگا میں یا سنگسار کرونگا میں تجھے وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ۝ اور جُدا رہ مجھ سے بہت مدت تک تاکہ میری مضرّت سے بے خوف رہ قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ کہا ابراہیم علیہ السّلام نے کہ سلام تجھ پر یعنی جاتا ہوں اور رخصت کرتا ہوں اور بعضے مفسروں نے کہا ہے کہ دھمکی اور ملامت کے جواب میں حضرت ابراہیمؑ نے اُسے سلام کیا تاکہ اُسکے دل میں اثر ہو اور وہ ایمان لائے اور لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السّلام نے جب جُدا ہونے کا قصد کیا تو انکے باپ نے کہا کہ جانے سے غمگین نہ ہو کہ تو خوف خدا رکھتا ہے جس نے تجھے پیدا کیا وہ چھوڑ نہ دیگا ابراہیم علیہ السّلام کو اُسکے ایمان کی اُمید ہوئی اس سبب سے اُس پر سلام کیا اور فرمایا کہ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي قریب ہے کہ میں مغفرت چاہوں تیرے واسطے اپنے رب سے کافروں کے واسطے استغفار یہ ہے کہ خدا سے دعا کرنا کہ انھیں ایمان کی توفیق دے اس واسطے کہ ایمان ہی مغفرت کا سبب ہو سکتا ہے إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ۝ بیشک خدا ہے میرے ساتھ مہربان اور اُس نے دعا قبول کرنے کا مجھ سے وعدہ کر لیا ہے وَأَعْتَزِلُكُمْ اور کنارہ کرتا ہوں تم سے مراد آزر ہے اور جو بُت پرست لوگ اُسکے مثل تھے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں تم سب سے جُدائی اور دوری ڈھونڈھتا ہوں وَمَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ اور اُس چیز سے جسے تم پکارتے اور پوجتے ہو خدا کے سوا یعنی بتوں سے بھی وَأَدْعُو رَبِّي اور پکارتا ہوں اپنے رب کو اور اُسکی عبادت کرتا ہوں وحدہٗ لاشریک سمجھ کر عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا ۝ چاہیے کہ میں نہ رہوں اپنے خدا کو پکارنے اور پوجنے کے سبب سے ناامید اور بے بہرہ یہ تنبیہ ہے اس بات پر کہ تم اپنے بتوں کو پوجنے کے سبب سے بے نصیب اور خراب ہو اور میں امید رکھتا ہوں کہ حق تعالیٰ سے ضرور بہت اچھی طرح بہرہ مند ہونگا۔ بیت

• حاجت زکسے خواہ کہ محتاجاں را ۔۔۔ بے بہرہ نہ گرداند از انعام عمیم

تفسیر بحر البحور میں لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السّلام بابل سے فارس کے کوہستان میں آئے اور سات برس تک اُن پہاڑوں کے گرد سیر کرتے رہے جب اُنکے باپ نے انتقال کیا اور اُنکے چچا سے بتخانہ متعلق ہوا تو وہ پھر بابل میں آئے اور بتوں کی مذمت شروع کی اس بار انھوں نے

بُت توڑ ڈالے اور نمرود کی آگ اُن پر ٹھنڈی ہو گئی اور حضرت سارہ اور حضرت لوط کے ساتھ مُلک شام کا قصد کیا تو حق تعالیٰ نے اُنکی اس ہجرت کی خبر دی کہ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ پھر جس وقت دُور ہوا ابراہیم بُت پرستوں سے اور اُنھیں چھوڑ دیا وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اُنھیں بھی جنھیں خدا کے سوا وہ پوجتے تھے وَهَبْنَا لَهٗۤ عطا کیا ہم نے اُسے سارہ سے اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ط اسحاق بیٹا اور یعقوب پوتا وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝ اور سب کو کیا ہم نے پیغمبر وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا اور دی ہم نے اُنھیں رحمت اپنی رحمت میں سے لکھا ہے کہ رحمت سے مال اور اولاد مراد ہے کہ حق تعالیٰ نے اُنھیں عطا فرمایا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝ع اور دیا ہم نے اُنھیں بات کہنا سچائی کے ساتھ یا نیک اور بلند ذکر لوگوں میں یہ اشارہ ہوا ابراہیم علیہ السّلام کی وہ دعا قبول ہو جانے کی طرف جو اُنھوں نے مانگی تھی اور کہا تھا کہ وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى ز اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن میں موسیٰ علیہ السّلام کا قصہ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا بیشک وہ تھا پاک کیا ہوا میلوں اور نقصانوں سے وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ اور تھا بھیجا ہوا اللہ کا اور خبر دینے والا خلق کو خدا کی طرف سے رسول نبی پر اخص اور اعلیٰ ہے باوصف اِسکے اس آیت میں رسول کا لفظ نبی پر مقدم آیا اسکی وجہ اہل معانی نے یہ کہی ہے کہ حق تعالیٰ نے پہلے اُنھیں بھیجا تو مرتبۂ رسالت حاصل ہوا پھر اُنھوں نے خلق کو خبر دی تو نبوت حاصل ہوئی وَنَادَيْنٰهُ اور پکارا ہم نے موسیٰ کو مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ کوہ زبیر کی جانب موسیٰ کی داہنی طرف سے وَقَرَّبْنٰهُ اور قریب کر لیا ہم نے اُسے درگاہ قرب سے نَجِيًّا ۝ اُس حال میں کہ وہ ہم سے راز کہنے والا تھا اور جس مفسر نے نجی کو بلند کیے گئے کے معنی میں رکھا ہے وہ یہ بات کہتا ہے کہ موسیٰ علیہ السّلام کو ایک آسمان پر سے دوسرے پر لے گئے اور ایک حجاب سے دوسرے اُس حجاب تک جہاں اُس قلم کی آواز سُنائی دیتی تھی جس سے توریت لکھی جاتی تھی اور امام ثعلبی نے لکھا ہے کہ حق تعالیٰ اور موسیٰ علیہ السّلام کے درمیان ایک ہی حجاب تھا اور صاحب کشف الاسرار نے کہا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو روش یعنی چال بھی تھی اور کشش یعنی کھینچ بھی وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی اُن کی روش کی طرف اشارہ ہے اور قَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا اُن کی کشش کی طرف سالک جب تک روش میں ہے خطر رکھتا ہے اور جب کشش میں آ پڑا تو اُسے خطر جاتا رہا یعنی سلوک میں تفرقہ کا شائبہ ہے اور جذبہ محض جمعیت ہے۔ نظم

تا خود روی بجا صلی چوں اوکشیدت واصلی ۔۔۔ رفتن کجا بردن کجا این سرّ ربانیست این

خود میروی نگر ارادت او می کشد بر بادیت ۔۔۔ تا او کرا بر بادیش انعام سلطانیست این

وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اور عطا کی ہم نے موسیٰ کو اپنی رحمت اور مہربانی سے اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۝ مدد اُسکے بھائی ہارون کی وزارت اور مہمات کی تدبیر کے سبب سے اُس حال میں کہ پیغمبر تھا وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اور یاد کر قرآن میں اسماعیل کا قصہ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ بیشک وہ تھا سچا وعدے کا وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ اور تھا خدا کا بھیجا ہوا اُسکی طرف سے خلق کو خبر دینے والا لکھا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السّلام نے کسی سے وعدہ کیا کہ جب تک تو نہ آئے گا میں اسی جگہ کھڑا رہونگا اپنا وعدہ وفا کرنے کو تین روز اور ایک قول کے موافق سال بھر تک وہیں کھڑے رہے یہاں تک کہ وہ شخص آیا اور اِس مدت میں درخت کی چھال کے سوا اور کچھ کھانے کو نہ تھا۔ نظم

ربع

ئ اور کر تو میرے واسطے زبان سچی پچھلوں میں ۱۲

ہر کہ ازیں پایہ وفایش کم ست | آن نہ وفا بلکہ فریب ودم ست
نیست بر مردم صاحب نظر | صورتے از صدق ووفا خوب تر

پھر دوبارہ حضرت اسماعیل کی صفت میں فرماتا ہے کہ وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ اور تھا حکم کرتا اپنے لوگوں کو اور بعضوں نے کہا ہے کہ اپنی تمام اُمت کو بِالصَّلٰوةِ نماز کا کہ سب بدنی عباداتوں میں افضل ہے وَالزَّكٰوةِ اور زکوۃ کا کہ سب مالی عباداتوں میں افضل ہے وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝ اور تھا اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ اقوال اور افعال پر استقامت کے سبب سے وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِدْرِيسَ اور یاد کر قرآن میں ادریس کا قصہ حضرت ادریس حضرت شیث کے پوتے اور حضرت نوح علیہ السلام کے پردادا اُن کا نام اَخنُوخ تھا علوم کا درس دینے کی وجہ سے ادریس لقب ہو گیا قلم سے پہلے خط اُنھی نے لکھا نجوم کا حال پہلے اُنھی نے بیان کیا سینا پہلے اُنھی نے سیا اُن پر تیس صحیفے نازل ہوئے اور جامع الاصول میں لکھا ہے کہ آدم علیہ السلام کی وفات سے سو برس کے بعد پیدا ہوئے إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝ بیشک وہ تھا سچا خلق کو حق تعالیٰ کی طرف سے خبر دینے والا وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝ اور اُٹھایا اُسے ہم نے بلند مکان میں کہ وہ شرف نبوت اور درجۂ قرب ہے یا اُسے جنت میں پہونچا دیا یا چوتھے آسمان پر اُٹھا لیا جیسا کہ معراج کی حدیث سے ثابت ہوا کہ جناب سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوۃ والثنا سے اور حضرت ادریس سے چوتھے آسمان پر ملاقات ہوئی اور حضرت ادریسؑ کے اُٹھ جانے کے باب میں مختلف خبریں ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ ایک دن ادریس علیہ السلام کو آفتاب کی بڑی تیزی اور گرمی معلوم ہوئی تو مناجات کی کہ الٰہی آفتاب مجھ سے اِس قدر دور ہے اور میں اُسکی گرمی اور تیزی سے قریب ہے کہ جل جاؤں تو جو فرشتہ آفتاب کو اُٹھائے ہوئے ہے اُسکا کیا حال ہوگا خدایا اُس فرشتے پر آفتاب کا بوجھ اور تیزی سبک کر دے اور اُسے آفتاب کی حرارت سے اپنی عنایت کے سائے میں محفوظ رکھ ۔ **بیت**

از تاب آفتاب حوادث چہ غم خورد | آنرا کہ سائبانِ عنایت پناہ اوست

حق تعالیٰ نے اُنکی دعا قبول فرمائی جو فرشتہ آفتاب اُٹھائے ہوئے ہے اُس نے دوسرے دن اپنا بوجھ ہلکا پایا اور آفتاب کی حرارت کا اثر اپنے میں نہ دیکھا تو حق تعالیٰ سے اُسکا سبب پوچھا جواب ملا کہ میرے بندے ادریس نے تیرے حق میں دُعا کی اور میں نے قبول کر لی اُس فرشتے نے ادریس علیہ السلام کی زیارت کے واسطے آنے کی درخواست کی اجازت ہوئی زمین پر آیا ادریس علیہ السلام سے ملاقات کی اور اُن کی التماس کے موافق اُنھیں اپنے پر کے اوپر بٹھا کر آسمان پر لے گیا اور مطلع آفتاب کے قریب پہونچا دیا پھر حضرت ادریس کی استدعا کے بموجب ملک الموت سے پوچھا کہ اُن کی عمر کس قدر ہے اور موت کیونکر ہے حضرت عزرائیل نے عمروں کا دفتر دیکھا اور آفتاب کے فرشتے سے یہ بات کہی کہ تو جس کا حال پوچھتا ہے اُسکی کیفیت یہ ہے کہ ابھی مطلع آفتاب کے قریب وفات پائے گا جب وہ آفتاب کا فرشتہ پھر کر آیا تو ادریس علیہ السلام کو مُردہ پایا اور ایک روایت یہ ہے کہ ادریس علیہ السلام چونکہ عبادت کثرت سے کرتے تھے تو ملک الموت اُنکی زیارت کے مشتاق ہوئے اور حق تعالیٰ کے اذن سے زمین پر آئے اور اُن سے ملاقات کی اور اُنکی التماس کے بموجب حق تعالیٰ کے حکم سے اُنکی روح قبض کر لی اور پھر دوبارہ حق تعالیٰ نے اُنھیں جان عطا کی اور حضرت عزرائیل اُنکو آسمان پر لے گئے اور اُنھیں دوزخ دکھائی پھر وہاں سے جنت میں گئے اور وہاں سے نہ نکلے أُولٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وہ گروہ انبیا علیہم السلام جو مذکور ہوئے زکریا اور ادریس علیہما السلام وہ وہ لوگ ہیں جن پر نعمتیں بھیجی ہیں اللہ نے دینی دنیوی ظاہری باطنی مِّنَ النَّبِيّٖنَ پیغمبروں میں سے ہیں یہ موصول کا بیان ہے یعنی وہ لوگ پیغمبر ہیں

مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ ق اولاد آدم علیہ السلام میں سے کہ وہ ادریس ہیں فقط وَ اور باقی مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ذرّیت میں سے ہیں اُن کی جنھیں ہم نے اُٹھایا کشتی میں نوح کے ساتھ اور وہ ادریس علیہما السلام کے سوا ہیں وَمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اور اولاد ابراہیم میں سے وَاِسْرَآءِيْلَ اور ذریت یعقوب میں سے وَمِمَّنْ هَدَيْنَا اور اُن میں سے جنھیں ہم نے راہ حق دکھائی وَاجْتَبَيْنَا اور برگزیدہ کرلیا لوگوں میں نبوت کے سبب سے اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ جب پڑھی جاتی ہیں اُن پر خدا کی آیتیں اُتاری ہوئی کتابوں میں تو خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۝ مُنھ کے بل گرنے والے سجدہ کرنے والے ہیں خدا کو اور رونے والے ہیں اُسکے خوف سے تلاوت کلام ربانی سُننے کے ساتھ رونے کو ایک خاص نسبت ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ قرآن پڑھو اور رو ؤ۔ اور اگر نہ رو سکو تو اپنے تئیں تکلف کے ساتھ رولاؤ ایک مرد صالح نے کہا ہے کہ خواب میں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سامنے میں نے قرآن پڑھا آپ نے فرمایا کہ اے صالح یہ تو قرأت ہے رونا کہاں ہے دوست کا کلام شوق بڑھاتا ہے جب شوق کی آگ دل میں بھڑکتی ہے تو غم کے آنسو آنکھ سے بہتے ہیں [۵] وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ۔ نظم

اے دریغا اشک من دریا بُدے | تا نثارِ دلبرِ زیبا بُدے
اشک کاں از بہر او بارند خلق | گوہرست و اشک پندارند خلق

قرآنی سجدوں میں سے یہ پانچواں سجدہ ہے حضرت شیخ عربی قدس سرّہٗ نے اس سجدے کو سجود انعام کہا ہے اِس واسطے کہ آیاتِ رحمانی کی تلاوت کے سبب سے واقع ہوتا ہے اور اس سجدے پر جو رونا آئے وہ خوشی اور فرحت کا رونا ہے اِس واسطے کہ رحمانیت کی رحمت لطف اور مہربانی چاہتی ہے اور فرحت اور مسرت کا سبب ہے تو اُسکا نتیجہ خوشی ہے رنج و تعب نہیں فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ پھر پیچھے اُن کے پیچھے سے فرزند بُرے کہ فرط غفلت کے سبب سے اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ ضائع کی نماز یعنی ترک کردی وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ اور پیروی کی اُنھوں نے نفس کی خواہشوں کی اور گناہ کرنے لگے جیسے شراب خواری، زنا کاری اور اُسکے مثل فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ تو قریب ہے کہ دیکھیں گمراہی اور تباہ کاری کی جزا یا عذاب اور نقصان اور بعضے کہتے ہیں کہ غیّ ایک کنواں ہے دوزخ میں کہ دوزخی لوگ اس کنوئے والوں کے عذاب سے خدا کی پناہ مانگیں گے۔ اور بعض کا قول یہ ہے کہ غیّ ایک میدان ہے جہنم میں اُسکی آگ بہت تیز ہے اور اُس کا عذاب بڑا سخت ہے کہ بے نمازوں اور نفس کی آرزوؤں کی پیروی کرنے والوں کو وہاں لے جائیں گے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ مگر وہ جو پھرا ہو لَنا ہوں سے اور ایمان لایا ہو دل و زبان سے وَعَمِلَ صَالِحًا اور کیے ہوں کام اچھے فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ تو وہ گروہ توبہ کرنے والا ایمان لانے والا داخل ہوگا بہشت میں یہ ترجمہ حفص کی قرأت کے موافق ہے اور بکر نے يُدْخَلُوْنَ مجہول کا صیغہ پڑھا ہے یعنی وہ داخل کیا جائیگا جنت میں۔ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۝ اور نہ ظلم کیے جائیں گے کسی چیز میں اپنی چیزوں میں سے یعنی اُنکے اجر میں سے کچھ کم نہ کریں گے اور وہ بہشت جس میں وہ داخل ہونگے وہ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ باغ ہیں اُنکی اقامت کے کہ وعدہ دیا ہے خدا نے اُن کا اپنے بندوں کو بِالْغَيْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی اُن سے بہشت کا وعدہ کیا اور وہ بہشت اُن سے غائب ہے یا یہ اُس سے غائب ہیں اور چونکہ وعدہ ہے تو اِس غائب ہونے سے کچھ باک نہیں اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ۝ بیشک ہے وعدہ خدا کا آنے والا یعنی اُسکی وعدہ کی ہوئی بہشت سامنے آنے والی ہے اور ایمان والوں کو

سجدہ ۵

---

[۵] اور جب سُنتے ہیں وہ چیز جو اُتاری گئی رسول کی طرف تو دیکھتا ہے تو اُنکی آنکھوں کو کہ بہتی ہیں آنسوؤں سے ۱۲

اُس میں داخل ہونا ہے لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا نہ سُنیں گے جنتی جنتوں میں بات بیہودہ اور خراب اِلَّا سَلٰمًا ط مگر سُنیں گے
سلام حق تعالیٰ سے یا فرشتوں سے یا ایک دوسرے سے وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ اور اُن کے واسطے ہے اُنکی روزی جنت کی نعمت میں سے
فِيْهَا جنت میں بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝ صبح اور شام یعنی اُنھیں جنت کی نعمتیں ایک دن کے دو طرف یعنی ابتدا انتہا کی قدر فاصلہ پر
کھلائیں گے جیسے امیروں کی عادت ہے کہ دن بھر میں دو بار کھانا کھاتے ہیں یا ہمیشہ اور ہمیم روزی دینا مراد ہے اور جنت میں اگرچہ نہ دن
ہوگا نہ رات مگر علامتیں ہونگی کہ اُن سے دن رات کی مقدار پہچانیں گے عین المعانی میں لکھا ہے کہ پردے چھوڑنے اور دروازے بند کرنے
سے رات کا وقت معلوم ہوگا اور پردے اُٹھنے اور دروازے کھُلنے سے دن آور تبیان میں لکھا ہے کہ شب کو حوریں مسلمانوں کی خدمت
کرینگی اور دن کو غلمان تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا وہ بہشت جس کا ذکر ہم نے کیا وہ ہے کہ ہم میراث دیں گے اپنے
بندوں میں سے مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۝ اُسے جو ہوگا پرہیزگار لکھا ہے کہ جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصحاب کہف
اور ذوالقرنین اور روح کا حال پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کل آنا تو میں جواب دونگا اور انشاء اللہ تعالیٰ آپ نے نہیں فرمایا تو بارہ یا پندرہ
یا پچیس دن تک جبرئیل علیہ السلام آپ پر نازل نہیں ہوے جب نازل ہوے تو آپ نے فرمایا کہ بھائی بہت دیر کے بعد آئے ہیں تو تمھارا منتظر تھا
جبرئیل علیہ السلام نے یہ جواب دیا کہ وَمَا نَتَنَزَّلُ اور نہیں نازل ہوتے ہیں ہم فرشتے اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ج مگر تیرے رب کے حکم سے لَهٗ
مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا اُسی کے واسطے ہے جو کچھ ہمارے آگے ہے آنے والوں کاموں میں سے وَمَا خَلْفَنَا اور جو کچھ ہم نے پیچھے چھوڑا ہے
یعنی گزرے ہوے امور وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ج اور جو کچھ درمیان میں ہے اُس کے جو ہوگیا اور ہوگا یعنی جو حال میں ہوتا ہے یا اُسی کے
واسطے حکم ہے ہماری ابتدا خلقت میں اور ہماری انتہا مُدت میں اور ہماری زندگی میں وَمَا كَانَ رَبُّكَ اور نہ ہے نہ تھا نہ ہوگا تیرا رب
نَسِيًّا ۝ع بھولنے والا یعنی یارسول اللہ آپ کے حال سے وہ آگاہ ہے جب چاہتا ہے ہمیں آپ کے پاس بھیجتا ہے رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وہ ہے رب آسمانوں اور زمین کا وَمَا بَيْنَهُمَا اور اُسکا جو کچھ اُن کے درمیان میں ہے تو زمین آسمان پیدا کرنے والا اور
اُن کے درمیان میں ہے اُس کا پرورش کرنے والا نہ چاہیے کہ بھولنے والا ہو فَاعْبُدْهُ تو اُسکی عبادت کر وَاصْطَبِرْ اور صبر کرتا رہ
لِعِبَادَتِهٖ اُسکی عبادت کے واسطے یعنی یارسول اللہ جب آپ نے یہ بات جان لی کہ وہ آپ کو بھولا نہیں تو عبادت پر ثابت رہیے
اور وحی دیر کر آنے میں دلتنگ نہ ہوجیے هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝ع کیا جانتا ہے خدا کے واسطے کوئی مثل کہ اُسے معبود کہہ سکیں ع ۱۵
یا ہمنام یعنی یارسول اللہ کیا آپ جانتے ہیں کہ اللہ کسی کا نام ہوا ہو ایک قہر اور غلبۂ الٰہی کے آثار میں یہ بات ہے کہ کسی مشرک نے اپنے
معبود باطل کو اللہ نہیں کہا بلکہ الٰہ کہتے تھے عزت احدیت اور غیرت الوہیت نے اِس بزرگ نام کو کافروں کے تصرف اور بتوں کا نام
رکھنے سے حفظ واماں میں رکھا اور ایمان والوں کی زبان پر رنج وراحت میں جاری کردیا۔ نظم

اللہ اللہ چہ طرفہ نام ست این   حرز جان و دل تمام ست این
بس بود نزد صاحب معنے   حَسْبِیَ اللہ گواہ این دعوے

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ اور کہتا ہے آدمی یعنی ایک دوسرے سے کہتا ہے یا اُبی بن خلف ہڈیاں چور چور لاتا ہے اور بعید سمجھکر تعجب سے
کہتا ہے کہ ءَاِذَا مَا مِتُّ کیا جب میں مرونگا تو لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ۝ ضرور جلدی نکالا جاؤنگا خاک سے زندہ استفہام انکار کے
معنی میں ہے یعنی کیونکر ہوسکتا ہے کہ مُردہ زندہ ہو اور خاک قبر سے نکلے تو حق تعالیٰ اُسکے جواب میں فرماتا ہے کہ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ کیا نہیں

یاد کرتا وہ آدمی اَنَّا خَلَقْنٰهُ یہ بات کہ پیدا کیا ہم نے اُسے مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ○ اور نہ تھا وہ کچھ بلکہ عدم محض تھا یعنی آدمی کو یہ خیال کرنا چاہیئے کہ معدوم کو موجود کرنا پراگندہ ہوئی چیز کو جمع کرنے کی بہ نسبت بڑے تعجب کی بات ہے فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ تو قسم ہے تیرے رب کی کہ قیامت کے دن ہم ضرور حشر کرینگے اُنھیں یعنی کافروں کو وَالشَّيٰطِيْنَ شیطانوں کے ساتھ یعنی اُن کے قریب والے شیطانوں کے ساتھ جو دنیا میں وہ رکھتے تھے ہر اُسکے ساتھی سمیت ایک ایک زنجیر میں باندھینگے ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ پھر حاضر کرینگے ہم اُنھیں اور بعض نے کہا ہے کہ سب آدمیوں کو حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ○ گرداگرد دوزخ کے سب زانو کے بل پڑے ہونگے حساب کے ہَول سے اور دوزخ کے گرد اُن کو حاضر کرنا اِس جہت سے ہوگا تاکہ نیک لوگ جان لیں کہ کن بلاؤں سے اُنھوں نے نجات پائی ہے اور اُنکی خوشی زیادہ ہو اور بُرے لوگ دوزخ میں اپنے مکان دیکھیں اور اُن کا ملال بڑھے ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ پھر ہم نکالیں گے دوزخ میں ڈالنے کو پہلے مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ ہر ایک گروہ سے اُسے اَيُّهُمْ جو ہوگا اُن میں سے اَشَدُّ بہت سخت اور بہت زیادہ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ○ خدا پر سرکشی اور جرأت کی راہ سے یعنی ہر ایک گروہ میں سے جو بڑا کافر اور بہت نافرمان ہوگا پہلے ہم اُسی کو جدا کرینگے ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ پھر بیشک ہم بڑے جاننے والے ہیں بِالَّذِيْنَ هُمْ اُن لوگوں کو جو اَوْلٰى بہت لائق ہیں بِهَا آتشِ دوزخ کے ساتھ صِلِيًّا ○ ڈال دینے کی راہ سے یعنی میں جانتا ہوں کہ کون پہلے آتش دوزخ میں ڈال دینے کے قابل ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اور نہیں کوئی تم آدمیوں میں سے اِلَّا وَارِدُهَا مگر پہونچنے والا اور گزر کرنے والا دوزخ پر لیکن جب مومن دوزخ پر گزرینگے تو آگ بجھ جائیگی اور ٹھنڈی ہو جائیگی اس واسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بعضے جنتی لوگ ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہ کیا حق تعالیٰ نے ہم سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تم سب دوزخ پر گزرو گے تو یہ کیا ماجرا ہے کہ ہم نے تو آگ دیکھی ہی نہیں فرشتے کہیں گے کہ تم نے تو دوزخ پر سے گزر کیا مگر اُسکی آگ تمھارے ایمان کے نور کے سبب سے بجھ گئی تھی۔ مولانا روم علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے بیت

مومن فسوں بداند بر آتشے بخواند سوزش در دل نماند گردد چو نور روشن

كَانَ ہے دوزخ پر گزرنا عَلٰى رَبِّكَ تیرے رب پر حَتْمًا لازم اور قطعی مَّقْضِيًّا ○ کام حکم کیا ہوا یعنی ایسا وعدہ ہے کہ ضرور واقع ہوگا اور اُس میں ہرگز خلاف نہیں اور کچھ مفسر اس بات پر ہیں کہ ورود دخول کے معنی میں ہے۔ اس واسطے کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ورود دخول ہے یعنی سب کو دوزخ میں حاضر کرینگے کوئی نیک اور بد ایسا نہ ہوگا جو دوزخ میں نہ داخل ہو مگر ایمان والوں پر آگ اِس طرح گُل ہو جائیگی جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام پر گل ہو گئی تھی اور اسی قول کی تائید کرتا ہے یہ جو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ثُمَّ نُنَجِّي پھر نجات دیں گے ہم الَّذِيْنَ اتَّقَوْا انھیں جنھوں نے پرہیز کیا شرک سے یعنی نکال لیں گے اُنھیں دوزخ سے وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ اور چھوڑ دینگے ہم ظالموں کو فِيْهَا آگ میں جِثِيًّا ○ زانو کے بل گرے ہوئے وَاِذَا تُتْلٰى اور جب پڑھی جاتی ہیں عَلَيْهِمْ مشرکوں پر اٰيٰتُنَا ہماری آیتیں بَيِّنٰتٍ کہ کھلی ہوئی اور ظاہر ہیں اُسکے معنی یا قدرت کی دلیلیں یا معجزے تو قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہتے ہیں وہ لوگ جو نہ ایمان لائے قریش کے سرداروں میں سے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اُن لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں فقیروں میں سے یعنی امیر لوگ فقیروں سے کہتے ہیں کہ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ کون ان دونوں گروہ مومن یا کافر میں سے خَيْرٌ بہتر ہے مَّقَامًا مکان اور جگہ کی رو سے یعنی ہمارے مکانات عمدہ عمدہ ہیں اور عیش کا سب اسباب اُس میں مہیا ہے اور تمھارے پاس نہ بیٹھنے کو ٹھور ہے نہ منھ کو کور اور حقیقت میں مقام کی بہتری سے خوشحالی اور وسعت

معاش مراد ہے حاصل کلام یہ ہے کہ مشرک لوگ مومنوں سے کہتے تھے کہ ہم تم دو گروہوں میں کون بہت خوشحال ہے وَاَحۡسَنُ نَدِيًّا ۝
اور بہتر مجلس کی رُو سے یعنی کس کی مجلس بہت آراستہ اور رونق کی ہے اس واسطے کہ ہمارے مجمع میں سب سردار اور اشراف ہیں اور
تمھاری مجلس میں غلام ناتواں تو حق تعالیٰ نے اُنکی ڈینگ اور افتخار کی جڑ اُکھاڑ کر فرمایا کہ وَكَمۡ اَهۡلَكۡنَا اور کتنے ہلاک کیے ہیں ہم نے
قَبۡلَهُمۡ پہلے مشرکان عرب سے مِّنۡ قَرۡنٍ ہر ایک گروہ سے اور ہر ایک قبیلے سے کہ ایک ہی زمانے میں مجتمع تھے اور واقع میں تھے هُمۡ
وہ عرب کے کافروں سے اَحۡسَنُ اَثَاثًا بہتر گھر کے اسباب کی رو سے جس کے سبب سے گھروں کی آرائش ہوتی ہے وَّرِءۡيًا ۝
اور بہتر اُن سے ہیئت اور صورت میں نہ اُن کے مال نے اُنکی ہلاکت دفع کی نہ اُن کے جمال نے اُن سے عذاب روکا۔ **بیت**

بر مال و جمال خویشتن تکیہ مکن — کانرا بہ شبے برند وایں را بہ تبے

قُلۡ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے جو مال اور جمال پر بھروسا کیے ہیں کہ گھمنڈ نہ کرو اس واسطے کہ مَنۡ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ
جو کوئی گمراہی اور دوری میں ہے راہ حق سے فَلۡيَمۡدُدۡ تو چاہیے کہ مدد کرے یہ خبر ہے امر کی صورت میں یعنی مدد کرتا ہے لَهُ الرَّحۡمٰنُ
اُسکی خدا اور کھینچتا ہے اُسکی عمر مَدًّا ۚ کھینچکر یعنی اُسے مہلت دیتا ہے اور پے در پے نعمت پہونچاتا ہے حَتّٰٓى اِذَا رَاَوۡا اُس وقت
تک کہ وہ دیکھتے ہیں مَا يُوۡعَدُوۡنَ وہ چیز جس کے سبب سے ڈرائے گئے تھے اِمَّا الۡعَذَابَ یا تو عذاب دنیا میں قتل اور قید
کے سبب سے وَاِمَّا السَّاعَةَ ؕ یا قیامت میں انواع و اقسام کی رُسوائی اور خرابی دیکھ کر فَسَيَعۡلَمُوۡنَ تو قریب ہے کہ جانیں مَنۡ
هُوَ شَرٌّ اُسے جو بد ہے اُن دو گروہوں میں سے مَّكَانًا مکان کی راہ سے اِس واسطے کہ ایمان والوں کے لیے جنتوں کے درجے ہیں اور
اُن کافروں کے واسطے دوزخوں کے درکے وَّاَضۡعَفُ اور جانیں اُسے جو بہت ضعیف ہے جُنۡدًا ۝ سپاہ کی رو سے یعنی دوستوں
اور مددگاروں کی طرف سے اِس لیے کہ ایمان والوں کو خدا اور ملائکہ اور انبیا علیہم السلام کی طرف سے یاری اور مددگاری پہونچیگی اور
مشرکوں کا مطلق کوئی یار مددگار نہ ہوگا وَمَا لِلظّٰلِمِيۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ وَيَزِيۡدُ اللّٰهُ اور زیادہ کرتا ہے خدا دنیا میں الَّذِيۡنَ اهۡتَدَوۡا
اُن لوگوں کو جنھوں نے ہدایت پائی اُسکی کتاب کے سبب سے هُدًى ؕ ہدایت یعنی جس قدر قرآن نازل ہوا اُسکا ایمان لائے اور جو نازل
ہوتا ہے اُسکی تصدیق کرتے جاتے ہیں اور اُنکی ہدایت خدا زیادہ کرتا ہے وَالۡبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ اور نیک کام باقی پانچوں نماز یا
چاروں کلمے سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ وغیرہ اُنکے واسطے خَيۡرٌ بہتر ہیں عِنۡدَ رَبِّكَ تیرے رب کے پاس
ثَوَابًا ثواب کی رو سے وَّخَيۡرٌ مَّرَدًّا ۝ اور بہتر ہے بازگشت کی راہ سے یعنی دُنیا میں اگر کافروں کے واسطے جاہ و مال ہے تو آخرت
میں وبال و نکال ہوگا اور مومن دنیا میں ہدایت بھی رکھتا ہے اور حمایت بھی اور آخرت میں ثواب بھی پائیگا اور حسن مآب بھی یعنی پھرنے کی اچھی جگہ۔

بیت ۔ بہ دنیا سرفراز و نامدار اند — بہ عقبیٰ کامدار و کامگار اند

لکھا ہے کہ جناب بن حارث رضی اللہ عنہ کا قرض عاص بن وائل تیمی پر تھا ایک دن اُنھوں نے اُس سے تقاضا کیا کہ ہمارا قرض ادا کرو وہ
بولا کہ جب تک محمدی دین چھوڑ کر کافر نہ ہوگے ہر گز تمھارا قرض نہ ادا کرونگا جناب رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ میں تو آنحضرت کے دین ہی پر ہونگا
ہر گز کفر نہ اختیار کرونگا نہ جیتے نہ مرتے نہ اُس دن جب پھر اُٹھایا جاؤنگا عاص بولا کہ اچھا جس دن پھر اُٹھایا جائیگا اُس دن آنا اور اپنا قرض
مجھ سے لے لینا اس واسطے کہ یہ جو تم کہتے ہو اگر حق ہے تو میں وہاں تم سے افضل ہونگا میرا مال اور میری اولاد بہت ہے تو حق تعالیٰ نے یہ

لہ اور نہیں ہے کافروں کے واسطے کوئی مددگار ۱۲

آیت بھیجی اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ کیا دیکھا تم نے اُسے جو نہیں ایمان لایا بِاٰیٰتِنَا میری آیتوں کا یعنی قرآن کا یا میری وحدت کی
نشانیوں کا وَقَالَ اور بولا یعنی عاص کہ قسم خدا کی کل قیامت کو لَاُوْتَیَنَّ البتہ دیا جاؤنگا یعنی اُس دن مجھے ضرور دیں گے مَالًا
وَّوَلَدًا ۝ مال اور اولاد اَطَّلَعَ الْغَیْبَ کیا مطلع ہو گیا غیب پر اور لوح محفوظ کا مطالعہ کر کے یہ بات وہاں سے کہتا ہے
اَمِ اتَّخَذَ یا لے لیا ہے عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ خدا کے پاس سے کوئی عہد و پیمان اس صورت پر کَلَّا ؕ ایسا نہیں
ہے جو وہ کہتا ہے سَنَكْتُبُ قریب ہے کہ لکھ لیں ہم یا نگاہ رکھیں ہم مَا يَقُوْلُ وہ بات جو وہ کہتا ہے تاکہ اُس بات کے سبب سے
اُسے ہم جزا دیں یا نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتوں کو ہم حکم کر دیں تاکہ وہ لکھ لیں وَنَمُدُّ لَهٗ اور کھینچیں ہم اسکے واسطے مِنَ الْعَذَابِ
عذاب میں سے مَدًّا ۝ کھینچکر یعنی بڑا اور لمبا ہوا کر دیں ہم اُسکے واسطے عذاب کو اس طرح کہ عذاب پر عذاب اُسے ہم پہونچائیں وَّنَرِثُهٗ
اور میراث لیں ہم یعنی پھیر لیں ہم موت کے سبب مَا يَقُوْلُ جو کچھ وہ کہتا ہے کہ کل مجھے دینگے یعنی مال اور اولاد وَيَاْتِيْنَا اور آوے گا
ہمارے پاس موت کے وقت یا قیامت کے روز فَرْدًا ۝ اکیلا نہ مال ہو گا اُسکے ساتھ نہ اولاد ہو گی وَاتَّخَذُوْا اور ٹھہرالیے قریش کے
مُشرکوں نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا اٰلِهَةً جھوٹے خدا جیسے بُت اور فرشتے لِيَكُوْنُوْا تاکہ ہوں یہ معبود لَهُمْ عِزًّا ۝
اُن کے واسطے عزت کے سبب یعنی مشرک اُن معبودوں کی شفاعت کی بدولت خدا کے سامنے عزت پائیں كَلَّا ؕ ایسا نہیں کہ وہ عزت پائیں
بلکہ سَيَكْفُرُوْنَ قریب ہے کہ کافر ہو جائیں یعنی اُن کے معبود انکار کریں اور اقرار نہ کریں بِعِبَادَتِهِمْ اپنی عبادت کا یا کافروں کو جب ع ۵ ۱۷
ہَول قیامت معلوم ہو تو بتوں کی پرستش سے انکار کریں وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ اور رہوں اپنے معبودوں پر ضِدًّا ۝ دشمن یا اُن کے
معبود اُن کے دشمن ہو جائیں اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا تم نے اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اسے کہ ہم نے بھیجا شیطانوں کو
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ کافروں پر یعنی اُن پر ہم نے مسلط کر دیا یا اُن کا ساتھی اور رفیق کر دیا تَؤُزُّهُمْ ہلاتے ہیں اُنھیں اَزًّا ۝ ہلانا
یعنی گناہ کرنے پر اُنھیں آمادہ کرتے ہیں اور وسوسے دے کر اُنھیں اُنکی جگہ سے لے جاتے ہیں فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ تو جلدی نہ کرو
اُن پر یعنی اُن پر عذاب نازل ہونے کی جلدی نہ کرو اِنَّمَا نَعُدُّ اسکے سوا نہیں کہ گنتے ہیں ہم لَهُمْ اُن کے واسطے اُنکی اجلوں
کے دن عَدًّا ۝ ایسا گننا کہ اُس میں غلطی نہیں ہے جب وہ ایام پورے ہو جائیں گے تو نازل ہو گا جو کچھ مقرر ہوا ہے يَوْمَ یاد کرو
وہ دن کہ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اکٹھا کرینگے ہم پرہیزگاروں کو اِلَى الرَّحْمٰنِ خدا کی بہشت کی طرف جو بخشنے والا ہے وَفْدًا ۝
اُس حال میں کہ وہ سوار ہونگے عمدہ اونٹوں پر جو جنت کی سواریاں ہیں یعنی اُن کو اس طرح جنت میں سوار کر کے لے جائیں گے جیسے
عزت دار لوگوں کو بادشاہ کی جناب میں سوار کر کے لے جاتے ہیں امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ بعضے تو عبادتوں کے عمدہ اُونٹوں پر
سوار ہونگے اور بعضے ہمتوں اور منتوں کی سواریوں پر سوار ہوں گے جو عبادتوں کی سواریوں پر سوار ہوں گے وہ بہشت کے طالب ہیں اُنکو تو
بہشت میں لے جائیں گے اور جو لوگ ہمتوں کی سواریوں پر سوار ہوں گے وہ خدا کے طالب ہیں اُن کو قرب رحمان میں لائیں گے طالبانِ جنت
اور طالبانِ رحمان میں بڑا فرق ہے کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ ممشاد دینوری قدس سرہٗ نزع کے حال میں تھے ایک فقیر اُن کے سامنے
کھڑا دعا کرتا تھا کہ اے اللہ ان پر رحمت کر اور جنت انھیں مرحمت فرما پس ممشاد رحمۃ اللہ علیہ اُس پر چیخے کہ او غافل تیس برس سے شرف اور عزت
اور حور و قصور سمیت جنت کو مجھ پر جلوہ دیتے ہیں میں نے اپنی چشم ہمت کی کنکھیا بھی اُس پر نہیں ڈالی اب درگاہ قرب میں جاتا ہوں تو اپنی
رحمت لایا ہے اور میرے واسطے بہشت اور رحمت چاہتا ہے ۔ بیت

باغِ فردوس از برائے دیدنش باید مرا　　بے جمالش روضۂ جنت چہ کار آید مرا

وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اور ہنکا دیں گے ہم کافروں کو اِلٰی جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ دوزخ کی طرف جیسے بہائم کو بھوکا پیاسا پیادہ
یا اکیلے رہے ہوئے لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ نہ قدرت رکھیں گے اور نہ پائیں گے نہ متقی نہ گنہگار سفارش کسی سفارشی کی اِلَّا　وقف لازم
مَنِ اتَّخَذَ مگر اُسکی جس نے لے لیا ہو عِنْدَ الرَّحْمٰنِ خدا کے پاس عَهْدًا ۝ عہد سفارش کے واسطے اور وہ عہد توحید
اور نیک کام ہے یا یہ کہ کوئی کسی کی شفاعت نہ کر سکیگا مگر وہ جس نے خدا سے اجازت پائی ہو وَقَالُوا اور بولے کفار بنو ملیح کے اور　وقف لازم
یہود و نصارا نادانی کی روسے کہ اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ پیدا کر لیا خدا نے وَلَدًا ۝ فرزند یعنی ملائکہ اور عیسیٰ اور عزیر علیہم السلام کہدو
تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن سے کہ لَقَدْ جِئْتُمْ بیشک تم لائے ہو شَيْئًا اِدًّا ۝ چیز بُری یعنی سخت اور بے ادبانہ بات
تَكَادُ السَّمٰوٰتُ قریب ہے کہ آسمان يَتَفَطَّرْنَ پھٹ جائیں مِنْهُ اُس بُری بات سے وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ اور
پھٹ جائیں زمین وَتَخِرُّ الْجِبَالُ اور گر پڑیں پہاڑ هَدًّا ۝ ٹوٹ کر یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اَنْ دَعَوْا اس بات
سے کہ دعویٰ کرتے ہیں لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ خدا کے واسطے فرزند کا یعنی خدا کی طرف اولاد ہونے کی نسبت کی وَمَا يَنْبَغِيْ
اور نہیں سزاوار اور لائق نہیں لِلرَّحْمٰنِ خدا کو اَنْ يَّتَّخِذَ یہ کہ پیدا کرلے وَلَدًا ۝ کوئی فرزند اس واسطے کہ فرزند پیدا
کر لینا چاہتا ہے کہ باپ بیٹے میں مجانست ہو اس واسطے کہ بیٹا باپ ہی کی جنس سے ہونا چاہیے اور حق تعالیٰ کسی کے ہمجنس ہونے سے
بَری اور منزہ ہے یا اپنی ذاتی بے نیازی کے سبب سے اولاد کی مدد لینے اور اُن کے ساتھ اُنس اور الفت کرنے کا اور اُن سے سہارا لینے
اور اُن کے سبب سے اپنی زینت کرنے کا محتاج نہیں ہے اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نہیں ہے جو کوئی ہے آسمانوں
اور زمین میں اِلَّا اٰتِي الرَّحْمٰنِ مگر آنے والا ہے قیامت کے دن رحمان کی طرف عَبْدًا ۝ اُس حال میں کہ وہ آنے والا
بندہ ہوگا لَقَدْ اَحْصٰهُمْ بیشک ضرور سب کو اُس نے جانا ہے اور سب کو گھیر لیا ہے اسی طرح کہ اُسکی قدرت اور علم سے باہر نہیں
ہیں وَعَدَّهُمْ اور گن لیا ہے اُنکی ذاتوں اور کاموں کو عَدًّا ۝ گن لینے کر وَكُلُّهُمْ اور وہ سب اٰتِيْهِ آنے والے ہیں
اُسکی طرف يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن فَرْدًا ۝ اکیلے کہ نہ کوئی تابع ساتھ ہوگا نہ کوئی یار و مددگار اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا　نصف
بیشک جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اُنھوں نے کام اچھے سَيَجْعَلُ قریب ہے کہ ظاہر کر دے لَهُمُ
الرَّحْمٰنُ اُن کے واسطے خدا وُدًّا ۝ دوستی خلق کے دلوں میں یعنی اُن کی محبت دلوں میں ڈال دے بے سبب اور بے ذریعے
کے حدیث میں ہے کہ حق تعالیٰ جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے حکم کر دیتا ہے کہ میں فلاں بندے کو دوست
رکھتا ہوں تو بھی اُسے دوست رکھ پس جبریل علیہ السلام بھی اُسے دوست رکھتے ہیں اور اہل آسمان میں منادی کر دیتے ہیں کہ حق تعالےٰ
فلاں بندے کو دوست رکھتا ہے تم بھی اُسے دوست رکھو پس آسمان کے رہنے والے اُسے دوست رکھتے ہیں پھر اس بندے کی
محبت زمین پر ڈالتے ہیں یہاں تک کہ زمین کے رہنے والے بھی اُسے دوست کر لیتے ہیں فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ سوا اسکے نہیں کہ
آسان کر دیا ہم نے قرآن یا یہ کہ اُتارا ہم نے قرآن بِلِسَانِكَ تمھاری زبان پر یعنی عربی زبان میں یا اُسکا پڑھنا تمھاری زبان پر
ہم نے آسان کر دیا ہے لِتُبَشِّرَ تاکہ خوشخبری دو تم بِهِ الْمُتَّقِيْنَ اُسکے سبب سے پرہیزگاروں کو جنھوں نے شرک سے کنارہ کیا ہو
وَتُنْذِرَ بِهٖ اور ڈراؤ اُسکے سبب سے قَوْمًا لُّدًّا ۝ گروہ جھگڑنے والے سخت عداوت رکھنے والے کو وَكَمْ اَهْلَكْنَا

اور کتنے ہلاک کرڈالے ہم نے قَبۡلَهُمۡ تمھاری قوم سے پہلے مِّنۡ قَرۡنٍؕ زمانے والوں میں سے ہر ایک قرن اور قوم میں مشرکوں میں سے ہم نے ہلاک کیے ہیں هَلۡ تُحِسُّ کیا پاتے اور دیکھتے ہو تم مِنۡهُمۡ اُن ہلاک ہوؤں میں سے مِّنۡ اَحَدٍ کسی کو اَوۡ تَسۡمَعُ یا سنتے ہو تم لَهُمۡ اُن کی رِكۡزًا ۝ آواز پوشیدہ یعنی اُن پر جب ہمارا عذاب نازل ہوا تو سب نیست و نابود ہو گئے نہ اُن میں سے کوئی شخص باقی رہا کہ کوئی دیکھے نہ آواز آتی ہے کہ کوئی سُنے بلکہ قہر آلٰہی نے کچھ بھی نہ چھوڑا سب کو ایسا فنا کر دیا کہ گویا پیدا ہی نہ ہوئے تھے۔ نظم

کو اثر از سروران تاج بخش ۔۔۔ کو نشان از خسروان تاجدار

سوخت دیہیم شہان کامجو ۔۔۔ خاک شد تخت ملوک کامگار

ع ۱۶ ۶

آیاتھا ۱۳۵ رکوعاتھا ۸ کلماتھا ۱۳ حروفھا ۵۲۴۲

سُوۡرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۝	مِائَةٌ وَّخَمۡسٌ وَّثَلٰثُوۡنَ اٰيَةً
سورۂ طٰہٰ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	ایک سو پینتیس ۱۳۵ آیتیں ہیں

طٰهٰ ۝ حروف مقطعہ جو سورتوں کے شروع میں ہیں اُن میں کسی میں اس قدر اختلاف نہیں جتنا طٰہٰ میں ہے بعضے اسے حروف مقطعہ جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن کا نام ہے یا سورت کا یا اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یا اسم طاہر اور اسم ہادی کی ابتدا کے دو حرف ہیں اور ایک گروہ اس بات پر ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں میں سے ایک نام ہے جیسے مزمل مدثر یٰس اور کہتے ہیں کہ طٰہٰ منادی ہے اور حرف ندا اُس پر سے گرا دیا گیا ہے یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نام ایک طالب دوسرے ہادی کی طرف اشارہ ہے یعنی شفاعت کے طالب شریعت کے ہادی یا گناہوں سے طاہر خدا کی معرفت کے ہادی یا اُن کا دل غیر خدا سے طاہر ہے اور قرب خدا کی طرف ہادی ہیں حقائق سلمی میں لکھا ہے کہ ، طو ، اس طرف اشارہ ہے کہ سر محمدی کے صفحے سے کائنات کے نقوش طے کر دیے گئے اور ، ہے ، رمز ہے اس طرف کہ ہدایت مبدء کائنات کے قرب کی طرف پائی اور بعض کے قول کے موافق یہ بات ہے کہ ان دونوں حرفوں کی قسم کھائی ہے اور ہر ایک ایک چیز کی طرف اشارہ ہے تبیان میں کہا ہے کہ قسم طول یعنی بخشش اور ہدایت آلٰہی کی یا قسم طینت پاک اور ہمت عالی حضرت رسالت پناہی کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیسیر میں امام جعفر صادق علیہ السلام وعلی آبائہ الکرام سے نقل ہے کہ طٰہٰ یعنی طہارت اہلبیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم وہ جو اللہ نے فرمایا ہے کہ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيۡرًا اور ایک قول یہ ہے کہ قسم طوبیٰ اور ہاویہ کی کہ جنت اور دوزخ کی طرف اشارہ ہے اور زاد المسیر میں لکھا ہے کہ ، طو ، مدینہ طیبہ کی ہے اور ، ہے ، مکہ معظمہ کی اور ان دو حرفوں سے حق تعالیٰ حرمین شریفین یعنی مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ کی قسم کھاتا ہے یا ، طو ، طلب غازیان کی ہے اور ، ہے ، ہرب کافران کی یا ، طو ، طرب اہل جنت (خوشی) ہے اور ، ہے ، ہوان اہل دوزخ کی ایک گروہ اس طرف ہے کہ یہ لفظ حروف مقطعہ میں سے نہیں ہے بلکہ یا رَجُلُ کے مقابل میں موضوع ہے (بے عزتی) عکی یا حبشی یا نبطی یا سریانی زبان میں اور اس قول پر حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم منادی یعنی پکارتے گئے ہونگے اور بعضی تفسیر میں لکھا ہے کہ ابجد کے حساب سے ، طو ، کے ۹ ہیں اور ، ہے ، کے پانچ مجموع چودہ ۱۴ ہوے اور اکثر یہ ہے کہ چودھویں رات چاند پورا ہوتا ہے تو اس میں یہ بات نکلی کہ اے چودھویں رات کے چاند اور ندا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے اور پورا چاند ہونا آپکے مرتبۂ جامعیت کے کمال کی طرف اشارہ ہے اور یہ بات عارفوں پر پوشیدہ نہیں۔ نظم

ماہ چوں کامل شود انور بود ۔۔۔ زانکہ او مرآت نور خور بود

گاہ ماہِ بدری وگہ شاہِ بدر — صدرِ تو مشروح وکارت شرح صدر
در شبِ تاریکی کفر وضلال — از مہت روشن شد انوارِ جلال

اور بعضے کہتے ہیں کہ طٰہٰ اصل میں طا، ہا تھا ہمزے کو گرادیا طا امر ہے وَطَأَ یَطَأُ سے اور ہا کنایہ زمین سے اور زمین کا ذکر نہیں آ ابتدا از ما ہیں جب جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تہجد کے واسطے اُٹھتے تو ایک پانوں پر آپ کھڑے ہوتے اس سبب سے پائے مبارک کی پشت ورم کر جاتی تو یہ سورت نازل ہوئی اور حق تعالیٰ نے حکم کردیا کہ طا رہا یعنی اپنے دونوں پانوں زمین پر رکھ اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک دن ابوجہل اور اُسکے لوگوں نے حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہا کہ تم نے ہمارا دین چھوڑکر اپنے کو رنج اور تکلیف میں ڈالا یا طعن کرتے تھے کہ محمدؐ پر قرآن اسی واسطے اُترا ہے کہ اُنھیں رنج ومصیبت میں ڈالے تو یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی کہ طٰہٰ یعنی اے وہ مرد کہ تیری طرح کسی مرد نے میدان مردی میں قدم نہیں رکھا مَآ اَنْزَلْنَا نہیں نازل کیا ہم نے عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تجھ پر قرآن لِتَشْقٰٓى ۝ اس واسطے کہ تو رنج کھینچے اور رات کو نہ سوئے اور نماز میں کھڑے رہنے کے سبب سے تمھارے پانوں ورم کرجائیں اِلَّا تَذْكِرَةً مگر نازل کیا ہم نے تم پر قرآن نصیحت کرنے کے واسطے لِّمَنْ يَّخْشٰى ۝ اُس شخص کو جو ڈرتا ہے باوصف اسکے کہ نصیحت عام ہے مگر ڈرنے والے کی تخصیص اس واسطے ہے کہ وہ نصیحت سے فائدہ پاتا ہے تَنْزِيْلًا اُتارا گیا اُتارنا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ اُسکی طرف سے جس نے پیدا کی زمین وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝ اور آسمان اونچے اَلرَّحْمٰنُ وہ ہے بڑی بخشش کرنے والا عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝ عرش پر غالب ہوا اُس کا حکم اور باوصف اس کے کہ حق تعالیٰ سب موجودات پر غالب اور مستولی ہے پھر استیلا کی اضافت خاص عرش کے ساتھ اس جہت سے ہوسکتی ہے کہ وہ سب مخلوقات میں بڑا ہے تاویلات میں امام ماتریدی نے فرمایا ہے کہ عرش مُلک کے معنی میں آتا ہے اور حق تعالیٰ اپنے ملک پر مستولی اور غالب ہے فتوحات میں ہے کہ شیخ قدس سرہٗ اس آیت میں لفظ عرش پر وقف کرتے اور اِسْتَوٰى لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ الخ پڑھتے یعنی ثابت ہے اُسکے واسطے جو کچھ ہے آسمانوں اور زمین میں شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے فرمایا کہ عرش پر خدا کا استوا یعنی قرار پکڑنا قرآن میں ہے اور مجھے اس بات کا ایمان ہے میں تاویل نہیں ڈھونڈھتا اس لیے کہ اس باب میں تاویل کرنا طغیان ہے ظاہر میں مَیں قبول کرتا ہوں اور باطن میں مان لیتا ہوں اس واسطے کہ سُنیوں کا یہی اعتقاد ہے مگر مَیں یہ جانتا ہوں کہ وہ نہ مکان کا محتاج ہے نہ عرش اُس کو اُٹھائے ہوئے ہے اس واسطے کہ وہ اپنی قدرت سے عرش کو اُٹھائے ہوئے اور اُسکا نگہبان ہے۔ نظم

نے مکاں رہ یافت سویش نے زماں — نے بیاں دارد خبر زو نے عیاں
این ہمہ مخلوق حکم داور ست — خالق عالم ز عالم برتر ست

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اُسکے واسطے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے مبدعات علویہ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ زمینوں میں ہے مخترعات سفلیہ وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ دونوں کے درمیان ہے ملائکہ اور آگ اور ہوا کے طبقے وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝ اور جو کچھ گیلی مٹی کے طبقے کے نیچے ہے ثریٰ زمین کے سب طبقوں سے نیچے والا طبقہ ہے اور وہ وہ جگہ ہے جس پر پتھر ہے تیسیر وغیرہ تفاسیر میں وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے مذکور ہے کہ زمین کے ساتوں طبقے ایک فرشتے کے کاندھے پر ہیں اور اُس فرشتے کے دونوں پانوں پتھر پر ہیں اور پتھر ایک جنت کی گائے کے سینگ پر اور گائے کے پانوں حوض کوثر کی ایک مچھلی کی پیٹھ پر ہیں اور مچھلی دریا پر ثابت ہے اور دریا جہنم پر اور جہنم ہوا پر اور ہوا ایک حجاب ظلمت پر اور وہ حجاب ثریٰ پر اور زمین آسمان والوں کا علم ثریٰ سے آگے نہیں پہونچتا

اور ثری کے نیچے جو کچھ ہے اُسے حق تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ ○ اور اگر آشکارا کہو تم بات فَاِنَّهٗ تو بیشک وہ یَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى ○ جانتا ہے پوشیدہ اور جو کچھ پوشیدہ سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے کہتے ہیں کہ سِر وہ ہے جو بندہ کرتا ہے اور جانتا ہے اور چھپاتا ہے اور اخفیٰ وہ ہے کہ جانتا ہی نہیں کہ کیا کریگا یا سِر وہ ہے جو کسی سے کہیں اور اخفیٰ وہ ہے جو اپنے دل میں چھپائیں اَللّٰهُ اور رب خدا ہے برحق لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں کوئی معبود پرستش کے لائق مگر وہ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ○ اُسکے واسطے ہیں نام نیک یا صفتیں اچھی وَهَلْ اَتٰىكَ اور کیا آئی تمھارے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَدِيْثُ مُوْسٰى ○ خبر موسیٰ بن عمران کی اور اُن کا قصہ تمھیں معلوم ہوا تو سختیوں پر صبر کرنے میں اُسکی اقتدا کر اِذْ رَاٰ یاد کرو جب دیکھی موسیٰ علیہ السلام نے نَارًا آگ لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ نے شعیب علیہما السلام سے اپنے ماں باپ بھائی کو دیکھنے کے واسطے مصر میں جانے کی اجازت چاہی تو شعیب علیہ السلام نے اُنھیں اجازت دی اور اُنکی بی بی کو اُن کے ساتھ روانہ کیا ایک رات بڑی اندھیری اور بہت سردی تھی برف پڑرہی تھی وہ راہ بھول گئے اور وادی ایمن کے پاس پہونچے اور حضرت صفورا حضرت شعیبؑ کی بیٹی جو موسیٰ علیہ السلام کی منکوحہ تھیں اُن کو دردِ زہ شروع ہوا آگ کی حاجت پڑی موسیٰ علیہ السلام نے ہر چند کوشش کی چقمق پتھری سے آگ نہ نکلی ناگاہ دُور سے آگ دیکھی فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا تو بولے اپنے اہل وعیال اور خادموں سے کہ ٹھہرو اسی جگہ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا بیشک میں نے دیکھی ہے آگ لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ شاید لاؤں تمھارے واسطے مِّنْهَا بِقَبَسٍ اُس آگ میں سے لکڑی جس کا کنارہ سُلگتا ہو یا اپنی بتی روشن کرلاؤں یا کوئی لکڑی جلا لاؤں یا انگارا لے آؤں اَوْ اَجِدُ یا شاید پاؤں عَلَى النَّارِ هُدًى ○ آگ پر راہ کہ مجھے ڈھرے پر لگادے تو اپنے لوگوں کو چھوڑ کر اکیلے آگ کی طرف چلے فَلَمَّآ اَتٰىهَا پھر جب آئے اُس آگ کے پاس تو سفید آگ سبز درخت میں جلتی دیکھی کہ وہ درخت عناب یا عوسج کا تھا اور اُسکے گرد کوئی نہ تھا تو متحیر ہوئے اور آگ کی روشنی اور درخت کی سبزی سے متعجب تھے کہ ناگاہ نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ○ ندا کی گئی کہ اے موسیٰ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ بیشک میں ہوں میں تیرا رب متکلم کی ضمیر کا مکرر لانا تاکید اور تحقیق کے واسطے ہے یعنی کچھ شک نہ کر اور یقین جان کہ میں تیرا رب ہوں فَاخْلَعْ پھر اُتار ڈال اپنے پاؤں سے نَعْلَيْكَ ۚ اپنی دونوں جوتیاں بعضوں نے کہا ہے کہ وہ جوتیاں نجس تھیں گدھے کے بے دباغت کیے ہوئے چمڑے کی اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ جوتیاں گائے کے چمڑے کی پاک تھیں مگر حق تعالیٰ نے اُنھیں اُتارنے کا حکم دیا تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قدم ارض مقدسہ کی خاک کو چھو جائے اور اُسکی برکت اُنکے پاؤں میں پہونچے اور محققوں نے کہا ہے کہ یہ تواضع اور ادب کی تعلیم ہے اس واسطے کہ پادشاہوں کے فرش پر جوتا پہنے نہیں جا سکتے اور اسی واسطے اگلے بزرگوں کے ایک گروہ نے مثل حضرت بشر حافی وغیرہ قدس سرہم کے ننگے پاؤں سیر کی ہے۔

نظم

گنجے کہ زمین وآسماں طالب اوست چوں درنگری برہنہ پایاں دارند

اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ جو حکم ہوا کہ جوتیاں اُتار اسکے یہ معنی ہیں کہ اپنا دل جورو لڑکوں کی فکر سے فارغ رکھ امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دونوں جوتے اُتار ڈال یہ اُس طرف اشارہ ہے کہ دنیا اور آخرت کی فکر اپنے دل سے نکال ڈال یعنی عالم تفرید میں دونوں جہان پر لات مار اِنَّكَ بیشک تو بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ؕ میدان پاکیزہ و برکت والے میں تعریف کیے ہوئے میں ہے وَاَنَا اخْتَرْتُكَ اور میں نے برگزیدہ کرلیا تجھے نبوت کے واسطے فَاسْتَمِعْ تو سُن لِمَا يُوْحٰى ○ وہ چیز جو وحی کی جاتی ہے تجھ پر اور وحی

وقف لازم

یہ ہے کہ اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰہُ بیشک میں ہوں خدا تیرا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا نہیں ہے خدا سوا میرے فَاعْبُدْنِیْ تو میری عبادت کر اور
یہ وحی مقصود تھی توحید مقرر کرنے پر کہ منتہائے علم ہے اور عبادت کے حکم پر کہ کمال عمل ہے پھر اقسام عبادت میں سے نماز کی تخصیص کر کے فرمایا کہ
وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اور قائم رکھ نماز لِذِکْرِیْ ○ اس واسطے کہ تو اس میں مجھے یاد کرے تاکہ میں تجھے ثنا کے ساتھ یاد کروں اِنَّ السَّاعَۃَ
بیشک قیامت اٰتِیَۃٌ آنے والی ہے اَکَادُ اُخْفِیْہَا چاہتا ہوں کہ چھپاؤں اسکا وقت اس واسطے کہ اس عذاب سے ڈرنا بہت
سخت ہوتا ہے جس کا وقت معلوم نہیں اور اگر اخفا کو سلب خفا یعنی پوشیدگی اٹھا لینے کے معنی میں رکھیں تو یہ معنی ہیں کہ قریب ہے کہ ظاہر کردیں
اسے لِتُجْزٰی ای آتیۃ کا متعلق ہے یعنی قیامت بیشک آنے والی ہے تاکہ بدلا دیا جائے کُلُّ نَفْسٍ ہر ایک بِمَا تَسْعٰی ○
ساتھ اس کے کہ دوڑتا ہے اسکی طرف اور کرتا ہے فَلَا یَصُدَّنَّکَ تو چاہیے کہ تجھے باز نہ رکھے عَنْہَا قیامت پر ایمان لانے سے
مَنْ لَّا یُؤْمِنُ وہ شخص جو نہیں ایمان لاتا بِہَا اسکے واقع ہونے کا وَاتَّبَعَ اور پیروی کی ہے جس نے ہَوٰىہُ اپنے
نفس کی خواہش کی تو ایسے شخص کے صادر ہونے کے سبب راہ نہ چھوڑ کر فَتَرْدٰی ○ پھر تو ہلاک ہو جائے یہ خطاب تو موسیٰ علیہ السلام
سے ہے اور مراد انکی امت ہے امام علم الہدیٰ اور فقیہ ابو اللیث رحمہما اللہ تعالیٰ اس بات پر ہیں کہ وَاَنَا اخْتَرْتُکَ سے یہاں تک ہمارے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخاطب ہیں اور اس تقدیر پر امت محمدی مراد ہے غرضکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب دونوں جوتے پاؤں
سے اتارے اور وادی مقدس میں ٹھہرے تو خطاب پہونچا کہ وَمَا تِلْکَ ○ اور یہ کیا چیز ہے بِیَمِیْنِکَ یٰمُوْسٰی ○ تیرے داہنے
ہاتھ میں اے موسیٰ حضرت موسیٰ کو انس حاصل ہونے اور انکی ہیبت دور ہونے کے واسطے حق تعالیٰ نے اُن سے کلام کیا اور یہ بات پوچھی
کہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے استفہام یعنی پوچھنا تنبیہ یعنی ہوشیار کرنے کو شامل ہے یعنی حاضر رہ تاکہ عجائب دیکھ قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام
نے ہِیَ عَصَایَ یہ میرا عصا ہے اور وہ جنت کے درخت کی لکڑی کا تھا دس گز لمبا اور اسکے اوپر والے سرے پر دو شاخیں نکلی ہوئی تھیں اور اس کے
نیچے لمبی نوک دار سنام لگی تھی اسکا نام علیق تھا یا نبعہ حضرت آدم سے حضرت شعیب کو میراث میں پہونچا تھا انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام
کو دیا تھا۔ غرضکہ حضرت موسیٰ نے جواب دیا اور خدا کی نعمتیں شمار کرنے کو جواب پر یہ باتیں اور زیادہ کیں اور کہا کہ اَتَوَکَّؤُا تکیہ کرتا ہوں
عَلَیْہَا اس عصا پر جب تھک جاتا ہوں اور میں یا جب بکریاں چرتی ہوتی ہیں اور میں ان کے پاس ہوتا ہوں وَاَھُشُّ اور جھاڑتا
ہوں درخت کے پتے بِہَا اس عصا کے سبب عَلٰی غَنَمِیْ اپنی بکریوں پر وَلِیَ فِیْہَا اور میرے واسطے اس عصا میں مَاٰرِبُ
اُخْرٰی ○ کام اور ہیں لکھا ہے کہ عصا راہ میں موسیٰ علیہ السلام سے باتیں کرتا اور درندے اور موذی جانوروں سے انکی حفاظت
کرتا اور جس کنوئیں پر موسیٰ علیہ السلام پہونچتے اسکی لکڑی رسی اور دونوں شاخیں ڈول بن جاتیں اور زمین میں گاڑتے تو سایہ دار درخت
ہو جاتا اور جو میوہ موسیٰ علیہ السلام کو مرغوب ہوتا وہ اس میں پیدا ہوتا اور اندھیری رات میں شمع اور چراغ کی طرح روشنی دیتا اور چونکہ
موسیٰ علیہ السلام نے مجملاً کہا کہ مجھے اس سے بہت کام ہیں تو قَالَ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ اَلْقِہَا یٰمُوْسٰی ○ ڈال دے اسے اے
موسیٰ تو حضرت موسیٰ سمجھے کہ جوتوں کی طرح اس عصا کو دور کرنا چاہیے فَاَلْقٰىہَا تو پھینک دیا اسے اپنے پیچھے فوراً ایک بہت بڑی
آواز سنی پھر کر دیکھا فَاِذَا ہِیَ تو وہیں وہ عصا حَیَّۃٌ سانپ تھا تَسْعٰی ○ دوڑ رہا ہر طرف لکھا ہے کہ پہلے تو وہ زرد سانپ
ہو گیا عصا کی موٹائی کے برابر پھر بڑھا بڑے اونٹ کے برابر اور لمبا ہو گیا اور چھوٹے چار پیروں پر کھڑا ہو کر چلنے لگا اسکے دونوں کلپھڑوں کے
درمیان ستر یا چالیس گز کا فرق تھا اور منہ میں بڑے بڑے دانت اور دونوں آنکھیں بجلی کی طرح چمکتی تھیں بڑے بڑے پتھر جب سامنے

پڑتے تو ایک لقمہ کر جاتا بڑے بڑے درخت جڑ سے اُکھاڑ کر کھا جاتا حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اُسے دیکھا تو ڈر کر بھاگے تو قَالَ
خُذْهَا فرمایا خدا نے پکڑ لے اُسے وَلَا تَخَفْ ٭ اور نہ ڈر اُس سے سَنُعِيْدُهَا جلدی پھیر دینگے اور لے آئیں گے ہم اُسے
سِيْرَتَهَا الْأُوْلٰى ○ پہلی ہیئت پر جو وہ رکھتا تھا یعنی اُسے ہم پھر عصا بنا دینگے جب یہ خطاب الٰہی موسیٰ علیہ السلام کو پہونچا تو اژدہے
کی طرف مُنہ کرکے دوڑے اور اپنا ہاتھ اُسکے مُنہ میں کر دیا اور اُسکے دونوں گلپھڑے پکڑے وہی عصا کا عصا ہو گیا دونوں شاخیں ہاتھ میں
آئیں تو موسیٰ علیہ السّلام کا دل ٹھہرا پھر ندا آئی کہ وَاضْمُمْ يَدَكَ اور ملا اور لے جا اپنا ہاتھ اِلٰى جَنَاحِكَ اپنے پہلو کی طرف
بغل کے نیچے تَخْرُجْ تاکہ نکلے بَيْضَآءَ سفید روشن مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ بے کسی عیب اور بیماری کے یعنی سفید برص کی بیماری
نہ ہوگی بلکہ سفید چمکتا ہوگا بجلی کی طرح اُسکی شعاع پڑیگی اٰيَةً اُخْرٰى ○ لے معجزہ اور نشانی دوسری اپنی نبوت پر لِنُرِيَكَ ایسا ہم نے
اس واسطے کیا تاکہ دکھائیں ہم تجھے مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ○ بعضی اپنی بڑی نشانیاں اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ جا یہ ع۲
دونوں معجزے لے کر فرعون کی طرف اور بُلا اُسے میری عبادت کی طرف اِنَّهٗ طَغٰى ○ بیشک وہ حد سے گزر گیا ہے اور خدائی کا دعوےٰ
کرتا ہے جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام فرعون کو دعوت کرنے پر مامور ہوئے تو اپنے دل میں سوچے کہ میں اکیلا فرعون اور اُسکے لشکر کے ساتھ
کیونکر مقابلہ کرونگا تو حق تعالیٰ سے تقویت چاہی اور دعا شروع کی اور عاجزی کی راہ سے قَالَ کہا کہ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ اے میرے
رب کھول دے میرے واسطے صَدْرِيْ ○ میرا سینہ تاکہ جو مجھ پر وحی نازل فرماوے اُس میں سمائے یا یہ کہ مجھے متحمل اور بردبار کر دے تاکہ
ہر بات سے دلتنگ نہ ہوں وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ○ اور آسان کر دے میرے لیے میرا کام کہ تبلیغ رسالت ہے وَاحْلُلْ اور
کھول دے عُقْدَةً گرہ مِّنْ لِّسَانِيْ ○ میری زبان سے تاکہ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ○ سمجھیں لوگ میری بات لکھا ہے کہ
حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بچے تھے تو فرعون ایک دن اُنھیں گود میں لیے تھا موسیٰ علیہ السّلام نے اُسکی داڑھی پر ہاتھ مارا اور کچھ نوچ لی اور
کیفیت یہ تھی کہ اُسکی داڑھی میں موتی وغیرہ جواہر گُندھے تھے فرعون کو غصّہ آیا موسیٰ علیہ السّلام کے قتل کا حکم دیا بی بی آسیہ خاتون نے
عذر خواہی شروع کی اور یہ بات کہی کہ اِس بچّے نے جواہر چمکتے لٹکتے دیکھے اس وجہ سے داڑھی پر ہاتھ مارا اگر آگ کا انگارا دیکھے تو بھی اس پر
ہاتھ ڈال دے اس امتحان کے واسطے ایک طباق میں آگ ایک میں یاقوت بھر کر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے سامنے لائے اور جبرئیل
علیہ السلام نے حضرت موسیٰ کا ہاتھ پکڑ کے انگاروں کی طرف بڑھا دیا پس موسیٰ علیہ السّلام نے ایک انگارا اُٹھا کر اپنے مُنہ میں رکھ لیا تو
اُن کی زبان جل گئی اور اُس میں گرہ رہ گئی اُن کی بات خوب سمجھ میں نہ آتی تھی تو اس جگہ درخواست کی کہ یا اللہ وہ گرہ کُھل جائے اور یہ بھی
عرض کی کہ وَاجْعَلْ لِّيْ اور کر دے میرے واسطے یعنی مقرر کر وَزِيْرًا مدد دینے والا یا بوجھ بانٹنے والا مِّنْ اَهْلِيْ ○ میرے
لوگوں میں سے هٰرُوْنَ اَخِي ○ ہارون میرا بھائی اشْدُدْ بِهٖ مضبوط کر اُسکے سبب سے اَزْرِيْ ○ میری پیٹھ وَاَشْرِكْهُ
اور شریک کر اُسے فِيْٓ اَمْرِيْ ○ میرے کام میں یعنی اُنھیں نبوت میں میرا شریک کر دے كَيْ نُسَبِّحَكَ تاکہ پاکی بیان کیا کریں ہم
تیری یا تیرے واسطے نماز پڑھا کریں ہم كَثِيْرًا ○ بہت وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ○ اور یاد کریں تجھے حمد و ثنا اور دعا کے ساتھ بہت
اِنَّكَ كُنْتَ بیشک تو تو ہے بِنَا بَصِيْرًا ○ ہمارا حال دیکھتا یا تو جانتا ہے وہ بات جس میں ہماری بھلائی ہے قَالَ قَدْ
اُوْتِيْتَ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ تحقیق دیا گیا ہے تو سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ○ اپنی مانگی مراد اے موسیٰ یعنی جو تم نے درخواست کی وہ
میں نے تم کو عطا فرمائی وَلَقَدْ مَنَنَّا اور بیشک احسان رکھا ہم نے عَلَيْكَ تم پر اور نعمت دی ہم نے تم کو مَرَّةً اُخْرٰٓى ○ دوسرے

وقت اِذْ اَوْحَيْنَآ جب وحی کی ہم نے اِلٰٓى اُمِّكَ تیری ماں کی طرف مَا يُوْحٰٓى ۝ وہ جو نہیں معلوم ہو سکتی مگر وحی سے یعنی اُسے
ہم نے الہام کیا اُس وقت جب تم کو جنی تھی اور فرعون کے لوگ لڑکوں کی تلاش میں تھے کہ جہاں پائیں قتل کر ڈالیں اور وہ تمھارے باب میں
عاجز تھی تو ہم نے ایک فرشتے کی زبانی اُسے الہام کیا نبوت کے طور پر نہیں اور ہم نے یہ پیغام بھیجا اَنِ اقْذِفِيْهِ یہ کہ ڈال دے موسیٰ کو
فِى التَّابُوْتِ صندوق میں روئی رکھ کر اور اُسکا مُنھ رال لگا کر خوب کر دے فَاقْذِفِيْهِ پھر ڈال دے وہ صندوق فِى الْيَمِّ
دریائے نیل میں فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ پھر چاہیے کہ ڈال دے دریا یعنی دریا اُسے ڈال دیگا بِالسَّاحِلِ کنارے پر يَأْخُذْهُ
تاکہ لے لے اُسے اُس میں سے عَدُوٌّ لِّىْ دشمن جو میرا ہے وَعَدُوٌّ لَّهٗ اور دشمن جو اسکا بھی ہے یعنی فرعون عدو کا لفظ مکرر لانا کمال عداوت
کی وجہ سے ہے لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السّلام کی ماں نے خدا کے حکم سے حضرت موسیٰ کو صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں ڈال دیا اور اُس دریا
میں سے ایک نہر فرعون کے گھر میں جاری تھی اُس نہر کی راہ صندوق فرعون کے باغ میں آیا فرعون اپنی جورو کو ساتھ لیے ہوے نہر کے کنارے پر
تھا جب صندوق اُن دونوں کے سامنے گیا تو اُنھوں نے نکال لیا کھولا تو اُس میں ایک لڑکا چاند کی صورت سیاہ چشم نکلا۔ **بیت**

چشمِ نرگس چہ کنم چشم تو رعنا تر از وست ماہ زیباست ولے روے تو زیبا تر از وست

قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السّلام کی آنکھوں میں ایسی ملاحت تھی کہ جو اُنھیں دیکھتا محبت کرنے لگتا آسیہ اور فرعون نے جو
اُنھیں دیکھا تو دونوں کے دل میں اُنکی محبت پیدا ہو گئی جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ اور ڈال دی میں نے
تجھ پر مَحَبَّةً محبت مِّنِّىْ ۚ۵ اپنی طرف سے یعنی تمھاری محبت کا بیج دلوں میں میں نے بو دیا تاکہ تم پر مہربان ہو جائیں وَلِتُصْنَعَ اور
پرورش کیا جائے تو عَلٰى عَيْنِىْ ۝ میرے دیکھنے پر یعنی میرے علم اور ارادے کے ساتھ لکھا ہے کہ فرعون اور اُسکی جورو آسیہ نے موسیٰ
علیہ السّلام کو بیٹا بنا لیا اور ہنڈولا تیار کیا اَنّا مقرر کرنے میں مشغول ہوے ہر چند انّائیں لاتے موسیٰ علیہ السّلام کسی کا دودھ نہ لیتے موسیٰ
علیہ السّلام کی ماں نے اپنی بیٹی مریم سے کہا تھا کہ دریائے نیل کے کنارے کنارے دیکھتی رہ کہ یہ صندوق کہاں جاتا ہے جب صندوق فرعون کے
باغ میں گیا تو مریم بھی اُس باغ میں چلی گئیں اور یہ حال وہاں دیکھا کہ اُن کا بھائی کسی انّا کا دودھ نہیں لیتا پس مریم نے اپنے تئیں آسیہ کے
پاس پہونچایا اِذْ تَمْشِىْٓ یاد کر جب جاتی تھی اُخْتُكَ تیری بہن فَتَقُوْلُ پھر بولی کہ هَلْ اَدُلُّكُمْ کیا بتا دوں تم کو اے لوگو
عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ؕ اس عورت پر جو اس لڑکے کا تکفل کرے اور اسے دودھ دے آسیہ بولیں کہ اگر ایسا ہو تو میں تیرے ساتھ احسان
کروں مریم باہر آئیں اور اُسی وقت اپنی ماں کو بُلا لائیں پس موسیٰ علیہ السلام کو اُنکی گود میں دے دیا فَرَجَعْنٰكَ پھر پھیر دیا ہم نے تجھ کو
اِلٰٓى اُمِّكَ تیری ماں کی طرف اور وعدہ پورا کیا ہم نے كَىْ تَقَرَّ تاکہ روشن ہو عَيْنُهَا ماں کی آنکھ تیرے دیدار سے وَلَا تَحْزَنَ ۵
اور تاکہ غمگین نہ ہو تیری جُدائی میں وَقَتَلْتَ نَفْسًا اور مار ڈالا تو نے ایک جی یعنی اُس قبطی کو جس کی نالش تجھ سے بنی اسرائیل نے کی اور
فرعون کے لوگوں کو معلوم ہوا اور اُنھوں نے تمھارے قتل کا ارادہ کیا فَنَجَّيْنٰكَ پھر نجات دی ہم نے تجھ کو مار ڈالے جانے کے غم سے اور ہنے مِنَ الْغَمِّ
حکم کر دیا کہ مدین میں ہجرت کر جاؤ وَفَتَنّٰكَ اور آزمایا ہم نے تجھ کو فُتُوْنًا ۵ قف آزمانا یعنی ہم نے تجھ کو بلا میں ڈالا اور صاف نجات دیدی
حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی ولادت اور قبطی کے قتل اور مدین کی طرف ہجرت کرنے کا قصہ سورۂ قصص میں مفصل آئے گا فَلَبِثْتَ پھر دیر کی تو نے
سِنِيْنَ فِىْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۵ برسوں اہل مدین کے درمیان اور وہ اٹھارہ یا اٹھائیس برس تھے ثُمَّ جِئْتَ پھر آیا تو اس میدان
میں عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۝ اُس اندازے پر جو مقرر کیا ہے ہم نے اے موسیٰ اور یہاں تجھ سے ہم نے کلام کیا وَاصْطَنَعْتُكَ

وقف لازم

اور تجھے برگزیدہ اور خاص کرلیا میں نے لِنَفْسِيْ ۝ اپنی محبت کے واسطے یعنی دوست بنالیا اِذْهَبْ اَنْتَ جا تو وَاَخُوْكَ اور
تیرا بھائی بِاٰيٰتِيْ میرے معجزوں سمیت وَلَا تَنِيَا اور سستی نہ کرفِيْ ذِكْرِيْ ۝ میرا ذکر پہونچانے میں توحید اور عبادت کے ساتھ
اِذْهَبَآ جاؤ تم دونوں اِلٰى فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف اِنَّهٗ طَغٰى ۝ بیشک گناہ میں وہ حد سے گزر گیا ہے فَقُوْلَا لَهٗ پھر بات
کہو اس سے قَوْلًا لَّيِّنًا بات کہنا نرم یعنی اُسکے ساتھ مدارا کرکے اُسے دعوت کرو مشورے کی صورت جیسے هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ایسا نہ ہو
کہ تم سختی کرو تو وہ تجھ پر غصہ کرے یا یہ کہ نرمی کے ساتھ بات کرکے اُسکی پرورش کے حق کی رعایت رکھو اور بعضوں نے کہا ہے کہ اُسے کنیت کے ساتھ
پکارا کرو جیسے ابوالعباس اور ایک قول میں ابوالولید اور ابومرہ بھی اُسکی کنیت کہی ہے بہر تقدیر اُسکے ساتھ سخت کلامی نہ کرو لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ
شاید کہ وہ نصیحت مانے تمہاری بات سے اَوْ يَخْشٰى ۝ یا ڈرے خدا کے عذاب سے تذکرہ نصیبہ متحقق ہے اور خشیہ حصہ متوہم پھر موسیٰ علیہ السلام
اسی جگہ سے مصر کی طرف متوجہ ہوے اور پھر کر اپنے لوگوں کے پاس نہ گئے تیسیر میں لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے لوگ رات بھر منتظر رہے اور وہ نہ آئے
اور دن کو بھی اُنکی کچھ خبر نہ ملی وہ لوگ اِس میدان میں متحیر رہے اتفاقاً اہل مدین کے لوگوں کی ایک جماعت وہاں پہونچی اور حضرت صفورا کو پہچان کر
اُن کے باپ پاس لے گئی جب فرعون غرق ہولیا تو موسیٰ علیہ السلام کی خبر اُنھیں ملی غرضکہ موسیٰ علیہ السلام جب مصر کی طرف متوجہ ہوے تو حضرت ہارون
پر وحی آئی کہ اپنے بھائی کے استقبال کے واسطے مدین کی راہ پر جا پھر دونوں سے اثنار راہ میں ملاقات ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام نے تمام حال اُنھیں
مفصل کہہ سنایا کہ ہمیں تمھیں متفق ہوکر فرعون کے پاس جانا چاہیے اور اُسے حق کی طرف بلانا چاہیے ہارون علیہ السلام بولے کہ اے موسیٰ فرعون کی
شوکت اور ہیبت جو تم نے دیکھی تھی اُس سے اب زیادہ ہوگئی ہے ذرا سی بات پر ہاتھ کاٹنے سولی دیدینے کا حکم کردیتا ہے پس موسیٰ علیہ السلام کو
اندیشہ ہوا اور دونوں بھائیوں نے بالاتفاق قَالَا رَبَّنَآ کہا کہ اے رب ہمارے اِنَّنَا نَخَافُ بیشک ہم ڈرتے ہیں اَنْ يَّفْرُطَ
عَلَيْنَآ اس بات سے کہ فرعون پیشی کرے ہم پر یعنی ہم پر سختی کرنے میں جلدی کرے اور اتنی بھی مہلت نہ دے کہ ہم اُسے معجزہ دکھائیں اَوْ
اَنْ يَّطْغٰى ۝ یا یہ کہ زیادہ کردے اپنے طغیان اور تیری جناب پاک میں کوئی بے ادبی کی بات کہے قَالَ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ اے
موسیٰ اور اے ہارون لَا تَخَافَآ تم دونوں نہ ڈرو اُسکی افراط اور زیادتی سے اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں حفاظت اور
نصرت کو اَسْمَعُ سنتا ہوں تمہاری دعا یا وہ بات جو وہ میری نسبت کہیگا وَاَرٰى ۝ اور دیکھتا ہوں جو کچھ وہ تمہارے ساتھ کریگا یعنی
تم خاطر جمع رکھو کہ میں دیکھنے سننے والا ہوں ایسا نہ ہوگا کہ وہ تم کو ضرر پہونچائے فَاْتِيٰهُ تو جاؤ تم دونوں اُسکے پاس فَقُوْلَآ پھر کہو کہ اِنَّا
رَسُوْلَا رَبِّكَ ہم دونوں تیرے رب کے بھیجے ہوے ہیں فَاَرْسِلْ مَعَنَا تو بھیج دے تو ہمارے ساتھ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۥ
اولاد یعقوب علیہ السلام کو تاکہ ارض مقدسہ میں ہم پھر جائیں کہ وہ ہمارے بزرگوں کے رہنے کی جگہ ہے وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ط اور اُن پر عذاب
نہ کر سخت کاموں کا حکم کرکے اور ڈانڈے کرا در اولاد قتل کرکے قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ بیشک لائے ہیں ہم تیرے پاس معجزہ مِّنْ
رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے وَالسَّلٰمُ اور سلام فرشتوں یعنی جنت کے خازنوں کا عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ۝
اُس پر جو پیروی کرے ایمان کی اور سیدھی راہ چلے یا دونوں جہاں میں سلامتی اُسی کے واسطے ہے اِنَّا قَدْ اُوْحِيَ اِلَيْنَآ بے شبہہ
وحی کی ہے ہماری طرف یعنی ہمارے پروردگار نے حکم فرمایا ہے اَنَّ الْعَذَابَ یہ کہ عذاب دنیا اور آخرت عَلٰى مَنْ كَذَّبَ اُس پر ہے
جو اسکی تکذیب کرے جو میں لایا ہوں وَتَوَلّٰى ۝ اور اُسکی طرف پیٹھ پھیرے اور اُس سے منھ موڑے پھر موسیٰ اور ہارون علیہما السلام
خدا کے حکم سے فرعون کی ڈیوڑھی پر آئے اور مدت کے بعد جب اُسکی ملاقات میسر ہوئی تو اُس سے یہ بات کہی کہ ہم خدا کے رسول ہیں اور تجھے

کہے قَالَ بولا فرعون کہ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ۝ پھر کون ہے
اُسکی عبادت کی طرف بُلاتے ہیں اور جو کلمات حق تعالیٰ نے تعلیم فرمائے تھے
تمہارا رب اے موسیٰ کہ مجھے اُسکی عبادت کی طرف بُلاتے ہو باوصف اسکے کہ خطاب دونوں بھائیوں سے تھا پھر خاص کر فرعون نے موسیٰ علیہ السلام
ہی کو پکار کر جواب چاہا اس میں نکتہ یہ ہے کہ فرعون جانتا تھا کہ اُن کی زبان پر گرہ ہے اور وہ صاف بات نہیں کر سکتے تو اُس نے چاہا کہ اُن سے کلام
کروں یہ جواب صاف تو دے نہ سکیں گے اور ان کی بات خوب سمجھ میں نہ آئیگی تو حاضرین کے سامنے انھیں ندامت ہوگی اور اُسے اس کی خبر
ہی نہ تھی کہ وہ گرہ کھل گئی ہے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بزبانِ فصیح قَالَ کہا رَبُّنَا الَّذِيْٓ ہمارا رب وہ ہے جس نے محض رحمت سے
اَعْطٰى دی ہے كُلَّ شَيْءٍ سب چیزوں کو انواع مخلوقات میں سے خَلْقَهٗ اور اُسکی صورت شکل اُسکے حال کے لائق اور موافق
ثُمَّ هَدٰى ۝ پھر راہ
بتائی اُسے اُس چیز کی یعنی پہچان دے دی کہ اس سے اس طرح فائدہ حاصل کرنا چاہیے یا ہر جاندار کو اُسکی زوجہ دی اُسی کے مثل خلقت اور صورت
میں اور ملنے اور جفتی کرنے کی راہ اُسے بتادی اور بعضوں نے کہا ہے کہ خَلْقَهٗ پہلا مفعول ہے اور تقدیر کلام یہ ہے کہ دی اپنے پیدا کیے ہوؤں کو
وہ چیز جسکی اُنھیں حاجت تھی اور چونکہ عطا کی ہوئی چیز کا بیان مقصود ہے تو اسے مقدم کیا فرعون نے جو یہ کلام سُنا تو ڈرا کہ ایسا نہ ہو کہ اُس کی قوم
ایسے معبود کی عبادت کی طرف جھک پڑے تو یہ بات کاٹ کر اور ہی ذکر چھیڑا اور موسیٰ علیہ السّلام کو عاجز کرنے کے واسطے قَالَ کہا فرعون نے
کہ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ۝ پھر کیا حال ہے اگلے زمانے کے لوگوں کا جیسے نوح عاد ثمود علیہم السّلام کی قوم کہ انھوں نے
تو اس خدا کی پرستش نہیں کی اب وہ سعادت اور دولت میں ہیں یا شقاوت اور بےنصیبی میں قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ عِلْمُهَا
علم اُس گروہ کے حال اور مآل کا عِنْدَ رَبِّيْ میرے رب کے پاس ہے فِيْ كِتٰبٍ لوح محفوظ میں لکھا ہوا لَا يَضِلُّ خطا نہیں کرتا
اور نہیں چھوڑتا رَبِّيْ میرا رب کسی چیز کو وَلَا يَنْسَى ۝ اور نہیں بھولتا بلکہ اُس کا علم سب کو گھیرے ہوئے ہے اور میں تمھاری طرح
بندہ ہوں میں وہی جانتا ہوں جسکی خبر خدا مجھ کو دے اور بعضوں نے کہا ہے کہ فرعون کو قیامت کا حال پوچھنا مقصود تھا تو بولا کہ اگلے لوگوں کا
کیا حال ہے کہ اُٹھائے نہیں جاتے تو موسیٰ علیہ السّلام نے جواب دیا کہ اُسے میرے خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور پھر اُسی پہلی بات کی
طرف حضرت موسیٰ پھرے کہ حق تعالیٰ کی صفت کرنے لگے اور بولے کہ میرا رب الَّذِيْ جَعَلَ وہ ہے جس نے کر دیا لَكُمُ الْاَرْضَ
تمہارے واسطے زمین کو مَهْدًا فرش بچھا ہوا کہ اُس پر بیٹھتے اور گھر بناتے ہو وَّسَلَكَ لَكُمْ اور کھول دیں تمہارے واسطے
فِيْهَا زمین میں سُبُلًا راہیں کہ اُس راہ ایک زمین سے دوسری زمین پر جاتے ہو اور اپنی مصلحتوں پر قیام کرتے ہو وَّاَنْزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً اور نازل کیا آسمان سے پانی کہ مینھ ہے فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ پھر نکالا ہم نے اُس پانی کے سبب سے غیبت سے
تکلم کی طرف التفات فرمانا کمال قدرت اور کمال حکمت پر آگاہ کر دینا ہے یعنی میرے سوا اور کسی کو نکالنا ہرگز میسر نہیں میں ہی نکالتا ہوں
مینھ کے پانی سے اَزْوَاجًا اقسام رنگا رنگ مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ۝ اُگنے والی پراگندہ چیزوں میں سے کہ باوصف اس کے
کہ زمین ایک پانی ایک مگر ہر ایک کا مزہ رنگ بو دوسرے کے مخالف ہے كُلُوْا پھر ہم نے کہہ دیا کہ کھاؤ اُس میں سے جو ہم نے نکالا ہے
جو کھانے کی چیز ہے پھل دانے وَارْعَوْا اور چراؤ اَنْعَامَكُمْ اپنے چارپائے چراگاہوں میں تاکہ وہ گھاس چریں جو چرنے کے لائق ہے
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک یہ جو مذکور ہوا اس میں لَاٰيٰتٍ البتہ راہیں دکھاتا ہے خدا کی قدرت اور وحدت کی لِّاُولِي النُّهٰى ۝ ع۲
عقل والوں کے واسطے اس لیے کہ اُنکی عقلیں باطل کی اتباع اور بُری باتیں کرنے سے منع کرتی ہیں مِنْهَا زمین سے خَلَقْنٰكُمْ

پیدا کیا ہے ہم نے تمھیں یعنی تمھارے باپ آدم علیہ السلام کی اصل خلقت اور تمھارے بدنوں کا پہلا مادہ زمین کی خاک ہی ہے تبیان میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ جہاں بندہ دفن ہوگا اُس جگہ کی تھوڑی سی خاک اُٹھا لاوے اُٹھا لاتا ہے اور نطفہ جو اُسکے وجود اور ہستی کا مادہ ہے اُس پر وہ خاک ڈال دیتا ہے اور وہ شخص نطفہ اور مٹی سے پیدا ہوتا ہے اور پھر اُسی خاک میں دفن ہوتا ہے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم کو زمین سے پیدا کیا ہے وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ اور اُسی زمین میں پھیرے جائیں گے ہم تم کو مرنے کے بعد وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ اور اُسی زمین سے نکالیں گے ہم تم کو تَارَةً أُخْرَىٰ ۝ دوسری بار حساب اور جزا کے واسطے حکیم فردوسی کہتے ہیں۔ نظم

بخاکت درآرد خداوند پاک دگر رہ بروں آرد از زیر خاک

برآں حال کائی بخاک اندروں برآں گونہ از خاک آئی بروں

اگر پاک درخاک گیری مقام برآئی ازاں پاک و پاکیزہ نام

پھر فرعون نے معجزہ طلب کیا اور موسیٰ علیہ السلام نے عصا زمین پر ڈالا وہ اژدہا ہوگیا پھر اُٹھالیا تو وہی عصا تھا اور ید بیضا بھی اُسے دکھایا تو نشانیوں میں سے ایک کے بعد ایک معجزہ دیکھتا تھا اور ایمان نہ لاتا تھا چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ اور بیشک و بلا شبہہ ہم نے دکھائے فرعون کو آيَاتِنَا كُلَّهَا اپنے سب معجزے جو ہم نے موسیٰ کو دیے تھے فَكَذَّبَ پھر جھوٹا بنایا موسیٰ کو وَأَبَىٰ ۝ اور انکار کیا اس بات سے کہ ایمان لائے اور فرمانبرداری کرے اور عناد کی راہ سے قَالَ کہا فرعون نے أَجِئْتَنَا کہ کیا آیا تو ہماری طرف لِتُخْرِجَنَا تاکہ نکال دے تو ہمیں مِنْ أَرْضِنَا ہماری زمین سے کہ مصر ہے بِسِحْرِكَ يَا مُوسَىٰ ۝ اپنے جادو سے اے موسیٰ یعنی ہم جان گئے کہ تو ساحر ہے اور چاہتا ہے کہ جادو کے زور سے ہمیں مصر سے نکال دے اور بنی اسرائیل کو یہاں بسا کر اُن پر تو بادشاہی کرے فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ تو ضرور لائیں گے ہم تیرے واسطے کوئی جادو مِثْلِهِ مثل تیرے جادو کے اور اُس جادو کے سبب تیرے ساتھ ہم مقابلہ کرینگے تاکہ لوگ جان لیں کہ تو پیغمبر نہیں ہے جادوگر ہے فَاجْعَلْ پھر مقرر کر بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ ہمارے اور اپنے درمیان مَوْعِدًا کوئی وعدہ مقابلے کے واسطے ایسا وعدہ کہ کسی وجہ سے لَا نُخْلِفُهُ خلاف نہ کریں ہم اسکو نَحْنُ وَلَا أَنتَ نہ ہم اور نہ تو بلکہ جب وعدہ آئے تو ہم حاضر ہوں مَكَانًا سُوًى ۝ ایسی جگہ کہ وہاں ہماری اور تیری قوم برابر ہو یا مکان مستوی یعنی برابر اور ہموار ہیں جہاں اونچا نیچا نہ ہو تاکہ سب لوگ دیکھ سکیں قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ مَوْعِدُكُمْ تمھارے وعدے کا زمانہ يَوْمُ الزِّينَةِ قبطیوں کی زینت کا روز ہے اور وہ مصر والوں کی عید کا دن تھا کہ اُس دن آراستہ ہو کر ایک جگہ حاضر ہوتے تھے اور تماشا دیکھتے تھے یا نوروز یا عاشورا کا دن تھا وَأَن يُحْشَرَ النَّاسُ اور یہ کہ جمع کیے جائیں لوگ ضُحًى ۝ کچھ دن چڑھے کہ اُس وقت بہت روشنی ہوتی ہے یعنی ہمارا وعدہ لوگوں کے جمع ہونے کے دن چاشت کے وقت کا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ دن اس واسطے مقرر کیا تاکہ سب لوگوں کے سامنے حق ظاہر ہو اور باطل چھپ جائے اور اسکی خبر تمام عالم میں ہر طرف پھیل جائے فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ پھر پھرا فرعون مجلس سے اور خلوت میں آیا اور ساحروں کے جمع کرنے کے باب میں رائے قرار دے کر لوگوں کو بھیجا فَجَمَعَ كَيْدَهُ پھر جمع کیا اُس چیز کو جس کے سبب سے کید اور مکر کرے یعنی ساحروں کو اور سحر کا اسباب ثُمَّ أَتَىٰ ۝ پھر آیا وعدے کی جگہ پر ساحروں کے ساتھ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ کہا موسیٰ نے جادوگروں سے جب اُن سے ملاقات ہوئی کہ اے لوگو وَيْلَكُمْ وائے تم پر لَا تَفْتَرُوا افترا نہ کرو اور نہ باندھو عَلَى اللَّهِ كَذِبًا خدا کے برتر پر جھوٹ کہ اُسکے دیے ہوئے معجزے کو سحر کہتے ہو اور چاہتے ہو کہ اُسکا مقابلہ کرو یا خدا پر جھوٹ نہ باندھو کہ اُسکے ساتھ دوسرے کو شریک کرکے

فَيُسْحِتَكُمْ پھر مٹا دیگا اور جڑ سے اُکھاڑ ڈالیگا تم کو بِعَذَابٍ اُس عذاب کے سبب سے جو تم پر نازل کریگا وَقَدْ خَابَ اور بیشک بے نصیب اور ناامید ہوا وہ مَنِ افْتَرٰى ○ جس نے افترا کیا خدا پر فَتَنَازَعُوْا پھر گفتگو کی جادوگروں نے اَمْرَهُمْ اپنے کاموں کی نسبت بَيْنَهُمْ آپس میں موسیٰ علیہ السلام کا کلام سُن کر اور بولے کہ یہ ساحروں کے مثل بات نہیں ہو وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ○ اور چھپایا بھید کہنا فرعون کے ملازموں سے اور باہم یہ قرار کیا کہ اگر یہ شخص ہم پر غالب آئے تو اسکی متابعت کرنا چاہیے لکھا ہے کہ فرعون کھڑکی سے دیکھتا تھا کہ جادوگر باہم باتیں کرتے ہیں اور مشورہ کر رہے ہیں تو پوچھنے لگا کہ یہ ساحر کیا کہتے ہیں وہ فرعون کے خوف سے قَالُوْٓا بولے کہ اِنْ هٰذٰنِ بیشک یہ دونوں لَسٰحِرٰنِ جادوگر ہیں يُرِيْدٰنِ چاہتے ہیں اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ یہ کہ نکال دیں تکو مِّنْ اَرْضِكُمْ تمھاری زمین سے بِسِحْرِهِمَا اپنے جادو کے زور سے اور مصر کا ملک اپنے تصرف میں لائیں وَيَذْهَبَا اور لیجائیں بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ○ تمھارا مذہب کہ سب مذہبوں میں افضل ہے اور اپنا دین اور مذہب ظاہر کردیں یا لے جائیں تمھارے اشراف اور اکابر کو یعنی اُن کا دل تمھاری طرف سے پھیر دیں اور اپنی طرف متوجہ کرلیں ہٰذٰن کے لفظ میں علما کا اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ اِنْ کا اسم ہے اور خثعم کی زبان میں تینوں حال میں تثنیہ کے اعراب الف ہی کے ساتھ ہوتے ہیں اور یہ حرف اُنکی زبان کے موافق واقع ہوا یا اِنْ نعم کے معنی میں ہے، اور ہٰذان مبتدا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ضمیر شان کی اسم محذوف ہے اور ہٰذاِن لساحران اُسکی خبر ہے یہ تقریر بکر کی قرات کے موافق ہے کہ اُنھوں نے اِنَّ کو تشدید سے پڑھا ہے اور حفص نے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے یعنی اِنْ اور وہ اُسے نافیہ جانتے ہیں اور لام کو اِلَّا کے معنی میں کہتے ہیں یعنی نہیں ہیں یہ مگر ساحر غرضکہ فرعون نے جب ساحروں سے سُنا کہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام جادوگر ہیں اور مصر سے قبطیوں کو نکال دینے کا داعیہ باندھے ہیں تو فرعون غصے میں آیا اور بولا کہ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ پھر جب یہی حال ہے تو تم مکر کے اسباب جمع کرو یعنی سحر کے آلات لاؤ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ پھر آؤ صف باندھے میدان کی طرف تاکہ تمھاری ہیبت لوگوں کے دلوں میں پڑ جائے اور کوشش کرو تاکہ اُن پر غالب آؤ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ اور بیشک کامیاب ہوا اور اپنی مراد کو پہونچا آج مَنِ اسْتَعْلٰى ○ جو بالا ہوا سحر میں تو ستر ہزار یا تینتیس ہزار جادوگروں نے صف باندھی اور موسیٰ اور ہارون علیہما السلام اُن کے برابر کھڑے ہوئے فرعون کے جادوگر ایک قول کے موافق رسیاں اور عصے اندر سے خالی کیے ہوئے پارہ بھرے ہوئے تین گدھوں پر میدان میں لائے اور ادب کی راہ سے قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى بولے کہ اے موسیٰ اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ یا یہ کہ تو ڈال اپنا عصا وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ یا یہ کہ ہم ہوں اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ○ پہلے اُس شخص کے جو ڈالے موسیٰ علیہ السلام نے اُن کے ادب کے مقابلے میں خود بھی ادب کو کام فرمایا یا اُنکے بے اعتبار اور بے حساب ہونے کی وجہ سے قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ کہا بلکہ تمھی ڈالو پس جادوگروں نے اپنے جادو پھینکے اور ہوا کی گرمی کے موافق پارہ نے چکر کھایا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ پھر وہیں اُنکی رسیاں اور عصے يُخَيَّلُ اِلَيْهِ دکھائی دیے موسیٰ علیہ السلام کو مِنْ سِحْرِهِمْ اُنکے جادو اور مکر سے کہ گویا اَنَّهَا تَسْعٰى ○ یقینی وہ چلتے ہیں اور دَوڑتے ہیں فَاَوْجَسَ تو پایا فِيْ نَفْسِهٖ اپنے دل میں خِيْفَةً مُّوْسٰى ○ خوف موسیٰ نے اِس بات سے کہ دیکھنے والے تو سحر اور معجزے میں فرق نہ کرینگے یا میں جب تک اپنا عصا پھینکوں دیکھنے والے متفرق ہو جائیں گے جب موسیٰ علیہ السلام پر یہ وہم طاری ہوا تو قُلْنَا ہم نے کہہ دیا کہ لَا تَخَفْ نہ ڈر تو اس بات سے جس نے تجھے وہم میں ڈالا ہے اس واسطے کہ تیرا کام نہایت کھلا ہونے کے سبب سے عام خاص کسی پر مشتبہ نہ رہیگا اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ○ بیشک تو برتر ہے اُن سے اور اُن پر غالب ہے وَاَلْقِ اور ڈال دے مَا فِيْ يَمِيْنِكَ جو کچھ تیرے داہنے ہاتھ میں ہے حق تعالیٰ عصا کی تحقیر فرماتا ہے

کہ اے موسیٰ ان کی رسیاں اور عصے جو بہت سے ہیں ان سے کچھ باک نہ کر اور یہ لکڑی جو تیرے ہاتھ میں ہے ڈال تو دے تَلْقَفْ تاکہ نگل جائے مَا صَنَعُوْا جو کچھ بنایا ہے انھوں نے اِنَّمَا صَنَعُوْا بیشک جو کچھ انھوں نے بنایا ہے کَیْدُ سٰحِرٍ فریب ہے جادوگر کا وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ اور نہ چھٹکارا پائے گا اور نہ فتحمند ہوگا حَیْثُ اَتٰی ۝ جہاں رہے اور جہاں جائے پس حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے عصا ڈال دیا فوراً وہ بڑا اژدہا ہوگیا اور اپنا منہ پھیلا کر جادوگروں کا سب اسباب نگل گیا اور لوگ اسکے ڈر کے مارے بھاگنے لگے اور کئی ہزار آدمی اس ہلڑ میں کچل کر مر گئے پس موسیٰ علیہ السّلام نے اس اژدہے کو پکڑ لیا تو وہی عصا ہوگیا جادوگروں نے جان لیا کہ یہ سحر نہیں ہے اس واسطے کہ ایک سحر دوسرے سحر کو باطل نہیں کر سکتا ہے بلکہ سمجھے کہ یہ خدا کی قدرت اور موسیٰ کا معجزہ ہے فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ پھر گرا دیے گئے یعنی اس بات میں جو انھوں نے غور و تامل کیا اس نے انھیں منہ کے بل گرا دیا سُجَّدًا حال آنکہ وہ سجدہ کرنے والے تھے خدا کو اور صدق اور سچائی کی راہ سے قَالُوْا بولے کہ اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰی ۝ ایمان لائے ہم ہارونؑ اور موسیٰؑ کے رب کا اس آیت میں ہارون علیہ السّلام کا نام پہلی آیتوں کے خاتموں کے لحاظ اور رعایت کے سبب سے مقدم ہے فرعون نے جب یہ حال دیکھا تو قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ بولا کہ تم ایمان لائے موسیٰ کا اور اُنکی تصدیق تم نے کی یہ حفص کی قرأت کے موافق ترجمہ ہے اور بکر نے ءَ اٰمَنْتُمْ ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھا ہے یعنی کیا تم ایمان لائے ہارون اور موسیٰ کے رب کا قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ قبل اس کے کہ اجازت دوں میں تم کو اور اُن پر ایمان لانے کا حکم کروں اِنَّهٗ بیشک موسیٰ لَكَبِيْرُكُمُ البتہ بزرگ ہے تمہارا الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ وہ کہ سکھایا ہے اس نے تم کو سحر یعنی استاد اور معلّم اور سردار جادوگروں کا ہے تم سب نے باہم سازش کر لی ہے چاہتے ہو کہ میرا ملک چھین لو فَلَاُقَطِّعَنَّ تو ضرور کاٹ ڈالونگا میں اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ ہاتھ پاؤں تمہارے مِّنْ خِلَافٍ مخالف ایک دوسرے کے یعنی ایک ہاتھ داہنا ایک پاؤں بایاں وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اور ضرور سولی پر چڑھاؤنگا تم کو فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ درخت خرما کے تنوں پر اس واسطے کہ یہ درخت بہت لمبا ہوتا ہے تاکہ سب لوگ تمھیں دیکھیں اور عبرت پکڑیں وَلَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَا تاکہ جان لو تم کہ کون ہم میں سے ہے یعنی میں یا موسیٰ کا خدا جس کا تم ایمان لائے ہو اَشَدُّ عَذَابًا بہت سخت عذاب کی رو سے وَّاَبْقٰی ۝ اور بہت باقی رہنے والا ہے سختی کی راہ سے چونکہ جادوگر جذبۂ حقانی کے جام سے مست تھے اور انوار ربّانی جو متواتر انکے دلوں پر پڑتے تھے اسکے سبب سے بے اختیار۔ نظم

خوردہ یک جرعہ از کفِ ساقی — ہرچہ فانی ست کردہ در باقی
دامن از فکرِ غیر افشاندہ — لَیْسَ فِی الدَّارِ غَیْرُہٗ خواندہ

تو خواہ مخواہ فرعون کے جواب میں قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ بولے کہ ہم تجھے نہیں برگزیدہ کرتے اور تجھکو نہیں اختیار کرتے عَلٰی مَا جَآءَنَا اس چیز پر جو آئی ہے ہمارے پاس مِنَ الْبَیِّنٰتِ کھلے ہوئے معجزات میں سے اور بعضے کہتے ہیں کہ سجدے کی حالت میں جنتیں اور اسکی نعمتیں انھیں دکھادی تھیں تو وہ فرعون سے بولے کہ ہم نے جو کھلی نشانیاں اور نعمتیں ہم نے دیکھیں ان پر تیری نعمت کو نہیں اختیار کرتے اور کھاتے ہیں ہم وَالَّذِیْ فَطَرَنَا قسم خدا کی جس نے ہم کو پیدا کیا فَاقْضِ پھر کر تو مَآ اَنْتَ قَاضٍ جو کچھ ہے تو کرنے والا یعنی جو کچھ تو چاہے ہمارے ساتھ کر ہم اسکی کچھ پروا نہیں رکھتے اِنَّمَا تَقْضِیْ سوا اسکے نہیں کہ تو حکم کریگا هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا اسی دنیا کی زندگی میں یعنی یہ جہان جس میں ہم ہیں تیرا حکم اس کے سوا اور کہیں جاری نہیں جو کچھ تو چاہتا ہے یہیں کرتا ہے آخرت جو بہت بہتر اور پائدار ہے اس میں تو فضیحت اور معزول ہوگا اور اپنی مصیبت میں مبتلا اور مشغول ہوگا۔ بیت

امروز بہ جوز ہر چہ خواہی بکنی فردا بتو نیز ہر چہ خواہند کنند

اِنَّآ اٰمَنَّا بیشک ہم ایمان لائے بِرَبِّنَا اپنے رب پر لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا تا کہ بخش دے ہمارے واسطے ہمارے گناہ کہ وہ کفر و معاصی
ہیں وَمَآ اَكْرَهْتَنَا اور بخش دے وہ گناہ بھی کہ زبردستی کی تو نے ہم کو عَلَيْهِ اُس گناہ پر مِنَ السِّحْرِ کہ وہ جادو سیکھنا ہو
لکھا ہے کہ فرعون جادو سیکھنے کے واسطے لوگوں پر زبردستی کرتا تھا یا اُن ساحروں کو اُسکا بلانا زبردستی تھا اس واسطے کہ بادشاہ کا حکم ہی
زبردستی اور اکراہ ہے اور اُنھوں نے خدا سے اُس زبردستی کی مغفرت چاہی اس واسطے کہ سب دینوں میں اُس گناہ پر مواخذہ تھا جو کسی کی
زبردستی سے وقوع میں آئے اور یہ مواخذہ اُمتِ محمدی سے اُٹھا لیا گیا وَاللّٰهُ خَيْرٌ اور خدا بہتر ہے بدلا دینے کی رو سے وَّاَبْقٰى ۝ ثلثة
اور بہت باقی رہنے والا ہے ثواب کی جہت سے اس واسطے کہ تو کفر کے بدلے جو ہمیں اُجرت دینا چاہتا اُس میں منقطع ہو جانے کو راہ ہے اور
خداوند کریم ایمان پر ایسا اجر عطا کرتا ہے کہ اُسکے گرد زوال کی گرد بھی نہیں پہونچتی اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ تحقیق کہ جو کوئی آئے گا رَبَّهٗ
اپنے رب کے پاس مُجْرِمًا مشرک یعنی جو کفر پر مر گیا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ تو بیشک اُسکے واسطے ہے دوزخ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا نہ مر جائیگا
اُس میں کہ عذاب سے چھوٹے وَلَا يَحْيٰى ۝ اور نہ زندہ رہیگا ایسی زندگی کے ساتھ جو خوشی سے گزرتی ہے وَمَنْ يَّاْتِهٖ اور جو کوئی
آئیگا اُسکے پاس مُؤْمِنًا اُس حال میں کہ مومن ہو قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ اور یقین کیے ہوں اُس نے نیک کام فَاُولٰٓئِكَ
تو وہ مومنوں اور نیک کام کرنے والوں کا گروہ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝ اُن کے واسطے ہیں درجے بلند کہ وہ درجے
جَنّٰتُ عَدْنٍ باغ ہیں اقامت کے تَجْرِيْ جاری ہیں برابر مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اُسکے درختوں کے نہریں ثلثة
خٰلِدِيْنَ اُس حال میں کہ وہ گروہ ہمیشہ رہیں گے فِيْهَا اُن باغوں میں وَذٰلِكَ اور یہ ثواب جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝ ع ۲۲
جزا ہے اُس شخص کی جو پاک ہو کفر کی نجاستوں سے اور گناہ کے میلوں سے یا طہارت حاصل کیے ہو طاعتوں اور نیک کاموں سے یہاں تک
ساحروں کا کلام ہے اور چونکہ اُن کا قصہ تفصیل کے ساتھ سورۂ اعراف میں گزر چکا ہے تو یہاں مختصر طور پر دو تین باتیں بیان کر کے
آیتوں کے مضامین پر اکتفا کی گئی وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اور تحقیق کہ ہم نے وحی کی اِلٰى مُوْسٰىٓ ۥ موسیٰ کی طرف یعنی فرعون نے جب
معجزات دیکھے اور اثر پذیر نہ ہوا اور بنی اسرائیل پر اور زیادہ سختیاں کیں تو ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے کہہ دیا اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ یہ کہ
رات کے وقت لے جا میرے بندوں کو مصر سے اور جب دریا کے کنارے پہونچیں اور فرعون کا لشکر پیچھے آئے تو کچھ باک نہ کر فَاضْرِبْ
لَهُمْ پھر پکڑ اُن کے واسطے طَرِيْقًا ایک راہ اچھی ابن عیینہ نے یہ معنی کہے ہیں کہ عصا مار تا کہ نکال دیں ہم اُن کے واسطے ایک راہ
فِي الْبَحْرِ دریا میں يَبَسًا ۙ خشک کہ اُس میں نہ پانی ہو نہ کیچڑ لَا تَخٰفُ نہ ڈریگا تو دَرَكًا پا لینے سے کسی دشمن کے یعنی اس سے
بے خوف رہ کہ فرعون کے لوگ تم لوگوں کو پا جائیں گے وَلَا تَخْشٰى ۝ اور نہ ڈریگا تو ڈوبنے سے اس واسطے کہ تم کو ہم سلامت پار
اُتار دیں گے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی کے موافق بنی اسرائیل کو مصر سے باہر لے گئے دوسرے دن قبطیوں کو خبر ہوئی مگر اُن میں سے
ہر ایک کے گھر میں ایک بڑی مصیبت واقع ہوئی کہ اپنے حال میں مبتلا رہے دوسرے دن بہت لشکر جمع ہوئے فَاَتْبَعَهُمْ پھر پیچھا کیا بنی
اسرائیل کا فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فرعون نے اپنے لشکر سمیت اور دریا کے کنارے پہونچے موسیٰ علیہ السلام تو اپنے لوگوں سمیت پار اُتر
گئے تھے فرعون والے بھی دریا میں آئے فَغَشِيَهُمْ تو لے لیا اُن کو مِّنَ الْيَمِّ دریا میں سے مَا غَشِيَهُمْ ۝ اُس چیز نے
کہ لے لیا ابہام مسند الیہ کی بڑائی کی جہت سے ہے یعنی ایک بڑی موج نے اُنھیں لے لیا اور کوئی اُسکی کنہ کو نہیں پہونچتا کہ کوئی لفظ اُس کے

مقابلے میں کہ سکے وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ اور گمراہ کردیا فرعون نے قَوْمَهٗ اپنی قوم کو دین میں وَمَا هَدٰى ؁ اور نہ راہ دکھائی اُنھیں فرعون کی ہدایت تحکم ہے اس واسطے کہ وہ کہتا تھا کہ وَمَا اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ فرعون نے اپنی قوم کو دریا میں گم کیا اور خود بھی نجات نہ پائی يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اے اولاد یعقوب قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ بیشک نجات دی ہم نے تم کو مِّنْ عَدُوِّكُمْ تمھارے دشمنوں سے کہ فرعون اور اُسکی قوم کے لوگ تھے وَوٰعَدْنٰكُمْ اور وعدہ دیا ہم نے تمھارے پیغمبر کو تمھارے واسطے توریت نازل کرنے کی جہت سے جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ داہنی طرف کوہ طور کے وَنَزَّلْنَا اور اُتاری ہمنے عَلَيْكُمُ الْمَنَّ ترنجبین وَالسَّلْوٰى ۝ اور مرغ بھنا ہوا جس وقت تیہ میں تم سرگرداں تھے اور کہا ہم نے کہ كُلُوْا کھاؤ مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ پاک اور حلال چیزیں جو ہم نے تم کو روزی دی ہے وَلَا تَطْغَوْا اور حد سے نہ گزرو فِيْهِ اُس چیز میں یعنی ظلم نہ کرو اور ہر ایک اپنا ہی حصہ لیا باسی رکھو دوسرے دن کے واسطے یا شکر نہ چھوڑو داس واسطے کہ شکر کے سبب سے جو نعمت موجود ہے وہ نہیں جانے پاتی ہے اور جو نعمت مفقود ہے وہ آتی ہے۔ نظم

شکرِ نعمت واجب آمد در خرد ۔۔۔ نعمتِ حق شاکراں را تا ابد

شکر کن تا شادمانی در دو کون ۔۔۔ ورنہ بخشاید درِ خشم احد

اور یہ معنی بھی کہتے ہیں کہ نعمت کو گناہ میں صرف نہ کرو اور اگر ایسا کروگے فَيَحِلَّ تو نازل ہوگا عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ تم پر میرا غصہ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ اور جس پر نازل ہوتا ہے میرا غصہ فَقَدْ هَوٰى ۝ تو بیشک وہ ہاویہ یعنی دوزخ میں پڑا یا ہلاک ہوا وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ اور بیشک میں خوب بخشنے والا ہوں لِّمَنْ تَابَ اُس شخص کو جس نے توبہ کی شرک سے وَاٰمَنَ اور ایمان لایا میری وحدانیت کا وَعَمِلَ صَالِحًا اور کیے نیک کام یعنی فرائض ادا کیے ثُمَّ اهْتَدٰى ۝ پھر سیدھی راہ چلا یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر ثابت قدم رہا یا ہدایت پر استقامت کی یا اہل سنت وجماعت کا طریقہ اختیار کیا۔ نظم

راہ سنت رَو اگر خواہی صراطِ مستقیم ۔۔۔ کز سنن راہے بود سوئے رضائے ذوالمنن

ہر مژہ در چشم وے ہیچوں سنانے تیز باد ۔۔۔ کز سنانے زندگی خواہد زمانے بے سنن

لکھا ہے کہ فرعون کے ہلاک ہوجانے کے بعد بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے استدعا کی کہ ہمارے واسطے ایک شریعت کے قانون اور اُسکے احکام کے قواعد ظاہر اور معین کردیجیے موسیٰ علیہ السلام نے اس باب میں درگاہ ربُّ الارباب میں مناجات کی اور خطاب پہونچا کر بنی اسرائیل میں جو شریف لوگ ہیں اُنکی ایک جماعت ساتھ لے کر کوہ طور پر آؤ تاکہ ایک ایسی کتاب ہم تمھیں دیں جس میں شرع کے سب احکام جمع ہوں موسیٰ نے ہارون علیہما السلام کو اپنی جگہ پر چھوڑا اور قوم کے ستر اشراف آدمی ساتھ لے کر کوہ طور کی طرف متوجہ ہوئے اور قوم سے وعدہ کرلیا کہ چالیس دن گزرنے کے بعد میں آؤنگا اور ایک کتاب لاؤنگا جب کوہ طور کے پاس پہونچے تو ساتھیوں کو چھوڑ دیا اور کلام وپیام الٰہی کا شوق جو نہایت درجہ رکھتے تھے اُسکے سبب سے جھٹ پٹ پہاڑ کے نیچے پہونچے تو خطاب ربانی پہونچا کہ وَمَآ اَعْجَلَكَ اور کس چیز نے جلد باز کردیا تجھے کہ تو نے جلدی کی اور پہلے آیا عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ۝ اپنے گروہ سے اے موسیٰ تو قَالَ هُمْ اُولَآءِ موسیٰ بولے کہ اُن مردوں کا گروہ بھی ابھی آتا ہے عَلٰٓى اَثَرِيْ میرے قدموں کے نشان پر اور ساعت بساعت پہونچتے ہیں وَعَجِلْتُ اور دوڑا میں اِلَيْكَ رَبِّ تیری طرف اے میرے رب لِتَرْضٰى ۝ تاکہ خوش ہو تو مجھ سے اس واسطے کہ حکم کے موافق عمل کرنا

ف۱ اور نہیں بتاتا ہوں میں تمھیں مگر راہ بھلائی کی ۱۲

حاکم کی خوشنودی کا باعث ہے یعنی میں جو قوم سے پہلے آیا تو اس سے میرا مقصود یہ نہیں کہ میں اُن سے بڑا اور بزرگ ہوں بلکہ تیری خوشنودی میں نے طلب کی قَالَ فَاِنَّا فرمایا حق تعالیٰ نے کہ پھر بیشک ہم نے قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ یقینی ڈال دیا ہم نے تیری قوم کو اور مبتلا کیا ہم نے بچھڑے کی پرستش میں اُن میں سے مِنْۢ بَعْدِكَ تیرے چلے آنے کے بعد وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۝ اور گمراہ کر دیا یعنی اُنکی گمراہی کا سبب ہوا سامری اور وہ ایک مرد تھا قبیلۂ سامرہ کی طرف منسوب بنی اسرائیل کے بڑے آدمیوں میں سے آور بعضے کہتے ہیں کہ کرمان کا رہنے والا تھا یا جرما کا کہ ایک موضع ہے عراق عرب میں اور سامری اسرائیلیوں میں سے ہے قوم بنی اسرائیل سے نہیں بلکہ بچھڑا پوجنے والوں کی جماعت سے تھا اور اُسے موسیٰ بن ظفر کہتے تھے اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ وہ بنی اسرائیل ہی میں سے تھا جب فرعون اُنکے لڑکوں کو قتل کرتا تھا تو یہ پیدا ہوا اور پیدا ہونے کے بعد اسکی ماں نے اُسے دریائے نیل کے کنارے ایک جزیرے میں ڈال دیا تھا اور حق تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ اُسے پرورش کرو اور اُسکا کھانا پینا پہونچاؤ اور اسی سبب سے وہ جبرئیل علیہ السّلام کو پہچانتا تھا جس روز فرعون کے لوگ غرق ہوئے اُس دن جبرئیل علیہ السّلام کے گھوڑے کے سُم کے نیچے سے اُس نے مُٹھی بھر خاک اُٹھا کر حفاظت سے اپنے پاس رکھی اب جو موسیٰ علیہ السّلام طور پر گئے تو سامری ہارون علیہ السّلام کے پاس آیا اور یہ بات زبان پر لایا کہ تھوڑا سا زیور قبطیوں سے ہم نے عاریت لیا ہے وہ ہمارے پاس ہے ہمیں اُس میں تصرف کرنا درست نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ بنی اسرائیل بیچتے اور مول لیتے ہیں آپ حکم کر دیجیے کہ سب جمع کرکے جلا دیں ہارون علیہ السّلام نے حکم کر دیا اور سب زیور لا کر گڑھے میں بھر کر آگ دے دی اور سامری چالاک سُنار تھا جیسے ہی وہ سونا چاندی گھلا اُس نے سانچا بنا کر وہ گھلا ہوا سونا چاندی اُس میں ڈال دیا بچھڑے کی صورت ایک چیز اُس میں سے نکلی حضرت جبرئیلؑ کا گھوڑا جس کو فرس الحیوٰۃ کہتے ہیں اُسکے سُم کے نیچے کی خاک جو اُس نے اُٹھا رکھی تھی اُس بچھڑے کی ڈھلی ہوئی صورت میں ڈال دی فوراً وہ زندہ ہو گیا اور گوشت پوست اُس پر پیدا ہو گیا اور بولنے لگا آور بعضے کہتے ہیں کہ زندہ نہیں ہوا مگر جس وضع پر خاک ڈالی تھی اُسی وضع پر اُس نے ایک آواز کی کہ تمام قوم بنی اسرائیل نے اُسے سجدہ کیا اور حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السّلام کو خبر دی کہ تمھاری قوم نے تمھارے چلے آنے کے بعد بچھڑے کی پرستش اختیار کر لی فَرَجَعَ مُوْسٰٓى تو پھرے موسیٰ مقام مناجات سے چالیس دن کے بعد تختیاں لے کر اِلٰى قَوْمِهٖ اپنی قوم کی طرف غَضْبَانَ غصہ میں اُن پر اَسِفًا ۚ غمگین اُنکے اس کام کے سبب سے اور جب قوم میں پہونچے تو اُن کا شور و غل سُنا کہ بچھڑے کے گرد دف بجاتے ہیں اور ناچتے گاتے ہیں تو خفا ہونا شروع کیا اور ملامت کی راہ سے قَالَ يٰقَوْمِ کہا کہ اے میری قوم اَلَمْ يَعِدْكُمْ کیا وعدہ نہیں کیا تھا رَبُّكُمْ تمھارے رب نے وَعْدًا حَسَنًا ۬ وعدہ سچا اور اچھا کہ تم کو توریت دیگا اور میں تمھاری قوم کے شریف لوگوں کو لے کر توریت کی طلب اور تلاش میں گیا تھا اَفَطَالَ کیا طول کھینچا عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ تم پر میری جدائی کے زمانہ نے اور میں نے چالیس دن کا وعدہ کیا تھا اور اُسی وعدے پر پھر آیا اَمْ اَرَدْتُّمْ کیا چاہا تم نے اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ یہ کہ نازل ہو تم پر غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ غضب تمھارے رب کے پاس سے بچھڑا پوجنے کے باعث فَاَخْلَفْتُمْ تو خلاف کیا تم نے مَّوْعِدِيْ ۝ میرا عہد یا ایمان پر ثابت قدم اور میرے حکم پر قائم رہنے کا وعدہ جو تم نے مجھ سے کیا تھا قَالُوْا بولے بچھڑا پوجنے والے کہ مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ خلاف نہیں کیا ہم نے تیرا وعدہ بِمَلْكِنَا اپنی قوت اور اختیار سے وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ مگر اُٹھوائے گئے مطلب یہ کہ ہمیں حکم کیا یہاں تک کہ ہم نے اُٹھا لیا یہ ترجمہ حفص کے موافق ہے اور بکر نے حَمَلْنَا پڑھا ہے یعنی اُٹھا لیے تھے ہم نے اَوْزَارًا بوجھ مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ زیور سے جو گروہ قبط کا زیور ہم نے عاریت لیا تھا فَقَذَفْنٰهَا پھر پھینک دیا ہم نے اُسے آگ میں ہارون کے حکم سے فَكَذٰلِكَ پھر جس

طرح ہم نے ڈال دیا تھا اُسی طرح اَلْقَى السَّامِرِيُّ ○ ڈال دیا سامری نے بھی جو کچھ اُسکے پاس تھا آگ میں فَاَخْرَجَ لَهُمْ پھر
نکالا سامری نے اُنکے واسطے عِجْلًا بچھڑا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ پتلا سونے کا کہ اُسکی آواز بچھڑے کی تھی فَقَالُوْا پھر بولا سامری
اور اُس کے تابع لوگ کہ هٰذَآ اِلٰهُكُمْ یہ بچھڑا تمھارا خدا ہے وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۵ اور موسیٰ کا بھی خدا ہے فَنَسِيَ ○ تو بھولا
اُسی خدا کو اور اُسے ڈھونڈھنے کو وہ طور پر گیا ہے یہ بچھڑا پوجنے والوں کا کلام ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ فَنَسِيَ حق تعالیٰ کا کلام ہے یعنی
چھوڑ دیا سامری نے جو اُس پر تھا ایمان پر ثابت قدم رہنا اَفَلَا يَرَوْنَ کیا نہیں دیکھتے اور نہیں جانتے بچھڑا پوجنے والے اَلَّا
يَرْجِعُ یہ کہ نہیں پھیرتا بچھڑا اِلَيْهِمْ ان کی طرف قَوْلًا ۵ بات یعنی اُسے ہر چند پکارتے ہیں جواب نہیں دیتا وَلَا يَمْلِكُ
لَهُمْ اور نہیں قادر ہے اُن کے واسطے ضَرًّا نقصان کا وَّلَا نَفْعًا ○ اور نہ نفع کا یعنی یہ قدرت نہیں رکھتا کہ کسی کو نفع ع ۱۴
نقصان پہونچا سکے اور جو چیز اپنے پکارنے والے کو جواب نہ دے اور اُنھیں نفع ضرر پہونچانے پر قادر نہ ہو اُس چیز کو کس طرح پوج سکتے ہیں۔
وَلَقَدْ قَالَ اور بیشک کہا تھا لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ اُن سے ہارون نے پہلے اِس سے کہ موسیٰ علیہ السلام آئیں
وعظ و نصیحت کے طور پر کہ يٰقَوْمِ اے میرے گروہ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ سوا اسکے نہیں کہ مبتلا ہوئے تم بِهٖ بچھڑے کے ساتھ
یعنی اُسکی پرستش کے ساتھ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ اور بیشک تمھارا رب خدا ہے بڑی مہربانی کرنے والا فَاتَّبِعُوْنِيْ تو
پیروی کرو تم میری اُسکی عبادت میں وَاَطِيْعُوْٓا اور اطاعت کرو اَمْرِيْ ۹۰ میرے حکم کی اور میرے دین پر ثابت اور قائم رہو تو
قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ بولے کہ ہم برابر رہیں گے عَلَيْهِ بچھڑا پوجنے پر عٰكِفِيْنَ مجاور اور مقیم حَتّٰى يَرْجِعَ یہاں تک کہ
پھر آئے اِلَيْنَا مُوْسٰى ○ ہماری طرف موسیٰ طور پر سے اور ہم دیکھیں کہ وہ پرستش کرتے ہیں یا نہیں اور یہ جو سامری نے کہا کہ
موسیٰ کا خدا یہی ہے یہ بات سچ ہے یا نہیں پھر جب موسیٰ علیہ السّلام طور پر سے پھر آئے تو پہلے قوم پر غصہ کیا جیسا بیان ہو چکا پھر اپنے
بھائی کی طرف متوجہ ہوئے اور بڑے غصے میں ایک ہاتھ سے اُنکی پیشانی کے بال اور ایک ہاتھ سے داڑھی پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور غصے
کی راہ سے قَالَ يٰهٰرُوْنُ کہا کہ اے ہارون مَا مَنَعَكَ کس چیز نے باز رکھا تجھے اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ○ جب کہ
دیکھا تھا تو نے کہ وہ گمراہ ہو گئے اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اس بات سے کہ میری متابعت کرتا خدا کے واسطے اور دین کی حمایت کرنے کو غضبناک
ہونے میں یا اُس بات سے کہ میرے پاس تو چلا آتا اور اپنے کو میرے پاس پہونچاتا اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ○ کیا سرکشی کی تو نے
میرے حکم سے قَالَ کہا ہارون علیہ السّلام نے اُنکا دل اپنے اوپر مہربان کرنے کے لیے کہ يَبْنَؤُمَّ اے میری ماں کے بیٹے اگرچہ ہارون
اور موسیٰ علیہما السّلام سگے بھائی تھے ایک ہی ماں باپ سے مگر ہارون نے ماں کا ذکر اس واسطے کیا کہ موسیٰ علیہ السّلام کا دل نرم ہو جائے
اور یہ بات کہی لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ نہ پکڑ میری داڑھی وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اور نہ میرے سر کے بال اِنِّيْ خَشِيْتُ بیشک میں
ڈرا کہ اگر اُن سے قتال کروں یا اُنھیں چھوڑ کر آپ کے پاس چلا آؤں اَنْ تَقُوْلَ اس بات کو کہ کہیگا تو کہ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
تو نے جدائی ڈال دی بنی اسرائیل میں وَلَمْ تَرْقُبْ اور نہ دھیان رکھا تو نے قَوْلِيْ ○ میری بات کو جو میں نے
کہی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کوہ طور پر جانے کے وقت ہارون علیہ السلام سے کہا تھا کہ اَخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ یعنی خلافت
کرنا میری قوم میں اور اصلاح رکھنا اصلاح جماعت کی نگہبانی اور اُسکے ساتھ مدارا کرنے کا نام ہے موسیٰ نے ہارون علیہما السلام کا یہ عذر
مان لیا اور سامری کی طرف متوجہ ہو کر قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ○ کہا کہ کیا ہے یہ بڑا کام تیرا اے سامری یعنی تو نے یہ

کیا کیا تو قَالَ بَصُرْتُ سامری بولا کہ بینا ہوا میں بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا اُس چیز کے ساتھ کہ نہ بینا ہوئے تھے بنی اسرائیل بِہٖ اُسکے
ساتھ یعنی میں نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور پہچان لیا فَقَبَضْتُ پھر بھر لی میں نے قَبْضَةً ایک مٹھی خاک مِّنْ اَثَرِ
الرَّسُوْلِ رسول کے سُم اسپ کے نشان کے نیچے سے یعنی جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کے سُم کا جہاں نشان تھا وہاں سے میں نے خاک
اُٹھا کر اپنے پاس رکھ چھوڑی تھی جب بچھڑے کو قالب میں سے میں نے نکالا فَنَبَذْتُهَا تو ڈال دی میں نے وہ خاک اُس بچھڑے میں اور
وہ زندہ ہو کر بولنے لگا وَكَذٰلِكَ اور یہ جو میں نے کیا سَوَّلَتْ آراستہ کر دیا لِيْ میرے واسطے اور میری نگاہ میں اچھا دکھایا
یہ کام نَفْسِيْ ۝ میرے نفس نے لباب میں لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور حق تعالیٰ کی طرف سے
وحی آئی کہ اُسے نہ قتل کر اس واسطے کہ وہ بڑا سخی ہے اور چونکہ اُسکی سخاوت سے خلق کو منفعت تھی تو زندگی کا فائدہ اُس سے نہیں رُک سکتا
وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ کا بھید یہاں ظاہر ہوتا ہے۔ نظم

هر نهالے که برگ دارد و بر | باد ز آب حیات تازه و تر
وانچه بے میوه باشد و سایه | به که گردد تنور را مایه

قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو کہ مجھے تیرے قتل کی ممانعت ہوئی فَاذْهَبْ تو نکل جا ہم میں سے فَاِنَّ لَكَ پس بیشک
تجھے ہے سختی اور عذاب کے سبب سے فِي الْحَيٰوةِ دُنیا کی زندگی میں اَنْ تَقُوْلَ یہ کہ کہے تو اُسے جو تیرے پاس آئے کہ لَا مِسَاسَ
نہ چھو مجھے اور دُور رہو مجھ سے اس واسطے کہ یہ بات مقرر تھی کہ جو کوئی اُس سے قریب ہو تو اُسے اور اس قریب جانے والے کو تپ چڑھ آتی تو لوگ
اُس سے متنفر ہوئے اور وہ اکیلا وحشیوں کی طرح جنگلوں میں پھرتا اور جسے دُور سے دیکھتا تاکید کرتا کہ میرے پاس نہ آنا اور بعضی تفسیروں میں ہے
کہ سامری کی اولاد میں اس زمانہ تک بھی بعض کا یہی حال ہے غرض کہ موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو نکل جانے اور لامساس کہنے کا حکم فرمایا اور
فرمایا کہ یہ عذاب دُنیا کا ہے وَاِنَّ لَكَ اور بیشک تیرے واسطے ہی عذاب کا مَوْعِدًا وعدہ آخرت میں کہ کسی وجہ سے لَّنْ تُخْلَفَهٗ
خلاف نہ کرینگے تیرے ساتھ اُس میں بلکہ وہ وعدہ عذاب وفا کرینگے وَانْظُرْ اور دیکھ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ اُس اپنے معبود کی طرف کہ
ظَلْتَ عَلَيْهِ تو تھا برابر اُسکی پرستش پر عَاكِفًا قیام کرنے والا لَنُحَرِّقَنَّهٗ البتہ جلائے دیتے ہیں ہم اُسے آگ میں یہ اُسکا قول ہے
جو کہتا ہے کہ اُس بچھڑے کے گوشت پوست تھا یا سوہن سے اُسکا بُرادہ کرتے ہیں اور یہ اُس قول کے موافق ہے کہ وہ بچھڑا سونے کا تھا بے زندگی
ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ پھر ہم پراگندہ کرتے ہیں اُسکی خاک یا برادہ فِي الْيَمِّ دریا میں نَسْفًا ۝ پراگندہ کرنے کرنا کہ لوگ جان لیں کہ جس چیز کو
جلا سکیں اور اُسکا برادہ بنا سکیں اُس پر خدائی کی صفت اطلاق کرنا عین جہالت اور محض گمراہی ہے اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ سوا اس کے نہیں کہ
تمہارا معبود جو عبادت کا مستحق ہے اللّٰهُ الَّذِيْ وہ خدا ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں کوئی معبود حقیقت میں اُسکے سوا وَسِعَ پہونچا ہے
كُلَّ شَيْءٍ سب چیزوں کو عِلْمًا ۝ علم کی رو سے یعنی خدائے برحق وہ ہے جسکا علم سب چیزوں کو گھیرے ہو بچھڑے کا قالب خدا نہیں ہے
اگرچہ زندہ بھی ہو پھر موسیٰ علیہ السلام کے فرمانے سے لوگوں نے اُس بچھڑے کو جلا دیا اور اُسکی خاک دریا میں ڈال دی۔ مصرع

باد ست موسوی چہ زند سحر سامری

كَذٰلِكَ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرح موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ہم نے تم پر بیان کیا اسی طرح نَقُصُّ عَلَيْكَ قصہ بیان

لہ اور مگر جو چیز نفع دیتی ہے لوگوں کو تو وہ رہتی ہے زمین میں ۱۲

کرتے ہیں ہم تم پر مِنْ اَنْبَآءِ خبروں سے مَاقَدْ سَبَقَ اُس چیز کی جو تحقیق گزر چکی یعنی گزرے ہوے امروں اور اگلے زمانوں کی
میں تم کو خبر دیتا ہوں تاکہ تمھاری نبوت کا معجزہ ہو اور تمھاری اُمت میں جو لوگ بصیرت حاصل کرنے والے ہیں اُن کے واسطے تنبیہ اور نصیحت ہو
وَقَدْ اٰتَیْنٰکَ اور بیشک ہم نے تم کو دیا ہے مِنْ لَّدُنَّا اپنے پاس سے ذِکْرًا ۝ یاد کرنا کہ شرف کا باعث ہو یعنی
نبوت یا کتاب جس میں قصے اور خبریں ہیں مَنْ اَعْرَضَ جو کوئی منھ پھیرے عَنْہُ اِس ذکر سے کہ نبوت یا قرآن ہے فَاِنَّہٗ تو
بیشک وہ منھ پھیرنے والا یَحْمِلُ اُٹھائیگا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قیامت کے دن وِزْرًا ۝ بوجھ بڑا کہ کفر ہے خٰلِدِیْنَ فِیْہِ
حال یہ ہے کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے اُس بوجھ میں یعنی اُسکی جزا میں جمع خالدین اور توحید اعرض کی حمل ہے معنی اور لفظ پر وَسَآءَ
لَھُمْ اور بُرا ہے اُنکے واسطے یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حِمْلًا ۝ قیامت کے دن بوجھ کہ کفر اور تکذیب ہے یَوْمَ یُنْفَخُ جس دن کہ
پھونکا جائیگا فِی الصُّوْرِ صور میں یعنی اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ اور حشر کریں گے ہم گنہگاروں کو یعنی
مشرکوں کو یَوْمَئِذٍ زُرْقًا ۝ اُس دن نیلی آنکھوں والے لکھا ہے کہ آنکھوں کا نیل اور چہرے کی سیاہی دوزخیوں کی علامت
ہوگی اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ حشر کرینگے ہم اُنھیں پیاسے یا اندھے اس واسطے کہ اکثر اندھے کی آنکھ نیلی ہوتی ہے اور پیاس کی شدت سے
نیلے پن کی طرف مائل ہو جاتی ہے اور جب غصہ کریں گے ہم اُن پر تو یَّتَخَافَتُوْنَ بَیْنَھُمْ چھپا کر اور آہستہ سے کہتے ہونگے باہم کہ اِنْ
لَّبِثْتُمْ نہیں دیر کی تم نے قبروں میں اِلَّا عَشْرًا ۝ مگر دس دن رات یا دنیا میں اتنی مدت سے زیادہ نہ رہے تھے یعنی مدت آخرت کی
درازی کے سبب سے دنیا کی مدت کو بہت کم سمجھیں گے نَحْنُ ہم کہ خدا ہیں اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ خوب جانتے ہیں وہ چیز جو وہ کہتے ہیں
اِذْ یَقُوْلُ جب کہ کہیگا اَمْثَلُھُمْ طَرِیْقَۃً بہتر اُن کا عقل کی راہ سے کہ اِنْ لَّبِثْتُمْ نہیں دیر کی تم نے قبر کے اندر یا دنیا میں
اِلَّا یَوْمًا ۝ مگر ایک دن یعنی قبر یا دُنیا میں تمھارا ٹھہرنا ایک ہی دن رات تھا اس سے زیادہ نہیں کہتے ہیں کہ قیامت کے ہول کے مارے ع ۱۵
دنیا اور قبر میں رہنے کا زمانہ بھول جائینگے یا اُسکی درازی کی بہ نسبت دنیا کی عمر کو کوتاہ جانینگے خصوصاً وہ عمر جو جہالت اور گمراہی میں گزری ہوگی مصرع

عمر یکہ بخواری گزرد کوتہ بہ

لکھا ہے کہ قریش کے مشرکوں نے یا بنی ثقیف میں سے کسی ایک آدمی نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ پہاڑ باوصف اس کے
کہ بڑے اور سخت ہیں قیامت کے دن ان کا کیا حال ہوگا تو یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی کہ وَیَسْئَلُوْنَکَ اور پوچھتے ہیں تم سے اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْجِبَالِ پہاڑوں سے یعنی اُن کے مآل کا حال فَقُلْ تو تم کہدو بے تامل اُن کے جواب میں کہ اپنی قدرت کاملہ سے
یَنْسِفُھَا پراگندہ کردیگا اُنھیں رَبِّیْ میرا رب نَسْفًا ۝ پراگندہ کردینا صاحب لباب نے لکھا ہے کہ پہلے اُن کو جڑ سے اُکھاڑیگا
پھر ریت کی صورت ریزہ ریزہ کردیگا پھر ہوا چلائیگا تاکہ اُسے اُڑادے تبیان میں لکھا ہے کہ پہاڑوں کو اُنکی جگھوں سے اُکھاڑ کر دریا میں
ڈال دیگا فَیَذَرُھَا پھر چھوڑیگا اُنکی قرار کی جگہ یعنی زمین کو قَاعًا خالی صَفْصَفًا ۝ برابر لَّا تَرٰی فِیْھَا نہ دیکھیگا تو
اُس میں عِوَجًا پستی اور گڑھے وَّلَآ اَمْتًا ۝ اور نہ بلندی اور پستی یَوْمَئِذٍ اُس دن یَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ
پیروی کرینگے سب لوگ پکارنے والے کی آواز کی یعنی حضرت اسرافیل ؑ کی کہ وہ حشر کے مقام پر اُنھیں بُلائیں گے لَا عِوَجَ لَہٗ کچھ موڑ
اور کجی نہ کرینگے اُسکے واسطے یعنی کوئی پکارا ہوا قدرت نہ رکھیگا کہ بلانے سے عدول کرے بلکہ سب پیروی کرینگے مومن لوگ تو جلدی کے ساتھ
اور کافر دیر کے ساتھ اور بعضوں نے کہا ہے کہ آگ آکر مشرکوں کو میدان حشر تک ہنکالے جائیگی وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ اور پست

ہو جائینگی آوازیں لِلرَّحْمٰنِ خدا کے بات کہنے کو یا اُسکی عظمت اور ہیبت کے مارے فَلَا تَسْمَعُ پھر نہ سنیگا تو اُس دن اِلَّا هَمْسًا ۝ مگر آواز نرم یعنی حشر کے واسطے اُن کے پانوں کی چاپ یَوْمَئِذٍ اُس دن لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ فائدہ نہ دیگی درخواست کسی کی کسی کو اِلَّا مَنْ اَذِنَ مگر اُسے کہ اذن دے لَهُ الرَّحْمٰنُ اُسکی شفاعت کے واسطے خدا وَرَضِيَ لَهٗ اور پسند کرے اُسکے واسطے قَوْلًا ۝ بات شفاعت کرنے والے کی یَعْلَمُ جانتا ہے خدا مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ جو چیز آدمیوں کے آگے ہے آخرت کے امور وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے دُنیا کے کام وَلَا یُحِیْطُوْنَ اور گھیر نہیں سکتے سب اہل عالم بِهٖ خدا کی ذات کو عِلْمًا ۝ علم کی راہ سے یعنی خدا کی ذات معلوم نہیں ہوتی اس واسطے کہ اُسکا مقتضا یہ ہے کہ اُسے علم احاطہ نہ کرے اور علم کی حقیقت معلوم کو احاطہ کر لینا ہے اور معلوم کا کھل جانا اپنے غیر سے بر سبیل تمیز تو جسکی ذات اس بات کو مقتضی ہو کہ اُسے کوئی نہ احاطہ کرے اُس چیز کو علم کا احاطہ کر لینا ممتنع ہے اس واسطے کہ ذاتیات کا زوال اور حقائق کا بدل جانا روا نہیں اور اُسے نہ احاطہ کرنا نسبت علمیہ کے قصور یا نقصان کے سبب سے نہیں بلکہ اُس ذات متعالی کے کمال اور بے نہایتی کے سبب سے ہے۔ نظم

کجا دریابد اورا عقل چالاک ۔۔۔ کہ بیرون ست از سرحد ادراک

تماشا میکن اسماء و صفاتش ۔۔۔ کہ آگہ نیست کس از کنہ ذاتش

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ اور ذلیل اور کمتر ہو گئے مونھوں والے یعنی حشر کے دن سب لوگ ذلیل ہونگے لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ خدا کے واسطے جو زندہ اور قائم رہنے والا ہے جیسے قیدی اسیر حاکموں کے ہاتھ میں اور بعضے کہتے ہیں کہ مشرک اور مجرم لوگ مراد ہیں یعنی یہی ذلیل ہونگے وَقَدْ خَابَ اور یقینی بے نصیب رہا اور نا امیدی کھینچی مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ جس نے اُٹھایا ظلم یعنی جو شرک کا بوجھ لے کر میدان حشر میں آیا وَمَنْ یَّعْمَلْ اور جو کوئی کرے مِنَ الصّٰلِحٰتِ بعضے کام اچھے وَهُوَ مُؤْمِنٌ حال آنکہ مومن ہو اس واسطے کہ طاعات کی صحت اور خیرات کی قبولیت میں ایمان شرط ہے تو ضرور ہے کہ جو مومن نیک کام کرے فَلَا یَخٰفُ تو نہ ڈرے قیامت کے دن ظُلْمًا ظلم اور بیداد سے کہ سیاست کی زیادتی ہے وَّلَا هَضْمًا ۝ اور نہ ٹوٹ پھوٹ سے کہ نیکیوں کا نقصان ہے یعنی حق تعالیٰ نہ مسلمان کی نیکیوں میں سے کچھ کم کریگا نہ برائیوں میں کچھ زیادہ کریگا وَكَذٰلِكَ اور جس طرح نازل کیں ہم نے یہ آیتیں جن میں وعید ہے اسی طرح اَنْزَلْنٰهُ نازل کی ہم نے کتاب قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا قرآن زبان عربی میں وَّصَرَّفْنَا اور مکرر کیں ہم نے فِیْهِ مِنَ الْوَعِیْدِ اُس میں وعید کی آیتوں میں جیسے طوفان زلزلہ کڑک دھنس جانا صورتیں بگڑ جانا کہ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ شاید پرہیز کریں مشرک اور ڈریں اس بات سے کہ مبادا ایسا ہی عذاب اُن پر نہ نازل ہو اَوْ یُحْدِثُ یا نئی کرے قرآن لَهُمْ ذِكْرًا ۝ اُن کے واسطے کوئی نصیحت جب کہ وہ اُسے سنیں فَتَعٰلَى اللّٰهُ تو برتر ہے خدا مخلوقات کی صفتوں سے یا بزرگ تر ہے ملحدوں کے الحاد سے یا پاک تر ہے مشرکوں کے قول سے الْمَلِكُ بادشاہ جس کا حکم نافذ ہے الْحَقُّ ثابت اپنی ذات اور صفات میں یا اوصاف کمال کے لائق لکھا ہے کہ جب جبرئیلؑ امین وحی لاکر کوئی آیت حضرت رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے سامنے پڑھتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس خوف سے کہ مبادا کچھ فوت ہو جائے یا بھول جائے وہ آیت تمام کرنے سے پہلے حضرت جبرئیلؑ کے ساتھ ساتھ پڑھتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَعْجَلْ اور نہ جلدی کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِالْقُرْاٰنِ قرآن پڑھنے میں مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰۤى قبل اسکے کہ ادا کی جائے اِلَیْكَ وَحْیُهٗ تمہاری طرف اُسکی وحی ماوردی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسکے معنی یہ ہیں کہ یا رسول اللہؐ وحی نازل ہونے کے قبل

قرآن نازل کرنے کا سوال نہ کرو اور بعضوں نے یہ تفسیر کی ہے کہ تا وقتیکہ بیان و انسخ نازل نہ ہو لے مجمل قرآن خلق کو نہ پہونچاؤ اور زاد المسیر میں امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے نقل کی ہے کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو طمانچہ مارا وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قصاص کی طالب ہوئی حضرت نے چاہا کہ قصاص لینے کا حکم فرمائیں تو یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت نے وہ حکم جاری کرنے میں توقف فرمایا یہاں تک کہ آیۂ اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ نازل ہوئی تو اس آیت کے یہ معنی ہوے کہ قرآن کے موافق جب حکم کیا کرو جب وہ نازل ہو چکے وَقُلْ رَّبِّ اور کہو کہ اے میرے رب زِدْنِيْ عِلْمًا ۝ زیادہ دے مجھ کو علم احکام شرع کا یا قرآن اور اُسکے معانی کا یا میرا حفظ زیادہ کر تاکہ میں بھول نہ جاؤں وہ جو تو میری طرف وحی کرتا ہے یا دے مجھ کو ایک علم کے بعد دوسرا علم لطائف قشیری میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب کہ علم کی زیادتی طلب کی تو حق تعالیٰ نے حضرت خضر پر حوالہ فرمایا اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے طلب علم زیادہ ہونے کی دعا تعلیم فرمائی اور اپنے سوا کسی پر حوالہ نہ فرمایا تاکہ معلوم ہو جائے کہ جس نے اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ[1] کے مکتب ادب میں قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا[2] کا سبق پڑھا ہو وہ البتہ وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ[3] کے مدرسہ میں فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ[4] مستفیدوں کے گوش ہوش میں پہونچا سکتا ہے۔

نظم

علمہاے انبیا و اولیا — در دلش رخشندہ چوں شمس الضحیٰ

عالمی کاموزگارش حق بود — علم او بس کامل و مطلق بود

وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اور بیشک ہم نے وحی بھیجی اِلٰٓى اٰدَمَ آدم صفی کی طرف مِنْ قَبْلُ اس زمانہ سے پہلے اور حکم کر دیا ہم نے کہ جو درخت ہم نے تم کو منع کر دیا ہے اُسکے گرد نہ جانا اور اُسے نہ کھانا فَنَسِيَ پھر بھول گیا وہ اُس حکم کو وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ اور نہیں پایا ہم نے اُس کے واسطے عَزْمًا ۝ قصد گناہ پر یعنی قصداً اُن سے وہ صورت نہیں واقع ہوئی بلکہ خطاءً یا یہ معنی ہیں کہ وہ جو ہم نے ممانعت کر دی تھی اُس پر آدم کو صبر نہ تھا وَاِذْ قُلْنَا اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا ہم نے لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا فرشتوں کو کہ سجدہ کرو لِاٰدَمَ آدم کو سجدہ تحیت اور کرامت کا فَسَجَدُوْٓا تو سجدہ کیا سب نے اِلَّآ اِبْلِيْسَ مگر شیطان جو دور رہا ہوا ہے رحمت سے اُس نے اَبٰى ۝ انکار کیا سجدے سے فَقُلْنَا تو کہا ہم نے کہ يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا اے آدم یقینی یہ شیطان عَدُوٌّ لَّكَ دشمن ہے تیرا وَلِزَوْجِكَ اور تیری جورو کا کہ حوا ہے فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا تو چاہیے کہ نہ نکالے تم دونوں کو یعنی تمہارے نکلنے کا سبب نہ ہو مِنَ الْجَنَّةِ جنت سے فَتَشْقٰى ۝ پھر تو رنج میں پڑے یعنی جب جنت سے تو باہر جائیگا تو محنت اور مشقت سے اسباب معاش مہیا کرنے ہونگے اِنَّ لَكَ یقینی تیرے واسطے ہے بہشت اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا یہ کہ بھوکا نہیں ہوتا ہے تو اُس میں اس واسطے کہ سب نعمتیں مہیا ہیں وَلَا تَعْرٰى ۝ اور نہ تو ننگا ہوتا ہے اس لیے کہ جو لباس چاہیے موجود ہے وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا اور بیشک تو پیاسا نہیں ہوتا فِيْهَا اُس میں اس واسطے کہ چشمے اور نہریں برابر جاری ہیں وَلَا تَضْحٰى ۝ اور نہ دھوپ میں ہے تو اس واسطے کہ بہشت کا سایہ ہمیشہ پھیلا ہوا ہے بہشت کے باہر یہ صورتیں میسر نہیں ہیں فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ پھر وسوسہ ڈالا اُسکی طرف شیطان نے بعد اسکے کہ بہشت میں آیا اور حضرت حوا علیہا السلام کو دیکھا اور منت سے اُنھیں ڈرایا اور حضرت حوا نے

ع ۱۱

---

[1] ادب سکھایا مجھکو میرے رب نے پس بہتر ہوا میرا ادب سکھنا ۱۲ [2] کہ اے رب میرے زیادہ کر میرا علم ۱۲ [3] اور سکھائی تجھ کو ہم نے وہ چیز جس کا تجھ کو علم نہ تھا ۱۲
[4] پس سیکھ لیا میں نے علم اوّلین و آخرین کا ۱۲

آدم علیہما السلام سے کہا وہ بھی موت سے ڈرے اور ابلیس جو بوڑھی صورت پر ظاہر ہوا تھا اُس سے موت کا علاج پوچھا تو ابلیس نے قَالَ
یٰۤاٰدَمُ کہا کہ اے آدم شجرۃ الخلد کا میوہ کھانا اِس مرض کا علاج ہے هَلْ اَدُلُّكَ کیا دلالت کروں تجھے عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ
ہمیشگی کے درخت پر کہ جو کوئی اُس میں سے کھائے ہرگز مرے ہی نہ وَمُلْكٍ لَّا یَبْلٰى ۝ اور راہ بتاؤں تجھ کو ایسی بادشاہی کی جو
پُرانی نہ ہو یعنی زوال اُسے نہ پہونچے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہ ہاں بتادے ابلیس نے یہ راہ بتائی کہ جس درخت سے کھانے کی ممانعت
تھی وہی بتا دیا فَاَكَلَا مِنْهَا پھر کھالیا آدم اور حوا نے اُس درخت میں سے فَبَدَتْ لَهُمَا تو کھل گئیں ان دونوں کے واسطے
سَوْاٰتُهُمَا شرمگاہیں اُنکی یعنی بہشت کا لباس اُن پر سے اُتر گیا اور دونوں برہنہ ہوگئے وَطَفِقَا یَخْصِفٰنِ اور کھڑے ہوئے
اور چپکاتے تھے عَلَیْهِمَا اپنی شرمگاہوں پر مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ بہشت کے درختوں کے پتوں میں سے وَعَصٰۤى اٰدَمُ
اور خلاف کیا آدم نے رَبَّهٗ اپنے رب کے حکم کو درخت کا میوہ کھالینے میں فَغَوٰى ۝ تو بے نصیب رہا اپنے مطلوب سے کہ ہمیشہ
کی زندگی تھی پھر توبہ اور استغفار کرتے رہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ گردانا ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ پھر
برگزیدہ کر لیا اُسے اُسکے رب نے فَتَابَ عَلَیْهِ پھر قبول کی توبہ اسکی وَهَدٰى ۝ اور ہدایت کی اُسے توبہ پر ثابت
رہنے کی قَالَ اهْبِطَا فرمایا حق تعالیٰ نے آدم اور حوا علیہما السلام کو کہ اُتر جاؤ تم دونوں مِنْهَا جَمِیْعًۢا بہشت سے سب باہم
بَعْضُكُمْ بعضے تمہاری اولاد سے لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ واسطے بعض کے دشمن ہونگے جیسا کہ اب عداوت اور لڑائیاں ظاہر ہیں اور
آدم علیہ السلام اور ابلیس علیہ اللعن مخاطب ہیں تو دونوں کی ذریت میں جو عداوت ہے وہ ظاہر ہے فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ پھر اگر آئے تمہارے
پاس جب کہ تم زمین پر ہو مِّنِّیْ میرے پاس سے هُدًى ۙ ہدایت کرنے والا یا وہ چیز جو ہدایت کی سبب ہو یعنی کتاب اور رسول
فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ تو جو کوئی پیروی کریگا میری ہدایت کی فَلَا یَضِلُّ تو وہ نہ گمراہ ہوگا دُنیا میں وَلَا یَشْقٰى ۝ اور نہ رنج
میں پڑیگا آخرت میں یعنی سختی اور عذاب میں نہ مبتلا ہوگا وَمَنْ اَعْرَضَ اور جو کوئی مُنہ پھیریگا عَنْ ذِكْرِیْ ہدایت کرنے والے سے جو
میری یاد کا سبب ہے یا مُنہ پھیریگا میری کتاب سے فَاِنَّ لَهٗ تو بیشک اُسکے واسطے مَعِیْشَةً ضَنْكًا معیشت تنگ ہے اور
سخت دنیا میں یعنی حرام کمائی میں پڑجائیگا یا بُرے کام میں مبتلا ہو جائیگا یا قناعت اُس سے جاتی رہیگی اور وہ حرص کے پھندے میں پھنسیگا
اور بعضوں نے کہا ہے کہ تنگ معیشت عذاب قبر ہے یا زقوم دوزخ وَّنَحْشُرُهٗ اور حشر کرینگے ہم اس مُنہ پھیرنے والے کو یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
اَعْمٰى ۝ قیامت کے دن اندھا کہ کچھ دیکھے ہی نہ مگر جہنم کو اور اُس میں جو طرح طرح کے عذاب ہیں اور قَالَ رَبِّ وہ کہیگا کہ
میرے رب لِمَ حَشَرْتَنِیْۤ اَعْمٰى کیوں حشر کیا تو نے مجھے اندھا یعنی کس سبب سے تو نے مجھ کو اندھا حشر کیا فعل ماضی لانے میں اس طرف
اشارہ ہے کہ یہ امر یقینی واقع ہوگا وَقَدْ كُنْتُ اور حال یہ ہے کہ بیشک تھا میں بَصِیْرًا ۝ بینا جب کہ قبر سے میں نے سر نکالا تھا
قَالَ فرمائیگا حق تعالیٰ کہ كَذٰلِكَ کام ایسا ہی ہے جیسا تو نے جانا اَتَتْكَ اٰیٰتُنَا آئی تھیں تیرے پاس ہماری کتاب کی
یا ہماری قدرت کی دلیلیں اور ہماری وحدت کی نشانیاں فَنَسِیْتَهَا ۚ تو تو نے آنکھ بند کرلی اُس سے اور اُسے ترک کر دیا وَكَذٰلِكَ
اور جس طرح تو نے اُنھیں دنیا میں ترک کر دیا تھا اُسی طرح اَلْیَوْمَ تُنْسٰى ۝ آج تو ترک کر دیا گیا اور عذاب میں رہیگا وَكَذٰلِكَ جس طرح اپنی کتاب سے
مُنہ پھیرنے والے کو ہم نے جزا دی اسی طرح نَجْزِیْ جزا دیتے ہیں ہم مَنْ اَسْرَفَ اُسے جو حد سے گزرا یعنی مشرک ہو گیا وَلَمْ یُؤْمِنْۢ
بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ؕ اور نہ ایمان لایا اپنے رب کی آیتوں کا بلکہ تکذیب کی وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ عذاب آخرت کا اَشَدُّ بہت سخت ہے

اس جہان میں تنگ عیش رہنے سے وَاَبْقٰی ۝ اور بہت باقی رہنے والا ہے اس جہت سے کہ منقطع ہونے ہی کا نہیں اَفَلَمْ یَهْدِ لَهُمْ
کیا ہدایت نہ کی قریش کے مشرکوں کو اور عبرت پکڑنے کی راہ اُن پر ظاہر نہ کی اس بات نے کہ کَمْ اَهْلَكْنَا کتنے ہی ہلاک کر دیئے ہمنے قَبْلَهُمْ پہلے
اُن سے مِنَ الْقُرُوْنِ گزرے زمانوں کے لوگ جیسے قوم عاد قوم ثمود نمرود یَمْشُوْنَ چلتے تھے تجارت کے وقت فِیْ مَسٰكِنِهِمْ اپنے رہنے کی
جگہوں میں جیسے احقاف دیار حجر اور ہلاکت اور عذاب کی علامت دیکھتے تھے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک اس ہلاک کرنے میں لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں عبرت
لینے کو یا دلیلیں ہیں منکروں کے عذاب پر لِّاُولِی النُّهٰی ۝ اُن لوگوں کے واسطے جنکی عقلیں منع کرنے والی ہیں یعنی ایسی عقلیں کہ جنکو وہ عقلیں ع ۱۲
ہیں اُنکو تغافل سے منع کرتی ہیں وَلَوْلَا كَلِمَةٌ اور اگر نہ ایک بات سَبَقَتْ پہلے ہو چکی ہوتی مِنْ رَّبِّكَ تمہارے رب سے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منکروں کے عذاب کو آخرت پر پھینکیگا یا اُنکی نسل سے مومن پیدا کریگا تو لَكَانَ البتہ ہوتا عذاب لِزَامًا
لازم اُن پر کہ جب تک فنا نہ کر لیتا کسی طرح سے نہ چھوڑتا وَّاَجَلٌ مُّسَمًّی ۝ اور وقت نام رکھا گیا یہ کلمہ پر عطف ہے یعنی اگر تاخیر عذاب
اور اجل مسمّٰی کا حکم نہ ہو چکا ہوتا تو جو کچھ عاد اور ثمود پر نازل ہوا تھا وہ سب کافروں پر نازل ہوتا فَاصْبِرْ پھر صبر کرو اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ اُس بات پر جو کہتے ہیں مشرک تمہاری تکذیب اور قرآن پر طعن تا وقتیکہ حکم الٰہی پہونچے اور یہ آیت صبر آیت
سیف سے منسوخ ہے وَسَبِّحْ اور نماز ادا کرو بِحَمْدِ رَبِّكَ نماز ملی ہوئی اپنے رب کی حمد سے یعنی فجر کی نماز پڑھو کہ اُس وقت حمد کرو
خدا کی توفیق اور ہدایت پر قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قبل آفتاب نکلنے کے وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا اور قبل آفتاب ڈوبنے کے یعنی
عصر کی نماز وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ اور رات کی بعضی ساعتوں میں فَسَبِّحْ پھر نماز پڑھو یعنی مغرب اور عشا وَاَطْرَافَ النَّهَارِ
اور دن کے کناروں میں یعنی ظہر کی نماز اس واسطے اُسکا وقت زوال کے قریب ہے اور پہلے آدھے دن کا پچھلا کنارہ اور پچھلے آدھے دن کا
پہلا کنارہ ہے اور لفظ اطراف کا جمع ہونا اس واسطے ہے کہ دوسرے وقت کے شبہے سے امن ہو جائے یا دو نصفوں کے اعتبار سے تو
اُس وقت نماز ادا کرو لَعَلَّكَ تَرْضٰی ۝ شاید کہ خوش ہو یہ ترجمہ قرات حفص کے موافق ہے اور کہ نے تُرْضٰی مجہول کا صیغہ
پڑھا یعنی شاید کہ راضی کیے جاؤ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصح اقوال پر خوشنودی ایسی بزرگی کے سبب سے ہوگی جو حق تعالیٰ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائے گا اور وہ بزرگی شفاعت ہے اور وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی کا نکتہ اس قول کی تقویت کرتا ہے نظم

اُمت ہمہ جسم اند و توئی جان ہمہ	ایشان ہمہ آن تو و تو آن ہمہ
خوشنودی تو جست خداوند بہ حشر	خوشنود نہ ، مگر بہ غفران ہمہ

ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک مہمان آیا اور گھر میں ایسی کوئی چیز نہ تھی جس سے
مہمان کی صلاح ہو پس حضرت نے مجھے ایک یہودی پاس بھیجا اور فرمایا کہ اُس سے کہنا کہ محمد رسول اللہ کہتے ہیں کہ ایک مہمان ہمارے گھر میں
اُترا ہے اور میں اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جسکے سبب سے اُسکی مہمانداری کروں اس قدر آٹا ہمیں قرض دے اور رجب کا چاند
دیکھنے تک کا وعدہ کر لے جب وہ وقت آئیگا ہم قیمت بھیج دینگے جب یہ پیام میں یہودی کے پاس لے گیا تو وہ بولا کہ میں یہ معاملہ نہیں کرتا اور
آٹا قرض نہیں دیتا مگر ہاں کوئی چیز میرے پاس رہن رہے میں پھرا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حال بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ قسم
خدا کی میں آسمان میں بھی امین ہوں اور زمین میں بھی امین ہوں اگر وہ مجھ سے معاملہ کرتا تو میں ضرور اُسکا حق ادا کر دیتا پھر آپ نے اپنی زرہ مجھ کو
دی میں یہودی پاس گرو رکھ آیا اور یہ آیت حضرت کے دل مبارک کی تسلی کے واسطے نازل ہوئی وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اور ہرگز

نہ پھیلاؤ نظر اپنی آنکھوں کی یعنی نہ دیکھو اِلٰی مَا مَتَّعْنَا اُس چیز کی طرف کہ فائدہ مند کیا ہم نے بِهٖٓ اُس چیز کے سبب سے اَزْوَاجًا
مِّنْهُمْ قسموں کو کافروں میں سے جیسے بُت پرست اور اہل کتاب دی ہے ہم نے اُنھیں زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَاۙ زینت زندگی
دنیا کی کہ مال و منال ہے لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ تاکہ آزمائیں ہم اُن کو اُس میں یا اُسے اُن کے حق میں ہم فتنہ اور بلا کردیں یا قیامت کے
دن اُس کے سبب سے اُن پر ہم عذاب کریں وَرِزْقُ رَبِّكَ اور روزی دینا تمھارے رب کا تمھیں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز روز
یا یہ کہ نبوت اور ہدایت میں جو تم کو روزی دی خَيْرٌ بہتر ہے اُن کے فانی بے اعتبار مال سے وَّاَبْقٰى ○ اور بہت باقی رہنے والا ہے
کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ زہرہ درحقیقت پھول کی کلی ہے حق تعالیٰ نے دنیا کو کلی فرمایا اس واسطے کہ اُسکی تری اور تازگی دو تین روز
سے زیادہ نہیں ہوتی ذرا سی مدت میں پژمردہ اور فنا ہوجاتی ہے ۔ نظم

مالِ جہاں بباغِ تنعم شگوفہ ایست — کاوِل بجلوہ دل بربایدز اہلِ حال
یک ہفتہ نگزرد کہ فرو ریزد از درخت — برخاکِ رہ شود چو خس و خاک پائمال
اہلِ کمال ور دلِ خود جا چرا دہند — آنرا کہ دمبدم ز پی ست آفت و زوال

وَاْمُرْ اَهْلَكَ اور حکم کر اپنے لوگوں کو بِالصَّلٰوةِ نماز کا وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا اور صبر کر اُس پر یعنی ہمیشہ پڑھتے اور حکم کرتے رہو
لَا نَسْئَلُكَ نہیں چاہتے ہم تجھ سے رِزْقًا روزی دینے کو یعنی میں یہ نہیں کہتا کہ تم اپنے تئیں اور اپنے لوگوں کو روزی دو نَحْنُ
نَرْزُقُكَ ہم روزی دیتے ہیں تمھیں اور اُنھیں تو نماز کے واسطے اور اسباب نیاز مہیا کرنے کو تم فارغ البال رہو وَالْعَاقِبَةُ
اور انجام کار بہتر ہے لِلتَّقْوٰى ○ متقیوں کو تبیان میں حضرت ابن سلام رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے بعضے لوگوں کو تکلیف پہونچتی تو آپ اُن کو نماز پڑھنے کا حکم فرماتے اور اُن کے سامنے یہ آیت پڑھ دیتے وَقَالُوْا اور کہا مکہ کے مشرکوں
نے کہ لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ کیوں نہیں لاتا ہمارے لیے کوئی آیت مِّنْ رَّبِّهٖ اپنے رب کے پاس سے یعنی جو کچھ ہم طلب کرتے ہیں
وہ معجزہ نہیں ظاہر کرتا اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ کیا نہیں آئی اُن کے پاس بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ○ خبر اُس چیز کی جو
اگلی کتابوں میں ہے انبیا علیہم السلام کی تکذیب کے سبب سے عذاب آنا اور معجزے ظاہر ہونے کے بعد جن لوگوں نے اپنی خواہش کے
موافق معجزوں کی فرمائش کی اُن کا ہلاک ہوجانا یا یہ کہ نہیں آئی اُن کے پاس یعنی توریت اور انجیل میں حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی صفت اور اُن کے قدوم کی بشارت جو مذکور ہے وہ اہل کتاب سے کیا اُنھوں نے نہیں سُنی اور حقیقت یہ ہے کہ جب اُنھوں نے
معجزہ طلب کیا جو حق تعالیٰ نے بڑے معجزے یعنی قرآن کے سبب سے اُن کو الزام دیا اور فرمایا کہ اُنکے پاس کیا کھلا ہوا بیان نہیں آیا ہے جو اُن
سب باتوں کا خلاصہ ہے جو اور آسمانی کتابوں میں تھیں اور یہ کھلا ہوا بیان یعنی قرآن جو شخص اُن کے پاس لایا وہ اُمی ہے جس نے کتابیں
نہ دیکھیں نہ سُنیں نہ کسی سے تعلیم لی اور عرب کے سب فصیح اُسکی ایک سورت کے مثل بنانے میں عاجز ہیں تو ایسا کھلا معجزہ موجود ہوتے ہوے
اور نشانی ڈھونڈھنا عین عناد اور انکار ہے وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ اور اگر ہم ہلاک کردیتے مکہ کے کافروں کو بِعَذَابٍ
کسی عذاب کے سبب سے اُنکے کفر کے باعث اپنے پاس سے بھیجکر مِّنْ قَبْلِهٖ محمد کو مبعوث کرنے سے قبل یا قرآن نازل کرنے کے قبل تو
لَقَالُوْا رَبَّنَا البتہ کہتے کہ اے ہمارے رب لَوْلَآ اَرْسَلْتَ کیوں نہ بھیجا تو نے اِلَيْنَا رَسُوْلًا ہماری طرف رسول کہ ہمیں
تیری طاعت کی طرف پکارتا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ پھر ہم پیروی کرتے تیری آیتوں کی جو اُس رسول کے ساتھ تو بھیجتا مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ

پہلے اس سے کہ ذلیل ہوں ہم دُنیا میں قتل اور قید ہو کر وَنَخْزٰى ○ اور رُسوا ہوں ہم قیامت کے دن آگ میں داخل ہونے کے سبب سے تو ہم نے حجت تمام کرنے کو اُن کے پاس پیغمبر اور قرآن بھیجا کہ وہ ایمان لائیں اور وہ نہ ایمان نہ لائے قُلْ كُلٌّ کہہ کہ ہر ایک ہم میں اور تم میں مُّتَرَبِّصٌ منتظر ہے کہ انجام میں دوسرے کا کیا حال ہوتا ہے تم ہماری خرابی کے امیدوار ہوا اور ہم تم پر سختی ہونے کے منتظر ہیں فَتَرَبَّصُوْا تو امیدوار رہو اور انتظار کھینچو فَسَتَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے کہ جانو گے یعنی قیامت میں معلوم ہو جائیگا کہ حقیقت میں مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ کون لوگ ہیں سیدھی راہ والے وَمَنِ اهْتَدٰى ۝ع اور کون راہ پایا ہوا ہے حق کی طرف اس سے حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں کہ راہ پائے ہوئے بھی ہیں اور راہ دکھانے والے بھی۔ بیت

راہ دان و راہ بین و راہبر | درحقیقت نیست جز خیر البشر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ بِعَدَدِ مَا فِيْ جَمِيْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَبِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا

ع

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ مِائَةٌ وَّاثْنَا عَشْرَ اٰيَةً
سورۂ انبیاء مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ ایک سو بارہ آیتیں ہیں

رکوعاتھا ۷ کلماتھا ۱۱۸۷ حروفہا ۱۵۴

الجزء السابع عشر ۱۷

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ قریب آگیا لوگوں کے واسطے اُنکے اعمال کے محاسبے کا وقت یعنی قیامت کا دن اور بعضوں نے کہا ہے کہ لوگوں سے مراد مکہ کے کافر ہیں یعنی نزدیک ہے اُنکے مواخذہ اور سزا کا وقت کہ وہ جنگ بدر کے دن قتل اور گرفتاری ہے وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ اور وہ غفلت میں ہیں حساب اور مواخذہ سے مُّعْرِضُوْنَ ○ انکار کرنے والے اُس میں فکر کرنے سے یا مُنہ پھیرنے والے ہیں توبہ کرنے اور آگاہ ہونے کی راہ سے مَا يَاْتِيْهِمْ نہیں آتی اُنکے پاس مِّنْ ذِكْرٍ کوئی نصیحت مِّنْ رَّبِّهِمْ اُن کے رب کے پاس سے مُّحْدَثٍ نئی بھیجی ہوئی اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ مگر سُنتے ہیں اُسے پیغمبر سے وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ○ حال آنکہ وہ کھیل کرتے ہیں اُسکے ساتھ اور ہنسی اُس نصیحت کو سُن کر لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ اُس حال میں کہ اُنکے دل مشغول ہیں اور ہی چیز کے ساتھ یعنی قرآن کے معنی اور حقائق میں غور اور فکر کرنے سے غافل ہیں سُلمی نے ابوبکر وراق رحمہما اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ قلب لاہی وہ دل ہے جو دنیا کے مال سے مشغول اور عقبیٰ کے احوال سے غافل ہو وَاَسَرُّوا النَّجْوَى اور پوشیدہ رکھتے ہیں کافر اپنا بھید کہنا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا جنھوں نے ظلم کیا اپنے اوپر شرک اور گناہ کر کے هَلْ هٰذَا کیا ہے یہ شخص جو تم کو دعوت کرتا ہے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا بَشَرٌ مگر آدمی مِّثْلُكُمْ مثل تمھارے کھانے پینے آنے جانے میں تو اُسے رسول نہ ہونا چاہیئے بلکہ فرشتہ رسول ہو اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ کیا لاتے ہو تم جادو یعنی اُسکا سحر تم مان لیتے ہو کافروں کا اعتقاد یہ تھا کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ کلام اللہ اُن پر پڑھتے ہیں وہ سحر ہے تو اُنھوں نے چھپا کر باہم مشورہ کیا اور ایک دوسرے سے بولا کہ تم جانتے ہو جو کچھ وہ پڑھتا ہے وہ سحر ہے وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ○ اور تم دیکھتے ہو کہ وہ آدمی ہے تمھارے مثل اور فرشتہ نہیں ہے تو کیا فکر کرتے ہو جس سے اُسکا کام بگڑے حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اُس مشورے سے خبر دی اور فرمایا کہ قٰلَ کہا پیغمبر نے کافروں کے جواب میں اور بعضوں نے قُلْ امر کا صیغہ پڑھا ہے یعنی حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا کہ کافروں کے جواب میں کہہ کہ رَبِّيْ میرا رب يَعْلَمُ الْقَوْلَ جانتا ہے بات ہر بات کرنیوالے کی

فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ آسمان اور زمین میں علانیہ کہیں یا چھپا کر وَهُوَ السَّمِيعُ اور وہ ہے سننے والا کافروں کی بات
الْعَلِيمُ ○ جاننے والا ان کے دلوں کی بات بَلْ قَالُوا بلکہ کہا کافروں نے کہ قرآن أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ باتیں ہیں جیسے
خواب پریشان یعنی ہر جگہ سے پراگندہ اور وہ ایسا بھی نہیں بَلِ افْتَرَاهُ بلکہ بندش کر لیا ہے اپنی طرف سے اور افترا کیا ہے خدا پر
اور وہ ایسا بھی نہیں بَلْ هُوَ شَاعِرٌ بلکہ وہ شاعر ہے شعر کہتا ہے اور سننے والے کے خیال میں محض بے حقیقت مضمون جماتا ہے
حاصل یہ کہ کافر لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب میں مضطرب اور متحیر ہو کر کبھی تو آپ کو ساحر کہتے کبھی شاعر کبھی مفتری کبھی اُلٹی سیدھی
پریشان باتیں کرنے والا اور پھر یہ بھی کہتے کہ جیسا ہم کہتے ہیں اگر ایسا نہیں فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ تو چاہیے کہ لائے ہمارے واسطے کوئی درست
معجزہ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ○ جیسا معجزہ دے کر بھیجے گئے تھے اگلے پیغمبر جیسے اونٹنی عصا یدِ بیضا مُردے جلانا تو حق تعالیٰ نے
فرمایا کہ مَا آمَنَتْ نہیں ایمان لائے کُھلے ہوئے معجزوں پر اُنکی فرمائش کرنے کے بعد قَبْلَهُمْ مکہ والوں سے پہلے مِنْ قَرْيَةٍ
أَهْلَكْنَاهَا کسی شہر والے کہ ہلاک کر دیا ہم نے انھیں یعنی اگلی امتوں نے معجزے مانگے اور وہ معجزے ظاہر ہونے کے بعد ایمان نہ لائے
تو انکار اور تکذیب کے سبب ہلاک ہو گئے أَفَهُمْ کیا مکہ کے سردار يُؤْمِنُونَ ○ ایمان لائیں گے اگر ہم وہ معجزے ظاہر
کر دیں یعنی چونکہ اگلے مشرکوں کی بہ نسبت یہ بڑے سخت دل اور جھگڑالو ہیں تو معجزے دیکھنے پر بھی ہرگز ایمان نہ لائیں گے وَمَا أَرْسَلْنَا
اور نہیں بھیجا ہم نے قَبْلَكَ پہلے تجھ سے کوئی پیغمبر إِلَّا رِجَالًا نُوحِي مگر اُن مردوں کو کہ وحی بھیجی ہم نے آور کبریٰ نے یہ وحی پڑھا ہے
یعنی وحی بھیجی گئی إِلَيْهِمْ اُن کی طرف یعنی کوئی پیغمبر فرشتہ نہ تھا سب آدمی ہی تھے تاکہ ہمجنس ہونے کے سبب اُن میں اور اُنکی امتوں
میں فائدہ لینا اور فائدہ دینا ظاہر ہو فَاسْأَلُوا تو پوچھ لو یہ بات کہ انبیا آدمی تھے یا فرشتہ أَهْلَ الذِّكْرِ اہل کتاب سے جو انبیا کا
حال جانتے ہیں إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ○ اگر ہو تم نہیں جانتے کہ رسول آدمی ہونا چاہیے اور تم نے اعتقاد جما لیا ہے کہ پیغمبر کے
واسطے کھانا پینا کیونکر ہو گا وَمَا جَعَلْنَاهُمْ اور ہم نے نہیں کیا پیغمبروں کو جَسَدًا ایسے جسم والا کہ لَا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ
نہ کھائیں کھانا وَمَا كَانُوا اور نہ تھے خَالِدِينَ ○ باقی رہنے والے دُنیا میں کہ مریں ہی نہ ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ پھر
سچ کر دیا ہم نے اُن کا وعدہ یعنی یہ وعدہ جو ہم نے اُن سے کیا تھا کہ موحد غالب ہونگے اور مشرک مغلوب فَأَنْجَيْنَاهُمْ پھر نجات دی ہم نے
انبیا کو وَمَنْ نَشَاءُ اور جسے ہم نے چاہا مومنوں میں سے یا اُن لوگوں کو جنھیں باقی رکھنے میں کچھ حکمت تھی وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ○
اور ہلاک کیا ہم نے فضول کام کرنے والوں اور فضول بات کہنے والوں کو لَقَدْ أَنْزَلْنَا بیشک بھیجی ہم نے إِلَيْكُمْ تمھاری طرف
اے گروہ قریش كِتَابًا فِيهِ ایسی ایک بات جس میں ہے ذِكْرُكُمْ تمھارا شرف نامہ اور تمھارا آوازہ اور شہرہ یا تمھارے واسطے
نصیحت أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ کیا تم نہیں دریافت کر لیتے یا تم یہ نہیں سمجھتے کہ اسکا ایمان لاؤ اور یہ آیت قرآن والوں کو بڑی بزرگی ع
کی بات ہے اور یہ خبر کہ أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ اس بات کی تائید کرتی ہے۔ **مثنوی**

اہل قرآنند اہل اللہ بس — اندر ایشان کے رسد ہر بلہوس
اہل باشد جنس و جنسِ ایں کلام — نیست جز مرغے کہ بر پرّد ز دام
ہر کہ اندر دام نفس ست و ہوا — اہل شیطان ست نے اہلِ خدا

لکھا ہے کہ ملک شام میں ایک گانوں تھا کہ اُسے حضور یا حضورا کہتے تھے حق تعالیٰ نے وہاں ایک پیغمبر بھیجا اُن گانوں والوں نے سرکشی اور

اور عداوت کی راہ سے اُسے قتل کر ڈالا پس اللہ کے غضب نے بخت نصر کو اُن پر بادشاہ مقرر کیا یہاں تک کہ اُس نے اُن لوگوں کو قتل کرنا شروع کیا اور آسمان سے ندا آئی کہ اے انبیا کے قصاص لینے والے آؤ کہ اب تمھارا وقت آگیا تو وہ لوگ نادم ہوئے اُس وقت ندامت نے کچھ فائدہ نہ دکھایا سب کے سب ہلاک ہو گئے جیسا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ **وَكَمْ قَصَمْنَا** اور کتنے ہلاک کیے ہم نے **مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ** گانوں والوں میں سے جو تھے **ظَالِمَةً** ظالم یعنی ہم نے ہلاک کر دیے اور عذاب میں گرفتار کیے شہر اور گانوں اُن کے جو شرک کے سبب سے ظالم تھے **وَّاَنْشَاْنَا** اور پیدا کیے ہم نے **بَعْدَهَا** اُس موضع کو تباہ اور ہلاک کرنے کے بعد **قَوْمًا اٰخَرِيْنَ** ○ ایک گروہ اوروں میں سے اُنکی جگہ پر یہ بیان فرما کر حق تعالیٰ کفار عرب کو تہدید کرتا ہے کہ جو قادر اگلوں کو ہلاک کر دینے میں عاجز نہ تھا وہ پیچھے آئے ہوؤں کو ہلاک کر ڈالنے کی بھی قدرت رکھتا ہے **فَلَمَّآ اَحَسُّوْا** پھر جس وقت کہ اُن گانوں والوں یعنی حضوریوں نے دریافت کیا اور پایا **بَاْسَنَآ** ہمارا عذاب اور آنکھوں سے دیکھ لیا کہ بخت نصر کے لشکر نے اُنھیں گھیر لیا تو **اِذَا هُمْ** ناگاہ وہیں وہ **مِنْهَا** اُس گانوں سے **يَرْكُضُوْنَ** ○ بھاگتے تھے اور اپنے چار پائے جلدی ہنکائے لیے جاتے تھے تو فرشتوں نے ہنسی کے طور پر کہا کہ **لَا تَرْكُضُوْا** نہ جاؤ اور قدم نہ ہلاؤ اور خدا کے عذاب سے نہ بھاگو **وَارْجِعُوْٓا** اور پھر و **اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ** اُس چیز کی طرف کہ نعمت اور راحت دیے گئے اُس چیز میں **وَمَسٰكِنِكُمْ** اور پھر آؤ اپنے گھروں میں **لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ** ○ شاید تم پوچھے جاؤ یعنی تمھارے پیغمبر کے قتل کی کیفیت تم سے پوچھیں جب حضور کے رہنے والوں نے عذاب کے آثار دیکھے اور نجات کی کوئی راہ نہ پائی تو **قَالُوْا** بولے کہ **يٰوَيْلَنَآ** اے وائے ہم پر **اِنَّا كُنَّا** بیشک ہم تھے **ظٰلِمِيْنَ** ○ ظلم کرنے والے اپنی جان پر کہ پیغمبر کو ہم نے قتل کر ڈالا **فَمَا زَالَتْ** تو ہمیشہ تھا **تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ** یہ پکارنا اُنکا یعنی یا ویلنا کہتے رہے **حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ** اُس وقت تک کہ کر دیا ہم نے اُنھیں **حَصِيْدًا** گھاس چھیلی ہوئی یعنی جس طرح کھرپی سے گھاس کاٹتے ہیں اُسی طرح اُنھیں تلوار سے کاٹ ڈالا اور کر دیا ہم نے اُنھیں **خٰمِدِيْنَ** مرے مرجھائے ہوئے **وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ** اور نہیں پیدا کیا ہم نے آسمان اور زمین کو **وَمَا بَيْنَهُمَا** اور اُسے جو کچھ اُن دونوں میں ہے **لٰعِبِيْنَ** ○ اُس حال میں کہ ہم کھیلنے والے تھے یعنی یہ چیزیں ہم نے کھیل کے طور پر نہیں پیدا کیں بلکہ نگاہ والوں کی بصیرت اور سمجھ والوں کی دھیان کے واسطے انواع و اقسام کے عجائب غرائب کے ساتھ ہم نے پیدا کیا ہے۔ **بیت**

بنگر بچشم فکر کہ از عرش تا بہ فرش
در ہیچ ذرہ نیست کہ سری عجیب نیست

لَوْ اَرَدْنَآ اگر چاہتے ہم **اَنْ نَّتَّخِذَ** یہ کہ اختیار کر لیں ہم **لَهْوًا** وہ چیز جس سے کھیلتے ہیں اور جسے دیکھنے سے خوش ہوتے ہیں جیسے جورو لڑکے تو **لَّاتَّخَذْنٰهُ** ضرور اختیار کر لیتے ہم **مِنْ لَّدُنَّآ** اپنی قدرت کی جہت سے یا اپنے پاس سے یعنی ایسے طور پر جو ہماری شان کے لائق ہوتا اختیار کر لیتے ہم **اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ** ○ اگر ہوتے ہم کرنے والے اس کام کو **بَلْ** انکار ہے کھیل اختیار کرنے سے اور تنزیہ ہے جورو لڑکے سے یعنی ہم لہو و لعب ہرگز نہیں اختیار کرتے بلکہ **نَقْذِفُ بِالْحَقِّ** ڈالتے ہیں ہم حق کو کہ خیر ہے **عَلَى الْبَاطِلِ** باطل پر یعنی لہو و لعب پر یا اسلام کو ہم کفر پر مسلط کرتے ہیں **فَيَدْمَغُهٗ** پھر توڑ ڈالتا ہے حق باطل کو **فَاِذَا هُوَ** تو وہیں وہ لہو و لعب یا کفر **زَاهِقٌ** محو اور زائل ہو گیا ہوتا ہے **وَلَكُمُ الْوَيْلُ** اور تمھارے واسطے ہے ویل یہ حسرت اور یہ ندامت کا کلمہ ہے یا تمھارے واسطے ہے عذاب کی شدت **مِمَّا تَصِفُوْنَ** ○ اُس چیز کے سبب سے کہ وصف کرتے ہو خدا کو اُس وصف کے ساتھ جو نہ چاہیے

کہ وہ جورو لڑکے اختیار کر لیتا ہے وَلَهٗ اور اُسکے واسطے ہے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی آسمانوں میں ہے روحانیات
وَالْاَرْضِ اور جو کوئی زمین میں ہے جسمانیات یعنی آسمان اور زمین والے سب اُسی کے مخلوق اور مملوک ہیں وَمَنْ عِنْدَهٗ
اور جو لوگ اُسکے پاس ہیں یعنی ملائکہ آسمانوں والوں کو الگ کر کے ذکر کرنا اُنکی تعظیم کی جہت سے ہے یعنی فرشتے جو درگاہ الٰہی کے مقرب
ہیں اور جن کو تم پوجتے ہو لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ نہیں سرکشی کرتے عَنْ عِبَادَتِهٖ اُسکی بندگی سے وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝
اور کچھ تھکتے بھی نہیں اور عبادت سے ذرا بھی باز نہیں رہتے يُسَبِّحُوْنَ پاکی بیان کرتے ہیں حق تعالیٰ کی یا نماز ادا کرتے ہیں
یا حمد کرتے ہیں الَّيْلَ وَالنَّهَارَ رات دن یعنی امر الٰہی کی تعظیم میں برابر گزارتے ہیں لَا يَفْتُرُوْنَ ۝ سُست اور ضعیف
نہیں ہوجاتے اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً کیا ٹھہرا لیے کافروں نے جھوٹے خدا مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی وہ خدا جو
زمین کے اجزا سے بنائے گئے ہیں جیسے سونے چاندی لکڑی پتھر کے یعنی اُنھوں نے جو خدا ٹھہرا لیے ہیں کیا قدرت سے هُمْ يُنْشِرُوْنَ
وہ زندہ کرتے ہیں مُردے حق تعالیٰ مشرکوں کی نادانی بیان فرماتا ہے یعنی تم بتوں کو خدا کہتے ہو اور خدائی کو یہ بات لازم ہے کہ ممکنات پر
قدرت رکھتا ہو اور تم جانتے ہو کہ بتوں کو قدرت نہیں ہے تو با وصف اُنکی عاجزی کے تم اُنکی پرستش سے ہاتھ نہیں کھینچتے لَوْ كَانَ
اگر ہوں فِيْهِمَآ زمین آسمان میں اٰلِهَةٌ بہت سے خدا جو اُن کے کاموں کی تدبیر کریں اِلَّا اللّٰهُ اللہ کے سوا تو لَفَسَدَتَا
ضرور تباہ ہو جاتے آسمان اور زمین اور کام خراب ہو جاتے اس واسطے کہ اگر سب خدا کسی مُراد میں موافق ہوتے تو ایک مقدور پر بہت
سی قدرتیں طاری ہو جاتیں اور اگر کسی کام میں مخالفت کرتے تو وہ کام توقف میں بے بنا پڑا رہتا تو تمام عالم کا تدبیر کرنے والا ایک ہی
چاہیئے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا نہیں۔ نظم

جملہ ضعیف اند و توانا توئی ۔۔۔ در دو جہاں قادر و یکتا توئی
جز تو کہ یارد کہ انا الحق زند ۔۔۔ چوں قدمت بانگ بر ابلق زند

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ تو پاکی بیان کر پاکی بیان کرنا خدا کے واسطے جو رَبِّ الْعَرْشِ رب ہے عرش کا عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝
اُس چیز سے جو وہ وصف کرتے ہیں جورو لڑکے اختیار کر لینے سے لَا يُسْئَلُ نہ پوچھا جائیگا خدا عَمَّا يَفْعَلُ اُس چیز سے جو وہ کرتا ہے اپنی
عظمت کے سبب سے اور اس وجہ سے کہ خدائی میں اکیلا ہے یا اس باعث سے کہ جو کچھ وہ کرتا ہے عین حکمت اور صواب ہے وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ
اور وہ یعنی سب بندے پوچھے جائیں گے یعنی وہ کام جو وہ کرتے ہیں اس وجہ سے پوچھے جائینگے کہ مملوک ہیں اور مملوک کو ضرور ہے کہ اپنی باتوں اور
کاموں کا حساب مالک کے ساتھ درست کرے اَمِ اتَّخَذُوْا کیا ٹھہرا لیے اُنھوں نے مِنْ دُوْنِهٖٓ خدا کے سوا اٰلِهَةً بہت سے خدا
حالانکہ اُنھیں حکم یہی تھا کہ فقط اللہ کو خدا پکڑو قُلْ هَاتُوْا کہہ کہ لاؤ بُرْهَانَكُمْ اپنی دلیل اللہ کے سوا اور بہت سے خدا ٹھہرا لینے پر
عقلی یا نقلی هٰذَا یہ ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ یاد کرنے کی چیز اُن لوگوں کی ہے جو میرے ساتھ ہیں میری اُمت میں سے یعنی قرآن
وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ اور یاد کرنے کی چیز اُن لوگوں کی جو مجھ سے پہلے تھے یعنی توریت اور انجیل اور سب آسمانی کتابیں دکھاؤ اور جو
لوگ وہ اگلی کتابیں جانتے ہیں اُن سے پوچھو کہ جتنی کتابیں نازل ہوئیں اُن سب میں توحید کا حکم اور شرک کی ممانعت ہے بَلْ اَكْثَرُهُمْ
بلکہ بہتیرے کافر یعنی وہ سب کے سب لَا يَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ نہیں جانتے حق کو اور حق و باطل میں تمیز نہیں کر سکتے فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝
تو وہ انکار کرنے والے ہیں خدا پر ایمان لانے اور اُسکے رسولؐ کی متابعت کرنے سے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اور نہیں بھیجا

ہم نے پہلے تجھ سے مِنْ رَّسُوْلٍ کوئی رسول اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ مگر وحی کی ہم نے اُسکی طرف آور بکر نے یُوْحٰی پڑھا ہے یعنی وحی
کی گئی اُسکی طرف کہ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ بیشک نہیں ہے کوئی خدا برحق اِلَّآ اَنَا مگر میں فَاعْبُدُوْنِ تو میری ہی عبادت کرو
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ اور کہا اُنھوں نے کر پیدا کرلیے خدا نے جو بڑا مہربان ہے وَلَدًا فرزند یعنی ملائکہ اُس کی اولاد ہیں
سُبْحٰنَهٗ پاک ہے وہ اِس بات سے بَلْ عِبَادٌ بلکہ فرشتے بندے ہیں مُّكْرَمُوْنَ بزرگی دیے گئے اور نوازے
ہوئے لَا یَسْبِقُوْنَهٗ نہیں پیشی کرتے خدا پر بِالْقَوْلِ بات کہ کر یعنی اُسکی بے اجازت بات نہ کہو اِس کلام سے یہ مراد ہے کہ کافر یہ
اُمید منقطع کریں کہ فرشتے اُنکی شفاعت کریں گے یعنی خدا کے بے اذن فرشتے ہرگز شفاعت نہیں کر سکتے وَهُمْ بِاَمْرِهٖ اور وہ خدا کے حکم سے
یَعْمَلُوْنَ ○ کام کرتے ہیں یَعْلَمُ جانتا ہے خدا مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ جو کچھ اس سے پہلے وہ کر چکے ہیں وَمَا خَلْفَهُمْ
اور جو کچھ اسکے بعد کرینگے وَلَا یَشْفَعُوْنَ اور درخواست نہیں کرتے اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی مگر اُس شخص کے واسطے جس کے لئے
خدا پسند کرے شفاعت یا اُس کے واسطے جو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ شفاعت
کرنے والے اُسی کی شفاعت کرینگے جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے یعنی جس نے دُنیا میں کلمہ طیب زبان سے کہا اور دل سے
اُس کی تصدیق کی اُن کی شفاعت واجب ہوگی وَهُمْ اور فرشتے مِّنْ خَشْیَتِهٖ خوف سے عذاب آلہی کے مُشْفِقُوْنَ
تھراتے ہیں یا خدا کی ہیبت اور عظمت سے ڈرتے ہیں وَمَنْ یَّقُلْ مِنْهُمْ اور جو کوئی کہے ملائکہ میں سے یا تمام مخلوقات میں سے کہ
اِنِّیْٓ اِلٰهٌ بیشک میں خدا ہوں مِّنْ دُوْنِهٖ اللہ کے سوا فَذٰلِكَ تو وہ کہنے والا نَجْزِیْهِ جزا دیں گے ہم اُسے
جَهَنَّمَ دوزخ كَذٰلِكَ جس طرح خدائی کے دعوی کرنے والے کو ہم جزا دیتے ہیں اُسی طرح نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ○ ع ۲ ۱۹
جزا دیں گے ہم ظالموں کو جنھوں نے اُن دعوی کرنے والوں کی پرستش کرکے اپنے اوپر ظلم کیا اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا کیا
نہیں دیکھا یعنی نہیں جانا اُنھوں نے جو ایمان نہیں لائے اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یہ کہ آسمان اور زمین كَانَتَا رَتْقًا
دونوں تھے بندھے ہوئے یعنی مجتمع مراد یہ ہے کہ ایک حقیقت میں تھے فَفَتَقْنٰهُمَا پھر کھول دیا ہم نے اُنھیں ایک سے دوسرے کو
قسم کرکے اور تمیز دے کر یا سب آسمان ایک ہی آسمان تھا اُسے مختلف حرکتیں دے کر کتنے آسمان ہم نے بنا دیے اور ایک زمین کو بھی طبقوں
کی کیفیتیں اور حال مختلف ہونے کے سبب سے کئی قسم کی ہم نے کر دی یا زمین آسمان ایک میں چپکے اور جمے تھے اور اُن کے بیچ میں فرق نہ تھا
ہم درمیان میں ہوا لائے اور اُنھیں ایک کو دوسرے سے ہم نے الگ کر دیا زاد المسیر میں یہ معنی لکھے ہیں کہ ایک زمین سے ہم نے چھ طبقے
نکالے تو سات طبقے ہوگئے اور ایک آسمان سے چھ نکالے تو سات ہوگئے اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ آسمان بندھا تھا اور اس سے پانی نہ برستا تھا اور زمین بندھی
تھی اور اُس پر گھاس نہ اُگتی تھی ہم نے اُسے تو مینہ کے سبب سے اور اِسے گھاس کے سبب سے کھول دیا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ اور کیا ہے
ہم نے پانی سے كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ہر چیز کو جو زندہ ہے یعنی سب حیوانوں کو ہم نے پانی سے بنایا ہے اِس واسطے کہ جن چیزوں سے یہ بنے
اُن میں سب سے زیادہ پانی ہی ہے اور اُن کا پانی سے احتیاج رکھنا اور پانی سے نفع لینا سب پر ظاہر ہے یا ہم نے نطفہ سے پیدا کیا یا ہم نے
پانی کو ہر زندے کی زندگی کا سبب کر دیا اور کل کا لفظ یہاں اکثر کے معنی میں ہے عموم کے واسطے نہیں اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ○ کیا پھر نہیں ایمان
لاتے مشرک باوجود ان کھلی ہوئی نشانیوں کے وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ اور پیدا کیے ہم نے زمین میں رَوَاسِیَ پہاڑ اونچے
اونچے اَنْ تَمِیْدَ بِهِمْ تا کہ نہ ہلے زمین اور آدمیوں کو تباہ اور ہلاک نہ کر دے وَجَعَلْنَا فِیْهَا اور بنائیں ہم نے زمین میں

پہاڑوں کے درمیان فِجَاجًا سُبُلًا راہیں کشادہ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ ○ تاکہ وہ راہ پائیں سفروں میں اور اپنی منزلوں پر پہونچیں وَجَعَلْنَا السَّمَاءَ اور کردیا ہم نے آسمان کو سَقْفًا مَّحْفُوظًا چھت حفاظت کی ہوئی گر پڑنے سے یا وقت معلوم تک نیست و نابود ہو جانے سے یا ہُوا میں بے ستون محفوظ وَهُمْ اور کافر عَنْ آيَاتِهَا ہماری نشانیوں سے جو آسمان میں ہیں اور اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ بنانے والا موجود ہے اور ایک ہی ہے اور اُسکی قدرت کاملہ کھلی ہوئی ہے مُعْرِضُونَ ○ منھ پھیرے ہوئے ہیں یعنی جس قدر ہماری نشانیاں دیکھتے ہیں انکار اُن کا بڑھتا جاتا ہے وَهُوَ الَّذِي اور وہ وہ ہے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ پیدا کی رات اندھیری تاکہ اُس میں آرام پائیں اور دن روشن تاکہ اُس میں کمائی کرنے کو چلیں پھریں وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور پیدا کیے آفتاب ماہتاب كُلٌّ ہر ایک اُن میں سے فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ○ ایک آسمان میں تیرتے ہیں یعنی آسمان پر اس طرح دوڑتے ہیں جیسے پیراک پانی پر دوڑتا ہے اور کشف الاسرار میں ہے کہ اہل اشارات کے نزدیک رات دن عارفوں کا قبض اور بسط ہے کبھی تو کسی کو قبض کے قبضہ میں لے لیتا ہے تو جلال کے سبب سے اُسے جوش آتا ہے اور کبھی کسی کو بسط کے فرش پر بٹھاتا ہے تو جمال کی بدولت وہ اقبال پاتا ہے اور آفتاب صاحبِ توحید کا نشان ہے کہ ایک حال پر روشن ہے نہ بڑھتا ہے نہ گھٹتا ہے اور ماہتاب اہل تلوین کا نشان ہے کبھی گھٹتا ہے کبھی بڑھتا ہے کبھی وحدت کا نور ظاہر ہونے سے غائب ہو جاتا ہے اور کبھی جامعیت کے رموز کھلنے سے بدر کامل ہو جاتا ہے گویا حضرت شاہ قاسم انوار قدس سرہ کے کلام حقائق انجام میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ فرد

زبیم سوز ہجرانت زمو باریک تر گردم چو روز وصل یاد آرم شوم در حال زاں فربہ

اور حضرت مولانا روم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ نظم

چوں روے برتابی زمن گردم ہلالے ممتحن ور روے سوے من کنی چوں بدر بے نقصاں شوم

تو آفتابے من چو مہ گرد تو گردم روز و شب گہ در محاق انجم زتو گہ شمع نور افشاں شوم

لکھا ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن گمراہی کی وجہ سے کہتے تھے کہ نَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ یعنی ہم یہ انتظار کرتے ہیں کہ حوادث کی آندھی آئے اور محمدؐ کے یاروں کو متفرق کر کے اُسے ہلاکت میں ڈال دے تو اپنے حبیب کی تسلی کے واسطے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ اور ہم نے نہیں دیا کسی آدمی کو مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ تجھ سے پہلے ہمیشہ رہنا دنیا میں أَفَإِن مِّتَّ کیا اگر تم اے محمدؐ مر جاؤ فَهُمُ الْخَالِدُونَ ○ تو وہ یعنی جو تمھاری موت کے منتظر ہیں ہمیشہ رہینگے اور موت سے نجات پائینگے ایسا نہیں كُلُّ نَفْسٍ ہر جی دنیا میں ذَائِقَةُ الْمَوْتِ چکھنے والا ہے موت جو پیدا ہوا وہ ضرور فنا ہوگا۔ بیت

ہر کہ آمد بہ جہاں اہل فنا خواہد بود آنکہ پائندہ و باقیست خدا خواہد بود

وَنَبْلُوكُم اور ہم آزماتے ہیں تمھیں بِالشَّرِّ برائی کے ساتھ یعنی بلاؤں اور مصیبتوں میں گرفتار کر کے وَالْخَيْرِ اور بھلائی کے ساتھ یعنی نعمتیں اور بخششیں دے کر فِتْنَةً آزمانا یہ مفعول مطلق لفظ فعل کے خلاف ہے اور اسکے معنی یہ ہیں کہ ہم تمھارے ساتھ آزمائش کرنے والوں کا معاملہ کرتے ہیں سختی اور آسانی مفلسی اور تونگری میں تاکہ صبر اور بے صبری اور شکر اور ناشکری میں ہر ایک کا مرتبہ اہل عالم کو معلوم ہو جائے وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ○ اور ہماری طرف پھیرے جاؤ گے اور اعمال کے موافق جزا پاؤ گے لکھا ہے کہ ایک دن حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے سرداروں کی ایک جماعت کے سامنے سے گزرے اُن میں سے ابوجہل بے ادبی کی

راہ سے ہنسا اور بولا کہ یہ بنی عبدمناف کا بیٹا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور جب دیکھتے ہیں تمہیں
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ لوگ جو نہیں ایمان لائے ہیں تو اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ نہیں لیتے تمہیں اِلَّا هُزُوًا مگر ہنسا گیا یعنی وہ
ہنسی کی راہ سے تم کو نبی کہتے ہیں اور آپس میں کہتے ہیں کہ اَهٰذَا الَّذِيْ کیا یہی ہے جو ہمیشہ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ یاد کرتا ہے تمہارے
خداؤں کو برائی اور مذمت کے ساتھ وَهُمْ اور حال یہ ہے کہ کافر بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ خدا کو یاد کرنے اور اُسے ایک جاننے پر یا قرآن کے
ساتھ یا رحمان کے نام پر هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ وہ نہیں ایمان لاتے ہیں تو ہنسے جانے اور مسخرے بننے کے لائق وہی ہیں خُلِقَ
الْاِنْسَانُ پیدا کیا گیا ہے انسان مِنْ عَجَلٍ جلدی سے یہ کمال درجے کا مبالغہ ہے یعنی کاموں میں بہت جلدی کرنے اور دیر
کم کرنے سے گویا کہ جلدی ہی سے انسان پیدا ہوا ہے اور اُسکی جلد بازیوں میں سے ایک یہ بات ہے کہ عذاب آلہی بھی جلدی چاہتا ہے جیسے
نصر بن حارث عذاب کی جلدی کرتا تھا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ سَاُورِيْكُمْ قریب ہے کہ دکھادیں ہم تم کو اٰيٰتِيْ نشانیاں اپنے عذاب
کی دُنیا میں کہ بدر کا واقعہ تھا اور آخرت میں کہ عذاب دوزخ ہوگا فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ تو جلدی نہ کرو ہم سے عذاب مانگنے میں اور
بعضوں نے کہا ہے کہ انسان سے حضرت آدم علیہ السّلام مراد ہیں اُنکی جلدی یہ تھی کہ جب اُنکے سر اور آنکھوں میں روح آئی تو اُنھوں نے دیکھا کہ
آفتاب ڈوبا چاہتا ہے تو بولے کہ یارب آفتاب ڈوبنے سے پہلے میری خلقت پوری کردے وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں کافر کہ مَتٰى هٰذَا
الْوَعْدُ کب ہوگا یہ وعدہ عذاب کا یا قیامت کا وعدہ ہمیں بتاؤ تو اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم صٰدِقِيْنَ ۝ سچے مخاطب حضرت رسول
مختار اور اُنکے صحابہ کبار صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ہیں تو حق تعالیٰ نے اُنکی بات کے جواب میں فرمایا کہ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اگر جانیں
وہ لوگ جو کافر ہیں حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ اُس وقت کو جب کہ باز نہ رکھیں گے یعنی باز نہ رکھ سکیں گے عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ
اپنے مونہوں سے دوزخ کی آگ کو وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ اور نہ اپنی پیٹھوں سے اس واسطے کہ آگ نے اُنکے بدن گھیر لیے ہوں گے
وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝ اور نہ ہونگے وہ کہ مدد دیے جائیں گے یعنی ایسا کوئی یار و مددگار نہ پائیں گے جو عذاب کو اُن سے روکے
یہ شرط محذوف کا جواب ہے اسکے معنی یہ ہیں کہ اگر کافر ایسے عذاب کو جانیں تو اسکے نازل ہونے کی جلدی نہ کریں یا اگر پیغمبر کی سچائی اور اپنی بات
کی غلطی جانیں بَلْ تَاْتِيْهِمْ بلکہ آجائیگی اُن پر قیامت بَغْتَةً اچانک فَتَبْهَتُهُمْ تو مبہوت اور متحیر کردے گی اُنھیں فَلَا
يَسْتَطِيْعُوْنَ تو نہ سکیں گے رَدَّهَا باز رکھنا اُسکی ہولوں کو اپنے سے وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝ اور نہ ہونگے وہ کہ مہلت
دیے جائیں توبہ یا معذرت کے واسطے یا یہ کہ نظر نہ ڈالی جائیگی نہ اُن پر نہ اُنکی گریہ وزاری پر وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ اور بیشک ہنسے ہیں
بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ رسولوں کے ساتھ تجھ سے پہلے حق تعالیٰ جناب حبیب کریم علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم کے دل کو تسلی دینے کے واسطے
اگلے انبیا علیہم السّلام کا حال اور اُن کے ساتھ دشمنوں کے ہنسنے کی خبر دیتا ہے اور جناب سرور انبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو
کافر ہنسی کرتے تھے اُن کو تہدید کرتا ہے فَحَاقَ تو عذاب نے گھیر لیا بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا اُن لوگوں کو جنھوں نے مسخراپن کیا تھا
مِنْهُمْ پیغمبروں سے یعنی جو لوگ انبیا علیہم السلام کے ساتھ مسخراپن کرتے تھے اُنھیں پہونچی مَا كَانُوْا بِهٖ جزا اُسکی کہ تھے اُسکے
سبب سے يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ہنسی کرتے تھے تو یا رسول اللہ جو لوگ تمہارے ساتھ ہنسی کرتے ہیں اُنکے ساتھ بھی وہی صورت ع ۱۲ ۳
واقع ہوگی قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسنے والوں کو کہ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ کون ہے جو نگاہ رکھتا ہے تمہیں بِالَّيْلِ
وَالنَّهَارِ رات دن مِنَ الرَّحْمٰنِ خدا کے عذاب سے اگر وہ تم سے بدلا لیا چاہے بَلْ هُمْ بلکہ وہ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ

اپنے رب کی یاد سے یا قرآن سے یا اُسکی نصیحت سے مُعْرِضُوْنَ ○ مُنھ پھیرنے والے ہیں کہ ہرگز اُن کے دل میں قرآن یا نصیحت نہیں جمتی تو عذاب آلہی سے کیا ڈریں اور اپنے نگہبان کو کیونکر پہچانیں اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ کیا اُنکے واسطے بہت سے خدا ہیں کہ قدرت کی راہ سے تَمْنَعُهُمْ باز رکھیں اُن سے مِّنْ دُوْنِنَا ہمارے سوا اُس عذاب کو جو ہمارے پاس سے اُن پر نازل ہوا اور بعضوں نے کہا کہ اس آیت میں الفاظ مقدم مؤخر ہیں اصل میں یوں ہے کہ اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ مِّنْ دُوْنِنَا تَمْنَعُهُمْ پھر اُنکے جھوٹے خداؤں کی کیفیت بیان فرماتا ہے کہ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نہیں سکتے ہیں بُت جو اُنکے زعم میں خدا ہیں نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ مدد کرنا اپنی ذاتوں کی یعنی اگر کوئی اُنکے ساتھ خرابی چاہے جیسے توڑ ڈالنا نجاست بھر دینا تو اس خرابی کو اپنے سے دفع کر نہیں کر سکتے تو جو اُنکی پرستش کرتے ہیں اُنکی نگہبانی کیونکر کر سکیں گے وَلَا هُمْ اور نہ بت یا بت پرست ایک دوسرے کی مدد کرکے مِّنَّا ہمارے عذاب سے یُصْحَبُوْنَ ○ نگاہ رکھے گئے اور پناہ دیے گئے ہیں بَلْ مَتَّعْنَا بلکہ فائدہ دیا ہم نے هٰٓؤُلَآءِ اُس مکہ میں رہنے والے گروہ کو وسعت عیش اور امینی اور سلامتی کے ساتھ وَاٰبَآءَهُمْ اور اُن کے باپ دادا کو حَتّٰی طَالَ یہاں تک کہ دراز ہوئی عَلَیْهِمُ الْعُمُرُ اُن پر زندگی اور اُسکے سبب سے مغرور ہو کر سمجھے کہ ہمیشہ یوں ہی رہینگے اور یہ نہ سمجھے کہ عیش اور زندگی دمبدم گھٹیگی۔ بیت

مغرور مشو کہ دمبدم دست اجل ۔۔۔ برہم زند ایں بنا کہ افراشتہ اند

اَفَلَا یَرَوْنَ کیا نہیں دیکھتے کافر اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ یہ بات کہ آتا ہے ہمارا حکم اُنکی زمین پر اور نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا گھٹاتے ہیں ہم اُسے اُسکے کناروں سے یعنی مسلمانوں کے واسطے وہ ملک روز بروز فتح کیے دیتے ہیں کہ ہر روز ایک قلعہ لے لیتے ہیں اور ایک جگہ اپنے قبضے میں لاتے ہیں اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○ کیا وہ غالب ہیں یا پیغمبر یا مسلمان قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُكُمْ کہہ اسکے سوا نہیں کہ میں ڈراتا ہوں تمھیں بِالْوَحْیِ ذمہ اُس چیز کے سبب سے جو وحی کی جاتی ہے میری طرف یعنی میں اپنی طرف سے بات نہیں کہتا ہوں اور تم میرے ڈرانے سے ڈرتے نہیں وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اور نہیں سنتے بہرے پکارنا اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ ○ جب ڈرائے جاتے ہیں کافر جو بات سنتے ہیں اُس سے فائدہ حاصل کرنے میں بہروں کے مثل ہیں جو کچھ سنتے ہی نہیں وَلَئِنْ مَّسَّتْهُمْ اور اگر چھو جائے کافروں کو نَفْحَةٌ ذرہ بھی مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ تیرے رب کے عذاب میں سے یعنی یا رسول اللہ تم جس عذاب سے اُنھیں ڈراتے ہو اُس سے ذلیل اور عاجز ہو کر کمال اضطراب اور حسرت سے لَیَقُوْلُنَّ ضرور کہیں گے کہ یٰوَیْلَنَآ اے وائے ہم کو اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ○ بیشک تھے ہم اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے شرک اور تکذیب کے سبب سے وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ اور رکھیں گے ہم ترازویں عدل کی لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن جزا دینے کو صاحب لباب اور بعضے مفسر اس بات پر ہیں کہ ترازو عبارت ہے عدل سے یعنی ترازویں تمثیل ہے ٹھیک ٹھیک حساب اور پوری پوری جزاے اعمال کے واسطے اور اکثر مفسر اس بات پر ہیں کہ ایک میزان مراد ہے کہ اُسکی ایک ڈنڈی اور دو پلڑے ترازو کی طرح ہونگے اور اُس میں اعمال تولیں گے تیسیر میں لکھا ہے کہ میزان کو جمع کے لفظ سے لانا اُسکی شان بڑھانے کو ہے یٰٓاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت جمع کے لفظ کے ساتھ فرمایا تو آپ کی تعظیم شان کی وجہ سے فرمایا یا یہ بات ہے کہ ہر ایک مکلف کے اعمال اُس ترازو میں تولے جائیں گے تو ہر ایک کے واسطے ایک ترازو ہوگی یعنی نیک بد عمل جو اس میں تولیں گے فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ تو ظلم نہ کیا جائیگا کوئی شَیْئًا کچھ اپنے حق میں سے یعنی کوئی نیک بد عمل بے تُلا نہ چھوڑیں گے وَاِنْ كَانَ اور اگر ہو عمل مِثْقَالَ حَبَّةٍ برابر دانہ کے مِّنْ خَرْدَلٍ رائی میں سے

کہ سب دانوں میں چھوٹا ہوتا ہے اَتَيْنَا بِهَا لائیں گے ہم اُسے اور ترازو پاس حاضر کر دینگے وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ○ اور بس
ہیں ہم حساب کرنے والے بندوں کے اعمال کو اس واسطے کہ علم اور عدل کا کمال ہم ہی کو ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور بیشک دی ہم نے
مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ موسیٰ اور ہارون کو ایک کتاب روشن حق اور باطل کو جدا کرنے والی یا دشمنوں پر فتح یا دریا کا پھٹ
جانا وَضِيَآءً اور دی ہم نے اُنھیں روشنی یعنی ایک روشن کتاب کہ اُسکی متابعت کرنے والے حیرت اور جہالت کی تاریکی سے چھوٹ جائیں
وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ اور نصیحت پرہیزگاروں کو الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ جو ڈرتے ہیں رَبَّهُمْ اپنے رب سے بِالْغَيْبِ
پوشیدگی کے ساتھ یعنی خدا کو دیکھا نہیں اور اُس سے ڈرتے ہیں اور عذاب دیکھا نہیں اور اُس سے خوف کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے منقول ہے کہ جو کوئی خدا کی وحدانیت دوزخ جنت حشر حساب میزان کا ایمان رکھتا ہے وہ بیشک خدا سے پوشیدہ ڈرتا ہے
وَهُمْ اور وہ یعنی پرہیزگار مِّنَ السَّاعَةِ قیامت کے ہَولوں سے مُشْفِقُوْنَ ○ ڈرنے والے ہیں وَهٰذَا اور
یہ قرآن ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ کلام ہے بہت برکت اور منفعت والا کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اَنْزَلْنٰهُ اُتارا ہم نے اُسے اور اُنھوں نے
خود نہیں بنا لیا اَفَاَنْتُمْ کیا تم مُنْكِرُوْنَ ○ع اُسکے منکر ہو وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور بیشک ہم نے دی اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ ع ۹
ابراہیم کو ہدایت اُسکی صلاحیت موجود ہونے کے باعث مِنْ قَبْلُ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے قبل یا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے قبل یا نبی ہونے کے پہلے ہم نے ابراہیم کو پہچاننے کی توفیق دی تھی وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ○ اور تھے ہم جاننے والے یہ بات کہ وہ
بخششیں دینے کا مستحق ہے تو اُسکے استحقاق کے موافق ہم نے اُسے نوازا اِذْ قَالَ یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب ابراہیم نے کہا
لِاَبِيْهِ اپنے باپ آزر سے وَقَوْمِهٖ اور اپنی قوم سے یعنی بابل والوں سے کہ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا کیا ہیں
یہ شکلیں اور صورتیں کہ برابر تم اُن پر یعنی اُنکی پرستش پر عٰكِفُوْنَ ○ مجاور ہو اور وہ بہتر مورتیں تھیں اور تیسیر میں لکھا ہے کہ نوے بُت
تھے سب سے جو بڑا تھا اُسے آزر نے بنایا تھا اور بہت عمدہ دو موتی اُسکی آنکھوں کی جگہ جڑے تھے تبیان میں لکھا ہے کہ درند پرند چار پائے
آدمیوں کی وہ صورتیں تھیں اور بعضوں کا قول یہ ہے کہ تاروں کی شکلیں تھیں بہر تقدیر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا کہ یہ کیا صورتیں ہیں جن کو تم پوجتے ہو تو قَالُوْا وَجَدْنَا وہ بولے کہ ہم نے پایا اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو لَهَا
عٰبِدِيْنَ ○ ان کے واسطے پوجا کرنے والے تو ہم نے بھی اُن کی تقلید کی قَالَ کہا ابراہیم نے کہ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ
قسم خدا کی تھے تم وَاٰبَآؤُكُمْ اور تمھارے باپ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ کھلی گمراہی اور خطا میں تو قَالُوْٓا بولے نمرود کے لوگ
تعجب کی راہ سے کہ اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ کیا لایا ہے تو یہ بات سچی اور پکی اَمْ اَنْتَ یا تو ہے مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ○ کھیلنے والوں
میں سے کہ ہنسی اور دل لگی سے بات کرتا ہے تو اُنھوں نے اپنی گمراہی اور اپنے دادا کی نادانی پر تعجب کیا قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے
کہ بَلْ میں کھیل کرنے والا نہیں ہوں بلکہ رَّبُّكُمْ تمھارا رب رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا ہے آسمانوں
اور زمین کا الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وہ جس نے پیدا کیے آسمان اور زمین یا تمھاری مورتیں وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ اور میں اس
بات پر کہ وہ میرا اور تمھارا پروردگار ہے مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ گواہوں میں سے ہوں یعنی تحقیق کی رو سے گواہی دیتا ہوں۔
لکھا ہے کہ نمرودیوں کی عید کا ایک دن تھا اُس دن وہ میدان میں جاتے اور شام تک سیر کرتے پھرتے وقت بتخانے میں آتے اور
بتوں کو بناسنوار کر اُن کے سامنے گاتے بجاتے پھر پرستش کی رسمیں ادا کر کے اپنے گھروں میں پھر آتے جب ابراہیم علیہ السلام نے اُن میں سے

کچھ لوگوں سے اُن مورتوں کے باب میں مناظرہ کیا تو وہ بولے کہ اچھا کل ہماری عید کا دن ہے شہر سے باہر آکر دیکھنا کہ ہمارے دین اور آئین میں کس قدر زیبائش ہے ابراہیم علیہ السلام نے ہاں نہیں کچھ جواب نہ دیا دوسرے دن جب وہ صحرا کو جانے لگے تو ابراہیم علیہ السلام کو بھی اپنے ساتھ لے جانا چاہا ابراہیم علیہ السلام نے بیماری کا بہانہ کیا اور فرمایا کہ اِنِّیْ سَقِیْمٌ پس وہ لوگ انھیں چھوڑ کر چلے گئے ابراہیم علیہ السلام نے اُن سے پوشیدہ یہ بات فرمائی کہ وَتَاللّٰہِ اور قسم خدا کی کہ میں لَاَکِیْدَنَّ ضرور تدبیر اور کوشش کرونگا کہ توڑ ڈالوں اَصْنَامَکُمْ تمھارے بُت بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا بعد اسکے کہ منھ پھیرو اُن کی طرف سے اور عیدگاہ چلے جاؤ اور ہو تم مُدْبِرِیْنَ ○ پیٹھ کرنے والے اُنکی طرف یعنی جب بتوں کو چھوڑ کر اپنی سیرگاہ میں جاؤ گے اُن لوگوں میں ایک نے یہ بات سُن لی اور کسی سے نہیں کہی مگر جب وہ لوگ چلے گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک تبر اُٹھالیا اور بتخانے میں گھُسے فَجَعَلَھُمْ پھر کردیا بتوں کو تبر سے جُذٰذًا ٹکڑے ٹکڑے اِلَّا کَبِیْرًا لَّھُمْ مگر ایک بڑے بُت کو جو اُن میں تھا یعنی بڑے بُت کو نہیں توڑا بلکہ اُسکی گردن پر تبر رکھکر نکل آئے کہ لَعَلَّھُمْ اِلَیْہِ شاید نمرود کے لوگ اُس بڑے بُت کی طرف یَرْجِعُوْنَ ○ پھر آئیں اور اُس سے پوچھیں کہ انھیں کس نے توڑ ڈالا اس واسطے کہ معبود کی شان سے یہ بات ہے کہ مشکلیں حل ہونے میں اُسکی طرف رجوع کریں آور اس کام سے ابراہیم علیہ السلام کی غرض یہ تھی کہ قوم کو الزام دیجیے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اِلَیْہِ کی ضمیر ابراہیم علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے یعنی اُنھوں نے اس واسطے بُت توڑے کہ شاید وہ بُت پرست اُنکی طرف رجوع کریں اور وہ دلیل قاطع سے بتوں کی عاجزی ثابت کردیں غرضکہ نمرودی جب شام کو بتخانے میں آئے تو وہ حال دیکھکر متحیر ہوئے اور قَالُوْا مَنْ فَعَلَ بولے کہ کس نے کیا ہے ھٰذَا یہ کام بِاٰلِھَتِنَآ ہمارے خداؤں کے ساتھ اور اُنھیں توڑ پھوڑ ڈالا اِنَّہٗ یقینی وہ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ ضرور ظالموں میں سے ہے اپنی جان پر کہ یہ کام کرکے اپنے کو ہلاکت میں ڈالا نمرود اور اُسکے لوگ اُس شخص کی کھوج میں پڑے اور چاہا کہ بُت توڑنے والے کو پیدا کریں وہ شخص جس نے تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ کا کلمہ ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے سُنا تھا اُس نے دوسرے سے کہا ایک سے دوسرے کی زبان پر یہ بات آئی یہاں تک کہ نمرود کے مصاحبوں کو خبر پہونچی قَالُوْا سَمِعْنَا اُنھوں نے نمرود سے کہا کہ ہم نے قوم سے سُنا ہے کہ وہ کہتے ہیں فَتًی ایک جوان کو کہ بُرائی سے یَّذْکُرُھُمْ یاد کرتا ہے بتوں کو یُقَالُ لَہٗٓ اِبْرٰھِیْمُ ○ کہتے ہیں اُسے ابراہیم یعنی اُسکا نام ابراہیم ہے قَالُوْا بولے نمرود اور اُسکے امیر کہ فَاْتُوْا بِہٖ پھر لاؤ اُسے عَلٰٓی اَعْیُنِ النَّاسِ لوگوں کی آنکھوں کے سامنے یعنی ایسا کرو کہ لوگ اُسے دیکھیں لَعَلَّھُمْ یَشْھَدُوْنَ ○ شاید گواہی دیں کہ ہاں یہی بتوں کی مذمت کرتا ہے پس ابراہیم علیہ السلام کو پکڑ کر نمرود کے سامنے حاضر کیا تو قَالُوْٓا ءَاَنْتَ اُنھوں نے کہا کہ کیا تو نے فَعَلْتَ ھٰذَا کی یہ جو ہم دیکھتے ہیں ٹوٹ پھوٹ بِاٰلِھَتِنَا یٰٓاِبْرٰھِیْمُ ○ ہمارے خداؤں کے ساتھ اے ابراہیم قَالَ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ میں نے تو نہیں کیا بَلْ فَعَلَہٗ ۖ بلکہ کیا ہے یہ کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا بڑے انکے نے کہ یہ ہے آن پر غصہ کی راہ سے کہ میرے ہوتے ہوئے لوگوں نے انھیں کیوں پوجا فَسْئَلُوْھُمْ تو پوچھو تم ان سے کہ تھیں کس نے توڑا اِنْ کَانُوْا یَنْطِقُوْنَ ○ اگر ہیں بات کرتے فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓی اَنْفُسِھِمْ تو پھرے وہ اپنی عقلوں کی طرف یا ایک دوسرے کی جانب فَقَالُوْٓا پھر کہا بعض نے بعض کہ اِنَّکُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ بیشک تم ہی تو ظالم ہو ایسی چیز کو پوجنے کے سبب سے جو نہ سُنے نہ بولے ثُمَّ نُکِسُوْا پھر جھکائے گئے عَلٰی رُءُوْسِھِمْ اپنے سروں کے بل یعنی خجالت سے سر جھکالیے اور حیرت سے بولے کہ لَقَدْ عَلِمْتَ بیشک تو نے جانا ہے کہ

ربع مَا ھٰٓؤُلَآءِ یَنْطِقُوْنَ ○ یہ جب بات نہیں کرتے پھر جان بوجھکر یہ بات کیوں کہتا ہے کہ ان سے پوچھو پھر جب اُن بُت پرستوں نے ع

اپنے خداؤں کی عاجزی کا اقرار کرلیا تو قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اَفَتَعْبُدُوْنَ کیا پوجتے ہو تم مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ
خدا کے سوا مَا لَا یَنْفَعُکُمْ شَیْئًا اُسے جو نہیں نفع پہونچاتا تم کو کچھ بھی اگر تم اُسے پوجو وَلَا یَضُرُّکُمْ ؀ اور ضرر نہیں
پہونچاتا تمھیں کچھ اگر اُسکی پرستش چھوڑ دو اُفٍّ لَّکُمْ بُرائی اور خرابی ہو تم پر یعنی تھڑی ہے تم کو وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ اور اُس چیز کو
جسے تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ خدا کے سوا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ؀ کیا پھر تم دریافت نہیں کرلیتے اپنے کام کی بُرائی کو جب نمرود کی قوم
نے یہ بات سُنی تو عداوت سے مضرت پہونچانے کی طرف پھرے اور قَالُوْا حَرِّقُوْہُ بولے کہ جلادو اِسے کہ آگ کا عذاب ہولناک ہے
وَانْصُرُوْٓا اٰلِھَتَکُمْ اور مدد کرو اپنے خداؤں کی اس سے بدلا لے کر اِنْ کُنْتُمْ اگر ہو تم فٰعِلِیْنَ ؀ کرنے والے مدد
یعنی اگر بتوں کی مدد کرنے والے ہو پھر نمرود نے حکم کیا تو ایک پہاڑ کے سامنے ایک حظیرہ بنایا گیا اُسکی دیوار ساٹھ گز بلند تھی اور مہینا بھر تک
لکڑیاں جمع کرتے کرتے اُس حظیرہ کو بھردیا اور بہت سا تیل تمام ایندھن پر چھڑک کر اُس میں آگ دے دی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ
علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی گردن مبارک میں طوق ہاتھ میں ہتکڑیاں پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر منجنیق سے آگ میں ڈال دیا پس
جبرئیل علیہ السّلام ہوا سے اُن کے پاس پہونچے اور پوچھا کہ تم کو کچھ حاجت ہے ابراہیم علیہ السّلام نے جواب میں فرمایا کہ تم سے تو کچھ بھی حاجت
نہیں جبرئیل علیہ السّلام نے کہا کہ جس سے حاجت رکھتے ہو اُس سے مانگو ابراہیم علیہ السّلام نے فرمایا کہ وہ خود جانتا ہے مانگنے کی حاجت نہیں ہے،
چونکہ خدائے جلیل پر ابراہیم خلیل کا توکل پکا اور ما سوی اللہ سے انقطاع پورا تھا تو قُلْنَا یٰنَارُ کہہ دیا ہم نے کہ اے آگ کُوْنِیْ ہو جا
بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ ؀ ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ اگر یہ نہ کہا جاتا کہ
سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو تو ممکن تھا کہ ابراہیم علیہ السّلام سردی کے مارے اینٹھ جاتے وَاَرَادُوْا اور چاہا نمرودیوں نے بِہٖ کَیْدًا
ابراہیم علیہ السّلام کے ساتھ مکر اُن کے جلانے میں فَجَعَلْنٰھُمُ الْاَخْسَرِیْنَ ؀ تو کردیا ہم نے اُن کو بڑے نقصان والے اس واسطے
کہ اُنکی کوشش ابراہیم علیہ السّلام کی حقیت اور اُنکے فعل کے باطل ہونے پر دلیل روشن ہو گئی لکھا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السّلام آگ میں گرے
تو فوراً اُن کا طوق اور بیڑی اور ہتکڑی جل گئی اور اُن کے گرد پھول کھل گئے اور میٹھے پانی کا چشمہ ظاہر ہو گیا سات دن تک آگ کے
حظیرہ میں رہے نمرود نے بلندی پر سے دیکھا کہ ابراہیم علیہ السّلام نہایت دلچسپ باغ میں بیٹھے ہوئے مَلَکُ الظّلّ سے باتیں کر رہے ہیں
اور اُن کے گرداگرد آگ شعلے مارتی ہے تو نمرود نے پکار کر کہا کہ اے ابراہیم تیرا خدا جس کی اتنی بڑی قدرت ہے جو میں دیکھ رہا ہوں بڑا خدا ہے
میں اُس کے واسطے قربانی کروں ابراہیم علیہ السّلام بولے کہ جب تک تو اپنے طریقے پر ہے میرا خدا تیری قربانی قبول نہیں کرتا لکھا ہے کہ نمرود نے
چار ہزار گائیں قربانی کیں اور ابراہیم علیہ السّلام کو ایذا دینا چھوڑ دیا کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ محققوں نے کہا ہے کہ یٰنَارُ کُوْنِیْ خطاب اُس
آگ سے ہے جو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دل میں تھی یعنی شوق محبت کا شعلہ **بیت**

آتش دارد دلِ من آتش دار — واں آتش دل دل مرا خوش دارد

حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے نمرود کی آگ کے قریب پہونچ کر چاہا کہ شہود عشق کے سوز کے ساتھ آہ کریں اور نمرود کی آگ کو تباہ کریں ندا پہونچی
کہ آتش شہود دی ٹھنڈی ہو جا نمرود کی آگ پر اور ابراہیم پر سلامتی کے ساتھ رہ اس واسطے کہ ہم حکم کر چکے ہیں کہ اُس آگ میں اپنے خلیل کے
معجزے سے ایک باغ ہم ظاہر کردیں گے اگر تو نمرود کی آگ پر اپنا تسلّط کریگی یہاں تک کہ وہ سرد ہو جائے تو باغ نہ پیدا ہوگا اور معجزہ نہ ہو یدا
ہوگا اور اگر تو ابراہیم پر سلامتی سے ٹھنڈی نہ رہیگی تو نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ کے شعلے سے وہ جل جائیگا اور دعوت کا قاعدہ بگڑ جائیگا اور یہاں سے

لہ آگ اسکی بجھ گئی منہ ۱۲

معلوم ہوتا ہے کہ عشق کی آگ سب چیزوں پر غلبہ کرتی ہے اور اُس پر کوئی چیز غالب نہیں ہوتی **بیت**

عشق کاں شعلہ ست کو چوں برفروخت — ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

وَنَجَّيْنٰهُ اور نجات دی ہم نے ابراہیم کو غرق سے کہ نمرود اور اُسکی قوم کی جگہ تھی وَلُوْطًا اور اُسکے بھتیجے لوط بن ہارون کو بھی
اور پہونچا دیا ہم نے اُنھیں اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا اُس زمین کی طرف کہ جسمیں برکت دی اور زیادتی کی فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ ۷۱
اُس میں اہل عالم کے واسطے یعنی ولایت شام میں اور وہاں انبیا علیہم السّلام کے مبعوث ہونے سے برکت اور نعمت و رحمت کی کثرت تھی لکھا ہو
کہ ابراہیم علیہ السّلام فلسطین میں اُترے اور لوط علیہ السلام موتفکات میں اور ان دونوں مقاموں میں ایک دن رات کی راہ تھی وَوَهَبْنَا
لَهٗٓ اور عطا کیا ہم نے ابراہیم علیہ السّلام کو سارہ سے جو اُنکے چچا کی بیٹی تھیں ایک بیٹا اِسْحٰقَ ۭ اسحاق نام وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ
اور دیا ہم نے اُسے یعقوب مانگنے سے زیادہ یعنی اُس نے ہم سے ایک بیٹا مانگا تھا ہم نے اُسے بیٹا بھی دیا اور پوتا بھی وَكُلًّا جَعَلْنَا
اور چاروں کو کر دیا ہم نے یعنی ابراہیم لوط اسحاق یعقوب علیہم السّلام کو صٰلِحِيْنَ ۝ نیک اور شایستہ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً
اور کیا ہم نے اُن سب کو پیشوا کہ خلق کو يَّهْدُوْنَ راہ دکھائیں ہماری طرف بِاَمْرِنَا ہمارے حکم سے وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ اور
وحی کی ہم نے اُن کی طرف فِعْلَ الْخَيْرٰتِ بھلائیاں کرنے کی یعنی نیک کام کہ خلق کو اُنکی رغبت دلائیں وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ اور نماز
قائم رکھنے کی وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ اور زکوۃ دینے کی نماز اور زکوۃ کی تخصیص تفضیل کی جہت سے ہے وَكَانُوْا لَنَا اور تھے ہمارے واسطے
عٰبِدِيْنَ ۝ ۚ عبادت کرنے والے اخلاص کے ساتھ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ اور دی ہم نے لوط کو حُكْمًا حکمت یا نبوت یا
جھگڑنے والوں میں فیصلہ کرنا وَّعِلْمًا اور علم جو پیغمبروں کو چاہیئے شریعت اور ملّت کے قواعد وَّنَجَّيْنٰهُ اور نجات دی ہم نے اُسے
مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ اُس گانوں سے کہ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰۗىِٕثَ ۭ تھا کرتا تھا وہ گانوں یعنی اُس گانوں کے لوگ کرتے تھے کام ناپاک
اور وہ گانوں سدوم تھا موتفکات میں کہ اُسکے لوگ لواطت میں مشغول تھے اور رہزنی کرتے تھے ہم نے اُنھیں ہلاک کر دیا اِنَّهُمْ كَانُوْا
یقینی تھے وہ قَوْمَ سَوْءٍ بُرے لوگ فٰسِقِيْنَ ۝ ۙ فرمان سے نکل جانے والے وَاَدْخَلْنٰهُ اور داخل کیا ہمنے لوط علیہ السلام کو
فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اپنی رحمت میں یعنی رحمت والوں میں یا جنت میں کہ رحمت کی جگہ ہے اِنَّهٗ بیشک لوط مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ۧ ع ۵
نیکوں اور شایستہ لوگوں میں سے ہے اور اس سے قبل لوط علیہ السلام کا قصہ تفصیل کے ساتھ گزرا ہے وَنُوْحًا اور یاد کر نوح
علیہ السّلام کو اِذْ نَادٰى جب پکارا اُس نے اپنے رب کو مِنْ قَبْلُ قبل لوط اور ابراہیم علیہما السّلام سے یعنی اپنی قوم کے ہلاک
ہونے کو دعا کی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ تو قبول کرلی ہم نے اُسکی دعا فَنَجَّيْنٰهُ پھر نجات دی ہم نے اُسے وَاَهْلَهٗ اور اُس کے
گھر والوں کو اُسکے فرزندوں اور عورتوں میں سے مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ بڑے غم یعنی طوفان کی مصیبت سے وَنَصَرْنٰهُ
اور مدد کی ہم نے اُسکی مِنَ الْقَوْمِ اُسکی قوم پر یعنی منکروں پر ہم نے اُسے غالب کر دیا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا وہ جنھوں نے تکذیب کی
بِاٰيٰتِنَا ۭ ہماری آیتوں کی اِنَّهُمْ بیشک قوم نوح کے لوگ كَانُوْا تھے قَوْمَ سَوْءٍ ایک بُری قوم یعنی کافر تھے اس واسطے کہ
کفر سب بُرائیوں کا سردار ہے فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ تو غرق کر دیا ہم نے اُن سب کو وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اور یاد کر
داؤد بن ایشا اور اُسکے بیٹے سلیمان کا قصہ اِذْ يَحْكُمٰنِ جب حکم کیا اُن دونوں نے فِي الْحَرْثِ کھیت میں لکھا ہے کہ جب داؤد
علیہ السّلام محکمہ میں بیٹھتے تو سلیمان علیہ السلام دروازے پر کھڑے رہتے جو باہر نکلتا اُس سے اُسکا مقدمہ اور اپنے والد کا فیصلہ پوچھ لیتے

ایک دن دو آدمی محکمہ میں آئے ایک کسان کہ اُسے ایلیا کہتے تھے اور ایک بکریوں والا کہ اُسے یوحنا کہتے تھے ایلیا نے اظہار کیا کہ یا خلیفۃ اللہ میرا پڑوسی یوحنا رات کو اپنی بکریاں چراتا تھا میرے کھیت میں پڑیں اور سب کھیت چر گئیں اور ایک قول یہ ہے کہ ایلیا کے باغ میں جا کر بکریاں انگور کے خوشے کھا گئی تھیں اور تاخت کر ڈالے تھے داؤد علیہ السلام نے یوحنا سے پوچھا اُس نے جواب دیا کہ ہاں ایسا ہی ہوا ہے داؤد علیہ السلام نے حکم فرمایا کہ اپنی بکریاں ایلیا کو دیدے اور داؤد علیہ السلام کی شریعت میں اسی طرح حکم تھا جب وہ دونوں محکمہ کے باہر آئے اور اس قصے کا حال سلیمان علیہ السلام کو معلوم ہوا تو وہ محکمہ کے اندر چلے آئے اُنھیں تیرھواں برس تھا اور اپنے والد سے عرض کی کہ اگر اسکے سوا اور کچھ حکم ہوتا تو اولیٰ اور انسب تھا داؤد علیہ السّلام نے پوچھا کہ کہو کس طرح حکم کرنا چاہئے سلیمان علیہ السّلام نے عرض کی کہ بکریاں ایلیا کو سپرد کرنا چاہیئے کہ اُن سے نفع حاصل کرے دودھ گھی بالوں کے سبب سے اور باغ یا کھیت یوحنا کو دینا چاہیے کہ محنت کر کے جیسا پہلے تھا ویسا ہی تیار کر دے جب انگور کے خوشے لگیں یا کھیت تیار ہو تو ایلیا کو سپرد کر کے اپنی بکریاں لے لے تاکہ دونوں میں کوئی بے نصیب نہ رہے داؤد علیہ السلام نے اسی طرح حکم فرمایا تو حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دی کہ اس قوم پر داؤد اور سلیمان علیہما السّلام کا قصہ پڑھیں جب کہ حکم کیا کھیت یا باغ کے مقدمہ میں اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ جب رات کو گئی تھی اُس کھیت یا باغ میں غَنَمُ الْقَوْمِ بکری ایک قوم کی وَكُنَّا اور تھے ہم لِحُكْمِهِمْ حکم حاکم کو جو فریقین پر اُنھوں نے نافذ کیا تھا شٰهِدِيْنَ ۝ جاننے یعنی ہم نے جانا کہ داؤد اور سلیمان علیہما السلام نے ایلیا اور یوحنا پر کیا حکم جاری کیا فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ پھر تعلیم کی ہم نے حکومت سلیمان کو اور اُسے سکھا دی اور اُس کے فہم میں پہونچا دی یہاں تک کہ اُس نے حکم کیا کہ بکریاں باغ والے کو دیں کہ وہ اُن سے نفع لے اور اُس کے سبب سے اپنے روزگار کا عوض اور تلافی کرے اور باغ بکری والے کو دیا جائے کہ محنت کر کے پہلا سا تیار کر دے تاکہ پھر کبھی بکریوں کے گلہ سے غافل نہ ہو جائے اور حقیقت امر یہ ہے کہ اُس زمانے میں حکم اُسی طرح تھا جو داؤد علیہ السلام نے دیا تھا حق تعالیٰ نے حضرت سلیمان پر وحی بھیجی کہ اُس وحی نے وہ حکم منسوخ کر دیا اور حضرت داؤد علیٰ نبینا و علیہ السّلام پہلا حکم منسوخ ہو جانے پر جب مطلع ہوئے تو یہ دوسرا حکم اُنھوں نے نافذ فرمایا وَكُلًّا اٰتَيْنَا اور ہر ایک کو باپ بیٹے میں دیا ہم نے حُكْمًا حکم کرنا یا پیغمبری وَّعِلْمًا اور علم دین کے امور کا وَّسَخَّرْنَا اور مسخر کر دیئے ہم نے مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ داؤد کے ساتھ پہاڑ کہ تسبیح کرتے تھے خدا کی اُن کے ساتھ تبیان میں لکھا ہے کہ جس طرح داؤد علیہ السّلام سے لوگ ذکر الٰہی سنتے تھے اُسی طرح پہاڑوں سے بھی سُنتے تھے اور یہ اُنکا معجزہ تھا وَالطَّيْرَ اور مسخر کر دیئے ہم نے داؤد علیہ السّلام کے واسطے پرند کہ خدا کی تسبیح اور تقدیس کرنے میں اُن کا ساتھ دیتے تھے وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ اور ہیں ہم کرنے والے ایسی باتیں اور ہماری قدرت میں یہ اچنبھے کی بات نہیں اگرچہ تمھارے نزدیک عجیب بات ہے صاحب انوار نے کہا ہے کہ بعضوں نے تسبیح کو سیاحت کے معنی میں کہا ہے یعنی جہاں داؤد علیہ السلام جاتے پہاڑ بھی اُنکے ساتھ چلتے فوائد میں لکھا ہے کہ داؤد علیہ السّلام کے ساتھ پہاڑوں کا سیر کرنا قرآن میں مذکور نہیں ہے تو تسبیح سے سیر مراد لینے کی کچھ ضرورت نہیں بعضے مفسر اس بات پر ہیں کہ پرند اور پہاڑوں کی تسبیح زبان حال سے تھی اِس تقدیر پر جب کہ سب چیزیں زبان حال سے تسبیح الٰہی میں گویا ہیں تو حضرت داؤد علیہ السّلام کے ساتھ کیا خصوصیت ہو سکتی ہے یقین کرنے والے مسلمان کو اعتقاد رکھنا چاہیئے کہ پہاڑ اور پرند حضرت داؤد علیہ السّلام کے ساتھ اسی طرح تسبیح کرتے تھے کہ سب سُننے والے اُنکے حروف اور کلمے سمجھتے تھے اور قدرت الٰہی سے یہ بات کچھ عجب کی نہیں ہے۔ نظم

ہر کجا قدرتش علم افراخت
ز غرائب ہر انچہ خواست بساخت

قدر بے را کہ نیست نقصانش　　　کارہا جملہ ہست آسانش

وَعَلَّمْنٰهُ اور سکھایا ہم نے داؤد علیہ السلام کو صَنْعَةَ لَبُوْسٍ بنانا زرہ کا لَّكُمْ تمھارے واسطے لِتُحْصِنَكُمْ تاکہ بچائے زرہ تمھیں اور بکرے لِنُحْصِنَكُمْ نون کے ساتھ متکلم کا صیغہ پڑھا ہے یعنی بچائیں ہم تم کو مِّنْۢ بَأْسِكُمْ تمھاری لڑائی سے یعنی لڑائی کے میدان میں قتل اور زخم سے فَهَلْ اَنْتُمْ تو کیا ہو تم شٰكِرُوْنَ ۝ شکر کرنے والے اس نعمت پر حکم ہے استفہام کی صورت پر یعنی ایسے لباس پر خدا کا شکر کرو وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ اور مسخر کردی ہم نے سلیمان کے واسطے ہوا عَاصِفَةً سخت و تیز چلنے والی اور اُسکی تیزی یہ تھی کہ سلیمان علیہ السلام کا تخت اُٹھائے جاتی تھی اور ایک دن میں ایک مہینے کی راہ پر پہونچا دیتی تھی تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ چلتی تھی حکم سے سلیمان کے یعنی اُنکی خواہش کے ساتھ اِلَى الْاَرْضِ زمین کی طرف الَّتِيْ بٰرَكْنَا ایسی زمین کہ برکت دی ہے ہم نے فِيْهَا اُس میں یعنی ولایت شام میں تخیص میں لکھا ہے کہ ملک شام میں ایک شہر تھا تدمر نام دیووں نے سلیمان علیہ السلام کے واسطے بنایا تھا صبح کو وہاں سے حضرت سلیمان نکلتے اور تمام عالم کے گرد پھرتے پھر مغرب کی نماز کے وقت وہ انھیں وہیں لے آتی مختار القصص میں لکھا ہے کہ صبح کو تدمر سے حضرت سلیمان نکلتے اور اصطخر فارس میں استراحت کرتے رات کو بابل میں جاتے دوسرے دن بابل سے نکل کر چاشت کے وقت اصطخر میں ہوتے اور شام کے وقت تدمر میں پھر آتے وَكُنَّا اور ہیں ہم بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ۝ سب چیزیں جاننے والے وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ اور مسخر کردیے ہم نے سلیمان کے واسطے دیووں میں سے بھی مَنْ يَّغُوْصُوْنَ وہ لوگ جو غوطے لگائیں دریاؤں میں لَهٗ اُسکے واسطے نفیس چیزیں نکالنے کو وَيَعْمَلُوْنَ اور کریں عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ اور کام بھی غوطہ لگانے کے سوا جیسے مکان بنانا اور سب عجیب کام وَكُنَّا لَهُمْ اور تھے ہم دیووں کے واسطے حٰفِظِيْنَ ۝ نگہبان تاکہ سلیمان علیہ السلام کے حکم سے باہر نہ ہو جائیں وَاَيُّوْبَ اور یاد کرو ایوب کو اور وہ اموص کے بیٹے ہیں اموص رازخ کے رازخ دوم کے دوم عیص کے عیص حضرت اسحاق کے اسحاق حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہما السلام کے بیٹے ہیں حق تعالیٰ نے اُنھیں مال بہت سا دیا تھا اور نبوت کا خلعت عطا فرما کر ولایت ثبنیہ میں بھیجا تھا وہاں شام کی زمین پر دن رات وہ عبادت میں مشغول رہتے اور خیرات کرنے کی رسمیں کما حقہ ادا کرتے ابلیس ملعون نے اُن پر حسد کر کے حق تعالیٰ سے مناجات کی کہ یا اللہ تیرا یہ بندہ عیش میں خیر و عافیت سے ہے اور مال بہت رکھتا ہے اور اُسکی نیک اولاد بھی کثرت سے ہے اگر مال اور اولاد چھین لینے کی بلا میں تو اُسے مبتلا کرے تو بہت جلد تیری راہ سے پھر جائے اور ناشکری کی راہ اختیار کرے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تو جو کہتا ہے ایسا نہیں ہے وہ میرا پسند کیا ہوا بندہ ہے اگر اُسے ہزار بار بلا میں مبتلا کروں تو بھی امتحان میں پورا ہی اُتریگا۔ **بیت**

چناں در عشق یک رو ایم کہ گر تیغم رود بر سر　　　بروز امتحاں باشم چو شمع استادہ پا برجا

بہت سی تفسیروں میں لکھا ہے کہ ابلیس ملعون نے حق تعالیٰ سے درخواست کی کہ تو مجھے ایوب کے مال اولاد جسم پر مسلط کردے تا اُنکی حقیقت حال کھل جائے حق تعالیٰ نے ابلیس کو اُن کے ظاہر پر مسلط کر دیا اُس نے شیطانوں کو مقرر کر دیا یہاں تک کہ وہ اُنکی ہلاکت میں مشغول ہوئے۔ حقائق میں لکھا ہے کہ اس بات پر قرآن اور حدیث میں کوئی دلیل نہیں بلکہ یہود کی دی ہوئی خبر ہے کہ کعب اور وہب رضی اللہ عنہما نے نقل کی ہے حقیقت یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے انواع و اقسام کی مصیبتیں اُن پر مقرر فرمائیں تو بلائیں اُن پر ٹوٹ پڑیں غرضکہ اُن کے اونٹ بجلی گرنے سے ہلاک ہوئے اور بکریاں بہیا آنے سے ڈوبیں اور کھیتی کو آندھی نے پراگندہ کر دیا اور سات بیٹے اور تین بیٹیاں دیوار کے نیچے دب کر مر گئے اور اُنکے

جسم مبارک پر زخم پڑ گئے اور متعفن ہوے اور اُن میں کیڑے پڑ گئے جو لوگ اُن کا ایمان لائے تھے مرتد ہو گئے جس گانوں اور مقام میں حضرت ایوب علیہ السلام جاتے وہاں سے وہ مرتد اُنھیں نکال دیتے اُن کی بی بی رحیمہ نام افرایم بن یوسف کی بیٹی یا ماجر نام منشا بن یوسف کی بیٹی تھیں وہ حضرت ایوب علیہ السلام کی خدمت میں رہیں سات برس سات مہینے سات دن سات ساعت ایوب علیہ السلام اِس بلا میں مبتلا رہے اور بعضوں نے تیرہ یا اٹھارہ برس بھی کہے ہیں تو حق تعالی نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایوب علیہ السلام کا قصہ یاد کرو اِذْ نَادٰی رَبَّهٗٓ جب پکارا اُس نے اپنے رب کو اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ یہ کہ مجھکو پہونچی ہے ضرت ور سختی وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اور تو بڑا رحم کرنے والا ہے رحم کرنے والوں میں سے کہتے ہیں کہ حق تعالی نے ایوب علیہ السلام کی شان میں فرمایا کہ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِّعْمَ الْعَبْدُ اور اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کا نکتہ اسکے منافی ہے اِس واسطے کہ رنج و مصیبت کی شکایت بے صبری کی علامت ہے اسکا جواب اِس طرح دیتے ہیں کہ شیطان لعین سے اُنھیں بڑا رنج پہونچا اِس واسطے کہ شیطان نے اُنکے پاس آکر کہا تھا کہ تم میرا سجدہ کرو تو تمھیں بلا سے نکال دوں اُس وقت حضرت ایوب علیہ السلام نے حق تعالی سے شیطان کی ضرر رسانی کی شکایت کی اپنے رنج و مصیبت کی شکایت نہیں کی عشرات حمیدی میں لکھا ہے کہ جو لوگ ایوب علیہ السلام کا ایمان لائے تھے اُن میں سے بعض نے کہا کہ اگر اُن میں کچھ بھی بھلائی ہوتی تو اس بلا میں مبتلا ہوتے اس سخت کلام نے اُنکے دلِ مبارک کو زخمی کر دیا اور اُنھوں نے جناب الٰہی میں اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ عرض کیا یا اس قدر ضعیف و ناتواں ہو گئے تھے کہ فرض نماز اور عرض نیاز کے واسطے کھڑے نہ ہو سکتے تھے تو یہ بات اُنکی زبان پر آئی یا کیڑوں نے دل و زبان میں نقصان پہونچانے کا ارادہ کیا اور یہ دونوں عضو توحید اور تمجید کے محل ہیں انکے ضائع ہونے سے ڈر کر یہ کلمہ زبان مبارک پر لائے یا اُنکی بی بی کمال تہیدستی اور بیچارگی کی وجہ سے اپنا گیسو بیچ کر اُنکے واسطے کھانا لائیں ایوب علیہ السلام نے اس حال سے مطلع ہو کر اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کی آواز نکالی حقائق سلمی میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ چالیس دن تک حضرت ایوب پر وحی نہ آئی اِس جہت سے اُنھوں نے یہ شکایت فرمائی اور بعضوں نے کہا ہے کہ اُنکے جسم مبارک میں جو کیڑے پڑے تھے اُن میں سے ایک کیڑا زمین پر گرا اور جلتی ہوئی خاک پر تڑپنے لگا تو ایوب علیہ السلام نے اُسے اُٹھا کر پھر اُسی جگہ پر رکھ دیا چونکہ یہ کام اختیار سے واقع ہوا تو اُس نے ایسا کاٹا کہ ایوب علیہ السلام تاب نہ لا سکے اور یہ کلمہ اُنکی زبان مبارک پر جاری ہوا اور بعضے مفسر کہتے ہیں کہ ہر صبح کو بے واسطہ کسی فرشتے یا انسان کے بارگاہ کبریا سے یہ خطاب مستطاب ایوب مکروب علیہ السلام کو پہونچتا تھا کہ اے ہمارے بیمار کیسا ہے اور ایوب علیہ السلام اس پرسش کے ذوق و شوق میں وہ بلا کا پہاڑ جان پر اُٹھائے ہوئے تھے اور اُس بیماری میں خوش رہتے۔ **بیت**

گر بر سر بیمار خود آئی بعیادت — صد سال بامید تو بیمار تواں بود

جس دن صحت ہونے لگی اُس صبح کو اس خطاب کے تحفہ سے سرفراز نہیں ہوے تو فریاد کی کہ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ خدا سے شکایت کی خدا کی شکایت نہ تھی بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ ایوب علیہ السلام کی بشریت ضرر جسمانی سے نالہ کرتی تھی مگر اُنکی روحانیت توجہ اور میلان الٰہی کے جمال کا نظارہ کرتی تھی اور اِس بلا میں کمال عنایت دیکھتی تھی تو خواہ نخواہ اُنکی زبان بشریت نے اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کہا اور لسان روحانیت اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ کی ندا سے مترنم ہوئی لطائف قشیری میں مذکور ہے کہ یہ بات اس طور پر نہیں کہ قضا و قدر پر اعتراض ہو بلکہ ضعف اور عجز بشریت کی رو سے ہے اس واسطے کہ منقول ہے کہ جبرئیل امین ایوب علیہما السلام کے پاس آئے اور پوچھا کہ کیوں چپ بیٹھے ہو وہ بولے چپ نہ رہوں اور صبر نہ کروں تو کیا کروں جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے خزانوں میں بلائیں بہت ہیں تم اُنکی طاقت نہیں رکھتے

خدا سے عافیت اور صحت چاہو تو ایوب علیہ السلام نے یہ دعا کی **فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ** تو قبول کرلی ہم نے اُنکی دعا **فَكَشَفْنَا** پھر دے گئے ہم **مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ** وہ چیز جو اُسے تھی رنج اور بیماری اُسکی یعنی اُسے ہم نے شفا دیدی اور اسکی شرح سورۂ صاد میں آئیگی **وَاٰتَيْنٰهُ** اور عطا کیے ہم نے اُسے **اَهْلَهٗ** فرزند اسکے کہ بعینہ اُنھی کو ہم نے زندہ کردیا **وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ** اور اُنکے مثل اُنکے ساتھ یعنی سات بیٹے اور تین بیٹیاں اور بھی ایک دوسرے کے مشابہ ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ اولاد اور مال اور مواشی پہلے سے دو دونے اُنھیں حق تعالیٰ نے دیے اور ایک ابر سُرخ یا سفید بھیجا کہ اُس سے سونے کی ٹیڑیاں اُن پر برسیں آور احقاف میں آیا ہے کہ تین دن رات اُن کے گھر کے گرد سونے کی ٹیڑیاں برسیں **رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا** یہ کام ایوب کے ساتھ جو ہم نے کیے تو اپنی طرف سے اُسکو رحمت اور انعام پہونچانے کے واسطے کیے **وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۝** اور عبادت کرنے والوں کو نصیحت کے واسطے تاکہ جس طرح ایوب نے صبر کیا یہ بھی صبر کریں اور جس طور سے اُس نے بدلا پایا یہ بھی پائیں۔

نظم

هر که او در راهِ حق صابر بود　　　بر مُرادِ خویشتن قادر بود
صبر باید تا شود دیک سو حرج　　　زانکه گفت اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسمٰعیل اور ادریس علیہما السلام کو **وَذَا الْكِفْلِ** اور صاحب نصیب کو ذوالیاس ہے یا یوشع یا زکریا علیہم السلام اور یہ نام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خدا کی طرف سے بہرہ مند تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ کِفْل ضِعْف کے معنی میں ہے یعنی اُن نبی کے عمل اُن انبیا علیہم السلام کے عمل سے دونے تھے جو اُنکے زمانے میں تھے امام محی السنۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ اور صاحب تبیان نے لکھا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل میں سے ایک نبی پر وحی آئی کہ میں چاہتا ہوں کہ تیری روح قبض کروں تو اپنا ملک بنی اسرائیل پر پیش کر کہ جو کوئی اسکا پابند ہو کہ رات کو نماز پڑھے فتور نہ کرے دن کو روزہ رکھے افطار نہ کرے لوگوں میں حکم جاری کرے غصہ نہ کرے جو کوئی ایسا کرے اُسے تو اپنی بادشاہی سپرد کر جب اُن پیغمبر صاحب نے یہ بات بنی اسرائیل پر ظاہر کی تو ایک جوان اُس قوم میں سے اُٹھا اور بولا کہ اَنَا اَتَكَفَّلُ[1] تک بہذا اُن پیغمبر علیہ السلام نے ملک اُس جوان کو سپرد کردیا اور اُس نے وعدہ وفا کیا پیغمبری کا خلعت پایا تو حق تعالیٰ نے اُسے ذوالکفل کہا **كُلٌّ** سب یہ پیغمبر اسماعیل اور ادریس ذوالکفل علیہم السلام **مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۚ** صبر کرنے والوں میں سے تھے مشقت تکلیف پر یا زمانہ کی شدتوں پر اسماعیل علیہ السلام نے تو مکہ میں رہنے پر صبر کیا کہ وہ ایک میدان بے کھیت کا تھا آور ادریس علیہ السلام نے مدت دراز تک قوم کی بلا اور مصیبت پر صبر کیا اور لوگ اُن کا ایمان نہ لائے اور ذوالکفل نے اُن کاموں پر صبر کیا جسکے متکفل ہوئے تھے **وَاَدْخَلْنٰهُمْ** اور داخل کیا ہم نے **فِيْ رَحْمَتِنَا** اپنی رحمت میں کہ نبوت ہے یا آخرت کی نعمت **اِنَّهُمْ** بیشک وہ **مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝** اچھے لوگوں اور فرمانبرداروں میں سے ہیں **وَذَا النُّوْنِ** اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مچھلی والے کو یعنی یونس علیہ السلام کو **اِذْ ذَّهَبَ** جب وہ گیا **مُغَاضِبًا** غصہ کرتا ہوا اپنی قوم پر اس واسطے کہ قوم نے اُنکی دعوت قبول نہیں کی تھی اور جنید قدس سرہٗ نے کہا ہے کہ جانے میں اپنے نفس پر اُنھوں نے غصہ کیا اس واسطے کہ اُنکے جانے کے واسطے حکم الٰہی نہیں صادر ہوا تھا آور بعضوں نے کہا ہے کہ اُنھوں نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا جب وعدہ کا وقت آیا تو عذاب آنے میں دیر ہوئی سمجھے کہ قوم کے لوگ اُنھیں جھوٹا جانیں گے تو اپنی اُمت میں سے نکل گئے **فَظَنَّ** پھر گمان کیا یعنی اُن سے اُس شخص کا سا کام صادر ہوا جو گمان کرتا ہے **اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ** یہ کہ تنگ نہ کرینگے ہم **عَلَيْهِ**

---

[1] میں کفالت کرتا ہوں تیرے واسطے اس بات کی ۱۲

اُس پر راہ چلنا تو یونس کو ہم دریا میں لے گئے اور مچھلی کے پیٹ میں قید کر دیا فَنَادٰی تو وہ پکارا فِی الظُّلُمٰتِ تاریکیوں میں یعنی ایک دریا دوسرے مچھلی کے پیٹ تیسرے رات کی تاریکی میں اس طرح یونس علیہ السلام پکارے اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ کہ کوئی معبود نہیں ہے مگر تو سُبْحٰنَكَ پاک ہے تو اس سے کہ کسی چیز میں تو عاجز ہو اِنِّیْ كُنْتُ بیشک ہوں میں اس میں مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۞ اپنی جان پر ظلم کرنے والوں میں سے کہ جُدا ہونے میں میں نے جلدی کی انوار میں حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو کوئی سختی اور کرب میں پھنسا ہوا ور خدا کو اس دعا کے ساتھ پکارے تو خدا اُسکی دعا قبول ہی فرماتا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ تو ہم نے قبول کرلی یونس کی دعا وَنَجَّیْنٰهُ اور نجات دی ہم نے اُس کو مِنَ الْغَمِّ غم دریا سے اور مچھلی کے نگل جانے سے یعنی ہم نے مچھلی کو حکم کیا اور اُس نے دریا کے کنارے اُنھیں اوگل دیا وَكَذٰلِكَ اور جس طرح اُسے ہم نے غم سے نجات دی اسی طرح نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۞ نجات دیتے ہیں ہم ایمان والوں کو مچھلی اور دریا کا قصہ سورۂ صافات میں مفصل آتا ہے وَزَكَرِیَّآ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زکریا بن آزر کو اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ جب پکارا اس نے اپنے رب کو اور کہا کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ اے میرے رب نہ چھوڑ مجھکو فَرْدًا اکیلا یعنی لاولد اور مجھے بیٹا دے کہ وہ مجھ سے میراث لے وَاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۞ اور تو بہتر وارثوں کا ہے تو اگر تو مجھے وارث نہ دیگا تو کچھ پروا نہیں فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَوَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی تو قبول کی ہم نے اُسکی دعا اور عطا کیا ہم نے اُسکو یحییٰ نام بیٹا کہ اُسکے سبب سے دین زندہ ہو گیا وَاَصْلَحْنَا لَهٗ اور صلاحیت پر لائے ہم اُسکے واسطے زَوْجَهٗ اُسکی عورت ایشاع عمران کی بیٹی کو کہ پہلے بانجھ تھیں پھر لڑکا جننے کی صلاحیت ہم نے اُنھیں دی اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ ہم نے زکریا کی عورت کو خوش اخلاق کر دیا زکریا کے واسطے اور پہلے وہ بدخلق تھیں اِنَّهُمْ بیشک یہ سب پیغمبر جن کا ذکر ہوا كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ تھے جلدی کرتے فِی الْخَیْرٰتِ نیکیوں میں وَیَدْعُوْنَنَا اور پکارتے تھے ہمیں رَغَبًا رغبت کر کے ثواب کی طرف وَّرَهَبًا اور ڈر کر عذاب سے وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ ۞ اور رہتے ہمارے واسطے فروتن اور حکم ماننے والے یا نیازمند محققوں نے کہا ہے کہ نیاز اُسی کے واسطے چاہیئے اور ناز اُسی پر لائق ہے کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ جو کوئی نیاز اُسکے سامنے لے جاتا ہے وہ اُس نیازمند کو تونگر کر دیتا ہے اور جو کوئی اُس پر ناز کرتا ہے وہ اُس ناز کرنے والے کو عزت دار بناتا ہے كَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ بیان نیاز ہے اور مِنْ تَحْتِهَا وَرَبُّ الْعَرْشِ معبودی نشانِ ناز ہے۔ **بیت**

گدائے میکدہ ام لیک وقت مستی بیں — کہ ناز بر فلک و حکم بر ستارہ کنم

وَالَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس عورت کو جس نے بچائی فَرْجَهَا اپنی فرج حلال اور حرام سے اس سے حضرت مریم عمران کی بیٹی مراد ہیں کہ اُنھوں نے اپنے کو پاک رکھا اور اُن کے دامنِ عصمت تک کسی کا ہاتھ نہیں پہنچا فَنَفَخْنَا پھر پھونک دی یعنی ہم نے جبرئیل کو حکم کیا اور اُنھوں نے پھونک دی فِیْهَا اُسکے پیراہن میں یا پیٹ میں مِنْ رُّوْحِنَا اُس روح میں سے جو ہمارے حکم سے ہے حاصل یہ ہے کہ جاری کر دی ہم نے اُس میں مسیح علیہ السلام کی روح وَجَعَلْنٰهَا اور کر دیا ہم نے اُس قصہ کو وَابْنَهَآ اور اُسکے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کے حال کو اٰیَةً دلیل اور علامت لِّلْعٰلَمِیْنَ ۞ اہل عالم کے واسطے یعنی جب اُن کے حال میں اہل عالم غور اور فکر کریں تو اُن پر یہ بات صاف کُھل جائے کہ فقط روح پھونکنے کے باعث بزرگ پاک دامن عورت سے بے باپ کے بیٹا پیدا ہونا صانع حکیم قدیم جل جلالہ کے کمال قدرت پر دلالت کرتا ہے اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اس میں کچھ شبہہ نہیں کہ ملت توحید اور دین

اسلام جس پر تمام استقامت واجب ہے اُمَّةً وَّاحِدَةً ز ملت ایک ہی ہے یعنی اُس میں کچھ اختلاف نہیں بلکہ سب انبیاء
علیہم السلام اسی ملت اور دین پر تھے اور اصل توحید میں سب کو اتفاق ہے وَّاَنَا رَبُّكُمْ اور میں تمہارا رب ہوں فَاعْبُدُوْنِ ○
تو میری ہی عبادت کرو میرے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرو وَتَقَطَّعُوْٓا اور کاٹ دیا اگلی اُمتوں نے اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ اپنے دین کا
کام آپس میں یعنی فرقہ فرقہ ہو گئے جیسے یہود و نصارا اور ایک دوسرے کو کافر ہی جانتے تھے كُلٌّ یہ سب فرقے اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ○ ع۱۸
ہماری طرف پھرنے والے ہیں اور ہم انھیں اُن کے اعمال کے موافق جزا دیں گے فَمَنْ يَّعْمَلْ پھر جو کوئی کرے مِنَ الصّٰلِحٰتِ
نیک کاموں میں سے وَهُوَ مُؤْمِنٌ حال آنکہ وہ ایمان لایا ہو خدا اور رسول کا فَلَا كُفْرَانَ تو ناشکری نہیں ہے لِسَعْيِهٖ
اُسکے دوڑنے کے واسطے نیک کام کی طرف یعنی ہم اُسکے اعمال ضائع نہ کرینگے وَاِنَّا لَهٗ اور ہم اُسکے دوڑنے کو كٰتِبُوْنَ ○ لکھنے والے
ہیں یعنی اُسکے نامۂ اعمال میں ہم ثبت کرنے والے ہیں مراد یہ ہے کہ اُسکا کام کسی وجہ سے ضائع نہ جائیگا۔ **بیت**

مزدِ کارِ نیکواں ضائع نباشد نزدِ حق ... لَا يُضِيْعُ اللّٰهُ فِي الدَّارَيْنِ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ[1]

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اور حرام اور ممتنع ہے اس گانوں والوں پر کہ اَهْلَكْنٰهَآ ہلاک کر دیا ہو ہمنے انکو اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ○
یہ کہ پھر آئیں گے دنیا میں یعنی جو لوگ ہلاک ہو گئے اپنے اعمال کی درستی کے واسطے دنیا میں پھر آنا اُن پر حرام ہے اور بعضے مفسر لا کو اصلی جانتے ہیں
زائد نہیں جانتے اور کہتے ہیں کہ اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ ہلاک ہو جانے والوں پر یہ بات حرام اور ممتنع ہے کہ حساب کے واسطے محشر کی طرف رجوع
نہ کریں بلکہ ضرور آئیں گے اور اُن کا حساب کیا جائیگا اور پہلا قول یعنی لا کا زائد ہونا بہت مشہور ہے اس واسطے کہ اس عالم کی طرف اُنھیں رجوع
نہ ہوگی اور اُن شقیوں پر قبروں ہی میں عذاب ہوتا رہیگا حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ یہاں تک کہ کھول دی جائے يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ
یاجوج اور ماجوج کی آڑ یعنی قیامت تک اس واسطے کہ یاجوج اور ماجوج کی آڑ کا کھل جانا قیامت کی علامت ہے وَهُمْ اور یاجوج
ماجوج مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ ہر بلندی سے يَّنْسِلُوْنَ ○ جھپٹتے اور دوڑتے ہیں تاکہ تمام عالم کو لے لیں اور سب دریاؤں کا
پانی پی جائیں اور خشک تر جو کچھ پائیں کھا جائیں صاحب معتمد رحمۃ اللہ علیہ نے معتقد میں جہاں قیامت کی علامتیں بیان کی ہیں وہاں
لکھا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال اور اُسکے تابع لوگ ہلاک ہو جائیں گے تو یاجوج ماجوج نکل آئینگے اور اُنکی آڑ کھل
جائیگی اور ایمان والوں کو لے کر عیسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر آڑ پکڑینگے اور بعضی حدیثوں میں وارد ہے کہ یاجوج ماجوج جبل الخمر تک جائیں گے
اور جبل الخمر بیت المقدس کا پہاڑ ہے اور کہیں گے کہ زمین والوں کو تو ہم قتل کر چکے اب آؤ جو کچھ آسمان پر ہے اُسے قتل کر ڈالیں اور آسمان
کی طرف تیر مارینگے اور تیر خون میں ڈوبے ہوئے پھرینگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کو دشواری ہوگی وہ دعا کرینگے اور حق تعالےٰ
دفعۃً یاجوج ماجوج کو ہلاک کریگا وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ اور قریب آپہونچا وعدہ سچا کہ قیامت کا آنا ہے فَاِذَا هِيَ تو وہاں قصہ
یہ ہے کہ ہونگی شَاخِصَةٌ کھلی کی کھلی ہول قیامت سے اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا آنکھیں اُن لوگوں کی جو نہیں ایمان لائے اور وہ
يٰوَيْلَنَا کہتے ہونگے یعنی وائے ہم پر کہ قَدْ كُنَّا بیشک تھے ہم دنیا میں فِيْ غَفْلَةٍ بےخبر مِّنْ هٰذَا اس دن اور اس حال سے
بَلْ كُنَّا بلکہ تھے ہم ظٰلِمِيْنَ ○ ظلم کرنے والے اپنی جان پر کہ پیغمبروں کی بات ہم نے نہ سُنی اور اُنکے ساتھ تکبر اور جھگڑا کرتے رہے
اِنَّكُمْ بیشک تم اے مشرکو وَمَا تَعْبُدُوْنَ اور وہ چیز جس کو تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے بُت اور شیطان

[1] نہیں ضائع کرتا اللہ دونوں جہان میں ثواب نیک کام کرنے والوں کا ۱۲

حَصَبُ جَهَنَّمَ آگ بھڑکانے والے دوزخ کے ہیں اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ○ تم بتوں سمیت دوزخ پر گزرنے والے
اور داخل ہونے والے ہو تبیان میں ہے کہ بت جو دوزخ پر لائے جائینگے اس میں یہ حکمت ہے کہ بت پرستوں پر اور زیادہ عذاب ہو اس واسطے کہ
بتوں سے اور بھی زیادہ آگ تیز ہو جائیگی اور بت پرست زیادہ جلنے لگیں گے اور بت پرستوں کی نادانی کھل جائیگی دیکھیں گے کہ جن کو وہ پوجتے
تھے وہ اُنکے ساتھ آگ میں جلتے ہیں لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اگر ہوتے وہ بت اٰلِهَةً خدا جیسا کہ وہ گمان کرتے تھے تو مَا وَرَدُوْهَا
نہ داخل ہوتے دوزخ میں اس واسطے کہ خدا تو اوروں پر عذاب کرتا ہے خود عذاب میں نہیں الاجاتا وَكُلٌّ اور سب بت اور بت پرست فِيْهَا دوزخ
میں خٰلِدُوْنَ ○ ہمیشہ رہنے والے ہیں کہ انھیں اُس سے کسی طرح خلاصی نہیں ہے لَهُمْ اُنکے واسطے ہے فِيْهَا دوزخ میں زَفِيْرٌ چلانا
وَهُمْ فِيْهَا اور وہ اس آگ میں لَا يَسْمَعُوْنَ ○ نہ سنینگے ایسی کوئی بات جس سے خوش ہوں لکھا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّكُمْ
وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ تو عرب کے مشرک غصہ کی آگ میں جلنے لگے ابن الزبعری نے مشرکوں کو جب پریشان دیکھا تو بولا کہ غم نہ کرو اور مضطرب نہ ہو میں
محمد سے مباحثہ کرتا ہوں پھر بولا کہ اے محمد تم کہتے ہو کہ خدا کے سوا جن جھوٹے معبودوں کی عبادت کی جاتی ہے وہ سب دوزخ میں ہونگے حالانکہ عزیر اور
عیسیٰ اور فرشتے یہود و نصاریٰ اور بنو ملیح کے معبود ہیں جب یہ معبود دوزخ کے ایندھن ہونگے تو بت بھی ہو گئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ
سَبَقَتْ لَهُمْ بیشک وہ لوگ جنکے واسطے آگے بڑھ چکی ہے مِّنَّا الْحُسْنٰىٓ ہماری طرف سے نیکی کہ سعادت اور توفیق طاعت ہے یا جنت کی
بشارت اور وہ لوگ عزیر اور عیسیٰ اور ملائکہ علیہم السّلام ہیں اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جو ہماری اگلی عنایت کے ساتھ خاص کیے گئے ہیں عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ○
دوزخ سے دور کیے گئے ہیں صاحب بحر نے کہا ہے کہ ابتدا میں عنایت کی بیشی سبب ظہور تھی اور انتہا میں باعث دوستی ہو گی ۔ بیت

ہر تخم کہ در ازل بکشتند نہاں
در مزرعۂ ابد بروید بعیاں

لَا يَسْمَعُوْنَ نہ سنیں گے وہ لوگ جو دوزخ سے دور رکھے گئے ہیں حَسِيْسَهَا اُسکی آواز اس جہت سے کہ وہ اعلیٰ علیین میں
ہیں اور دوزخ اسفل السافلین میں ہے وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اور وہ جس چیز میں آرزو کریں گے اَنْفُسُهُمْ اُن کے
دل خٰلِدُوْنَ ○ ہمیشہ رہینگے یعنی اپنی خواہش کی چیزیں ہمیشہ پاتے رہینگے لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ نہ غمگین کرے گا
اُنھیں فزع اکبر یعنی فرشتوں کا قول جو فرشتے کہیں گے کہ لا بشریٰ[1] اس واسطے کہ وہ لوگ یہ کلمہ نہ سنیں گے جب تک کہ کہیں وَامْتَازُوا الْيَوْمَ
اور وہ لوگ غمگین نہ ہونگے اس واسطے کہ داہنے ہاتھ کی طرف بہشت کی جانب متوجہ ہونگے اور بعضوں نے کہا ہے کہ فزع اکبر اس وقت ہو گا جب موت کو
بھیڑی کی صورت بلندی پر کھڑی کر کے ذبح کرینگے اور یہ ندا آئیگی کہ اے دوزخیو تمھیں دوزخ میں ہمیشہ رہنا ہے اور موت نہیں ہے اور اے جنتیو تم کو
جنت میں ہمیشہ رہنا ہے اور موت نہیں ہے تو دوزخی بے صبری اور شور کرینگے اور جنتی خوشی کے ساتھ رہینگے وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
اور سامنے آئینگے اُنکے فرشتے قبروں سے نکلتے وقت اور کہینگے کہ هٰذَا يَوْمُكُمُ الَّذِيْ یہ وہ دن ہے کہ دنیا میں كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○
تھے اسکا وعدہ کیے گئے یعنی یہی تمھارے ثواب اور بزرگی کا دن ہے عارفوں کو خطاب پہونچیگا کہ یہ دن تمھارے تماشے کا ہے ۔ نظم

نیکمرداں را نعیم اندر نعیم
عشقباز از القا اندر لقا
حصۂ آنہا وصال حور عین
بہرۂ اینہا جمال کبریا

يَوْمَ نَطْوِى السَّمَآءَ یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن کہ تہ کرینگے ہم اور لپیٹ لیں گے آسمانوں کو كَطَيِّ السِّجِلِّ طومار

[1] نہیں خوشخبری ہے ۱۲

لپیٹ لینے کی طرح لِلْكُتُبِ ؕ رقعوں پر یعنی جس طرح رقعوں پر طومار لپیٹ لیا جاتا ہے اُس طرح ہم آسمانوں کو لپیٹ لیں گے اور بکرنے
لِلکِتَابِ پڑھا ہے یعنی کتاب کے واسطے اور سجل حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب کا نام تھا اور بعض کہتے ہیں کہ سجل ایک
فرشتہ ہے کہ کرام الکاتبین نامۂ اعمال لکھ کر جب اُسے دیتے ہیں تو وہ لپیٹ لیتا ہے كَمَا بَدَاْنَا جس طرح ابتدا کی تھی ہم نے اَوَّلَ خَلْقٍ
پہلی بار پیدا کرنے کو بے مادہ اور بے مدد نُّعِيْدُهٗ ؕ پھیر نگے ہم اُسے جو ہم نے پیدا کیا ہے پھرنا ویسا ہی ہوگا جیسا معدوم سے موجود کرتے
وقت ہم نے نیا پیدا کیا تھا دونوں باتیں ہماری قدرت کے نزدیک آسان ہیں وَعْدًا وعدہ کیا ہے ہم نے پھیرنے کا وعدہ کرکے عَلَيْنَا
ہم پر اُس کا وفا کرنا ہے اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ بیشک ہم کرنے والے ہیں یعنی جس طرح پہلے ہم نے معرفت کے واسطے موجود کیا دوبارہ مکافات
کے لیے موجود کرینگے وَلَقَدْ كَتَبْنَا اور یقینی ہم نے لکھا ہے فِي الزَّبُوْرِ داؤد کی کتاب میں مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ توریت کے بعد
یعنی توریت میں لکھنے کے بعد زبور میں بھی ہم نے لکھا اَنَّ الْاَرْضَ یہ کہ زمین بہشت کی يَرِثُهَا میراث لیں گے اُسے عِبَادِيَ
الصّٰلِحُوْنَ ○ میرے نیک بندے یعنی اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لوگ اور بعضوں نے کہا ہے کہ نیک بندوں سے عام
ایمان والے مراد ہیں اِنَّ فِيْ هٰذَا بیشک یہ جو ہم نے خبریں نصیحتیں وعدے وعیدیں بیان کیں ان میں لَبَلٰغًا البتہ کفایت ہے لِّقَوْمٍ
عٰبِدِيْنَ ○ گروہ عبادت کرنے والے کو اس سے حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوٰۃ والثنا کی اُمت مراد ہے کہ قرآن کی دی ہوئی خبر اور کی ہوئی
نصیحت مقصود کو پہنچنے کے واسطے اُنھیں بس ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اور نہیں بھیجا ہم نے تم کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا
رَحْمَةً مگر رحمت لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم کے واسطے جناب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات بابرکات مومنوں کے
واسطے رحمت ہے اس واسطے کہ آپ ہی کی بدولت ایمان والوں نے ہدایت پائی اِنَّمَآ اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ اور آپ کافروں کے واسطے بھی
رحمت ہیں اِس لیے کہ آپ کے قدموں کی برکت سے کافر عذاب ہلاکت سے بے خوف ہو گئے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ کشف الاسرار
میں لکھا ہے کہ آپ کی رحمت میں سے یہ بات بھی ہے کہ اپنی اُمت کو آپ کہیں نہیں بھولے اگر مکہ معظمہ میں تھے اور اگر مدینہ منورہ میں رہے مسجد مکرم
میں بھی اور حجرۂ طاہرہ میں بھی عرش پر مقام قاب قوسین پر یاد فرمایا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ کل قیامت کے دن شفاعت کا
فرش بچھا کر فرمائیں گے اُمتی اُمتی۔

نظم

عاصیانِ پُر گنہ در دامنِ آخر زماں — دست در دامانِ تو دارند و جاں در آستیں
ناامید از حضرتِ با نصرتت نتواں شدن — چوں توئی در ہر دو عالم رحمۃ للعالمیں

قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں سے کہ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ سوا اسکے نہیں کہ وحی بھیجی جاتی ہے میری طرف اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ
یہ کہ نہیں ہے خدا تمھارا مگر اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ خدا ایک اور یکتا فَهَلْ اَنْتُمْ تو کیا ہو تم مُّسْلِمُوْنَ ○ ماننے والے وہ بات جو وحی
چاہتی ہے فَاِنْ تَوَلَّوْا پھر اگر وہ برگشتہ ہو جائیں توحید سے فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ تو کہہ کہ آگاہ کر دیا میں نے تمھیں عَلٰى سَوَآءٍ ؕ برابری
یعنی جو کچھ میں نے اعلام کر دیا اُس میں میں اور تم برابر ہو موضح میں لکھا ہے کہ اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ جو کچھ مجھ پر وحی آئی وہ میں نے صاف تمھیں
پڑھ سنائی اور مسلمان اور کافر اسکے جاننے میں برابر ہوے وَاِنْ اَدْرِيْٓ اور میں نہیں جانتا کہ اَقَرِيْبٌ آیا نزدیک ہے اَمْ بَعِيْدٌ
یا دور ہے مَّا تُوْعَدُوْنَ ○ اور وہ چیز جو تم وعدہ دیے گئے ہو حشر یا مسلمانوں کا غلبہ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ بیشک خدا جانتا ہے

ل نہیں ہوں میں مگر رحمت ہدیہ بھیجی ہوئی ۱۲ ۔ ۲ نہیں ہے اللہ ایسا کہ عذاب کرے کافروں پر اور تم اُن میں ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲

مِنَ الْقَوْلِ کافروں کی بات جو اسلام پر وہ طعن کرتے ہیں وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُونَ ○ اور جانتا ہے وہ جو تم چھپاتے ہو حسد پیغمبر اور مسلمانوں پر وَإِنْ أَدْرِي اور میں نہیں جانتا لَعَلَّهُ فِتْنَةٌ شاید کہ اس وعدہ کیے ہوئے امر کی تاخیر یا تمکو اعمال کی مکافات دیر کو ملنا آزمائش ہو لَّكُمْ تمہارے واسطے یعنی استدراج کی راہ سے تاخیر میں ڈالتا ہے وَمَتَاعٌ اور شاید فائدہ ہو تمہارے واسطے إِلَىٰ حِينٍ ○ یہاں تک کہ وقت مقرر آپہونچے قُلْ رَبِّ احْكُمْ کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے میرے رب حکم کردے اور کرنے قل پڑھا ہے امر کا صیغہ یعنی کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے میرے رب حکم کردے میرے اور مکہ والوں کے درمیان بِالْحَقِّ راستی کے

ع ۷/۱۵ بدیلم

ساتھ وَرَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ اور ہمارا رب جو بڑا مہربان ہے اپنے بندوں پر الْمُسْتَعَانُ مدد چاہا گیا یعنی اسے مدد چاہتے ہیں عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ○ اُس چیز پر جو تم صفت کرتے ہو کہ وعدہ کیا ہوا عذاب اگر حق ہے تو ہم پر کیوں نہیں نازل ہوتا یا یہ جو تم کہتے ہو کہ اسلام دمبدم ضعیف ہوتا جائیگا یعنی تم نالائق باتیں کہتے ہو اور وہ باتیں رد کرنے کو ہم خدا سے مدد چاہتے ہیں۔ بیت

مراد خویش ز درگاہ بادشاہی خواہ — کہ ہیچ کس نشود ناامید ازاں درگاہ

ایاتہا ۷۸ — رکوعاتہا ۱۰ — کلماتہا ۱۲۹۲ — حروفہا ۵۴۴۲

سُورَةُ الْحَجِّ مَدَنِيَّةٌ وَقِيلَ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○	وَهِيَ ثَمَانٌ وَسَبْعُونَ آيَةً
سورۂ حج مدینہ میں نازل ہوئی تھی اور بقول بعض مکہ میں	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اٹھتر آیتیں ہیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو یہ خطاب عموماً اُن سب لوگوں کو ہے جو مکلف ہیں حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ڈرتے رہو اپنے رب کے عذاب سے إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ بیشک ہلا دینا قیامت کا زمین کو شَيْءٌ عَظِيمٌ ○ چیز بڑی ہول والی ہے ہلا دینے کی نسبت قیامت کی طرف مجازاً ہے اور یہ زلزلہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہوگا اور آفتاب نکلنے کے قبل مغرب کی طرف سے آئیگا اور تیسیر میں لکھا ہے کہ پہلے نفخہ کے قبل زمین کو زلزلہ ہوگا اور آسمان سے آواز آئیگی کہ اے لوگو خدا کا حکم آپہونچا پس مخلوق میں بڑا تہلکہ اور کہرام پڑ جائیگا۔ بیت

در طبقات زمین افگند بیم — زلزلۃ الساعۃ شئ عظیم

يَوْمَ تَرَوْنَهَا جس دن دیکھینگے لوگ وہ زلزلہ تو تَذْهَلُ غافل ہو جائیگی اور بھولیگی كُلُّ مُرْضِعَةٍ ہر دودھ پلانیوالی عَمَّا أَرْضَعَتْ اُس لڑکے کو جسے دودھ پلاتی ہے باوجودیکہ دودھ پلانے والی کو اُس بچے پر شفقت ہوتی ہے وہ دودھ پلاتی ہے وَتَضَعُ اور رکھ دیگی كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ ہر حمل والی یعنی گرا دیگی ہر حاملہ حَمْلَهَا حمل اپنا وَتَرَى النَّاسَ اور دیکھیگا تو لوگوں کو کسی دہشت کی وجہ سے اُس روز سُكَارَىٰ مست یعنی ایسے مست کہ عقل اور تمیز زائل ہوگئی ہو وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ اور نہ ہونگے وہ حقیقت میں مست اس واسطے کہ خوف اور حیرت سے عقل جاتی رہنا مستی نہیں ہوتی اگرچہ دیکھنے میں مست کے مانند آدمی دکھائی دے تو وہ لوگ حقیقت میں مست نہ ہونگے وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ○ اور مگر خدا کا عذاب سخت ہے اُسکے ہول کے مارے لوگ بیہوش نظر آئینگے وَمِنَ النَّاسِ اور لوگوں میں سے مَن يُجَادِلُ کوئی ہے کہ جھگڑتا ہے فِي اللَّهِ اللہ کی کتاب میں جیسے نضر بن حارث کہ إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ کہتا ہے یا خدا کی قدرت میں بحث کرتا ہے جیسے اُبی بن خلف کہ حشر کا منکر ہے بِغَيْرِ عِلْمٍ بے جانے بوجھے اور بے دلیل کے وَيَتَّبِعُ اور

لہ نہیں ہے یہ مگر کہانیاں اگلوں کی ۱۲

پیروی کرتا ہے جھگڑنے میں یا اپنے سب احوال میں كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ۙ ہر شیطان سرکش گمراہ کی کہ ازل میں كُتِبَ
عَلَيْهِ لکھا گیا ہے اُس شیطان پر لوح محفوظ میں اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ یہ کہ جو کوئی اُسے دوست رکھیگا اور اُسکی متابعت کرے گا
فَاَنَّهٗ تو بیشک وہ شیطان يُضِلُّهٗ گمراہ کردیگا اپنے تابع کو وَيَهْدِيْهِ اور راہ بتا دیگا اُسے اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ○ جلتی
آگ کے عذاب کی طرف یعنی اپنے دوست کو ایسے کام میں لگائیگا جسکی جزا دوزخ ہو آحقاف میں لکھا ہے کہ اِلَیہ کی ضمیر مجادلہ یعنی جھگڑے کی
طرف پھرتی ہے یعنی خدا نے حکم کردیا ہے کہ جو جھگڑنے والا شیطان کی پیروی کریگا وہ دوزخ میں جائیگا يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو یہ
خطاب کفار سے ہے حشر کے منکروں سے فرماتا ہے کہ اِنْ كُنْتُمْ اگر تم ہو فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ شک میں اُٹھنے سے خلق کے
اور کہتے ہو کہ مرکر دوبارہ اُٹھنا نہ ممکن ہے نہ مقدور ہے تو اپنے پہلے حال پر نظر کرو فَاِنَّا کہ بیشک ہم نے خَلَقْنٰكُمْ پیدا کیا ہم نے تمھارے
باپ کو مِّنْ تُرَابٍ خاک سے اور تم اُنکی فرع ہو ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر تم کو منی سے ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ پھر ذرا سے خون کے تھکے سے
ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ پھر گوشت کے اتنے ٹکڑے سے کہ تم اُسے چبا جاؤ مُّخَلَّقَةٍ پوری خلقت کہ اُس میں کچھ عیب و نقصان نہ ہو وَّغَيْرِ
مُخَلَّقَةٍ اور ادھوری کہ اُسکے بعضے اجزا میں نقصان ہو یا صورت بنایا گیا اور صورت نہ بنایا گیا وسیط میں لکھا ہے کہ یہ بات اُس بچے میں ہے
جو مدت حمل پوری ہونے سے قبل ساقط ہو جائے اُس میں سے بعض کی صورت بنی ہوتی ہے بعض کی نہیں خلاصہ کلام یہ ہے کہ تم کو ایک حال سے دوسرے
حال کی طرف ہم نے منتقل کیا ہے لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ تاکہ بیان کریں ہم تمھاری خلقت کی ابتدا کہ مبدء سے معاد پر دلیل پکڑو اور غور کرو کہ جو
چیز تغیر اور تکون کے قابل ہے وہ دوسری بار بھی اُسے قبول کرسکتی ہے وَنُقِرُّ اور قرار دیتے ہیں فِى الْاَرْحَامِ رحموں میں
مَا نَشَآءُ جسے چاہتے ہیں ہم کہ قرار دیں یعنی گر نہ جائے اور رحم میں رہے اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ایک وقت تک جو نام رکھا گیا ہے کہ وہ
لڑکا پیدا ہونے کا زمانہ ہے ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا پھر باہر نکالتے ہیں ہم ماؤں کے پیٹ سے بچہ کہ کمال ضعف کی وجہ سے اپنے کاموں پر
قیام نہ کرسکے ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا پھر تربیت کرتے ہیں ہم تم کو تاکہ پہونچو اَشُدَّكُمْ قوت اور فہم کے کمال کو کہ یہ کمال تیس اور چالیس برس کے
درمیان میں ہے وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى اور تم میں سے کوئی ہے کہ وفات پاتا ہے جوانی کے قریب پہونچ کر یا اُس سے قبل وَمِنْكُمْ
مَّنْ يُّرَدُّ اور کوئی تم میں سے ہوتا ہے کہ پھیرا جاتا ہے اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ بہت نکمی زندگی کی طرف کہ وہ خرف ہو جانے کی عمر ہے لِكَيْلَا
يَعْلَمَ تاکہ نہ جانے مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ جاننے کے بعد شَيْـًٔا کچھ یعنی پھر بچپنے کی حالت کی طرف پھرے اور جو کچھ جانا ہو بھول جائے اور جو
انتہا سے بہت قریب ہے اُسکا ابتدا کی طرف پھرنا اس طرف اشارہ ہے کہ قدرت کاملہ پھیرنے میں عاجز نہیں جیسے پیدا کرنے میں عاجز نہ تھی
پھر دوسری بار قیامت کے دن اُٹھنے پر دلیل پکڑنے کے واسطے فرماتا ہے کہ وَتَرَى الْاَرْضَ اور دیکھتا ہو تو اے آدمی زمین کو هَامِدَةً
خشک اور بے رونق جیسے مردہ فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا پھر جب نازل کرتے ہیں ہم ابر سے عَلَيْهَا الْمَآءَ اُس زمین پر مینھ کا پانی تو اهْتَزَّتْ
ہلتی ہے وہ زمین گھاس کے سبب سے وَرَبَتْ اور بڑھتی اور پھولتی ہے وَاَنْۢبَتَتْ اور اُگاتی ہے مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ ہر قسم سے
اُگنے والی چیزیں بَهِيْجٍ ○ تروتازہ اور اچھی اور خوشی زیادہ کرنے والی تو جو قادر مری ہوئی زمین کو پانی سے زندہ کرتا ہے وہ اس بات پر
بھی قادر ہے کہ مُردوں کے اجزا جمع کرکے اُسی حال پر لے آئے جس حال پر وہ تھے۔ نظم

آنکہ بے دانہ نہال افراخت   دانہ راہم شجر تواند ساخت
کردہ نابود را بقدرت بود   چہ عجب گر دہد بہ بود وجود

ذٰلِكَ یہ جو بیان کیا گیا مختلف طوروں میں آدمی کا پیدا ہونا اور قسم قسم کے حالوں میں اُس کا پھرنا اور موت کے بعد زمین کا

زندہ ہونا بِاَنَّ اللّٰہَ اِس سبب سے ہے کہ خدا ھُوَ الْحَقُّ وہ ثابت ہے اپنی ذات میں اور صفات کمال کا مستحق ہے وَاَنَّہٗ اور اس
جہت سے ہے کہ وہ یُحْیِ الْمَوْتٰی زندہ کرتا ہے مُردوں کو ورنہ موئے ہوئے نطفے کو زندہ اور سوکھی ہوئی زمین کو تر و تازہ نہ کرتا وَاَنَّہٗ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اور اس واسطے کہ وہ سب چیزوں پر قادر ہے اس واسطے کہ قدرت صفات ذاتیہ میں سے ہے اُسکی نسبت سب
مقدور چیزوں سے برابر ہے تو جب بعضے مُردے زندہ کرنے کی قدرت دیکھی گئی تو یہ بات لازم آئی کہ وہ سب مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے وَاَنَّ
السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اور یہ دلیلیں لانا اس واسطے ہے تاکہ لوگ جان لیں کہ قیامت آنے والی ہے لَّا رَیْبَ کچھ شبہہ نہیں ہے فِیْهَا لا
اُسکے آنے میں وَاَنَّ اللّٰہَ اور جان لیں یہ بات بھی کہ بیشک خدا یَبْعَثُ اُٹھائیگا مَنْ فِی الْقُبُوْرِ ۝ اُن لوگوں کو جو قبروں میں
ہیں اپنے وعدے کے موافق حساب لینے اور جزا دینے کے واسطے اُٹھائیگا وَمِنَ النَّاسِ اور لوگوں میں سے مَنْ یُّجَادِلُ کوئی ہے
کہ تکبر کی راہ سے جھگڑتا ہے فِی اللّٰہِ خدا کے کلام میں یا اُسکی قدرت میں یہ تکرار لانا تاکید کے واسطے ہے یعنی یہ مضمون اسکے قبل انھی الفاظ سے
مذکور ہو چکا ہے یا پہلے جو جھگڑنے والے مذکور ہوئے اُن سے کافروں کے رئیس مراد ہیں جیسے نضر اور اُبی اور اُسکے مثل اور یہاں جو جھگڑنے والوں کا
ذکر ہے ان سے اُنکے تابع اور مقلد لوگ مراد ہیں کہ ان میں سے بھی ہر ایک جھگڑا اُٹھاتا تھا بِغَیْرِ عِلْمٍ بے جانے یعنی اُسے علم نہیں اور وہ جھگڑتا
ہے وَّلَا هُدًی اور بے کسی دلیل کے جو اُسے مقصد کی راہ دکھائے وَّلَا کِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ۝ اور بے کتاب روشن کے کہ اُس سے
صواب اور خطا میں تمیز کی جائے یعنی جھگڑتا ہے اور یہ نہیں کہ جھگڑے پر کوئی دلیل لائے یا وحی سنائے بلکہ جھگڑے کے درپے محض تقلید کی وجہ
سے ہے ثَانِیَ عِطْفِهٖ اُس حال میں کہ اپنا دامن لپیٹنے والا ہے اور یہ تکبر سے کنایہ ہے اس واسطے کہ متکبر ہر چیز سے دامن سمیٹتا ہے تو مقلد
متحیر جھگڑتا ہے لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تاکہ گمراہ کرے لوگوں کو خدا کی راہ سے یعنی فرمانبرداری سے لَهٗ فِی الدُّنْیَا اُسکے واسطے
ہے دُنیا میں خِزْیٌ رسوائی قتل کے سبب سے جیسے بدر میں ہوئی وَّنُذِیْقُهٗ اور چکھائیں گے ہم اُسے یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے
دن عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۝ عذاب جلنے والی آگ کا اور میں کہونگا کہ ذٰلِكَ یہ رسوائی اور عذاب بِمَا قَدَّمَتْ یَدٰكَ اُس
چیز کے سبب سے ہے جو پہلے سے بھیجی ہے تیرے ہاتھوں نے یعنی وہ جو تو نے کمائی کی ہے کفر اور معصیت وَاَنَّ اللّٰہَ اور اس سبب سے ہے کہ
اللہ لَیْسَ بِظَلَّامٍ نہیں ہے ظلم کرنے والا لِّلْعَبِیْدِ ع اپنے بندوں پر ظلّام صیغہ مبالغہ ہے صیغہ لانا بندوں کی کثرت کی وجہ
سے ہے لکھا ہے کہ اعرابیوں کا ایک گروہ مدینہ منورہ میں مشرف باسلام ہوا پھر اُن میں سے جس کسی کو بیماری نہ ہوئی اور اُسکی عورت بیٹا جنی اور اُس کی
گھوڑی کے بچھڑا پیدا ہوا اور اُسکے مویشی نے خوب فائدہ دیا اُس نے تو کہا کہ اسلام خوب دین ہے میں نے جو قبول کیا تو اُسکی برکت سے بہت سی بھلائیاں
پیش آئیں اُسکے دل نے تو اسلام کے ساتھ آرام پایا اور اگر اُسکے برعکس امور پیش آئے تو دین سے برگشتہ ہو کر کہا کہ اسلام تو ہم کو سازوار نہیں تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ وَمِنَ النَّاسِ اور لوگوں میں سے مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰہَ کوئی ہے کہ عبادت کرتا ہے خدا کی عَلٰی حَرْفٍ انحراف اور
اضطراب پر یا بر طرف یعنی کنارے پر کھڑا ہو کر اپنے کام میں بے جمے ہوئے اور ماوردی نے اسکی تفسیر یوں کی ہے کہ عبادت کرتا ہے خدا کی نعمت اور راحت
میں سوا عسرت اور کلفت کے فَاِنْ اَصَابَهٗ پھر اگر پہونچے اُسے خَیْرُ بھلائی جیسے صحت اور مالداری تو اطْمَاَنَّ بِهٖ آرام لیتا ہے دین سے
اور اُس بھلائی کے سبب سے دین پر ثابت ہو جاتا ہے وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ اور اگر پہونچے اُسے آزمائش جیسے بیماری اور فقیری تو
انْقَلَبَ پھر جاتا ہے عَلٰی وَجْهِهٖ اپنے منہ پر یعنی جس طرف سے آیا تھا پھر اُسی طرف پھر جاتا ہے مراد یہ ہے کہ مرتد ہو جاتا ہے اور دین
اسلام سے ہاتھ اُٹھاتا ہے ایک قول یہ ہے کہ ایک یہودی ایمان لایا اور اندھا ہو گیا اور بہت سی بلائیں اُسے پیش آئیں اُس نے رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ میں نے دین اسلام کو منحوس ٹھہرایا مجھے بیعت سے رہا کیجیے حضرت نے فرمایا کہ اسلام سے نہیں چھوڑا جاتا پس یہودی مرتد ہو گیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی دین سے پھرا خَسِرَ الدُّنْیَا اُسنے نقصان کیا دنیا میں کہ مراد کو نہ پہونچا وَالْاٰخِرَۃَ اور نقصان رکھتا ہے آخرت میں اس واسطے کہ اسکے اعمال نیست و نابود ہو گئے ذٰلِکَ وہ دو جہان کا نقصان ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ○ وہ تو ہے کھلا ہوا زیان اس واسطے کہ سب عقلمندوں پر ظاہر ہے کہ اُس سے بڑھ کر کوئی نقصان نہیں۔ نظم

نہ مال نہ اعمال نہ دنیا و نہ دین ... نہ لامعۂ صدق نہ انوار یقین

در ہر دو جہان منفعل و خوار و حزیں ... البتہ زیانے نہ بود بدتر ازیں

یَدْعُوْا پکارتا ہے اور پوجتا ہے مرتد یا مشرک مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ خدا کے سوا مَا لَا یَضُرُّہٗ اُس چیز کو جو نہ ضرر پہونچاتی ہے اُسے اگر نہ پوجے وہ اس چیز کو وَمَا لَا یَنْفَعُہٗ اور نہ نفع دیتی ہے اُسے اگر وہ اس چیز کی پرستش کرتا ہے ذٰلِکَ یہ پرستش ھُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ○ وہی تو گمراہی ہے دور مقصد سے یَدْعُوْا پوجتا ہے لَمَنْ ضَرُّہٗۤ اُسے جسکو پوجنے کا ضرر کہ دنیا میں قتل آخرت میں عذاب ہے اَقْرَبُ بہت نزدیک ہے مِنْ نَّفْعِہٖ اسکے نفع سے کہ شفاعت کی توقع ہے اور درگاہ الٰہی میں توسل لَبِئْسَ الْمَوْلٰی البتہ برا یار ہے بُت وَلَبِئْسَ الْعَشِیْرُ ○ اور برا ساتھی اور ملنے والا اِنَّ اللّٰہَ بیشک خدا یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا داخل کرتا ہے اُنھیں جنھوں نے خدا رسول کی تصدیق کی وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اچھے جَنّٰتٍ تَجْرِیْ جنتوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ اسکے درختوں کے نیچے سے نہریں اور باغ کی نہایت تر و تازگی بہتے پانی ہی سے ہے اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ بیشک اللہ کرتا ہے مَا یُرِیْدُ ○ جو چاہتا ہے بدلا موحد اور مشرک کے ساتھ لکھا ہے کہ غطفان کے ایک گروہ نے اسلام قبول کرنے میں کچھ توقف کیا اور بولے کہ شاید محمدؐ کی مہم پیش نہ جائے تو جو ہمارے اور یہود کے درمیان دوستی ہے منقطع ہو جائیگی اور ان کی مدد پھر ہمیں نہ پہونچے گی حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ مَنْ کَانَ یَظُنُّ جو کوئی ہو کہ گمان کرے اَنْ لَّنْ یَّنْصُرَہُ اللّٰہُ یہ کہ ہرگز مدد نہ دیگا اللہ اپنے پیغمبر کو فِی الدُّنْیَا دنیا میں کلمہ بلند کر کے اور دلیل ظاہر فرما کر اور دشمنوں پر غلبہ دے کر وَالْاٰخِرَۃِ اور آخرت میں درجے کی بلندی اور شفاعت اور قرب اور بزرگی کے ساتھ فَلْیَمْدُدْ بِسَبَبٍ تو اُسے چاہیے کہ لٹکائے ایک رسی اِلَی السَّمَآءِ گھر کی چھت کی طرف یعنی چھت میں رسی لٹکا کر اپنے میں باندھے ثُمَّ لْیَقْطَعْ پھر کاٹ دے وہ رسی تاکہ زمین پر گر پڑے اور مر جائے یا گردن میں رسی باندھ کر پھانسی دے لے اور بعضوں نے کہا ہے کہ آسمانِ دنیا میں رسی لٹکائے اور اُسے پکڑتا ہوا آسمان پر چڑھ جائے اور پیغمبر کی مدد دفع کرنے میں کمال درجے کوشش کرے فَلْیَنْظُرْ پھر دیکھے نظر تامل سے کہ باوجود ان کلفتوں کے ھَلْ یُذْھِبَنَّ کیا لے جاتا ہے کَیْدُہٗ کام اسکا جو حیلہ سے ملا ہوا ہے مَا یَغِیْظُ اُس امر کو جو اُسے غصہ میں لایا ہے پیغمبر کا کام اور یہ گمان کہ شاید وہ فتحمند نہ ہو وَکَذٰلِکَ اور جس طرح ہم نے یہ امر بیان کیا اور ظاہر کر دیا اسی طرح اَنْزَلْنٰہُ اُتارا ہم نے قرآن کو اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ آیتیں کھلی ہوئی حکموں اور خبروں میں تاکہ تم پر ظاہر ہو جائے وَّاَنَّ اللّٰہَ اور اس واسطے کہ اللہ یَھْدِیْ ہدایت کرے ان آیتوں کے سبب سے یا ہدایت پر ثابت رکھے مَنْ یُّرِیْدُ ○ جسے چاہے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بیشک جو ایمان لائے وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا اور جو لوگ یہودی ہوئے وَالصّٰبِئِیْنَ اور ستارے پوجنے والے وَالنَّصٰرٰی اور نصاریٰ وَالْمَجُوْسَ اور مجوس وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا اور جو مشرک ہوئے یعنی بت پرست اِنَّ اللّٰہَ یَفْصِلُ بیشک اللہ جدا کریگا بَیْنَھُمْ اُن کے درمیان یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قیامت کے دن حکم محکم اور قضاء مبرم کے ساتھ تاکہ جو کوئی حق پر ہے وہ اُس سے تمیز ہو جائے جو باطل پر ہے اِنَّ اللّٰہَ بیشک

اللہ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ ○ ہر چیز پر گواہ ہے اور سب کے حال سے آگاہ ہے اَلَمۡ تَرَ کیا نہیں دیکھتے ہو تم یعنی نہیں جانتے ہو تم اَنَّ اللّٰہَ یہ کہ خدا یَسۡجُدُ لَہٗ کو سجدہ کرتا ہے مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ جو کوئی ہے آسمانوں میں فرشتے اطاعت کا سجدہ اور باقی مسخر ہونے کا سجدہ وَمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ جو کوئی ہو زمین میں مومن طاعت کا سجدہ اور دوسرے ذلت کا سجدہ وَالشَّمۡسُ اور آفتاب طلوع وغروب ہو کر وَالۡقَمَرُ اور ماہتاب بڑھ کر گھٹ کر وَالنُّجُوۡمُ اور تارے آنے جانے سے وَالۡجِبَالُ اور پہاڑ چشمے جاری اور کھانوں کی پرورش کرنے کے ساتھ وَالشَّجَرُ اور درخت کے سایہ کے ساتھ وَالدَّوَآبُّ اور چارپائے عجیب عجیب ترکیبوں کے ساتھ وَکَثِیۡرٌ مِّنَ النَّاسِ اور بہتیرے لوگوں میں سے سجدہ کرتے ہیں اُسے طاعت کا وَکَثِیۡرٌ اور بہتیرے ان میں سے جنھوں نے سجدہ سے انکار کیا حَقَّ عَلَیۡہِ الۡعَذَابُ حکم ہوا ہے اُن پر عذاب کا اتحاف میں لکھا ہے کہ حقیقت میں ماتھا زمین پر ٹیکنے کا نام سجدہ نہیں ہے اس واسطے کہ اگر کوئی کسی کے سامنے ہنسی سے زمین پر ماتھا لگا دے تو اُسے سجدہ نہیں گنتے بلکہ سجدہ دلی فروتنی کا نشان اور نہایت درجہ عاجزی اور فروتنی کی علامت اور کمال مرتبۂ تعظیم و تکریم کی دلیل ہے اور عالم میں جتنے ذرے ہیں سب خدا کے سامنے عاجز و فروتن ہیں اُس پر اُن کا حال دلالت کرتا ہے اور یہ دلالت بہت صادق ہے دلالت مقال سے۔ **بیت**

درنگر تا بینی از عینِ شہود — جملہ ذراتِ جہاں را در سجود

سب عالموں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآنی سجدوں میں سے یہ چھٹا سجدہ ہے فتوحات میں اسے مشاہدہ اور عبرت لینے کا سجدہ کہا ہے اور فرمایا ہے کہ آدمیوں کے سوا اور کسی کو حق تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ بعضے ان میں سے سجدہ کرتے ہیں تو بندے کو چاہیے کہ سجدہ کرنے میں جلدی کرے تاکہ اُن بہتوں میں سے ہو جائے جن کو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ سجدہ کرتے ہیں اور نزدیکی ڈھونڈھنے والے ہیں اور دوسری قسم کے بہتوں میں سے نہ ہو جو عذاب کے مستحق ہیں وَمَنۡ یُّہِنِ اللّٰہُ اور جس کسی کو ذلیل کرے اللہ شقاوت کے سبب سے یا گمراہ کرنے کی وجہ سے یا بے نصیبی کے باعث یا دوزخ میں داخل ہونے کے سبب سے فَمَا لَہٗ اور نہیں اس کے واسطے مِنۡ مُّکۡرِمٍ کوئی بزرگ کرنے والا اور نوازنے والا اور عزت دینے والا سعادت دے کر یا ہدایت کر کے یا توفیق دے کر یا جنت میں پہونچا کے اِنَّ اللّٰہَ یَفۡعَلُ مَا یَشَآءُ ○ بیشک اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے ذلیل کرنا یا عزت دینا لکھا ہے کہ اہل کتاب حضرات اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ جھگڑتے تھے کہ ہمارا پیغمبر مقدم اور ہمارا دین قدیم ہے ہم تم سے زیادہ حق پر ہونے کے لائق ہیں مسلمان جواب دیتے کہ ہم اپنے پیغمبر کی بھی تصدیق کرتے ہیں اور تمھارے پیغمبر کی بھی اپنی کتاب کا ایمان رکھتے ہیں تمھاری کتاب کا بھی اور تم باوصف اسکے کہ ہمارے پیغمبر کو پہچانتے ہو مگر حسد کی وجہ سے ان کا ایمان نہیں لاتے تو ہم ہی حق پر ہیں تم نہیں ہو تو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ھٰذٰنِ خَصۡمٰنِ یہ دو گروہ دشمن آپس میں اخۡتَصَمُوۡا لڑے اور جھگڑے فِیۡ رَبِّہِمۡ ذات اپنے رب کے دین میں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ آیت چھ آدمیوں کی شان میں ہے جنھوں نے جنگ بدر کے دن پیشی کی کافروں کی طرف سے عتبہؓ شیبہؓ ولیدؓ اور تین جنھوں نے پیشقدمی کی مومنوں کی جانب سے سید الشہدا حضرت حمزہؓ اور امیرالمومنین حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہم اور تبیان میں حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ یہ آیت اُس وقت نازل ہوئی جب ہم لوگوں نے جنگ بدر کے دن کافروں پر جرأت کی وسیط میں لکھا ہے کہ پانچوں فرقہ مذکور یعنی یہود ستارہ پرست نصاریٰ مجوسی مشرک ایک گروہ مسلمانوں کا دشمن ہے اور مسلمان علیحدہ ایک گروہ ان پانچوں گروہ کے دشمن اور یہ دونوں برابر خدا کی ذات اور صفات میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں فَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا تو جو لوگ کافر ہیں قُطِّعَتۡ لَہُمۡ کاٹے جائینگے اُنکے واسطے اُن کے قد کی مقدار ثِیَابٌ مِّنۡ نَّارٍ کپڑے آگ سے

سجدہ ۶ فرض

کہ اُن کے بدن کو اس طرح گھیر لیں جیسے کپڑا بدن سے لپٹا ہوتا ہے يُصَبُّ ڈالا جاتا ہوگا مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ اُنکے سروں پر سے
یعنی اُن کے سروں پر ڈالیں گے الْحَمِيْمُ ۝ گرم پانی سے خوب کھولنے کے باعث يُصْهَرُ بِهٖ گلایا جائیگا اُسکے سبب سے مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ
جو کچھ اُنکے پیٹوں میں ہو آنتیں وغیرہ وَالْجُلُوْدُ اور گلائی جائینگی اُنکی کھالیں یعنی اُس گرمی کا اثر اُنکے باطن میں بھی پہونچیگا اور ظاہر میں بھی
وَلَهُمْ اور اُن لوگوں کے واسطے جن پر عذاب کیا جائیگا مَّقَامِعُ گرز ہونگے مِنْ حَدِيْدٍ ۝ لوہے کے كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا جب
کہ فرچاہیں گے اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا یہ کہ نکل جائیں آگ سے مِنْ غَمٍّ اس غم کے مارے جس نے اُنھیں گھیر لیا ہوگا تو اُعِيْدُوْا پھیرے
جائینگے اُن گرزوں کے سبب سے فِيْهَا دوزخ میں یعنی جب دوزخ کے کنارے آکر نکلنے کے قریب ہونگے تو اُنکے سر پر مارینگے اور دوزخ کے اندر
ع ٢ پھیرے جاکر کہیں گے وَذُوْقُوْا اور چکھو عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ عذاب جلانے والی آگ کا اِنَّ اللّٰهَ بیشک حق تعالیٰ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا داخل کریگا اُن لوگوں کو جو ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے انھوں نے نیک کام جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
جنتوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اُسکے مکانوں کے نیچے سے نہریں يُحَلَّوْنَ آراستہ کرینگے اور زیور پہنائینگے اُنھیں فِيْهَا
بہشت میں مِنْ اَسَاوِرَ کنگن مِنْ ذَهَبٍ سونے کے وَّلُؤْلُؤًا اور آراستہ کرینگے اُنھیں موتی سے وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا اور
پوشاک اُنکی جنت میں حَرِيْرٌ ۝ خالص ریشمی ہے حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی دُنیا میں ریشمی لباس پہنتا ہے وہ آخرت میں اس سے محروم رہیگا
اس سے اُمت کے مرد مراد ہیں اِس واسطے کہ اُنھیں ریشمی لباس پہننا حرام ہے وَهُدُوْٓا اور ہدایت کیے گئے مومن اِلَى الطَّيِّبِ
مِنَ الْقَوْلِ پاکیزہ کی طرف بات میں سے یعنی اچھی باتوں کی طرف اور آخرت میں بھی اُنھیں یہ ہدایت کرینگے اور یہ بات اِس طرح پر ہے کہ
جب اُنکی نگاہ جنت پر پڑیگی تو کہیں گے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا لِهٰذَا اور جب بہشت میں داخل ہونگے تو بول اُٹھیں گے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَذْهَبَ
عَنَّا الْحَزَنَ اور جب مکانوں میں پھرینگے تو کہیں گے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ یا جنت میں پاکیزہ بات یہ ہوگی کہ لغو فحش جھوٹ کچھ نہ کہیں گے نہ
سنینگے اس واسطے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا اور اکثر مفسر اس بات پر ہیں کہ دُنیا میں اچھی بات کی ہدایت یہ پائی ہے کہ کلمۂ شہادت
کہا ہے یا قرآن پڑھا ہے یا استغفار کیا ہے سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ پاکیزہ بات اللہ کا ذکر ہے یا مسلمانوں کو نصیحت اور بعضوں نے کہا ہے
کہ مریدوں کو تعلیم کرنا یا مومنوں کی دعا یا امر معروف اور نہی منکر اور لطائف قشیری میں مذکور ہے کہ پاکیزہ بات وہ ہے جو خالص دل سے صادر ہوا اور
خدا کی رضا کے ساتھ ملی ہو کشف الاسرار میں کہا ہے کہ پاکیزہ بات وہ ہے جو دعوے سے پاک اور تکبر سے دُور اور عجز و نیاز سے نزدیک ہو سہل تستری
رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ میں نے اس کام کو غور سے دیکھا نیاز سے زیادہ کوئی راہ خدا سے قریب نہیں دیکھی اور کوئی آڑ دعوے سے بڑھکر میں نہ پائی۔

نظم
ایمن آباد ست ایں راہِ نیاز — ترک نازش گیر و با ایں رہ بساز
رو بہ ترکِ دعوی و دعوت بگو — راہِ حق از کبر و از نخوت مجو

وَهُدُوْٓا اور ہدایت کیے گئے ایمان والے اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ۝ خدا کی راہ کی طرف جو تعریف کیا ہوا ہے کہ وہ راہ دین
اسلام ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بیشک جو لوگ نہ ایمان لائے خدا اور رسول کا وَيَصُدُّوْنَ اور باز رکھتے ہیں عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ سے یعنی طاعت سے لوگوں کو منع کرتے ہیں وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور مسجد حرام کے طواف سے بہت مشہور قول
کے موافق اِس سے جنگ حدیبیہ کا دن مراد ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافروں نے خانۂ کعبہ اور مسجد

ل شکر اُس اللہ کا جس نے ہدایت کیا ہمیں یہ ١٢ ٥ سب تعریف اس اللہ کو جس نے دُور کیا ہم سے غم ١٢ ٣ شکر اُس اللہ کو سچا پایا ہم نے اُسکا وعدہ ١٢

حرام کے طواف سے اُس دن روکا تھا الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ وہ مسجد کہ کردیا ہم نے اُسے لِلنَّاسِ سب لوگوں کے واسطے اور نہیں کہ کسی کے
واسطے خاص کردیا ہو کسی کے واسطے نہین سَوَآءَ یکساں ہیں الْعَاكِفُ فِيْهِ رہنے والے اُس میں وَالْبَادِ اور آنے والے یعنی مسافر اور
اُس شہر کے رہنے والے ارکان حج ادا کرنے اور خانۂ خدا کی تعظیم بجالانے میں برابر ہیں یا قبلہ میں برابر ہیں یا وہاں داخل ہو کر امن ہوجاتے ہیں اور
اس قول پر مسجد سے فقط مسجد ہی مراد ہے اور یہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور حضرت امام اعظم اور امام احمد حنبل کے قول پر مسجد سے تمام حرم مراد
ہے اور مکۂ معظمہ کے گھروں اور اُن میں اُترنے کے واسطے مسافر اور مجاور سب یکساں ہیں یعنی حج کرنے والے عمرہ بجالانے والے اور وہاں کے مقیم لوگ
جس گھر میں چاہیں اُتر پڑیں مگر اُن گھروں میں رہنے والوں کو نکال دیں امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اُنھوں نے حج
موسم میں منادی فرمائی کہ مکۂ معظمہ میں گھروں کے دروازے لوگ نہ بند کریں تاکہ آنے والے جہاں چاہیں اُتریں وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ اور کوئی چاہے
حرم میں بِاِلْحَادٍ حق سے پھرنا یعنی حرم میں جو کوئی سیدھی راہ سے پھرنے کا ارادہ کرے بِظُلْمٍ ظلم کے ساتھ تو نُّذِقْهُ چکھائینگے ہم مِنْ
عَذَابٍ اَلِيْمٍ دُکھ دینے والے عذاب میں سے اور ایک قول کے موافق حرم میں الحاد حرام کو حلال کیا چاہنے کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے ع ٣
کہ البتہ جس چیز کی ممانعت ہے حرم میں اُسے حلال کیا چاہنا الحاد ہے حتیٰ کہ خدمتگار کو گالی دینا بھی اور تیسیر میں کہا ہے کہ گرانی میں بیچنے کی امید پر غلّہ
جمع کرنا الحاد ہے اور اکثر علما اس بات پر ہیں کہ حرم میں گناہ کا ارادہ کرنے سے بھی آدمی عذاب کا مستحق ہوجاتا ہے اور جو کوئی حرم کے باہر گناہ کا
قصد کرے اور اُسکا مرتکب بھی ہوجائے تو اُسکے نام گناہ لکھتے ہیں اور اگر فقط قصد ہی کیا تو گناہ نہیں لکھتے مگر حرم میں اگر گناہ کا خیال ہی کرے اور
اُسکا مرتکب نہ ہو تو بھی اُسکے نام گناہ لکھ لیتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ اگر کسی نے عدن میں یہ ارادہ کیا کہ مکۂ معظمہ میں کسی کو قتل
کرونگا تو وہ بھی عذاب الیم چکھے گا امام علم الہدیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ہے کہ مکۂ معظمہ چونکہ نیکیاں زیادہ ہونے کے واسطے مخصوص ہے اس واسطے
کہ اُس میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب اُسکے سوا اور کہیں دو دو نمازیں پڑھنے کے ثواب کے برابر ہے تو وہاں گناہ کرنا بھی اور جگہ گناہ کرنے سے بہت
بڑھ کر ہے اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا جو اوّل آیت میں فرمایا اُسکی خبر محذوف ہے اور اسکے معنی یہ ہیں کہ وہ لوگ ہلاک ہوئے یا نقصان پانے والے ہوئے وَاِذْ
بَوَّاْنَا اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معین اور ظاہر کردیا ہم نے لِاِبْرٰهِيْمَ ابراہیم خلیل اللہ کے واسطے مَكَانَ الْبَيْتِ
جگہ خانۂ کعبہ کی جب وہ بنانے لگے اس طرح پر کہ ہم نے ابر کا ایک ٹکڑا بھیجا اور اُس نے اُس مقدار زمین پر سایہ کرلیا جہاں کعبہ بننے کو تھا ہم نے ہوا
چلائی کہ اُس نے اُسی قدر زمین کو گھیر لیا اور ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنا دیا اور ہم نے اُسکی طرف وحی بھیجی اَنْ لَّا تُشْرِكْ یہ کہ شریک نہ کر اور
شریک نہ ٹھہرا بِيْ شَيْئًا میرے ساتھ کسی چیز کو اس واسطے کہ میں شریک سے پاک اور منزہ ہوں وَطَهِّرْ بَيْتِيَ اور پاک رکھ میرے گھر کو
بتوں اور ناشایستہ چیزوں سے لِلطَّآئِفِيْنَ طواف کرنے والوں کے واسطے جو اور شہروں سے آکر اُسکے گرداگرد طواف کریں وَالْقَآئِمِيْنَ
اور کھڑے ہونے والوں کے لیے یعنی شہر مکہ کے رہنے والوں کے واسطے اور بعضوں نے قائمین کی تفسیر یہ کی ہے کہ نماز
پر کھڑے ہونے والوں کے واسطے وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے یعنی خانۂ کعبہ کو گندگی اور پلیدی سے
پاک کرتا کہ لوگ اُسکا طواف کریں اور اُس میں نماز پڑھیں یہ قول تو اہل علم کی زبانی ہے مگر ارباب اشارت کی زبانی فرماتا ہے کہ تمھارا دل جو میری
کبریائی کا دارالسلطنت ہے اُسے سب چیزوں سے پاک کرو اور کسی غیر کو اُس میں راہ نہ دو اس واسطے کہ ہماری محبت کی شراب کا پیمانہ ہے حضرت داؤد
علیہ السلام کی طرف وحی آئی کہ میرے لیے گھر صاف کر کہ میری نظر عظمت اُس پر پڑے حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی کہ کون سا مکان تیری
گنجائش رکھتا ہے یعنی تیرے جلال اور عظمت کے لائق ہے ارشاد ہوا کہ مومن بندے کا دل داؤد علیہ السلام نے پوچھا کہ اُسے کیونکر صاف کروں

حکم ہوا کہ عشق کی آگ اُس میں لگائے تاکہ جو کچھ میرے سوا ہے سب کو جلادے - **بیت**

خوش آں آتش کہ اندر دل فروزد ۔ بجز حق ہرچہ پیش آید بسوزد

جیسا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے خانہ کعبہ بنا کر تیار کیا تو وحی آئی کہ اس گھر کی زیارت کے واسطے لوگوں کو آواز دے ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی میری آواز کہاں تک پہونچیگی حکم پہونچا کہ تیرا کام آواز دینا ہے اور ہمارا کام آواز پہونچانا ہے تو ابراہیم علیہ السلام مقام پر یا کوہ صفا پر آئے اور پکار کر کہا کہ اے مومنو خدا نے اپنے گھر کا حج تم پر فرض کر دیا اور تم کو اُسکی طرف بلاتا ہے اُسکا حکم قبول کرو حق تعالیٰ نے اُنکی آواز تمام ذروں اور ذریتوں کو پہونچادی اور سب کو اُن کی پکار کی آواز سُنادی جو اللہ کے علم میں حج کرنے والا تھا اُس نے لبیک اللھم لبیک جواب میں کہا اور ابراہیم علیہ السلام کے ندا کرنے کا قصہ یہ ہے جو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ **وَاَذِّنْ** اور ندا دے اے ابراہیم **فِی النَّاسِ** لوگوں میں اور اُنھیں پکار **بِالْحَجِّ** خانہ خدا کے حج کی طرف اور عین المعانی میں کہا ہے کہ یہ پکارنے کا حکم ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو حج فرض ہونے کی خبر دو **یَاْتُوْكَ** تاکہ آئیں تمھارے پاس **رِجَالًا** پیدل **وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ** اور سوار ہر ایک اونٹ دُبلے اور کمزور پر کہ **یَّاْتِیْنَ** آتے ہیں وہ اونٹ **مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ** ہر راہ دُور سے یعنی تم پکارو کہ سوار اور پیدل لوگ حج کو آئینگے **لِّیَشْهَدُوْا** تاکہ حاضر ہوں **مَنَافِعَ لَهُمْ** منفعتوں کے پاس جو اُن کے واسطے ہے یعنی دینی و دنیوی منفعتوں کو پہونچیں **وَیَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ** اور یاد کریں اللہ کے نام کو یعنی لبیک کہیں **فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ** جانے ہوئے دنوں میں کہ ذی الحج کے پہلے دس دن ہیں اور فقہا کا یہ قول ہے کہ نحر اور تشریق کے دنوں میں خدا کا نام لیں **عَلٰی مَا رَزَقَهُمْ** ذبح پر اُس چیز کے جو روزی دی اُنھیں **مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ** بے زبان چارپایوں میں سے یعنی اونٹ گائے بکرا اس سے قربانی مراد ہے کہ خدا کے نام پر ذبح کریں کافر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے اور قربانی کا گوشت نہ کھاتے تھے حق تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم فرمایا کہ خدا کے نام پر قربانی کرو **فَكُلُوْا مِنْهَا** پھر کھاؤ اُسکا گوشت یہ امر اباحت ہے تطوع کی قربانی میں وارد ہوا ہے اس واسطے کہ اگر کسی کفارے میں قربانی ہو یا کسی جبر نقصان میں تو صاحب قربانی کو اُس کا گوشت کھانا جائز نہیں **وَاَطْعِمُوا الْبَآىِٕسَ الْفَقِیْرَ** اور کھلاؤ اُس قربانی میں سے عاجز مصیبت کے مارے محتاج فقیر کو **ثُمَّ لْیَقْضُوْا** پھر تاکہ ادا کریں یہ یذکروا پر عطف ہے یعنی حج کو آئیں تاکہ خدا کو یاد کریں اور ادا کریں **تَفَثَهُمْ** اپنی حاجتیں یا مناسک حج بجا لائیں یا زائل کریں اپنے میل مونچھیں کترا کر ناخن کٹوا کے بغلوں وغیرہ کے بال لے کر **وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ** اور تاکہ وفا کریں اپنی نذریں جو نیک ہیں **وَلْیَطَّوَّفُوْا** اور تاکہ طواف کریں زیارت کا کہ رکن ہے یا طواف وداع **بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ ۝** گھر کا جو آزاد ہے لوگوں کی ملک ہونے سے یا ظالموں کے تسلط سے یا قدیم گھر اس واسطے کہ پہلا عبادت خانہ وہی ہے اس سے خانہ کعبہ مراد ہے **ذٰلِكَ** ق یہ جو کہا گیا اعمال اور احکام حج میں سے دین خدا ہے **وَمَنْ یُّعَظِّمْ** اور جو کوئی تعظیم کرے **حُرُمٰتِ اللّٰهِ** احکام الٰہی کی کہ اُسکی ہتک حرمت روا نہیں ہے **فَهُوَ** تو وہ تعظیم کرنا **خَیْرٌ لَّهٗ** بہتر ہے اُسکے واسطے **عِنْدَ رَبِّهٖ** اُس کے رب کے پاس ثواب کی راہ سے **وَاُحِلَّتْ** اور حلال کیے گئے **لَكُمُ الْاَنْعَامُ** تمھارے واسطے چارپائے **اِلَّا مَا یُتْلٰى عَلَیْكُمْ** مگر وہ کہ پڑھی گئی ہے تم پر حرمت اُسکی کہ وہ مردار ہے اور سور کا گوشت اور اُس کے سوا **فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ** تو الگ رہو ناپاکی سے **مِنَ الْاَوْثَانِ** بتوں سے کہ وہ عین ناپاکی ہے **وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝** اور الگ رہو جھوٹ بات سے کہ خدا کا شریک ٹھہرانا ہے یا جھوٹی گواہی دینے سے یا اُس بات سے جو زبان پر لائے دل میں نہ ہو **حُنَفَآءَ لِلّٰهِ** اُس حال میں خلوص رکھنے والے رہو خدا کے ساتھ اور اُس کے دین کی طرف مائل رہو کہ وہ دین اسلام ہے **غَیْرَ مُشْرِكِیْنَ بِهٖ** نہ شرک کرنے والے

اُسکے ساتھ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی شرک کرے خدا کے ساتھ فَكَاَنَّمَا خَرَّ تو گویا ایسا ہے کہ گر پڑا مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے
زمین پر اور ہلاک ہو گیا فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ پھر نوچ لیے بھاگتے ہیں اُسے پرندے مردار خوار زمیں پر سے اور اُسکے اجزا متفرق کیئے دیتے ہیں اَوْ تَهْوِيْ
بِهِ الرِّيْحُ یا گرا دے اُسے ہوا اونچے پر سے فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ایسی جگہ جو دُور ہو فریادرس اور دستگیر سے یہ کلمات تشبیہات مرکبہ میں سے
ہیں یعنی جو کوئی ایمان کی بلندی پر سے کفر کی پستی پر گرے نفس کی خواہشیں اُسے پریشان اور پامال کرتی ہیں یا وسوسہ شیطانی کی ہوائیں اُسے
گمراہی کے جنگل میں ڈال دیتی ہیں خلاصہ کلام مشرکوں کی ہلاکت ہے ذٰلِكَ یہی کام ہے جو حکم فرمایا بتوں سے الگ رہنے اور جھوٹ بات سے
بچنے کا وَمَنْ يُّعَظِّمْ اور جو کوئی تعظیم کرے شَعَآئِرَ اللّٰهِ خدا کے نشانوں کی کہ حج کے مناسک ہیں یا ہدیے اور ہدیوں کی تعظیم یہ ہے کہ
فربہ بے عیب بیش قیمت ہوں فَاِنَّهَا پھر اس میں کچھ شبہہ نہیں کہ اُسکی تعظیم مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ ع۲ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے یعنی
اُن لوگوں کا کام ہے جن کے دل پرہیزگار ہیں اور جو باتیں عذاب الٰہی کا سبب ہوں اُن سے ڈرنا دلوں کی پرہیزگاری ہے لَكُمْ فِيْهَا تمہارے
واسطے چارپایوں میں مَنَافِعُ فائدے ہیں دودھ اون بال سواری بوجھ لادنا اور خرچ راہ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وقت نام رکھے ہوئے تک
کہ وہ قربانی کا وقت ہے ثُمَّ مَحِلُّهَآ پھر اُسکے ذبح کی جگہ یا اُسے ذبح کرنے کا واجب ہونا منتہی ہوتا ہے اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ ع ۲
ایسے گھر تک جو آزاد ہے طوفان میں غرق ہونے سے یا بزرگ گھر ہے وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اور ہر گروہ کے واسطے دین والوں میں سے جو تم سے قبل تھے
جَعَلْنَا مَنْسَكًا دی ہم نے قربانی یعنی قربانی کا حکم دیا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ تاکہ یاد کریں خدا کا نام عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ اُس چیز کے
ذبح پر جو دیا اُنھیں مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ بے زبان چارپایوں میں سے یعنی ہر گروہ کے واسطے ہم نے یہ بات مقرر کر دی تھی کہ ہمارے نام پر
قربانی کیا کریں فَاِلٰهُكُمْ تو تمہارا خدا اور اُن کا خدا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ایک خدا ہے فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا تو اُسی کے مطیع ہو اور قربانی کو شرک سے
نہ ملاؤ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝ اور خوشخبری دو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاجزی کرنے والوں کو اُس عالم میں بزرگی اور عظمت کی یا ڈرنے والوں
کی رحمت بے غایت کی اور سلمی رحمۃ اللہ تعالٰی نے یہ معنی کہے ہیں کہ مشتاقوں کو دیدار الٰہی کی خوشخبری دو اس واسطے کہ کوئی خوشخبری اِس سے بڑھ کر نہیں
پھر عاجزوں کی صفت میں فرماتا ہے کہ وہ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وہ لوگ ہیں کہ جب یاد کیا جاتا ہو خدا اُنکے سامنے تو وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ
ڈرتے ہیں اُن کے دل جلال ربّانی کی ہیبت اور انوار جاودانی کی عظمت سے چاہتے ہیں کہ شمع جمال کے شعلے میں اپنے کو پروانے کی طرح جلا دیں
اور اپنی ہمت کی آنکھ حضرت قدیم کے وجہ مقدس کے سوا اور کی طرف سے بند کر لیں۔ بیت

دیدہ از غیر تماشائے تو بر دوختہ باد
زآتش عشق تو جانِ دلِ ما سوختہ باد

تو مطلب بر آنے کی خوشخبری اُنھیں دو وَالصّٰبِرِيْنَ اور صبر کرنے والوں کو عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ اُس پر جو اُنھیں پہونچی اور پہونچتی ہے
تکلیف اور مصیبت وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ اور نماز قائم رکھنے والوں کو یعنی وقت پر نماز ادا کرنے والوں کو وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور اُس
چیز میں جو کہ روزی دی ہے ہم نے اُنھیں يُنْفِقُوْنَ ۝ خرچ کرتے ہیں نیک وجہوں میں اور صرف کرتے ہیں اچھے مصرفوں میں وَالْبُدْنَ
اور اونٹ گائیں جو قربانی کے واسطے ہانکے لیے جاتے ہیں جَعَلْنٰهَا لَكُمْ کر دیا ہم نے اُنھیں یعنی اُنکے ذبح کو تمہارے واسطے مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ
دین الٰہی کے نشانوں میں سے لَكُمْ تمہارے واسطے فِيْهَا خَيْرٌ ڰ اُس میں بھلائی ہے دینی و دنیوی منفعتوں میں سے فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ
تو یاد کرو اللہ کا نام عَلَيْهَا اُن کے ذبح پر صَوَآفَّ ۚ اُس حال میں کہ وہ کھڑے ہوں اور اونٹ کو کھڑے کھڑے ہی نحر کرنا سُنّت ہے اور بعضے
نحر کے وقت اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَاِلَيْكَ کہتے ہیں فَاِذَا وَجَبَتْ پھر جب گر پڑیں زمین پر جُنُوْبُهَا پسلیاں

اُن ذبح کیے ہوئے جانوروں کی اور اُن کی روح نکل جائے فَكُلُوْا مِنْهَا تو کھاؤ اُن کے گوشت میں سے اور یہ کھانا سنت ہے وَ
اَطْعِمُوا الْقَانِعَ اور کھلاؤ فقیر قناعت والے کو جو سوال نہیں کرتا وَالْمُعْتَرَّ اور سائل خواہش کرنے والے کو زاد المسیر میں لکھا ہے
کہ قانع سے مکہ کے فقیر مراد ہیں اور مُعتر سے آفاقی فقیر كَذٰلِكَ جس طرح ہمنے انکی نحر کی کیفیت بیان کی اسی طرح سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ مسخر کر دیا ہم نے
اُنھیں تمھارے واسطے باوصف اسکے کہ انکی قوت زیادہ جثہ بڑا ہے اور تم اُنھیں پکڑتے کھولتے باندھتے ہو لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ شاید تم
شاکر ہو خدا کا اُسکی نعمتوں پر لکھا ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ قربانیوں کا خون کعبہ شریف کی دیواروں پر ملتے تھے اور اُسے تقرب کا سبب جانتے تھے ابتدائے
اسلام میں اُسی اگلے قاعدے کے موافق کعبہ معظم کی دیوار محترم خون کو آلودہ کرنے کا ارادہ کیا حق تعالیٰ نے اس بات سے منع کر کے فرمایا کہ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ
نہیں پہونچتے ہیں خدا کو لُحُوْمُهَا گوشت قربانی کے جو تم صدقہ دیتے ہو وَلَا دِمَآؤُهَا اور نہ اُنکے خون جو قربانی کے وقت گراتے ہو
وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ اور مگر پہونچتی ہے محل قبولیت پر اُسکی جناب میں التَّقْوٰى مِنْكُمْ وہ چیز جس کے ساتھ ملی ہے پرہیزگاری تم سے کہ وہ حکم الٰہی
کی تعظیم ہے اور اچھی طرح پر قربان کر کے اُسکا قرب حاصل کرنا ہے كَذٰلِكَ جس طرح ذکر کیا گیا اسی طرح سَخَّرَهَا لَكُمْ مسخر کر دیے تمھارے
واسطے چارپائے لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ تاکہ تکبیر کہو ذبح کے وقت خدا کی یا بڑائی کے ساتھ یاد کرو خدا کو عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ اُس چیز پر کہ ہدایت
کیا اُس نے تم کو قربانی کے جانوروں کو ذبح کرنا اور خدا سے قرب ڈھونڈھنا وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ اور خوشخبری دے نیک کام کرنے والوں کو
جنت کی یا قبول طاعت کی اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ بیشک اللہ باز رکھتا ہے مشرکوں کے فتنے کو عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اُن لوگوں سے
جو ایمان لائے ہیں یعنی اُنھیں دشمنوں پر فتح دیتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ بیشک اللہ دوست نہیں رکھتا كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ع ۵
ہر خیانت کرنے والے کو جو دین کی امانت میں خیانت کرتا ہے خدا کی نعمت پر ناشکرا کہ حق تعالیٰ تو محض نعمت عطا فرمانے کی راہ سے چارپائے عطا
کرتا ہے اور مشرک لوگ بتوں کے نام پر قربان کرتے ہیں اگلی آیت کا شان نزول یوں لکھا ہے کہ مکہ کے کافر ہاتھ اور زبان سے مسلمانوں کو ایذا دینے میں
کوشش کرتے تھے اور اصحاب میں ہر گھڑی ایک نہ ایک سر پھٹا ہاتھ بندھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں آتا اور کفار کی شکایت زبان پر
لاتا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ صبر کرو اُن کے ساتھ قتال کرنے کا ابھی مجھے حکم نہیں جب ہجرت کر کے آپ مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے تو قتال کا
حکم آگیا اور اس باب میں پہلی آیت جو نازل ہوئی وہ یہ ہے کہ اُذِنَ اجازت دیا گیا قتال کرنا لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ اُن لوگوں کو کہ قتال کرتے
کافر اُنکے ساتھ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا اس سبب سے کہ وہ ظلم کیے گئے اور دشمنوں کی جفائیں بہت سہ چکے ہیں اور بکسرِ یقاتلون کی تے کو زیر پڑھا ہے
یعنی جو لوگ کافروں کے ساتھ قتال کیا چاہیں اُنھیں ہم نے اجازت دی کہ قتال کریں وَاِنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ تعالیٰ عَلٰى نَصْرِهِمْ
مظلوموں کی مدد پر کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار ہیں لَقَدِيْرُ البتہ قادر ہے الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا وہ لوگ جو نکال دیے گئے
ہیں مِنْ دِيَارِهِمْ اپنے گھروں سے جو مکہ میں تھے بِغَيْرِ حَقٍّ ناحق یعنی حقیقت میں نکال دینے کے مستحق نہ تھے اور اُن سے ایسا کوئی
کام سرزد نہ ہوا تھا جو اُن کے نکال دیے جانے کا سبب ہوتا اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا مگر یہ کہ کہتے تھے رَبُّنَا اللّٰهُ کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اُسکی
وحدانیت کا اقرار کرتے تھے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ اور اگر نہ دور کرنا خدا کا ہوتا لوگوں کو بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ اُنکے بعض کو بعض سے
یعنی کافروں پر مومنوں کو غالب کر کے تو لَهُدِّمَتْ البتہ ویران کیے جاتے اور ملت والوں پر کافروں کے غالب ہو جانے کے سبب سے
صَوَامِعُ صومعے راہبوں کے یعنی خلوت خانے درویشوں کے وَبِيَعٌ اور گرجے نصاریٰ کے وَصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ اور عبادت خانے
یہود کے اور مسجدیں مسلمانوں کی کہ برابر يُذْكَرُ فِيْهَا ذکر کیا جاتا ہے اُن مسجدوں میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اُن سب جگہوں میں اسْمُ اللّٰهِ

كَثِيرًا نام اللہ کا بہت وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ اور ضرور مدد کریگا اللہ مَن يَنصُرُهُ اُسکی جو اُسکے دین کی مدد کرتا ہے اِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ
بیشک اللہ قادر ہے مومنوں کی مدد پر عَزِيزٌ غالب ہے سب لوگوں پر اور سب چیزوں پر خدا جسے چاہے غالب کردے اور اس آیت میں حق تعالیٰ ثلثة
نے مظلوم صحابہ رضی اللہ عنہم کو مدد دینے کا وعدہ فرمایا اور وعدہ پورا بھی کیا کہ روم اور ایران کے بادشاہوں کا ملک و مال اُنھیں عطا فرمایا پھر
دوبارہ اُن لوگوں کی صفت میں فرماتا ہے جنھیں قتال کی اجازت دی کہ الَّذِينَ وہ لوگ کہ رحمت شاملہ سے إِن مَّكَّنَّاهُمْ اگر جگہ دیں ہم
اُنھیں فِي الْأَرْضِ زمین میں اور قدرت اور اختیار پائیں تو أَقَامُوا الصَّلَاةَ قائم رکھیں نماز میری تعظیم کے واسطے وَآتَوُا الزَّكَاةَ اور
دیں زکوٰۃ مال کی میرے بندوں کی مدد خرچ کرنے کے لیے وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ اور حکم کریں بھلائی کے ساتھ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ اور باز
رکھیں بُرائی سے یعنی اُس بات سے جسے عالم و فاضل بُرا جانتے ہیں وَلِلَّهِ اور خدا کے واسطے ہے عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝ نہایت کاموں کی یعنی سب
کاموں کا انجام وہی ہوتا ہے جو وہ چاہے ۔ رباعی

این دولت و مال و ہاے و ہو میخواہد وان گلشن و باغ و حوض و جو میخواہد
از حق ہمہ کس جان نکو میخواہد آنت سرانجام کہ او میخواہد

وَإِن يُكَذِّبُوكَ اور اگر تکذیب کریں تمھاری اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کے مشرک تو تم رنج نہ کرو اس واسطے کہ قوم کا تکذیب کرنا
کچھ تمھارے ہی ساتھ خاص نہیں ہے اور اگر تم کو یہ مشرک جھٹلاتے ہیں فَقَدْ كَذَّبَتْ تو بیشک جھٹلایا ہے قَبْلَهُمْ پہلے اُنکے یعنی سرداران مکہ
کے قبل قَوْمُ نُوحٍ قوم نوح نے نوح علیہ السلام کو وَعَادٌ اور گروہ عاد نے ہود علیہ السلام کو وَثَمُودُ ۝ اور قوم ثمود نے صالح علیہ السلام
کو وَقَوْمُ إِبْرَاهِيمَ اور گروہ ابراہیم نے ابراہیم علیہ السلام کو وَقَوْمُ لُوطٍ ۝ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کو وَأَصْحَابُ مَدْيَنَ
اور اہل مدین نے شعیب علیہ السلام کو وَكُذِّبَ مُوسَىٰ اور جھٹلایا گیا موسیٰ یعنی قبطیوں نے موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی اُن کی قوم یعنی
بنی اسرائیل نے نہیں فَأَمْلَيْتُ پھر مہلت دی میں نے لِلْكَافِرِينَ کافروں کو یہاں تک کہ اُنکے وقت مقرری آپہنچے ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ
تو لے لیا میں نے اُنھیں طوفان آندھی کڑک مچھروں کے لشکر دھنسنے پتھر برسنے ڈوبنے یوم الظلہ کے عذاب میں فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا تھا نَكِيرِ
ناپسند کرنا میرا اُنھیں یعنی اُن کا کام میں نے ناپسند کیا نعمت کو محنت سے زندگی کو ہلاکت سے عمارت کو خرابی سے میں نے بدل دیا فَكَأَيِّن مِّن
قَرْيَةٍ پھر کتنے ہی دیہ اور شہروں میں سے کہ أَهْلَكْنَاهَا ہلاک کردیا ہم نے اُنھیں اُن کے رہنے والوں کو ہلاک کر کے وَهِيَ حال یہ ہے
کہ وہ دیہ ظَالِمَةٌ ظالم تھے یعنی وہاں کے رہنے والے مشرک اور ظالم تھے فَهِيَ پھر وہ دیہ خَاوِيَةٌ گرپڑے ہیں عَلَىٰ عُرُوشِهَا
اپنی چھتوں پر یعنی پہلے اُن مکانوں کی چھتیں گریں پھر اُن پر دیواریں گر پڑیں وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ اور بہت کنوئے بیکار پڑے ہوے کہ اُس سے
پانی لینے والے ہلاک ہوگئے ہیں اور کوئی نہیں کہ اُن کا پانی لے کر نعمت حاصل کرے وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ ۝ اور بہت سے اونچے محل گچکاری
کیے ہوے کہ اُنھیں اُنکے رہنے والوں سے ہم نے خالی کردیا اکثر معتبر تفسیروں میں ہے کہ یہ کنوے ایک پہاڑ کے نیچے حضرموت میں تھے اور محل اُس
پہاڑ کی چوٹی پر اور لباب میں ہے کہ عاد ثانی کا بیٹا اُس محل کا بانی تھا اور اُسے مندر کہتے ہیں اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ قوم ثمود کے لوگ جب ہلاک
ہوے تو صالح علیہ السلام چار ہزار مومنوں سمیت دیار یمن میں آئے اور اُس ملک کے بعض مکانوں میں صالح علیہ السلام پر موت حاضر ہوئی اس وجہ
سے حضرموت اُسکا نام رکھا بعد ازاں اُنکے ساتھیوں نے جلاس بن سوید یا جلیس بن جلاس کو اپنے اوپر حاکم کرلیا اور سخاریب بن سوادہ کو
انکی وزارت دی اور اس کنوے پر کہ بیر معطلہ کہکر جسکی طرف حق تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے وہ ٹھہرے اور قصر مشید تیار کیا اور ایک مدت کے بعد

اُن کی اولاد نے بُت پرستی شروع کی اور اپنے باپ دادا کے دین سے پھر گئے اور حنظلہ بن صفوان کہ ایک پیغمبر جوان کے پاس آئے تھے اُنھیں بڑی ذلت اور خواری کے ساتھ قتل کیا اور حق تعالیٰ نے اُن لوگوں کو ہلاک کیا اور اُنکے کنوئیں بیکار اور محل خالی پڑا رہا اور تیسرے یہ کہا ہے کہ ایک کافر بادشاہ نے مسلمان وزیر پر غصہ کیا اور اُسے قتل کیا چاہتا تھا وزیر چند ہزار مسلمانوں کو ساتھ لے کر جنگل کو اور حضرموت پہاڑ کے نیچے مقام کیا کہ وہاں کی ہوا اچھی تھی ہر چند کنواں کھودا کھاری ہی پانی نکلا رجال الغیب میں سے کسی نے وہاں پہنچ کر کنواں کھودنے کے واسطے ایک جگہ نشان کر دی جب وہاں کنواں کھودا تو نہایت صاف لطیف ہلکا میٹھا پانی نکلا۔ **بیت**

در مزہ چوں شیرۂ شاخ نبات ۔۔ در خوشی ہمشیرۂ آبِ حیات

اُنھوں نے اُس کنوئیں کو کشادہ کر کے نیچے سے اوپر تک سونے چاندی کی اینٹوں سے پختہ بنایا اور وہاں اپنے رب کی عبادت میں وہ لوگ مشغول ہوئے بہت مدت کے بعد شیطان ایک نیک بخت بڑھیا کی صورت بن کر ظاہر ہوا اور عورتوں کو راہ بتائی کہ جب تمہارے شوہر نہ ہوں تو چھپ کر کیا کرو اور پھر ایک زاہد بوڑھے کی صورت پر ظاہر ہوا مردوں کو ترکیب بتائی کہ جب تمہاری جوروئیں غالب ہوں تو چار بیبیوں سے جماع کر لیا کرو اور یہ دونوں بُرے کام اُن عورتوں اور مردوں میں شائع ہوئے تو حق تعالیٰ نے حنظلہ یا کسی اور پیغمبر کو اُن میں بھیجا وہ لوگ ان کا ایمان نہ لائے اُن کا پانی غائب ہو گیا تو اُنھوں نے ایمان لانے کا وعدہ کیا اُن پیغمبر علیہ السلام نے دعا کی پانی پھر جاری ہو گیا تو پھر اُنھوں نے حکم نہ مانا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ سات برس سات مہینے سات دن سات ساعت کے بعد اُن پر عذاب بھیجیں گے تو اُنھوں نے نہایت مضبوط اونچا محل سونے چاندی کی اینٹوں سے بنا کر اُس میں یاقوت اور جواہر جڑے جب وہ مہلت کا زمانہ گزر گیا تو اُس محل کی طرف اُنھوں نے رجوع کی اور اُس میں داخل ہو کر دروازے بند کر دیئے حضرت جبریل علیہ السلام نے اتر کر اُسکا وہ اونچا محل زمین پر گرا دیا اور اُنھیں اُسی میں دبا دیا اُس کنوئیں سے اب تک دھواں سیاہ متعفن وہاں سے نکلتا ہے اور اُس نواح میں اُن لوگوں کی آواز سنائی دیتی ہے جو ہلاک ہوئے تھے **اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا** کیا پھرے نہیں اور نہیں جاتے ہیں تمہاری قوم کے لوگ اور سیر نہیں کرتے **فِي الْاَرْضِ** زمین میں یمن اور شام کی طرف کہ عذاب کی نشانیاں منکروں کے وطنوں میں مشاہدہ کر کے عبرت پکڑیں **فَتَكُوْنَ لَهُمْ** تو ہوں اُن کے واسطے **قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ** دل کہ سمجھیں **بِهَآ** اُن کے سبب یعنی جو چیز جو بصیرت حاصل ہونے یا عبرت پکڑنے کی سبب ہو **اَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ** یا ہوں اُنکے واسطے کان کہ سنیں **بِهَا** اُن کے سبب اگلی قوموں کی خبریں اور اُن کے واقعے **فَاِنَّهَا** تو قصہ یہ ہے کہ **لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ** اندھے نہیں ہوتے دیدے ساتھ کے یعنی اُن کی آنکھوں میں کچھ خلل نہیں سب چیزیں دیکھتے ہیں **وَلٰكِنْ تَعْمَى** اور لیکن اندھے ہوتے ہیں عبرت کی نظر کرنے سے **الْقُلُوْبُ الَّتِيْ** وہ دل جو ہیں **فِي الصُّدُوْرِ** سینوں میں یعنی اُن کے دل کی آنکھیں اگلی قوموں کا حال دیکھنے سے بند ہیں تو کسی طرح اُن کے حال سے عبرت نہیں لیتے۔ **نظم**

چشمِ دل بکشا ببیں بے انتظار ۔۔ ہر طرف آیاتِ قدرت آشکار
چشمِ سر جز پوست خود چیزے ندید ۔۔ چشمِ سر در مغز ہر چیزے رسید

وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ اور جلدی چاہتے ہیں تم سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکہ کے کافر جیسے نضر بن حارث وغیرہ یعنی جلدی کرتے ہیں **بِالْعَذَابِ** وہ عذاب نازل ہونے کی جسکا وعدہ کیا ہوا ہے **وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ** اور خلاف نہ کریگا خدا **وَعْدَهٗ** اپنا وعدہ جو اُن پر عذاب نازل کرنے کے باب میں فرمایا ہے **وَاِنَّ يَوْمًا** اور بیشک ایک دن تمہارے دنوں میں سے **عِنْدَ رَبِّكَ** تیرے رب کے پاس **كَاَلْفِ سَنَةٍ** مثل ہزار برس کے ہے **مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝** اُس چیز میں سے جو تم گنتے ہو یعنی خدا کے نزدیک ایک دن اور ہزار برس برابر ہیں اس واسطے

کہ زمانہ کا حکم اُس پر جاری نہیں تو اُسکا ہونا نہ ہونا کمی زیادتی اُسکے نزدیک یکساں ہے جب چاہے عذاب بھیج دے اور یہ جلدی کرنے سے کہ عذاب کا زمانہ جلدی آجائے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ فرد

تا در نہ رسد وعدۂ ہر کار کہ ہست ‌ ‌ ہر چند کنی جہد بجائے نہ رسد

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اور کتنے گانوؤں میں سے یعنی کتنے گانوؤں والوں کو کہ محض رحمت کی راہ سے اَمْلَيْتُ لَهَا مہلت دی میں نے اُن گانوؤں والوں کو عذاب میں تاخیر کر کے وَهِيَ ظَالِمَةٌ اور حال یہ ہے کہ وہ گانوں یعنی اُن گانوؤں کے رہنے والے ظالم و کافر تھے اور مہلت اس جہت سے تھی کہ توبہ کریں اور حق کی طرف پھریں ثُمَّ اَخَذْتُهَا پھر لے لیا میں نے اُنھیں جب اُنھوں نے توبہ نہ کی سخت عذاب دنیوی میں وَاِلَيَّ الْمَصِيْرُ ۝ اور میری ہی طرف پھرنا ہے آخرت میں ع ۱

اور وہاں بھی جزا کو پہونچیں گے قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے آدمیو اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ سوا اسکے نہیں کہ میں تمھارے واسطے نَذِيْرٌ ڈرانے والا ہوں مُّبِيْنٌ ۝ ظاہر یا جس چیز سے ڈراتا ہوں اُسے ظاہر کرتا ہوں فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تو جو لوگ ایمان لائے اُس چیز کا جسکا ایمان لانا واجب ہے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اُنھوں نے کام نیک لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ اُن کے واسطے ہے بخشش گزرے ہوئے گناہوں سے وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ اور روزی اچھی اچھی یعنی رزق بے منت اور بے رنج یا بہشت آخرت میں وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اور وہ لوگ جو دوڑے ہماری آیتیں باطل کرنے میں یعنی قرآن کو باطل کرنے میں سعی کرتے ہیں اُس حال میں کہ پیشی لے جانے والے ہیں ہم پر اپنے گمان میں یعنی چاہتے ہیں کہ ہم سے درگزریں اور سبقت لے جائیں اور ہمارا عذاب اُن سے فوت ہو جائے اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ وہ گروہ رہنے والے ہیں درکۂ جحیم میں یا ہمیشہ جلتی ہوئی آگ میں رہینگے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بار مسلمانوں کو قرآن شریف سُناتے تھے آپ کی آواز سے اپنی آواز ملا کر شیطان نے دو فقرے درمیان میں پڑھ دیے یہ قصہ بعضی تفسیروں میں اُس طرح پر لکھا ہے کہ اہل سنت اُسے اچھا نہیں جانتے اور ہم تاویلات علم الہدیٰ اور تیسیر اور اور معتبر کتابوں سے جیسے معتمد فی المعتقد اور روضۃ الاحباب ہے اُس قصے کو یہاں اس طرح بیان کرتے ہیں جو اہل سنت کے نزدیک مستحسن ہے لکھا ہے کہ جب سورۂ نجم نازل ہوئی تو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام کے اندر قریش کے مجمع میں یہ سورت پڑھتے تھے اور آیتوں کے درمیان میں توقف فرماتے تھے تاکہ لوگ غور سے سُن کر یاد کر لیں جب یہ آیت کہ اَفَرَاَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى پڑھ کر آپ ٹھہرے تو شیطان نے موقع پا کر مشرکوں کے کان میں یہ پہنچا دیا کہ تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى یعنی لات عزیٰ منات قوم کے بزرگ ہیں یا اونچے اُڑنے والے مرغ ہیں اور ان سے شفاعت کی امید رکھنا چاہیے کافر لوگ یہ فقرے سُن کر بہت خوش ہوئے اور سمجھے کہ حضرت رسالت پناہ علیہ صلوات اللہ نے یہ کلمات بھی پڑھے اور اُنکے بتوں کی تعریف کی تو سورت کے آخر میں سجدہ کی آیت پڑھ کر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں سمیت سجدہ کیا تو خواہ مخواہ اکثر مشرک بھی یہ سجدہ کرنے میں شریک ہوئے پس حضرت جبریل امین علیہ السلام نے نازل ہو کر یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا اور یہ ماجرا سُن کر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل مبارک نہایت غمگین ہوا تو حق تعالیٰ نے آپ کے دل کو تسلی دینے کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہیں بھیجا ہم نے مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ تمھیں بھیجنے کے قبل کوئی رسول وَّلَا نَبِيٍّ اور نہ کوئی نبی رسول اور نبی میں فرق یہ ہے کہ رسول صاحب شریعت ہے اور نبی اُسکا تابع ہے اُس شریعت میں جس طرح حضرت لوط کہ حضرت ابراہیم علیہما السلام کی شریعت کی طرف لوگوں کو دعوت کرتے تھے اور جیسے حضرت یوشع اور موسیٰ علیہما السلام اور شمعون اور عیسیٰ علیہما السلام یا رسول پکارنے والا ہے خاص شریعت کی طرف اور نبی عام ہے اور شامل ہے اسے بھی اور دوسرے کو بھی جو پہلی شریعت مقرر کرنے والا ہو تو نبی بہت عام ہے رسول سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ رسول وہ ہے کہ معجزہ کو اُس

کتاب کے ساتھ جمع کرے جو اُس پر نازل کی گئی ہو اور نبی کہ غیر رسول ہوتا ہے وہ ہے جس پر کتاب نازل نہ ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ رسول وہ ہے جسکے پاس فرشتہ وحی لیکر آئے اور نبی وہ ہے جو آواز سُنے یا اُسے الہام ہو یا خواب دیکھے پس بہر تقدیر حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ مگر جب تلاوت کی اُس نے تو ڈال دیا شیطان نے فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ اُسکی تلاوت کے وقت جو کچھ چاہا اس طرح پر کہ لوگوں کو شبہہ ہوا کہ یہ بھی پیغمبر ہی نے پڑھا جیسے ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تلاوت کرتے تھے تو اُس شیطان نے جیسے ابعض کہتے ہیں آپ کی آواز بنا کر یہ کلمات پڑھ دیے۔ شعر

تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى   وَ اِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى

اُس وقت جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورہ نجم پڑھتے تھے اور یہاں تک پہونچے کہ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى اور ایک جماعت نے یہ گمان کیا کہ یہ کلمات بھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے پڑھے فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ پھر باطل اور زائل کر دیتا ہے اللہ وہ چیز جو ملا دی ہو شیطان نے کلمات کفر میں سے ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ط پھر ثابت کرتا ہے اللہ اپنی آیتیں جو اُسکا پیغمبر پڑھتا ہے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہے لوگوں کا احوال حَكِيْمٌ ۙ حکم کرنے والا حق حکم اُن پر لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً القا کیا شیطان نے انبیا علیہم السلام کی تلاوت کے وقت تاکہ کر دے حق تعالیٰ اُس چیز کو جو القا کرتا ہے شیطان ایک آزمائش لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اُن لوگوں کے واسطے جن کے دلوں میں کفر کی بیماری ہے یعنی منافق لوگ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ط اور سخت ہیں اُنکے دل اور تاریک مُراد یہ ہے کہ منافق اور مشرک شیطان کے القا سے شک در حیرت میں پڑ جاتے ہیں وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ اور بیشک ظالم لوگ یعنی یہ دونوں گروہ اسم ظاہر کا ضمیر کی جگہ پر رکھنا اُن پر ظلم کا حکم کرنا ہے یعنی کافر اور منافقوں کا فرقہ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ۙ البتہ خلاف دور دراز اور تکبر اور عناد بے پایاں میں ہیں وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اور القا اس واسطے ہے تاکہ جانیں وہ لوگ جو دیے گئے ہیں علم یعنی قرآن اَنَّهُ الْحَقُّ یہ کہ قرآن حق ہے مِنْ رَّبِّكَ نازل تیرے رب کی طرف سے اور شیطان کو اُس میں تصرف کی مجال نہیں فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ پھر ایمان لائیں قرآن کا فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ پھر نرم ہو جائیں قرآن کے واسطے اُنکے دل اور اُسکے احکام وہ مان لیں وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اور بیشک اللہ البتہ ہدایت کرنے والا ہے اُنھیں جو ایمان لائے ہیں اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ طرف سیدھی راہ کے یعنی جو بات مومنوں پر مشکل ہوتی ہے تو حق تعالیٰ اُنھیں راہ دکھا دیتا ہے نظر صحیح اور فکر سلیم کے ساتھ تاکہ جلدی اپنے مقصود کو پہنچ جائیں وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور ہمیشہ رہینگے وہ لوگ جو ایمان نہیں لائے فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ شک میں قرآن سے یا رسول سے یا القاے شیطان سے اس واسطے کہ کافر کہتے تھے کہ محمد کو کیا ہو گیا جو ہمارے بتوں کی تعریف سے پشیمان ہوا تو وہ ہمیشہ شک ہی میں ہیں حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ یہاں تک کہ آئے اُن پر قیامت یا موت کہ قیامت صغریٰ ہے یا آئیں اُن کے سامنے علامات قیامت بَغْتَةً ناگہاں اَوْ يَاْتِيَهُمْ یا آئے اُن پر عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ○ عذاب اُس دن کا کہ اُن کی نسل گر جائے جیسے جنگ بدر کا دن اور بعضوں نے کہا ہے کہ روز عقیم قیامت کا دن ہے کہ اُسکے بعد کوئی دن نہ ہوگا اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ط اُس دن بادشاہی اور حکومت خدا ہی کے واسطے ہے بے کسی مدعی اور جھگڑنے والے کے یعنی آج تو بادشاہوں کو سلطنت اور ملکداری کا دعویٰ ہے اور اُس دن متکبروں کی کمر سے تکبر کا پٹکا کھول لیں گے اور بادشاہوں کے سر سے زبردستی کا تاج اُتار لیں گے ان کے دعوے اور گمان جاتے رہینگے مالک الملک ان بادشاہوں کے تصورات اور تخیلات مٹا دیگا اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ کے صدمے سے سلاطین کے توہمات اور تفکرات توڑ دیگا سب کو بندگی کے اظہار اور بیچارگی کے اقرار کے سوا کچھ چارہ نہ ہوگا۔ بیت

آں سر کہ صیت افسرش از چرخ برگزشت   روزے در آستانۂ او خاک در شود

اور جب بادشاہ حقیقی کی حکومت ظاہر ہو جائیگی تو یَحۡکُمُ بَیۡنَہُمۡ حکم کریگا بغیر کسی کی شرکت کے مومن اور کافر بندوں میں فَالَّذِیۡنَ
اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پھر جو لوگ ایمان لائے اور کام کیے انھوں نے اچھے وہ فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ۝ باغوں میں
ہونگے ناز و نعمت کے بے رنج و محنت وَالَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا اور جو لوگ کافر ہے وَکَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا اور تکذیب کی انھوں نے ہماری آیتوں
ع کی فَاُولٰٓئِکَ لَہُمۡ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ ۝ تو وہ گروہ انھیں کے واسطے ہے عذاب سوا اور ذلیل کرنے والا وَالَّذِیۡنَ ہَاجَرُوۡا
اور جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکل گئے فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ خدا کی راہ میں یعنی خدا کی طاعت اور اطاعت میں اسی کی رضا
کے واسطے ثُمَّ قُتِلُوۡۤا پھر قتل کیے گئے جہاد کر کے دین کے دشمنوں کے ہاتھ سے اَوۡ مَاتُوۡا یا مر گئے اپنی موت سے لَیَرۡزُقَنَّہُمُ اللّٰہُ
ضرور روزی دیگا انھیں اللہ رِزۡقًا حَسَنًا روزی اچھی کہ جنت کی نعمت ہے نہ وہ روزی حاصل کرنے میں کچھ محنت ہوگی نہ اُسے کھانے
سے کچھ بیماری اور علالت ہوگی نہ وہ روزی رُکنے کا کچھ دغدغہ ہوگا لکھا ہے کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم دینی بھائیوں
کے ایک گروہ کے ساتھ جہاد کو جاتے ہیں اور وہ شہید ہو کر خدا کے عطیوں سے مشرف ہوتے ہیں اگر ہم شہید نہ ہوں اپنی موت سے مریں تو ہمارا
کیا حال ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جب سب جہاد کی نیت میں متفق ہیں تو سب کو ہم نیک روزی دینگے وَاِنَّ اللّٰہَ لَہُوَ خَیۡرُ الرّٰزِقِیۡنَ ۝
اور بیشک اللہ البتہ وہ ہی تو بہتر ہے روزی دینے والوں سے اس واسطے کہ بے حساب دیتا ہے لَیُدۡخِلَنَّہُمۡ مُّدۡخَلًا یَّرۡضَوۡنَہٗ
تاکہ داخل کرے انھیں بہشت میں ایسا داخل کرنا جو اُسے پسند کیا یعنی فرشتوں کو جنتیوں کے استقبال کے واسطے بھیجیگا اور بڑی تعظیم کے ساتھ
اُنھیں جنت میں داخل کریگا اور جو نعمتیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سنیں نہ کسی بشر کے دل میں گزریں وہ انھیں دیگا وَاِنَّ اللّٰہَ لَعَلِیۡمٌ
اور بیشک اللہ اُن کا حال جانتا ہے اور اُنکے دشمنوں کے ساتھ حَلِیۡمٌ ۝ بردبار ہے کہ دشمنوں پر عذاب نازل کرنے میں جلدی نہیں کرتا
تبیان میں لکھا ہے کہ مشرکوں میں سے ایک قوم نے محرم کے آخر مہینے میں چاہا کہ مسلمانوں کے ساتھ قتال کریں مسلمانوں نے محرم کے مہینے میں
قتال سے پرہیز کر کے کہا کہ صبر کرو محرم کا مہینا گزر جانے دو کافر راضی نہ ہوئے مسلمان اُن سے لڑ کر فتحمند ہوئے اس آیت میں اُسکی خبر دیتا ہے
کہ ذٰلِکَ ۚ وَمَنۡ عَاقَبَ یہ ہے حکم الٰہی جو کہا گیا مومن اور کافر کے باب میں کہ جو کوئی عقوبت کرے یعنی مشرکوں کے ساتھ مقاتلہ کرے
بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبَ بِہٖ جیسے اُسکے ساتھ عقوبت کی گئی یعنی قتال کیا گیا جزا کو عقوبت کے جوڑ کے واسطے کہتا ہے یعنی ظالم کو ویسی
جزا دیگا جیسا اُس نے ظلم کیا ثُمَّ بُغِیَ عَلَیۡہِ پھر ظلم کیا جائے اُس پر یعنی وہ شخص جس پر دوسری بار عقوبت کر کے مظلوم نے اپنا بدلا لیا وہ
پھر مظلوم پر ظلم کرے تو لَیَنۡصُرَنَّہُ اللّٰہُ ضرور مدد کریگا اللہ اُس مظلوم کی اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ لَعَفُوٌّ البتہ عفو کرنیوالا ہے غَفُوۡرٌ ۝
بخشنے والا ہے بدلا لینے والے کو یہ اشارہ ہے اس طرف کہ معاف کر دینا بدلا لینے سے بہتر ہے وَلَمَنۡ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ صاحب
موضح نے فرمایا ہے کہ اس آیت کا حکم زخموں کے باب میں ہے یعنی کسی نے دوسرے کو زخمی کیا زخمی نے اپنے برابر ہی اُسے بھی زخمی کر لیا پھر اُس نے
زخمی کو ان زخموں کے مقابلے میں اور زخم پہونچائے تو حق تعالیٰ مجروح مظلوم کی مدد کرتا ہے ذٰلِکَ یہ مظلوم کی مدد بِاَنَّ اللّٰہَ بسبب اسکے
ہے کہ حق تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ ایک چیز کو ایک چیز پر غالب کر دے اور از انجملہ یہ ہے کہ یُوۡلِجُ الَّیۡلَ فِی النَّہَارِ بٹھالتا ہے
رات کو دن میں اور دن کی گھڑیاں زیادہ کر دیتا ہے یا رات کی تاریکی کو دن کی روشنی کی جگہ رکھ دیتا ہے وَیُوۡلِجُ النَّہَارَ فِی الَّیۡلِ اور
بٹھالتا ہے دن کو رات میں اور رات کی ساعتیں بڑھا دیتا ہے یا دن کی روشنی کو رات کی تاریکی کی جگہ پر لاتا ہے وَاَنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ اور

سبب یہ ہے کہ حق تعالیٰ سُننے والا ہے عقوبت کرنے والے کی بات بَصِيرٌ ۝ دیکھنے والا ہے بدلا لینے والے کا احوال ذٰلِكَ یہ
وصف جو حق تعالیٰ کے واسطے کمال قدرت کے ساتھ کیا گیا بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ بسبب اسکے ہے کہ حق تعالیٰ وہ تو ثابت ہے اپنے نفس
میں اور واجب ہے ذات قدیم میں وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ اور بیشک وہ چیز جسے کافر پوجتے اور پکارتے
ہیں خدا کے سوا وہ ہے باطل اور معدوم اپنی ذات کی حد میں آحقاف میں لکھا ہے کہ خدا تو اپنی ذات سے موجود ہے اور دوسرے اگرچہ موجود ہیں
مگر ان کا وجود اُسی کے سبب سے ہے تو اپنی ذات سے باطل ہیں اس واسطے کہ باطل وہ ہے جو موجود نہ ہو جیسے باطل دعوے اسی سبب سے حضرت
سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کے اشعار میں لبید کی یہ بیت بہت سچی ہے ۔ مصرع

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

مولانا نے مثنوی معنوی میں فرمایا ہے ۔ **ابیات**

ایں دوئی اوصاف دیدہ احول ست	ورنہ اول آخر آخر اول ست
كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ	اِنَّ فَضْلَ اللّٰهِ غَيْمٌ هَاطِلٌ
ملک ملک اوست او خود مالک ست	غیر ذاتش كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ ست

وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ۝ اور اس سبب سے کہ خدا وہ تو برتر ہے سب چیزوں سے اور بہت بڑا ہے شریک اور ہمسر سے اَلَمْ
تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً کہ کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا تو نے یہ استفہام مقرر کرنے کے واسطے ہے یعنی جانا ہو
تو نے یہ کہ خدا نے بھیجا ابر سے یا آسمان کی طرف سے پانی فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ تو ہو گئی زمین ماضی کا لانا مضارع کے لفظ کے ساتھ فائدہ
دیتا ہے کہ مینھ کا اثر بہت مدت تک باقی رہتا ہے یعنی زمین ہمیشہ ہے اُس پانی کے سبب سے مُخْضَرَّةً سبز ہری گھاس کے سبب سے پژمردہ اور
خشک ہو جانے کے بعد اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ یقینی اللہ مہربانی کرنے والا ہے بندوں پر گھاس اُگانے کے سبب سے تاکہ
بندوں کو اُسکے سبب سے روزی دے جاننے والا روزی اور روزی پانے والوں کا حال لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ
اُسی کے واسطے ہے جو کچھ ہے آسمانوں اور زمینوں میں اور سب کا خالق اور مالک وہی ہے وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ ع
اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ البتہ وہ تو ہے بے نیاز اپنی ذات میں سب چیزوں سے تعریف کیا ہوا اور تعریف کرنے والا یا تعریف اور عبادت
کے لائق اپنی صفتوں اور احوال کے ساتھ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ کیا نہیں دیکھا تو نے یہ کہ اللہ نے مسخر کر دیا تمھارے واسطے
مَا فِي الْاَرْضِ جو کچھ زمین میں ہے حیوانات وغیرہ یعنی وہ سب چیزیں جن سے آدمی نفع پاتا ہے وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ
بِاَمْرِهٖ اور مسخر کر دی تمھارے واسطے کشتی کہ دریا میں اُسکے حکم سے چلتی ہے وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اور نگاہ رکھتا ہے آسمان کو
اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اس بات سے کہ گر پڑے زمین پر مگر اُسکے اذن سے یعنی جب خدا چاہے کہ آسمان زمین پر
گرے تو گر ہی پڑے اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ بیشک اللہ لوگوں پر مہربان اور بخشش کرنے والا ہے کہ منفعتوں
کے دروازے اُن کے واسطے کھول دیے ہیں اور انواع و اقسام کی مضرتیں اُن سے دفع کر دیں وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ اور وہی ہے
وہ جس نے زندہ کیا تمھیں بعد اسکے کہ تم مردہ نطفہ تھے ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ پھر مار ڈالیگا تم کو جب اجل آئیگی ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ پھر زندہ کرے گا

لہ آگاہ ہو کہ سوائے اللہ کے سب باطل ہے ۱۲ منہ

تمھیں قیامت میں اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ○ بیشک آدمی البتہ ناشکرا ہے کہ باوصف اتنی نعمتوں کے نعمت دینے والے کی عبادت چھوڑ دیتا ہے لِكُلِّ اُمَّةٍ ہر ایک گروہ کے واسطے ملت والوں میں سے جَعَلْنَا مَنْسَكًا معین کیا ہم نے ایک دین اور ایک شریعت کہ ہمارے حکم سے هُمْ نَاسِكُوْهُ وہ قبول کرنے والے اُس دین کے ہیں فَلَا يُنَازِعُنَّكَ تو چاہیے کہ نزاع نہ کریں سب دین والے تم سے اے محمد فِي الْاَمْرِ دین کے امر میں اس واسطے کہ تمھارا دین تو ایسا روشن اور ظاہر ہے کہ اُس میں نزاع کرہی نہیں سکتے۔ مصرع

در نورِ آفتاب چہ جائے تامل ست

وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ اور پکارو اے محمد لوگوں کو اپنے رب کی توحید اور عبادت کی طرف اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ○ یقینی تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھی راہ پر ہو وَاِنْ جَادَلُوْكَ اور اگر خصومت اختیار کریں تیرے ساتھ اور جھگڑا کریں حال آنکہ حق ظاہر ہو گیا اور دلیل لازم ہو چکی فَقُلِ تو کہہ کہ اللّٰهُ خدا اَعْلَمُ خوب جانتا ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ وہ چیز جو تم کرتے ہو عناد اور جھگڑا اور اُس پر تمھیں جزا دیگا اللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خدا حکم کریگا تمھارے درمیان قیامت کے دن فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○ اُس چیز میں کہ تھے تم اُس میں اختلاف کرتے دین کے امر میں اور حکم یہ ہوگا کہ مومن کو ثواب کے درجوں پر بلند کر دے اور مشرک کو عذاب کے گڑھوں میں ڈال دے اور زاد المسیر میں کہا ہے کہ یہ آیت آیت سیف سے منسوخ ہے اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ کیا نہیں جانا تو نے یعنی جانا ہے تو نے یہ کہ خدا جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے عجائب علویات وَالْاَرْضِ اور جو کچھ زمین میں ہے عجائب سفلیات اور کوئی چیز اُس پر پوشیدہ نہیں اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ یقینی جو چیز آسمان و زمین میں ہے وہ لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ میں اور لوح محفوظ اُسکے پاس ہے اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ تحقیق کہ علم سب چیزوں کا اللہ پر آسان ہے اس واسطے کہ تمام معلومات کے ساتھ اُسکے علم کا تعلق یکساں ہے وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور پوجتے ہیں مکہ کے کافر خدا کے سوا مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا اُس چیز کو کہ نہیں اُتاری ہے اللہ نے اُسکی عبادت پر کوئی دلیل وَمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ اور عبادت کرتے ہیں اُس چیز کی جسکا نہیں ہے اُنھیں کچھ علم یعنی اُسکی عبادت پر کوئی دلیل نہیں لا سکتے بلکہ محض جہالت اور تقلید کی راہ سے پوجتے ہیں وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ○ اور نہیں ہے مشرکوں کے واسطے کوئی مددگار جو اُن پر سے عذاب دفع کرے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ اور جب پڑھی جاتی ہیں کافروں پر ہماری آیتیں یعنی قرآن اس حال میں کہ وہ آیتیں روشن اور کھلی ہوئی ہیں نہ اُن میں شبہہ ہے نہ ایک دوسرے کے برعکس نہ اختلاف نہ خلل تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ پہچانتے ہو تم اے محمد اُن لوگوں کے چہروں میں جو کافر ہیں انکار کو کمال عداوت کی وجہ سے یعنی کافروں کے سامنے قرآن پڑھو تو اُن کے چہرے میں کراہت اور نفرت کا اثر دیکھ لو اُس عداوت کی وجہ سے جو کمال مرتبہ حق تعالیٰ کے ساتھ رکھتے ہیں يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ قریب ہے کہ گرفتار کریں غضب میں اور جھگڑا کریں یا کھولیں ہاتھ بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا اُن لوگوں کے ساتھ جو پڑھتے ہیں اُن پر ہماری آیتیں قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ کہہ اے محمد کہ کیا خبر کروں تمھیں اُس سے بدتر حال کی جو وہ قرآن پڑھنے والوں کے ساتھ چاہتے ہیں اَلنَّارُ آگ دوزخ کی ہے کہ تم جو غصہ کرتے ہو قرآن پڑھنے والوں پر اُس سے بہت زیادہ بُری اور مکروہ ہے وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وعدہ دیا ہے خدا نے اُس آگ کا اُن لوگوں کو جو کافر ہیں یہ وعدہ کہ اُن کافروں کو اُس آگ میں جگہ دیگا وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ ع اور بُری جگہ پھر جانے کی ہے آگ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ ع ۹

ضُرِبَ مَثَلٌ [۱] اے لوگو دی گئی ہے مثل اُسکی جو کا فر بتوں کی عبادت کرتے ہیں اور سورۂ عنکبوت میں وہ مثل اس طرح بیان کی گئی کہ مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَوْلِیَآءَ کَمَثَلِ الْعَنْکَبُوْتِ اتَّخَذَتْ بَیْتًا فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ تو وہ مثل کان کھول کر سنو اور اس میں غور کرو اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ یہ امر یقینی ہے کہ جو لوگ پکارتے ہیں بتوں کو اور وہ تین سو ساٹھ بُت خانہ کعبہ کے گرد رکھے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بت جنھیں تم پوجتے ہو اللہ کے سوا کہ وہ اللہ نہیں ہوں لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وہ بت نہ پیدا کرینگے ایک مکھی باوجود اس بات کے کہ وہ بہت ذرا سی ہوتی ہے وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَہٗ اگرچہ جمع اور متفق ہوں اُسے پیدا کرنے کے واسطے وَاِنْ یَّسْلُبْھُمُ الذُّبَابُ شَیْئًا اور اگر اُڑا لے جائے مکھی اُن سے کوئی چیز خوشبو یا میٹھی کہ اس میں آلودہ ہیں تو لَا یَسْتَنْقِذُوْہُ مِنْہُ نہیں چھڑا لے سکتے یعنی اُس مکھی سے وہ چیز پھیر نہیں لے سکتے بت پرستوں کی رسم یہ تھی کہ بتوں میں شہد اور خوشبو لتھیڑتے اور پھر بتخانے کے دروازے بند کر دیتے مکھیاں بتخانہ کے روزنوں سے گھس کر وہ شہد اور خوشبو چاٹ جاتیں جب چند روز کے بعد شہد اور خوشبو کا نشان بتوں میں نہ پاتے تو خوشی کرتے کہ ہمارے خدا شہد اور خوشبو چاٹ گئے تو حق تعالیٰ نے بتوں کے عجز اور ضعف سے خبر دی کہ وہ نہ مکھی پیدا کرنے کی قوت رکھتے ہیں نہ اپنے اوپر سے انھیں اُڑا سکتے ہیں ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ سست ہے ڈھونڈھنے والا یعنی بت جو کچھ مکھی اُس پر سے اُڑا لے گئی وہ پھیر نہیں لے سکتا اور سست ہوا مطلوب یعنی مکھی اس واسطے کہ جو کچھ وہ اُڑا لے گئی چاہتے ہیں کہ اُس سے پھیر لیں یا سست اور عاجز ہیں پوجنے والے اور جنھیں پوجتے ہیں یعنی بت پرست اور بت۔ نظم

عاجزاں کہ عاجزاں را بندہ اند ... چوں فتد کارے زہم شرمندہ اند
عجز و امکاں لازم یکدیگر اند ... پس ہمہ خلقاں زہم عاجز تر اند
قوت از حق ست و قوت حق اوست ... زانکہ او مغزست و خلقش ہست پوست

لکھا ہے کہ مالک بن ضیف اور کعب بن اشرف نے یا یہود کی اور جماعت نے کہا کہ حق تعالیٰ عالم کو چھ دن میں پیدا کر کے ماندہ ہو گیا تو ہفتہ کے دن آرام لینے کو لیٹ رہا معاذ اللہ اُنکے منھ میں خاک تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ نہ پہچانا یہود نے خدا کو اُسکے پہچاننے کا جو حق ہے یا خدا کی تعظیم نہ کی جو اُسکی تعظیم کا حق تھا کہ ماندگی اور تھکن کو اُسکی طرف منسوب کیا اور ایک قول یہ ہے کہ یہ آیت مشرکوں کی شان میں فرماتا ہے کہ خدا کو جاننے کا جو حق تھا مشرکوں نے وہ نہ جانا کہ اُسکے ساتھ دوسرے کو شریک مانا اور پتھر کا نام خدا رکھ لیا محقق لوگ اس بات پر ہے کہ حق تعالیٰ کو پہچاننے کا جو حق ہے مشرکوں کو تو وہ نہ حاصل ہوا علم والوں نے بھی اُسکی حقیقت معرفت کی طرف راہ نہیں پائی اس واسطے کہ لَا یُحِیْطُوْنَ بِہٖ عِلْمًا کی دور باش بارگاہ کبریا کے گرد کسی کو ٹھہرنے ہی نہیں دیتی اور اپنی ہویت کے غیب کی طرف کسی اہتما کو راہ نہیں دیتا شیخ ابوبکر واسطی قدس سرہ نے کہا ہے کہ لَا یَعْرِفُ حَقَّ قَدْرِہٖ اِلَّا ھُوَ جو اُسکے پہچاننے کا حق ہے اُس طرح اُسے اُسکے سوا اور کوئی نہیں پہچانتا اس ہیں اور اُسکے ماسوی میں کسی طرح کی نسبت نہیں کہ اُسکی معرفت کی راہ چل سکیں اور معرفت نے مناسبت قبیل محالات سے ہے مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ مصرع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۝ بیشک اللہ قادر ہے انھیں پیدا کرنے پر غالب ہے سب چیزوں پر اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ اللہ برگزیدہ کر لیتا ہے

[۱] مثال اُن لوگوں کی جو ٹھہرا لیتے ہیں اللہ کو چھوڑ کر اور دوست ایسی ہے جیسے مثل لکڑی کی کہ بنا لیتی ہے گھر ۱۲

مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ؕ فرشتوں میں سے رسولوں کو کہ اس میں اور اُسکے پیغمبروں میں واسطہ ہوتے ہیں وحی پہونچانے کے سبب سے جیسے جبرئیل علیہ السّلام اور آدمیوں میں سے بھی رسولوں کو برگزیدہ کرلیتا ہے تاکہ خلق کو حق کی طرف بلائیں اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝ بیشک اللہ تعالیٰ سُننے والا ہے پیغمبروں کی بات جو حکم پہونچانے اور خدا کی طرف بلانے کے وقت وہ کہتے ہیں دیکھنے والا ہے اُمت کا حال کہ رسول کی بات مانتی ہے یا نہیں يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ جانتا ہے جو کچھ آدمیوں کے آگے ہے یعنی وہ عمل جو انھوں نے کیے ہیں وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے یعنی وہ کام موجود کرینگے وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ اور اللہ کی طرف پھیر جاتے ہیں کام يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا اے ایمان والو رکوع کرو وَاسْجُدُوْا اور سجدے کرو نماز میں جب اسلام کی ابتدا تھی تو نماز میں فقط کھڑا ہونا اور بیٹھنا تھا اس آیت کے سبب سے رکوع سجود بھی داخل ہوا اور بعضوں نے کہا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ نماز پڑھو اور نماز کو رکوع سجود کے ساتھ تعبیر کیا ہے اس واسطے کہ نماز کے یہ دونوں رُکن اعظم ہیں اور اسی واسطے حضرت امام اعظم اور امام مالک رحمہم اللہ تعالیٰ اس آیت میں سجدہ نہیں کرتے اس واسطے کہ رکوع و سجود کا باہم ذکر یہ ایما کرتا ہے کہ اس سے نماز مراد ہے اور امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ سجدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ظاہرا سجدہ ہی کرنے کا حکم ہے اور ایک حدیث میں بھی آیا ہے کہ سورۂ حج کی فضیلت دو سجدوں کے سبب سے ہے جو وہ دونوں سجدے نہ کرے وہ دونوں پڑھے بھی نہ اس سجدے میں اختلاف ہے امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآنی سجدوں میں سے یہ ساتواں سجدہ ہے حضرت قدس سرہٗ نے اِس سجدے کو سجدۃ الفلاح کہا ہے اور نیک کام جو اسکے بعد مذکور ہے اُسے سجدہ کرنے میں جلدی کرنے پر حمل کرتے ہیں وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ اور عبادت کرو اپنے رب کی وَافْعَلُوا الْخَيْرَ اور کرو نیک کام یعنی جو کام شرع میں اچھا ہے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ۚ شاید تم چھٹکارا پاؤ یا مطلوب اور مقصود کو پہونچو وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ اور جہاد کرو خدا کی راہ میں جو حق ہے جہاد کرنے کا یعنی صاف دل اور خالص نیت سے اور جہاد دو ہیں ایک تو ظاہر دشمن یعنی مشرکوں اور باغیوں کے ساتھ اور دوسرا باطنی دشمن جیسے نفس اور خواہشوں کے ساتھ چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک سے پھرنے کے بعد فرمایا کہ رَجَعْنَا[1] مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ۔ نظم

سجدۃ عند الشافعی

ف جہاد دو ہیں

اے شہا کشتیم ما خصم برون ۔۔۔ ماند خصمے زو بتر در اندرون

کشتن ایں کار عقل و ہوش نیست ۔۔۔ شیر باطن سخرۂ خرگوش نیست

اور اسی سبب سے امام قشیری قدس سرہٗ نے فرمایا کہ جہاد کرنے کا حق یہ ہے کہ جتنی دیر پلک ملنے میں ہوتی ہے اُتنی دیر بھی مجاہدۂ نفس سے باز نہ رہنا چاہیے اس واسطے کہ اُس سے بے خوف ہو سکنا ممکن ہی نہیں اور اَعْدٰى[2] عَدُوِّكَ نَفْسُكَ الَّتِيْ بَيْنَ جَنْبَيْكَ اسی طرف اشارہ ہے هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وہ جو خداوند ہے اُس نے برگزیدہ کیا تم کو اپنے دین کی مدد کرنے کے واسطے وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ؕ اور نہ کی اور نہ ٹھہرائی تم پر دین میں کچھ تنگی یعنی احکام دین میں تم کو تنگ نہیں پکڑا اور جس کام کرنے کی تم طاقت نہیں رکھتے اُس کا حکم نہیں فرمایا اور ضرورت کے وقت تم کو رخصتیں دیں جیسے نماز میں قصر کرنا اور دو نمازیں اکٹھا پڑھنا اور تیمم کرنا اور روزہ نہ رکھنا بیماری اور سفر میں تو پیروی کرو مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ اپنے باپ ابراہیم کی ملت کی چونکہ اکثر اہل عرب حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اولاد میں تھے تو حق تعالیٰ نے تمام اُمت پر اُن کی تغلیب کی اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو تغلیباً تمام اُمت کا باپ فرمایا یہ سبب ہے کہ حضرت ابراہیم ہمارے

---

[1] پھرے ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف ۱۲ [2] بڑا دشمن تیرا نفس تیرا ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں کے بیچ میں ہے ۱۲

رسول اکرم صلی اللہ علیہما وسلم کے باپ ہیں اور رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم تمام اُمت کے باپ ہیں اور باپ کا باپ باپ ہی کا حکم رکھتا ہے تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم بھی تمام اُمت کے باپ ہوے هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ خدا نے نام رکھا تم سب کا مسلمان پہلے سے قرآن نازل ہونے کے اگلی آسمانی کتابوں میں وَفِيْ هٰذَا اور اس قرآن میں بھی یا ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے تمھارا نام مسلمان رکھا اپنے زمانہ میں اور اس زمانہ میں بھی تم کو اسلام کے ساتھ یاد فرمایا جیساکہ قرآن میں مذکور ہے کہ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ تو چاہیے کہ تم اُسکے دین کو لازم پکڑو لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ تاکہ ہو پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن گواہ تم پر کہ تم نے دعوت قبول کرلی اور ملت ابراہیمی کی متابعت کی وَتَكُوْنُوْا اور تاکہ تم ہو شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖ گواہ لوگوں پر کہ انبیا علیہم السّلام نے لوگوں کو دعوت حق پہونچادی فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ تو چاہیے کہ قائم رکھو نماز امر الٰہی کی تعظیم کے واسطے وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو زکوۃ بندگان خدا پر مہربانی کی راہ سے وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ اور ہاتھ مارو خدا کے فضل پر یعنی اپنے سب کاموں میں اُسی پر بھروسا کرو اور اُسی سے مدد چاہو اور قرآن اور حدیث کو مضبوط پکڑے رہو سلمی قدس سرہ نے کہا ہے کہ اعتصام بحبل اللہ یعنی خدا کی رسّی کو مضبوط پکڑنا عوام کو حکم ہے اور اعتصام باللہ یعنی خدا کو مضبوط پکڑنا خواص کا کام ہے اعتصام بحبل اللہ تو اوامر اور نواہی پر ٹھہرنا ہے اور اعتصام باللہ غیر خدا سے دل کو خالی رکھنا ہے هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ وہ ہی بندوں کا یار اور سب عاجز اور درماندوں کا مددگار ہے فَنِعْمَ الْمَوْلٰى پھر وہ کیا خوب یار ہے وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۧ اور وہ کیا اچھا مددگار ہے یاری کرکے عیب چھپاتا ہے اور مددگاری فرماکر گناہوں کی بخشش فرماتا ہے یاری اُسی سے ڈھونڈھو جو یاری کرنے میں رہ نہ جائے اور مددگاری اُسی سے چاہو جو مدد کرنے سے عاجز نہ آئے۔ نظم

از یاری خلق بگزر اے مرد خدا — یاری ز کسے طلب کہ از روے وفا
کار تو تواند کہ بسازد ہمہ عمر — دست تو تواند کہ بگیرد ہمہ جا

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ مِائَةٌ وَّثَمَانِيْ عَشَرَ اٰيَةً
سورۂ مومنوں مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ ایک سو اٹھارہ آیتیں ہیں

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ۙ بیشک چھٹکارا پایا اور اپنے مقصد کو پہونچے ایمان والے الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ۙ وہ جو اپنی نماز میں ڈرنے والے ہیں آنکھ تو سجدہ کی جگہ سے لڑاتے ہیں اور دل سے درگاہ الٰہی میں حاضر اور مناجات کرتے ہیں لکھا ہے کہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم پہلے جب نماز پڑھتے تو آسمان کی طرف نظر فرماتے جب سے یہ آیت نازل ہوئی تو سجدے کی جگہ پر نظر رکھنے لگے لباب میں لکھا ہے کہ نماز میں جب قیام کرے تو سجدے کی جگہ کو دیکھتا رہے مگر مکہ معظمہ میں خانہ خدا کو دیکھنا چاہیئے اور کہا ہے کہ خشوع یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا یہ نہ جانے کہ اُسکے داہنے بائیں کون ہے واسطی قدس سرہ نے کہا ہے کہ خشوع للہ فی اللہ نماز پڑھنا ہے کہ کوئی غرض نہ ہو اور کچھ عوض کی خواہش نہ رکھے اور بحر الحقائق میں ہے کہ ظاہر میں خشوع اُسکا نام ہے کہ نماز پڑھنے والا سر جھکائے اور داہنے بائیں نظر نہ کرے اور داہنا ہاتھ بائیں پر رکھ کر حضوری کے ساتھ قرات کرے اور باطن میں خشوع اسکا نام ہے کہ خطرے اور وسوسے روکے اور دل سے مراقب حق رہے اور شہود کے دریا میں مستغرق ہوکر انوار جلال وجمال کے آثار ظہور کی مشعلوں سے گداختہ ہو ایک محقق نے فرمایا ہے کہ نماز میں پہلے تو اپنے سے بیزار ہونا چاہیئے پھر قرب یار کو پہونچنے کا خواستگار ہونا چاہیئے۔ نظم

ع

یا بیزار ست از تو تا تو ئی | اول از خود خویش را بیزار کن
گر ز تو یک ذرہ باقی ماندہ است | خرقہ و تسبیح را زنار کن
خویش بترک ہر دو عالم گیر و رو | ذرہ مندیش چوں عطار کن

وَالَّذِيْنَ هُمْ اور وہ وہ لوگ ہیں جو عَنِ اللَّغْوِ لغویات سے اور ناشایستہ کام سے مُعْرِضُوْنَ ۝ انکار کرنے والے ہیں امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو کچھ خدا کے واسطے ہے خشوع ہے اور جو کچھ تجھ کو خدا سے باز رکھے باطل اور بھول اور سہو ہے اور جس بات میں بندے کو کچھ مزہ ہو کھیل اور لہو ہے اور جو کچھ خدا سے نہ ہو لغو ہے اور حقیقت یہ ہے کہ لغو اس قول اور فعل کو کہتے ہیں جو کچھ کام نہ آئے وَالَّذِيْنَ هُمْ اور وہ وہ لوگ ہیں جو لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ زکوٰۃ واجب اپنے مال میں سے ادا کرنے والے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ فرض زکوٰۃ یا نفل صدقے ادا کرنے والے ہیں وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اور وہ وہ لوگ ہیں جو اپنی فرجوں کو حرام سے بچانے والے ہیں اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ مگر اپنی جوروؤں سے اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ یا اُن سے کہ مالک ہوئے ہیں جن عورتوں کے ہاتھ اُن مردوں کے یعنی عورتیں جو مملوک ہیں فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ تو بیشک اپنی فرجوں کو بچانے والے ملامت کیے گئے نہیں ہیں اپنی جوروؤں اور لونڈیوں سے مجامعت کرنے میں بشرطیکہ وہ حیض و نفاس میں نہ ہوں اور فرض روزہ اور احرام اُنھیں نہ ہو اور دخول بے محل نہ ہو یعنی پیشاب ہی کے مقام میں ہو اور جورو اور لونڈی کے علاوہ اور عورت کے ساتھ کسی طرح جماع درست نہیں فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ پھر جو کوئی ڈھونڈھے مجامعت کے واسطے اپنی جورو اور لونڈی کے سوا اور کسی کو فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ تو وہ ڈھونڈھنے والے لوگ وہ تو گزرنے والے ہیں حلال سے حرام کی طرف یا ستمگاری میں کامل ہیں اور جو لوگ جلق لگاتے ہیں وہ بھی انھیں لوگوں میں سے ہیں وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ اور وہ وہ لوگ ہیں جو اپنی امانتوں کی یعنی اُن چیزوں کی جن پر اُنھیں امین کیا ہو وہ چیزیں خلق کی امانتیں اور دھروہریں ہوں یا خدا کی امانتیں جیسے نماز روزہ غسل جنابت وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ اور اپنے عہدوں کی جو عہد خلق کے ساتھ کرتے ہیں یا حق تعالیٰ کے ساتھ سب امانتوں اور عہدوں کی رعایت کرنے والے ہیں یعنی اُن امانتوں اور عہدوں کی حفاظت پر قائم رہتے ہیں وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ اور وہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں پر يُحَافِظُوْنَ ۝ محافظت کرتے ہیں یعنی نماز پر ثابت قدم رہتے ہیں شرائط اور آداب کے ساتھ وقت پر ادا کرتے ہیں ان سب وصفوں کے اول اور آخر نماز کا ذکر اس واسطے ہے کہ نماز میں مومنوں کی نجات اور فلاح ہے اور یہ بات ظاہر کرنے کے واسطے کہ نماز کی بڑی شان ہے اُولٰٓئِكَ وہ مومن لوگ جن میں یہ صفتیں جمع ہیں هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ وہ وارث ہیں یعنی اس لائق ہیں کہ وراثت کا لفظ اُن کی نسبت بولا جائے الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ وہ جو استحقاق کی وجہ سے میراث لیں گے فردوس کو جو جنت کے سب درجوں میں بلند ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ بہشت میں جو کافروں کی جگہیں ہیں اُنھیں میراث لیں گے اس واسطے کہ بہشت اور دوزخ میں ہر ایک مومن اور کافر کی ایک ایک جگہ ہے دوزخ میں مومنوں کی جو جگہیں ہیں وہ کافروں کی جگہوں پر اضافہ کر دی جائینگی اور بہشت میں کافروں کے جو مقام ہیں وہ مومنوں کے مقامات پر زیادہ کر دیے جائینگے اور زاد المسیر میں لکھا ہے کہ کافروں کو بہشت دکھائیں گے اور اگر وہ ایمان لاتے تو جن مقاموں میں داخل ہوتے وہ مقام اُنھیں بتائینگے تاکہ اُنکی حسرت بڑھے اور حسرت پر حسرت زیادہ ہو بیت

نظر از دور در جاناں بداں ماند کہ کافر را | بہشت از دور بنمایند کاں سوزد گر باشد

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ لوگ جو فردوس کے وارث ہیں بہشت میں ہمیشہ رہنے والے ہیں وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ اور

وقف لازم

بیشک ہم نے پیدا کیا آدمیوں کو مِنۡ سُلٰلَةٍ چنی اور چھنٹی ہوئی سے جو نکالی ہے مِّنۡ طِيۡنٍ ۝ مٹی سے یا پیدا کیا ہم نے آدمیوں کو منی سے جو نکلی مٹی سے کہ وہ مٹی آدم علیہ السلام ہیں ثُمَّ جَعَلۡنٰهُ نُطۡفَةً پھر کی ہم نے اُنکی نسل یعنی پیدا کیا ہم نے نطفہ سے اور دوسری تفسیر کے موافق یہ معنی ہیں کہ کیا ہم نے اُس باہر نکلے ہوئے جوہر کو جگہ پکڑنے والا فِىۡ قَرَارٍ مَّكِيۡنٍ ۝ قرارگاہ مضبوط میں یعنی رحم میں اور چالیس دن ہم نے اُسے مقرر رکھا ثُمَّ خَلَقۡنَا النُّطۡفَةَ عَلَقَةً پھر کر دیا ہم نے مقید نطفے کو لال خون کا تھکا اور چالیس دن تک فَخَلَقۡنَا الۡعَلَقَةَ مُضۡغَةً پھر کر دیا ہم نے اُس خون کو گوشت کا تکا اور چالیس دن تک فَخَلَقۡنَا الۡمُضۡغَةَ عِظٰمًا پھر بنا دیا ہم نے اُس گوشت کو ہڈی یا یہ کہ محکم کر دیا ہم نے اُسے تین چلوں کے بعد فَكَسَوۡنَا الۡعِظٰمَ لَحۡمًا ۗ پھر پہنایا ہم نے ہڈی کو گوشت یعنی ہم نے جمایا جب کہ رگ پٹھا وغیرہ اُس پر پیدا ہو چکا ثُمَّ اَنۡشَاۡنٰهُ پھر پیدا کیا ہم نے اُسے خَلۡقًا اٰخَرَ‌ ؕ پیدا کرنا دوسرا ماں کے پیٹ میں یعنی اُس میں ہم نے روح پھونک دی تو زندہ ہو گیا بعد اس کے کہ مُردہ تھا یا پیٹ سے نکلنے کے بعد ہم نے اُس کو مُنھ اور دانت دیے اور چھاتی کی راہ اُس پر کھول دی اور دودھ پینے کے حال سے کھانے پینے کی حالت پر پہونچایا اور انواع انواع غذاؤں سے پرورش کیا اور جب حد بلوغ کو پہونچا تو ہم نے اُس پر احکام جاری کیے اور جوانی اُدھیڑ ہونے بوڑھاپے کے مرتبوں پر ہم نے پہونچایا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحۡسَنُ الۡخٰلِقِيۡنَ ؕ ۝ تو بزرگ ہے خدا بہت خوب پیدا کرنے والا پیدا کرنے والوں کا اے عزیز حق تعالیٰ نے عرش کرسی لوح قلم فرشتے تارے آسمان زمینیں پیدا کیں اور اپنی ذات مقدس کی ایسی تعریف نہیں کی جیسی انسان کو پیدا کرنے کے بعد کی اور یہ بات انسان کی تعظیم و تکریم پر دلیل ہے۔ بیت

بر ورق روے تو لطفِ خدائے | آیتِ حسن سُت کہ تحریر کرد

مثنوی معنوی

اے رخ چوں زہرہ ات شمس الضحےٰ | اے کدامی رنگ تو گلگونہا
تاج کرّمنا ست بر فرقِ سرت | طوقِ فضّلنا ست آویزِ برت
ہیچ کرّمنا شنید ایں آسماں | کیں شنید ایں آدمیِ پرغماں
اَحۡسَنِ التَّقۡوِيۡم در وَالتِّيۡن بخواں | کہ کدامی گوہرست از بحر جاں
گر بگویم قیمتِ آں ممتنع | من بسوزم ہم بسوزد مستمع

بعضے اہل وجدان کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے اس آیت میں چونکہ بنی آدم کا حال اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر اُسکی ترقی بیان فرمائی تو جانا کہ اُسکو وہ گویائی نہ ہوگی جس سے ایسی حمد و ثنا کرے جو بارگاہِ قدم کے لائق ہو تو اپنی ذات مقدس کی تعریف کرنے میں اُسکی طرف سے نیابت کر کے فرمایا کہ فتبارک اللہ احسن الخالقین ثُمَّ اِنَّكُمۡ بَعۡدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوۡنَ ؕ ۝ پھر تم بعد اسکے کہ جو تمھاری پیدائش کا حال ہم نے بیان کیا البتہ تم مُردے ہو یعنی تمھارا انجام کار موت ہے ثُمَّ اِنَّكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ پھر بیشک تم قیامت کے دن تُبۡعَثُوۡنَ ۝ اُٹھائے جاؤگے حساب دینے اور جزا پانے کو وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا فَوۡقَكُمۡ اور بیشک پیدا کیے ہم نے تمھارے اوپر سَبۡعَ طَرَآئِقَ ‌ۖ سات آسمان ایک طبقہ پر دوسرا طبقہ اور اُس میں سے ہر طبقہ تک فرشتوں کی راہوں میں سے ایک راہ ہے وَمَا كُنَّا عَنِ الۡخَـلۡقِ غٰفِلِيۡنَ ۝ اور نہیں ہیں ہم اس مخلوق سے کہ آسمان ہے بے خبر کہ ہم اُسے مہمل چھوڑ دیں بلکہ وقت معلوم تک اُسے خلل سے ہم بچاتے ہیں یا سب مخلوقات سے ہم غافل نہیں ہیں اُنکی بھلائی بُرائی فائدے نقصان کفر و ایمان پر ہم مطلع ہیں وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ

اور اُتارا ہم نے آسمان سے پانی مقدار اور اندازے پر جتنے میں بندوں کی فلاح ہم نے جانی فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ ﷺ پھر ٹھہرایا ہم نے
اُس پانی کو زمین میں اور تبیان میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے بہشت کے چشموں میں سے پانی کی پانچ نہریں جبریل
علیہ السلام کے بازو پر رکھ کر آسمان سے اُتاریں ایک جیحون کہ ہند کی نہر ہے دوسری سیحون کہ بلخ کی نہر ہے تیسری فرات چوتھی دجلہ کہ عراق کی
دو نہریں ہیں پانچویں نیل کہ مصر کی نہر ہے اور نہریں جو پہاڑوں میں امانت رکھیں اور مصلحت کی قدر خلق کی منفعت کے واسطے جاری کرتا ہے اور
یہی ہے جو فرماتا ہے کہ پانی کو زمین میں ہم نے ثابت اور ساکن کیا وَاِنَّا عَلٰى ذَهَابٍ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ۝ۚ اور بیشک ہم وہ پانی لیجانے
اور زائل کر دینے پر قادر ہیں جس طرح اُسکے نازل کرنے پر قادر تھے اور لکھا ہے کہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد جبریل علیہ السلام اُتر ینگے اور
قرآن شریف حجر اسود مقام ابراہیم تابوت سکینہ اور پانچوں نہریں آسمان پر لے جائیں گے اُسکے بعد روے زمین پر کچھ خیر و برکت نہ رہیگی فَاَنْشَاْنَا
لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ پھر پیدا کیے ہم نے تمھارے واسطے اُس پانی کے سبب سے باغ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ کھجور اور انگور کے اور ان
وقف لازم
دونوں درختوں کی تخصیص اس جہت سے ہے کہ خرما مدینہ منورہ کے لوگوں کے لیئے خاص ہے اور انگور اہل طائف کے واسطے اور کھجور اور انگور
زمین حجاز میں عرب کے سب شہروں سے زیادہ ہوتے ہیں لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ تمھارے واسطے اُن باغوں میں بہت میوے ہیں
کھجور اور انگور کے علاوہ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ۙ اور اُن باغوں میں سے یعنی اُنکے پھل کھاتے ہو اور ضروری معاش اُس سے حاصل کرتے ہو
وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ اور پیدا کیا تمھارے لیے وہ درخت زیتون جو نکلتا ہے کوہ سینا سے کہ موسیٰ علیہ السلام کا پہاڑ ہے
مصر اور ایلہ کے درمیان اور کہتے ہیں کہ طوفان کے بعد پہلا درخت جو اُگا وہ یہی درخت تھا یعنی زیتون کا درخت تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ
اُگتا ہے روغن کے ساتھ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ۝ اور روٹی کے ہمراہ کھانے والی چیز کے ساتھ کھانے والوں کے واسطے یعنی درخت
زیتون ایسی چیز کے ساتھ اُگتا ہے جس میں چکنائی بھی ہے اور روٹی سے کھانے والی چیز بھی اُسی تیل سے چراغ بھی جلا سکتے ہیں اور اُسی سے
روٹی بھی کھا سکتے ہیں وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً اور بیشک تمھارے واسطے ہے چارپایوں یعنی اونٹ گائے بکری میں ایسی چیز
جس کے سبب سے تم عبرت کرو اور خدا کی قدرت پر دلیل پکڑو نُسْقِيْكُمْ پلاتے ہیں ہم تمھیں مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا اُس میں سے جو اُن کے پیٹوں
میں ہے یعنی خالص دودھ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ اور تمھارے واسطے ہیں اُن میں فائدے بہت کہ بعضے چارپایوں پر سوار ہوتے
ہو اور بعض پر بوجھ لادتے ہو اور بعض سے نتیجے لیتے ہو اور اُن کے رووں اور بالوں سے فائدہ حاصل کرتے ہو وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ۙ اور
اُن میں سے کھاتے ہو یعنی اُن کا گوشت چکھتے ہو یا اُن کے سبب سے روزی کھاتے ہو وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ۧ اور ع ۱ / ۳۲
اُن پر یعنی اُن میں سے اونٹوں پر خشکی میں اور کشتیوں پر تری میں اُٹھائے جاتے ہو یعنی اونٹ اور کشتی تمھیں اُٹھاتی ہے اور ایک جگہ سے
دوسری جگہ پہونچاتی ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ اور بیشک بھیجا ہم نے تم سے پہلے نوح کو اُسکے گروہ کی طرف فَقَالَ
تو کہا نوح نے دعوت کی راہ سے کہ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے میری قوم عبادت کرو خدا کی مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ
نہیں ہے تمھارے واسطے کوئی معبود اُسکے سوا جو کہ عبادت کا مستحق ہو اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کیا نہیں ڈرتے ہو اُسکے عذاب سے یعنی ڈرو
اور اُسکے سوا اور کسی کی عبادت کی طرف میل نہ کرو فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پھر کہا اُن بڑے آدمیوں نے جو نہ ایمان لائے
مِنْ قَوْمِهٖ اُسکی قوم میں سے فقیروں اور عوام لوگوں سے یعنی جب قوم کے بڑے آدمیوں نے چھوٹوں کو نوح علیہ السلام کی دعوت اور
دین کی طرف مائل دیکھا تو اُنھیں نفرت دلانے کے واسطے کہا کہ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ نہیں ہے یہ شخص جو توحید کی طرف بلاتا ہے

مگر آدمی مثل تمہارے کھانے پینے وغیرہ میں يُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ ؕ چاہتا ہے کہ زیادتی اور بڑائی ڈھونڈھے اور سردار بن کر تم کو اپنا تابع اور محکوم بنالے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ۚۖ اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ کہ آدمیوں پر رسول بھیجے تو ضرور بھیجتا فرشتے تاکہ بھیجا ہوا اُن سے ممتاز ہوتا جن کی طرف بھیجا ہے مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا ہم نے یہ نہیں سُنا کہ آدمی خدا کا رسول ہو سکتا ہے مخلوق کی طرف فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۚ اپنے باپ دادا کے درمیان جو آگے تھے یہ بات شدت عداوت کی وجہ سے کہتے تھے اس واسطے کہ حضرت ادریس علیہ السلام سے اُن لوگوں تک بہت مدت نہیں گزری تھی اور اُنھوں نے سُنا تھا کہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں ایک پیغمبر ہوا تھا اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ نہیں ہے وہ مگر ایک مرد کہ اُسے جنون ہے اس واسطے کہ اگر مجنون نہ ہوتا تو جانتا کہ آدمی رسول ہونے کے لائق نہیں فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ تو انتظار کرو اور دیکھتے رہو ایک وقت تک یعنی صبر کرو یہ شخص تھوڑی ہی مدت میں مر جائے گا اور ہم اس سے چھٹکارا پا جائیں گے یا جنون سے ہوش میں آجائیگا اور ایسی باتیں کہنا چھوڑ کر اپنے کام میں لگیگا قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ کہا نوح علیہ السلام نے اُن کے ایمان سے ناامید ہو کر مناجات کے طور پر کہ اے ہمارے رب مدد دے مجھے اور اُن سے میرا انتقام لے اس سبب سے کہ اُنھوں نے میری تکذیب کی فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ پھر ہم نے وحی کی نوح علیہ السلام کو کہ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا یہ کہ بنا کشتی ہماری نگاہداشت کے ساتھ کہ ہم تیری محافظت کریں کہ تو خطا نہ کرے وَوَحْيِنَا اور ہمارے حکم اور تعلیم سے یعنی ہم بتا دیں گے کہ اس طرح کشتی بنا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا پھر جب آئے ہمارا حکم کشتی پر سوار ہونے کے واسطے یا ہمارا عذاب نازل ہو وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ اور جوش مارے تنور یعنی اے نوح جب تمہاری عورت روٹی پکاتی ہو اور آگ میں سے پانی نکلے فَاسْلُكْ فِيْهَا تو بٹھا لینا تو کشتی میں مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ دونوں قسم کے حیوانات کہ ایک دوسرے کا جوڑا ہیں اثْنَيْنِ دو یعنی نر اور مادہ تیسیر میں لکھا ہے کہ نوح علیہ السلام نے اُنھیں جانوروں کے جوڑے کشتی میں داخل کیے جو انڈا یا بچہ دیتے ہیں وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ اور سوار کر کشتی میں اپنے لوگوں کو یعنی گھر والوں ایمانداروں کو مگر اُسے جس پر گزر چکی ہے بات ازل میں یعنی لوح محفوظ میں جس کی ہلاکت لکھ گئی ہے مِنْهُمْ اُنہیں سے جو تیری قوم کے لوگ ہیں یعنی ایک تو تیرا بیٹا کنعاں اور دوسرے تیری جورو وایلہ نام کہ یہ دونوں کافر تھے وَلَا تُخَاطِبْنِيْ اور خطاب نہ کر میرے ساتھ یعنی دعا نہ کرنا فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اُن لوگوں کے حق میں جنھوں نے ظلم کیا اپنے اوپر اور ایمان قبول نہ کیا اور مجھے ایذا دی اور تمہارے ساتھ مسخرا پن کیا تو تم عذاب غرق سے اُنکی نجات کے واسطے دعا نہ کرنا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ بیشک وہ سب ڈبو دیے جائیں گے فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ پھر جب عذاب ظاہر ہونے کے وقت تم نکلو اور تمہارے ساتھ جو ایمان والے ہیں اُنکے ساتھ کشتی پر سوار ہو بیٹھو فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ تو کہہ سب تعریف خدا کے واسطے ہے جس نے ہمیں نجات دی ظالموں کی قوم سے یعنی مشرکوں سے وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ اور کہہ کشتی پر بیٹھتے وقت کہ اے میرے رب اُتار مجھے مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا اُتارنا برکت کا اور بکر نے مَنْزِلًا پڑھا ہے یعنی اُتار ایسی اُترنے کی جگہ جو برکت والی ہے اور جہاں مسلمانوں کی نجات اور سلامتی ہے وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ۝ اور تو بہتر اُتارنے والوں کا ہے برکت والی جگہوں میں اور بعضوں کا قول ہے کہ یہ دعا کرنے کا حکم کشتی سے اُترتے وقت ہوا اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ کشتی پر چڑھتے وقت بھی اور اُترتے وقت بھی حضرت نوح علیہ السلام نے یہ دعا کی سلمی ابن عطا قدس سرہما سے نقل کرتے ہیں کہ برکت والی وہ جگہیں ہیں جن میں نفسانی خطروں اور شیطانی وسوسوں سے آدمی بے خوف ہو اور مقامات قدس سے قریب ہونے کے آثار وہاں اُترتے ہوں اور جہاں پر تو جمال اکثر ہے اُس جگہ کی برکت اور جگہوں سے زیادہ تر ہے۔ **بیت**

درمنزلے کہ جاناں روزے رسیدہ باشد باذرہ ہاے خاکش داریم مرحبائے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ بیشک نوح علیہ السّلام کے قصّے میں اور اُس فعل میں جو اُنکی قوم کے ساتھ کیا گیا البتہ نشانیاں ہیں عبرت والوں کی
وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ۝ اور بیشک تھے ہم آزمانے والے اُس قوم کو اور مبتلا کرنے والے بڑی بلا میں یا ان نشانیوں سے ہم
سب بندوں کا امتحان کرنے والے ہیں تاکہ تصدیق کرنے والے اور تکذیب کرنے والے کھل جائیں ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ
پھر پیدا کیا ہم نے نوح علیہ السّلام کی قوم کے بعد قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ گروہ دوسرا یعنی قوم عاد کو اور بعضے کہتے ہیں کہ قوم ثمود کو فَاَرْسَلْنَا
فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ پھر بھیجا ہم نے اُن میں رسول اُن میں سے کہ وہ ہود علیہ السّلام تھے یا صالح علیہ السّلام اور کہا ہم نے اُس
قوم سے اُس کے رسول کی زبانی اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ یہ کہ عبادت کرو اللہ کی مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ نہیں ہے تمھارے واسطے
کوئی معبود جو عبادت کا مستحق ہو مگر وہی اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کیا نہیں بچتے ہو اُس کے عذاب سے یعنی اُس کے عذاب سے بچو اور اُس کے ع ۲ ۱۰
سوا کسی اور کی عبادت میں مشغول نہ ہو وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا سرداروں کے ایک گروہ نے اُس رسول
کی قوم میں سے جو نہ ایمان لائے وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ اور جھوٹ سمجھے روز قیامت کا دیکھنا یعنی بعث و حشر کا ایمان نہ لائے
وَاَتْرَفْنٰهُمْ اور نعمت دی ہم نے اُنھیں فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دُنیا میں آل اور اولاد کی کثرت کے سبب یعنے جو کہ فرناز و
نعمت میں پرورش ہوئے اور خوب عیش اور ناز و نعمت میں جن کافروں نے بسر کی تھی اُن میں سے بعضے بعضوں سے بولے کہ مَا هٰذَآ نہیں ہے
یہ رسول جو حق کی طرف بُلاتا ہے اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ لا مگر آدمی مثل تمھارے بشریت کی صفتوں اور حالوں میں يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ
مِنْهُ کھاتا ہے اُس میں سے جس میں سے تم کھاتے ہو وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ۝ اور پیتا ہے اُس میں سے جس میں سے
تم پیتے ہو یعنی تمھاری ہی طرح وہ بھی غذا کا محتاج ہے اگر نبی ہوتا تو چاہیے تھا کہ اُس میں فرشتوں کی صفتیں پائی جاتیں نہ کھاتا نہ پیتا وَلَئِنْ
اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اور اگر فرمانبرداری کروگے تم اوامر اور نواہی میں آدمی کی جو تمھارے مانند ہے تو اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝
بیشک تم اُسی وقت ضرور نقصان اُٹھانے والے ہو کہ اپنے کو اپنے مثل کا فرمانبردار اور تابع کروگے اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ
تُرَابًا وَّعِظَامًا ۝ کیا وعدہ دیتا ہے تمھیں یہ پیغمبر کہ یقینی تم جب مرو گے اور ہو جاؤ گے خاک اور ہڈیاں بوسیدہ تو اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ۝
بیشک تم باہر لائے جاؤ گے قبروں سے زندہ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ بعید ہے بعید جو کچھ تم وعدہ دیے جاتے ہو
بعث اور جزا کا یعنی ہرگز ایسا نہ ہوگا خاک اُن کے مُنھ میں اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نہیں ہے یہ زندگی ہماری مگر زندگی دُنیا
میں نَمُوْتُ وَنَحْيَا مرتے ہیں ہم اور جیتے ہیں ہم یعنی ہم میں سے اگر ایک مرتا ہے تو ایک پیدا ہوتا ہے وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝
اور نہیں ہم اُٹھائے گئے اور زندہ ہونے والے موت کے بعد اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلُ ۨافْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا نہیں ہے ہود یا
صالح علیہما السّلام مگر ایک مرد کہ باندھتا ہے خدا پر جھوٹ اور کہتا ہے کہ مجھے خدا نے تمھاری طرف رسول کیا ہے اور تم کو بعد مرگ خدا زندہ کریگا
وَّمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور ہم تو نہیں ہیں اُس کا ایمان لانے والے اُس بات پر جو وہ خبر دیتا ہے قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ
بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ کہا پیغمبر نے یہ بات سُن کر اور اپنی قوم کے ایمان سے مایوس ہو کر کہ اے میرے رب میری مدد کر مجھے غالب کردے
اور اُنھیں مغلوب کر عذاب کر کے اس سبب سے کہ اُنھوں نے میری تکذیب کی قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ کہا خدا نے کم زمانے سے یعنی تھوڑی دیر کو
لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۝ ہو جائیں گے کافر اور تکذیب کرنے والے پشیمان اپنی تکذیب سے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ پھر لے لیا

اُنھیں صیحہ نے یعنی جبرئیل علیہ السّلام نے اتنی بڑی آواز کی کہ اُن کے دل پھٹ گئے اور وہ مر گئے اور مفسروں کی ایک جماعت کا یہ قول ہے کہ اس قوم کو ثمود کہتے ہیں انکی دلیل یہ ہے کہ عذاب صیحہ ثمود پر ہوا تھا اور جو مفسر کہتے ہیں کہ یہ قوم عاد تھی وہ یہ دلیل رکھتے ہیں کہ سورۂ اعراف سورۂ ہود سورۂ شعرا میں نوح علیہ السلام کے قصّے کے بعد قوم عاد کا قصہ ہے تو اُسی ترتیب سے یہاں بھی عاد ہی مراد ہے اور اِس قول کے موافق یہ بات ہے کہ جس عذاب سے ہلاکت ہو اُسے صیحہ کہ سکتے ہیں اور بہر تقدیر لے لیا اُنھیں صیحہ نے بِالْحَقِّ حکم قضا کے سبب سے یا سچے وعدے کے باعث یا اس وجہ سے کہ وہ عذاب کے مستحق تھے فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ج پھر کر دیا اُنھیں جیسے تنکے پانی کے بہلائے ہوئے یعنی ہم نے اُنھیں اس طرح ہلاک اور نیست و نابود کر دیا جیسے تنکوں کو بہیا کنارے پھینک دیتی ہے اور وہ سیاہ بھوسا ہو جاتے ہیں فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ تو دوری ہو خدا کی رحمت سے ظالموں کے گروہ کو ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ پھر پیدا کیے ہم نے اُن کے بعد قُرُوْنًا اٰخَرِیْنَ ط قرن اور یعنی ہم نے پیدا کیے اور قرنوں والے جیسے شعیب اور لوط علیہما السلام مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا نہیں آگے نکل سکتا کوئی گروہ اُس وقت سے جو ہم نے اُن کے عذاب کے واسطے مقرر کیا تھا وَمَا یَسْتَاْخِرُوْنَ ط اور نہ پیچھے رہیں گے کسی گروہ کے لوگ اُس وقت سے ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا پھر بھیجا ہم نے اپنے رسولوں کو تَتْرَا ط پے در پے یعنی ایک کے پیچھے ایک كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ جب آیا کسی گروہ کی طرف پیغمبر اُس گروہ کا تو تکذیب کی اُس گروہ نے اُس پیغمبر کی اور اُس نے جو کچھ توحید نبوت بعث حشر کا حال کہا اُسے اُنھوں نے جھوٹ جانا اور اپنے باپ دادا کی پیروی اور اُن کی بُری عادتیں اختیار کرنے کے سبب سے تصدیق کی دولت سے محروم رہے فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا پھر پیچھے لائے ہم اُن کے بعض سے بعض کو ہلاک کرنے میں یعنی کسی کو ہم نے مہلت نہ دی اور پچھلوں کو اگلوں کی طرح ہم نے عذاب میں ڈالا وَجَعَلْنٰهُمْ اور کر دیا ہم نے اُنھیں اَحَادِیْثَ ج باتیں یعنی اُنھیں خلائق کے واسطے ہم نے عبرت کر دیا کہ ہمیشہ اُن کا عذاب یاد کریں اور اُسکی مثال دیں خلاصہ یہ ہے کہ اُنکی فقط حکایت ہی باقی رہ گئی کہ لوگ اُسے کہانی کی طرح کہتے ہیں اور اگر انکا ذکر خیر اور اچھی باتیں رہتیں تو خوب ہوتا۔ شعر

پس از تو این ہمیں چوں فسانہ خواہد ماند ۔۔۔ دراں بکوش کہ نیکو بماند افسانہ

شعر ۔۔۔ سعدیا مرد نکو نام نمیرد ہرگز ۔۔۔ مُردہ آنست کہ نامش بہ نکوئی نبرند

فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ تو دُوری ہو خدا کی رحمت سے اُس گروہ کو جو انبیا کا ایمان نہیں لاتے اور اُنکی تصدیق نہیں کرتے ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی پھر بھیجا ہم نے موسیٰ کو وَاَخَاهُ هٰرُوْنَ ۥ بِاٰیٰتِنَا اور اُسکے بھائی ہارون کو اپنے معجزے اور پیغاموں کے ساتھ وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۝ اور کھلی ہوئی دلیل یعنی عصے کے ساتھ (اَیْ کَثِیْرَتِی ۱۲) عصے کی تخصیص اس واسطے فرمائی کہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کو سب معجزوں سے پہلے معجزۂ عصا عطا ہوا تھا اور چند معجزے جیسے جادوؤں کو نگل جانا دریا کا پھٹنا ید بیضا پتھر سے پانی جاری ہو جانا اُسی سے تعلق رکھتا تھا تو موسیٰ اور اُسکے بھائی کو نو معجزوں کے ساتھ ہم نے بھیجا اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فرعون اور اُس کی قوم کی طرف اور اُنھوں نے ہمارا پیغام پہونچا دیا فَاسْتَكْبَرُوْا تو سرکشی کی قبطیوں نے پیغمبروں کے ایمان اور متابعت سے وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِیْنَ ج اور تھے گروہ سرکش اور قہر اور غلبہ کے سبب سے لوگوں پر زبردست فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا پھر کہا اُنھوں نے کہ کیا ایمان لائیں ہم یعنی ایمان نہ لائیں گے اور تصدیق نہ کرینگے دو آدمیوں کی جو ہمارے مانند ہیں بشریت کی صفتوں میں وَقَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ج اور حال یہ ہے کہ اُنکے گروہ یعنی بنی اسرائیل ہماری پوجا کرنے والے ہیں یعنی اس طرح ہمارے حکم میں

ہیں جیسے غلام مالکوں کے حکم میں اور بعضی تفسیروں میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل فرعون کی پرستش کرتے تھے اور فرعون بت پوجا کرتا یا بچھڑا فَكَذَّبُوْهُمَا پھر تکذیب کی فرعون اور اُس کی قوم نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ۝ تو ہوگئے اُس تکذیب کے سبب سے ہلاک کیے گیوں میں سے یعنی بحر قلزم میں غرق ہوگئے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور بیشک دی ہم نے مُوْسَى الْكِتٰبَ موسیٰ کو توریت جب فرعون اور اُس کی قوم ہلاک ہوچکی کہ لَعَلَّهُمْ شاید بنی اسرائیل اُسکی برکت سے يَهْتَدُوْنَ عبرا راہ پائیں احکام شریعت کی وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً اور کردیا ہم نے ابن مریم یعنی عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی ماں کے قصے کو ایک دلیل اپنی قدرت پر یا ہر ایک کو دلیل پکڑنے پر ہم نے نشانی بنایا بیٹے کو اس طرح کہ اُس نے اپنی ماں کی گود میں اُسی دن بات کی جس دن پیدا ہوا اور ماں کو اس طرح کہ بے کسی مرد کے ہاتھ لگائے وہ ایسا بیٹا جنی وَّاٰوَيْنٰهُمَآ اور جگہ دی ہم نے ماں بیٹے کو جب وہ یہود سے بھاگے اور پھیر لائے ہم اِلٰى رَبْوَةٍ ربوہ کی طرف یعنی بیت المقدس کے ٹیکرے کی جانب یا دمشق یا رملہ یا فلسطین یا مصر کی طرف اور ربوہ ایک موضع تھا ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ۝ قرار والا یعنی ٹھہرنے کی جگہ کہ وہاں آرام لیں اور پانی والا کہ وہ پانی کھلا ہوا پاک جاری تھا کشاف میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس رملہ فلسطین کو لازم پکڑو کہ یہ وہ ربوہ ہے جس کا ذکر خدا نے قرآن میں کیا ہے لکھا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام اپنے بیٹے اور چچیرے بھائی یوسف بن ماثان کے ساتھ بارہ برس اُس موضع میں رہیں اور رستی بٹ کر بیچتیں اور اُسکی قیمت سے غلہ مول لے کر حضرت عیسیٰ کو کھانا کھلاتیں يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ اے رسولو یہ خطاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہے تعظیم کی راہ سے جمع کے صیغہ کے ساتھ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ کھاؤ پاکیزہ اور حلال کھانوں میں سے وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اور کرو کام اچھے قوت القلوب میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے حلال پاکیزہ کھانے کو نیک کام کرنے پر مقدم رکھا اس واسطے کہ نیک کام اُس کھانے کا نتیجہ ہے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ لقمہ عمل کا بیج ہے اور عمل اُسکا پھل ہے جس قدر بیج پاکیزہ ہوگا اُسی قدر پھل بہتر ہوگا مناہج میں لکھا ہے کہ جس غذا کو شرع نے حلال رکھا ہے اُس میں شرع کی عدالت اور استقامت کا حکم سرایت کے لیے ہے اور وہ میزان وحدت ہے جو شخص وہ غذا کھاتا ہے تو وہ عدالت جو حکم شرع سے اُس غذا کے ساتھ ہے کھانے والے کے نفس اور سب اعضا میں ظاہر ہوجاتی ہے اور اس وقت نفس اور اعضا ادائے عبادت میں نرم اور مطیع ہوجاتے ہیں ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ[۱] اسی طرف اشارہ ہے اور جس چیز کو شرع نے حرام کیا یا اُسکے حلال ہونے کی وجہ مشتبہ اور پوشیدہ ہے اُس غذا کے ساتھ انحراف اور مخالفت شرع کا حکم لگا ہوتا ہے اگرچہ وہ غذا ایک ہی لقمہ ہو اور اسی وقت اُس غذا کے انحراف کا حکم نفس اور اعضا میں سرایت کرتا ہے اور حد سے گزرنے گناہ کرنے بُری باتوں کا مرتکب ہونے بُرے اخلاق پیدا ہونے کے آثار ظاہر ہوتے ہیں حدیث میں آیا ہے کہ اللہ پاک ہے اور نہیں قبول فرماتا مگر پاک کو صاحب روضۃ الانوار نے فرمایا ہے۔ نظم

دستِ دل از زمزم وکوثر بشوے	واب زسر چشمۂ تقوے بجوے
لقمہ کہ در اصل نباشد حلال	زد نہ فتد مرد مگر در ضلال
قطرۂ بارانِ تو چوں صاف نیست	گوہر دریائے تو شفاف نیست

اور بعضوں نے کہا ہے کہ یٰاَیُّہَا الرُّسُلُ سب انبیا کی طرف خطاب ایک ہی دفعہ نہیں ہے اس واسطے کہ وہ مختلف زمانوں میں تھے بلکہ یہ معنی ہیں کہ

ع ۳

ف[۱] پھر نرم ہوجاتے ہیں اُنکے ظاہری اعضا اور دل اللہ کے ذکر کی طرف ۱۲

اپنے اپنے زمانہ میں ہر ایک کی طرف یہ خطاب ہوا ہے تو سب اس خطاب کے تحت میں داخل ہیں اور بعضے مفسر اس بات پر ہیں کہ ہمارے سلطان الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خطاب ہے حق تعالیٰ نے آپ کو سب پیغمبر کرکے پکارا اس واسطے کہ آپ سب پیغمبروں کے سردار ہیں اور آپ کی ذات میں وہ سب کمالات جمع ہیں جو اور تمام انبیا علیہم السلام میں تھے۔ مصرع

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

موضح میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اپنی امت عالی ہمت سے حکم کرو کہ حلال کھاؤ اور نیک کام کرو اِنِّیْ بیشک میں کہ خدا ہوں بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ؕ جو کچھ تم کرتے ہو جانتا ہوں وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ بیشک یہ ہے ملت تمہاری اے رسولو اُمَّةً وَّاحِدَةً ملت ایک عقائد اور اصول احکام میں یا اے اُمّتِ محمدؐ تمہاری جماعت ایک جماعت ہے ایمان اور توحید میں متحد اور متفق وَّاَنَا رَبُّكُمْ اور میں رب تمہارا ہوں فَاتَّقُوْنِ ۝ تو ڈرو مجھ سے کلمۂ توحید میں مخالفت کرنے سے فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ؕ پھر کاٹ ڈالا اور کر دیا اہل کتاب نے اپنے دین کے کام کو آپس میں ٹکڑے یعنی گروہ گروہ ہو گئے اور باہم اختلاف کیا كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ اُن میں سے ہر ایک گروہ اُس چیز کے سبب سے جو اُن کے پاس ہے دین کی بات خوش ہیں اور ناز کرتے ہیں اور اعتقاد جمائے ہوئے ہیں کہ یہی حق ہے فَذَرْهُمْ فِيْ غَمْرَتِهِمْ تو چھوڑ دو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے کافروں کو اُنکی غفلت اور گمراہی میں حَتّٰى حِيْنٍ ۝ اُس وقت تک کہ وہ مار ڈالے جائیں یا مر جائیں اَيَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ کیا گمان کرتے ہیں مشرک کہ جو کچھ عطا کرتے ہیں ہم اُنھیں اور مدد کرتے ہیں ہم جس چیز کے سبب سے مِنْ مَّالٍ وَّبَنِيْنَ ۝ لا کہ وہ مال اور زینت دنیا اور اولاد کثیر ہے نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ جلدی کرتے ہیں اُس چیز کے سبب سے بھلائیوں میں یعنی وہ گمان کرتے ہیں کہ مال اور اولاد دے کر جو ہم نے اُنھیں مدد دی تو یہ ہماری طرف سے اُن کے واسطے بھلائیوں کی جلدی ہے اور اُن کے اعمال اس لائق ہیں کہ ہم اُن اعمال کے عوض اُن لوگوں کے ساتھ بھلائی کریں بَلْ ایسا نہیں جو وہ گمان کرتے ہیں بلکہ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ وہ نہیں جانتے کہ یہ مدد دینا آہستہ آہستہ اُن کو عذاب کی طرف کھینچتا ہے بھلائیوں میں جلدی کرنا نہیں ہے اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ لا بیشک جو لوگ اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں عذاب کو خشیہ یعنی ڈر کہا اس واسطے کہ عذاب ڈر کا سبب ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیتوں کا کہ وہ قرآن ہے یا قدرت کی دلیلیں يُؤْمِنُوْنَ ۝ لا ایمان لاتے ہیں وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے ساتھ شرک نہیں کرتے نہ شرک جلی نہ شرک خفی وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا اور وہ لوگ جو دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں صدقے اور زکوٰۃ اور انواع و اقسام کی خیرات مبرات کے سبب سے درگاہ الٰہی میں وسیلہ پکڑتے ہیں وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اور اُن کے دل ڈرتے ہیں کہ کہیں اُنکی خیرات مردود نہ ہو جائے اور جانتے ہیں اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ لا یہ کہ بیشک وہ اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں اُولٰٓئِكَ يُسَارِعُوْنَ وہ لوگ جو ان صفتوں سے موصوف ہیں جلدی کرتے ہیں فِي الْخَيْرٰتِ طاعتوں میں یا دنیوی بھلائیاں حاصل کرنے میں کہ نیک کاموں کی شاخیں ہیں جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا[1] وَهُمْ لَهَا اور وہ لوگ بھلائیوں کی طرف سٰبِقُوْنَ ۝ پیشی کرنے والے ہیں یا سب مومنوں پر پیشی کرنے والے ہیں کثرت عبادات کے سبب سے یا ثواب حاصل ہونے کے باعث یا جنت میں داخل ہونے کی وجہ سے وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا

[1] پھر دیا اُن کو اللہ نے ثواب دُنیا کا ۱۲

اور تکلیف نہیں دیتے ہیں ہم کسی کو اِلَّا وُسْعَهَا مگر اُسکی گنجائش کے موافق یعنی اُسی کام کا ہم حکم کرتے ہیں جسکی وہ قدرت اور طاقت رکھتا ہے
وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے یعنی لوح محفوظ کہ يَنْطِقُ بِالْحَقِّ بات کرتی ہے سچائی کے ساتھ یعنی خلاف واقع
اُس میں کچھ نہیں لکھا ہے یا ہمارے پاس ہر شخص کا نامۂ اعمال ہے کہ اُس کے کردار کی گواہی دیتا ہے وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ اور وہ
لوگ جو عمل کرنے والے ہیں ظلم نہ کیے جائیں گے عذاب بڑھنے اور ثواب گھٹنے کے سبب سے بَلْ قُلُوْبُهُمْ بلکہ دل کافروں کے فِيْ غَمْرَةٍ
غفلت اور حیرت میں ہیں مِنْ هٰذَا اس بات سے جو کہی گئی یا فرشتوں کے لکھے ہوئے اعمالنامہ سے یا قرآن سے وَلَهُمْ اَعْمَالٌ اور
اُنکے واسطے ہیں عمل ناپاک اور خطائیں بیباک مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ سوا اس بڑی خطا کے جس پر وہ اڑے ہوئے ہیں یعنی شرک اور قبروں سے
اُٹھنے وغیرہ کا انکار مراد یہ ہے کہ شرک کے سوا اور بھی گناہ ہیں کہ هُمْ لَهَا وہ ان گناہوں کو عٰمِلُوْنَ ○ کرنے والے ہیں حکم قضا کے
موافق اور قضائے الٰہی کا کوئی رد کرنے والا نہیں اور وہ اسی غفلت او معصیت میں رہیں گے حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا یہاں تک کہ لے لیں گے
ہم مُتْرَفِيْهِمْ اُن کے مالداروں کو بِالْعَذَابِ عذاب میں فاقہ یا قتل کے اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ○ خط اُس وقت وہ شور اور فریاد
کرینگے اور چاہیں گے کہ کوئی فریاد کو پہونچے اور ہم کہیں گے کہ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ وقف نہ فریاد کرو آج اور یہ آرزو نہ رکھو کہ کوئی فریاد کو پہونچیگا اِنَّكُمْ
مِّنَّا اس میں کچھ شک نہیں کہ تم میری طرف سے لَا تُنْصَرُوْنَ ○ ھ نہ مدد دیے جاؤ گے یا ہمارے عذاب سے نہ بچو گے قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ
بیشک ہیں میری آیتیں یعنی قرآن کہ ہر وقت تُتْلٰى عَلَيْكُمْ پڑھا جاتا ہے تم پر فَكُنْتُمْ پھر ہو تم اُسکے سُننے سے عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ
اپنی ایڑیوں پر یعنی اُلٹے پاؤں تَنْكِصُوْنَ ○ لا پھرتے ہو اور میرا کلام سُنتے ہی نہیں مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖۗ اُس حالت میں کہ سربلندی کھتے ہو
لوگوں پر اور بڑائی دکھاتے ہو بِهٖ حرم مکہ کے سبب سے اور کہتے ہو کہ ہم اہل حرم ہیں یا تکبر کرنے والے ہو قرآن کی تکذیب کے سبب سے سٰمِرًا بات کرنے والے
ہو رات کو تَهْجُرُوْنَ ○ بیہودہ بکتے ہو یا قرآن کو چھوڑے دیتے ہو یا پیغمبر کو یا خانۂ خدا کو کہ اُسکے گرد کہانی کہتے ہو اور ناز کرتے ہو اور طواف
نہیں کرتے اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ کیا غور نہیں کرتے قرآن میں تاکہ لفظ کے اعجاز اور معنی کے واضح ہونے سے جان لو کہ کلام حق ہے
اَمْ جَآءَهُمْ کیا آیا اُن کے پاس کتاب اور رسول میں سے مَّا لَمْ يَاْتِ جو کچھ نہ آیا تھا اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ○ ز اُن کے اگلے
باپوں پر تاکہ عذر کریں کہ ہمیں کتاب اور پیغمبر کی کچھ خبر ہی نہیں یعنی جس طرح نوح اور ابراہیم علیہما السّلام کو اُن کے باپ دادا کی طرف ہم نے بھیجا
تھا اُسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ان کے واسطے پیدا کیا تاکہ عذر نہ کریں جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّاۤ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ
اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا کیا نہیں پہچانا اُنھوں نے رَسُوْلَهُمْ اپنے رسول کو امانت سچائی تحمل وفا کرم مروّت خوشخوئی اور کمال علم کے ساتھ
باوصف اسکے کہ اُنھوں نے علم حاصل نہیں کیا فَهُمْ لَهٗ تو وہ کافر اُس رسول کے مُنْكِرُوْنَ ○ خ منکر اور نہ پہچاننے والے ہوں
یعنی ایسا نہیں کہ رسول کو پہچانتے ہی نہ ہوں تاکہ انکار کریں اور کہیں کہ یہ شخص بیگانہ ہے ہم اس کا حال نہیں جانتے اَمْ يَقُوْلُوْنَ کیا
کہتے ہیں کہ بِهٖ جِنَّةٌ ۗ اُسکو جنون ہے کہ اُسکی بات شمار میں نہیں لاتے بَلْ ایسا نہیں جیسا وہ کہتے ہیں بلکہ جَآءَهُمْ آئے ہیں محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکے پاس بِالْحَقِّ حق دین کے ساتھ یعنی اسلام کے ساتھ یا سچ بات کے ساتھ کہ وہ قرآن ہے وَاَكْثَرُهُمْ اور اکثر کافر
لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ حق سے کراہت رکھتے ہیں اس واسطے کہ حق اُنکی طبیعت اور آرزو کے مخالف ہے اکثر کی تخصیص اس واسطے ہے کہ بعضے کافر حق سے
کراہت نہ کرتے تھے بلکہ شرم اور عار کے مارے ایمان نہ لاتے تھے وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اور اگر پیروی کرتا حق تعالیٰ اَهْوَآءَهُمْ کافروں کی خواہشوں
کی بہت سے معبود موجود ہونے کے باب میں یعنی اگر بالفرض بہت سے خدا ہوتے تو لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۗ ط

تو ضرور تباہ اور ناچیز ہو جاتے آسمان اور زمین اور جو کچھ زمین آسمان میں ہے فرشتے آدمی جن وغیرہ جیسا کہ آیۂ کریمہ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ
لَفَسَدَتَا میں گزر چکا اور کہا ہے کہ حق سے دین اسلام مراد ہے اگر کافروں کی آرزو کی متابعت کرتا یعنی شرک سے بدل جاتا تو حق تعالیٰ قیامت
ظاہر کر دیتا اور زمین آسمان اور اُس میں رہنے والے تباہ اور ہلاک ہو جاتے بَلْ أَتَيْنَاهُم بِذِكْرِهِمْ بلکہ لائے ہم اُن کے پاس ایک کتاب
جو اُن کے واسطے وعظ اور نصیحت ہے یا اُنکی عزت اور شرافت اسی میں ہے فَهُمْ عَن ذِكْرِهِم تو وہ لوگ اپنی نصیحت سے یا اُس چیز سے
جو دنیا اور آخرت میں اُنکی بزرگی کا سبب ہے مُّعْرِضُونَ ۝ مُنھ پھیرنے والے ہیں أَمْ تَسْأَلُهُمْ کیا تم مانگتے ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ
وسلم اُن سے حکم پہونچانے پر خَرْجًا خرج اور اجرت کہ مال کی طمع کے سبب سے وہ رسالت میں تم پر تہمت رکھتے ہیں فَخَرَاجُ رَبِّكَ تو اجر
تمھارے رب کا کہ دنیا کی روزی اور عقبیٰ کا ثواب ہے خَيْرٌ ۖ بہتر ہے تمھارے واسطے اُن کی اجرت سے وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝
اور وہ یعنی حق تعالیٰ بہتر ہے روزی پہونچانے والا وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ اور بیشک تم پکارتے ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُنھیں
مفت میں إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ سیدھی راہ کی طرف کہ وہ دین اسلام ہے وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اور بیشک وہ لوگ
جو نہیں ایمان لاتے بِالْآخِرَةِ آخرت کا یا قیامت کا اور اُن باتوں کا جو قیامت سے علاقہ رکھتی ہیں عَنِ الصِّرَاطِ اُس سیدھی راہ سے
لَنَاكِبُونَ ۝ پھرنے والے ہیں اور جھکنے والے ہیں گمراہی کے میدان کی طرف وَلَوْ رَحِمْنَاهُمْ اور اگر رحم کریں ہم اُن پر وَكَشَفْنَا اور
اُٹھالیں ہم مَا بِهِم وہ جو اُن پر پڑی ہے مِّن ضُرٍّ سختی یعنی قحط اور تنگی جو اُن پر غالب ہے تو لَّلَجُّوا البتہ وہ لڑیں فِي طُغْيَانِهِمْ اپنی
سرکشی پر يَعْمَهُونَ ۝ سرگشتہ پھرتے ہیں اور تردد کرتے ہیں یعنی اگر بلا اُن پر سے ہم دفع کر دیں تو بھی اُسی طرح جھگڑے اور عناد کی راہ سے اپنی ربع
تکذیب اور کفر پر ثابت رہیں گے۔ **بیت**

تیز ندگی کار دیو و دوست | تیز نده را دشمنی با خود ست

لکھا ہے کہ جب قحط کا ضرر نہایت کو پہونچ گیا اور مکہ کے لوگ مُردار کھانے لگے تو ابو سفیان مدینہ میں آیا اور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بولا
کہ تم گمان کرتے ہو کہ تم اہل عالم کے واسطے رحمت ہو اور مکہ کے لوگ تمھاری دعا کے سبب سے عاجز آ گئے ہیں باپوں کو تم نے تلوار سے قتل کیا اور بیٹوں کو
بھوک کے مارے مارا تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُم اور بیشک ہم نے لیا مکہ والوں کو بِالْعَذَابِ عذاب قتل میں
جنگ بدر کے دن فَمَا اسْتَكَانُوا تو فروتنی نہ کی اُنھوں نے لِرَبِّهِمْ اپنے رب کے سامنے وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ۝ اور نہ عاجزی اور
زاری کی بلکہ اُسی طرح سرکشی اور نافرمانی پر اڑے رہے حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا یہاں تک کہ جب کھول دیا ہم نے عَلَيْهِم اُن پر بَابًا ایک دروازہ
ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ سخت عذاب والا کہ وہ عذاب بھوک ہے اور بھوک کی سختی قتل اور قید ہونے سے بڑھ کر ہے إِذَا هُمْ وہاں وہ لوگ
فِيهِ اُس عذاب میں مُبْلِسُونَ ۝ ناامید رنجیدہ عاجز سرگرداں ہیں یہاں تک کہ اُن میں جو غنی اور مالدار ہیں وہ تم سے یا رسول اللہ مہربانی ع
اور بخشش چاہتے ہیں وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ اور وہ ہے جس نے پیدا کیا لَكُمُ السَّمْعَ تمھارے واسطے کان تاکہ اُس سے سنو سننے کی چیزیں
وَالْأَبْصَارَ اور آنکھیں تاکہ دیکھو دیکھنے کی چیزیں وَالْأَفْئِدَةَ ۚ اور دل تاکہ فکر اور غور کرو اُسکے سبب سے اور سُنی اور دیکھی چیزوں سے خالق برحق
کی قدرت پر دلیل پکڑو اور تم قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ تھوڑا سا شکر کرتے ہو اس واسطے کہ شکرگزاری میں عمدہ یہ بات ہے کہ ادراک کے
ان آلوں کو اُس چیز میں استعمال کرو جو خالق کی شناخت کی طرف پہونچا دے وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ اور وہ ہے جس نے پیدا کیا تم کو اور منتشر
کر دیا فِي الْأَرْضِ زمین میں وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝ اور اُسکی طرف جمع کیے جاؤ گے قیامت کے دن اجزا اور اعضا متفرق ہو چکنے کے بعد

وَهُوَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ اور وہ ہے جو جلاتا ہے اور مار ڈالتا ہے وَلَهُ اخْتِلَافُ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اور اُسکے واسطے ہے مخالفت رات دن کی زیادتی اور کمی میں یا اُسکے واسطے ہے دن رات کا آگے پیچھے آنا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ کیا تم نہیں سمجھتے کہ ہماری قدرت نے کل کائنات کو معدوم سے موجود کیا اور از انجملہ قبروں سے دوبارہ اُٹھانا بھی ہے اس واسطے کہ مرجانے کے بعد سب کو ہم زندہ کریں گے پھر تم اُسکا انکار کیوں کرتے ہو مکہ کے کافر یہ بات نہ سمجھے بَلْ قَالُوْا بلکہ کہی اُنھوں نے بے سوچ سمجھے ویسی ہی بات مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ جیسے کہی تھی اگلے کافروں نے قَالُوْٓا بولے کہ ءَاِذَا مِتْنَا کیا جب مرجائیں گے ہم وَكُنَّا تُرَابًا اور ہونگے ہم خاک وَّعِظَامًا اور ہڈیاں خالی بوسیدہ تو ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ کیا ہم اُٹھائے گئے ہونگے استفہام انکار کی راہ سے ہے اور مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے یعنی جب ہم خاک ہو جائیں گے تو ہمیں اکٹھا کرنا اور اُٹھانا کیونکر ہو سکتا ہے لَقَدْ وُعِدْنَا البتہ وعدہ کیے گئے ہیں ہم نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا ہم اور ہمارے باپ هٰذَا اِس بات کا مِنْ قَبْلُ پہلے سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنی ہمیں اور ہمارے باپ دادا کو حشر نشر کا وعدہ کر کے اگلے رسولوں نے دھمکایا تھا اور یہ وعدہ پورا نہ ہوا اِنْ هٰذَآ نہیں ہے یہ بات اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ مگر کہانی اگلوں کی اور اُنکی جھوٹی باتیں کہ کتابوں میں لکھ لکھکر چھوڑ گئے ہیں قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان منکروں سے کہ بتاؤ تو لِّمَنِ الْاَرْضُ کس کے لیئے ہے زمین وَمَنْ فِیْهَآ اور جو اس میں ہے مخلوقات یعنی زمین کا مالک اور خالق کون ہے مجھے اسکا جواب دو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اگر ہو تم جانتے سَیَقُوْلُوْنَ قریب ہے کہ کہیں وہ تمھارے سوال کے جواب میں کہ زمین اور جو کچھ زمین میں ہے لِلّٰهِ خدا کے واسطے ہے مکہ کے مشرک لوگ اس بات کے مقر تھے کہ زمین اور اہل زمین کا خالق اللہ ہے تو جب تمھیں وہ یہ جواب دیں تو قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ کہو کہ کیا نصیحت نہیں مانتے ہو اور یہ بات نہیں سمجھتے ہو کہ جو ذات پاک پہلی بار اہل زمین کو پیدا کرنے پر قادر ہے وہ دوسری بار بھی اُنکو پھر موجود کرنے میں عاجز نہ ہوگی قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری بار کہ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ کون ہے پیدا کرنے والا ساتوں آسمانوں کا اس بڑائی اور اونچائی اور عجیب غریب صورت اور ہیئت کے ساتھ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ اور کون ہے پروردگار عرش عظیم کا جو سب مخلوقات میں بڑا ہے سَیَقُوْلُوْنَ قریب ہے کہیں کہ آسمان بلند اور عرش عظیم لِلّٰهِ خدا کے واسطے ہے اور سب کا رب وہی ہے قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا پرہیز نہیں کرتے ہو ایسے خالق کی نسبت شرک کرنے سے اور اُس کے مخلوق میں سے اُسکا شریک ٹھہراتے ہو قُلْ مَنْۢ بِیَدِهٖ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہے وہ جسکے ہاتھ میں ہے یعنی کس کے قبضۂ قدرت میں ہے مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ بادشاہی سب چیزوں کی موضح میں کہا ہے کہ سب چیزوں کی مضرت اور منفعت یا اُن کے خزانے وَّهُوَ یُجِیْرُ اور وہ پناہ دیتا ہے اور فریاد کو پہونچتا ہے اور نگہبانی کرتا ہے اور بے خوف کر دیتا ہے اپنے عذاب سے جسے چاہتا ہے وَلَا یُجَارُ عَلَیْهِ اور نہیں پناہ دی جاتی ہے اُس پر یعنی کوئی کسی کو اُسکے عذاب سے بے خوف نہیں کر سکتا اور پناہ نہیں دے سکتا اے مشرکو جواب دو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اگر ہو تم جانتے سَیَقُوْلُوْنَ قریب ہے کہ کہیں مشرک کہ یہ صفتیں جو تم نے کہیں یہ تو لِلّٰهِ خاص خدا ہی کے واسطے جو ملکوت کا مالک اور بندوں کو پناہ دینے والا ہے قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ۝ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پھر کہاں سے فریب کھا جاتے ہو اور کیونکر راہ حق سے پھرتے ہو باوصف نور توحید ظاہر ہونے اور خدائے مجید کی وحدت پر دلیلیں موجود ہونے کے حق کی راہ چھوڑ کر کہاں جاتے ہو۔ نظم

اے کہ پے نفس ہوا میروی ۔۔۔ راہ نہ ایں ست خطا میروی

راہ رواں زاں رہِ دیگر روند — پس تو بدیں راہ چرا میروی

منزلِ مقصود دراں جانب ست — پس تو ازیں سوے کجا میروی

بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ بلکہ لائے ہم اُنکے سامنے راستی کی راہ توحید اور وعدۂ حشر و نشر وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اور بیشک وہ
جھوٹے ہیں اس بات میں کہ ایسی حق بات کی تکذیب کرتے ہیں یا اس بات میں کہ خدا کو صاحبِ اولاد کہتے ہیں اور اس کا شریک ٹھہراتے ہیں
مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ نہیں پیدا کر لیا خدا نے کوئی بیٹا وَمَا كَانَ مَعَهٗ اور نہیں ہے اُسکے ساتھ مِنْ اِلٰهٍ کوئی خدا
کہ خدائی میں اُسکا شریک ہو اس واسطے کہ اگر خدائی میں کوئی اُس کا شریک ہو تو وہ شریک بھی خدا ہوا اور خدا کو چاہیے کہ خالق ہو تو اُس دوسرے
خدا کے بھی چند مخلوق ہوں تو اِذًا اُس وقت لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ البتہ لے جائے ہر ایک اُسے جس کو اُس خدا نے پیدا کیا
ہے اور اُس مخلوق میں استقلال کے ساتھ ہمیشہ رہے تو مخلوق علامت ہونا چاہیے جسکے سبب سے فرق معلوم ہو کہ یہ اُس خدا کا مخلوق ہے اور
وہ اُس خدا کا اور سب دیکھتے ہیں کہ تمام مخلوقات میں کوئی علامت فرق نہیں ہے تو ثابت ہوا کہ خدا ایک ہے اور اُسکے ساتھ کوئی خدا نہیں اور
دوسری بات یہ ہے کہ اگر اُس خدائے برحق کے ساتھ کوئی اور خدا ہوتا جیسا کہ کہا گیا تو وہ دوسرا خدا اپنے مخلوق کو جُدا کرتا اور اُسکا مُلک اس خدا
کے مُلک سے جُدا ہوتا تو ان دونوں خداؤں میں لڑائی جھگڑا ظاہر ہوتا جیسا دنیا کے بادشاہوں کے حال سے معلوم ہے وَلَعَلَا اور ضرور فوقیت
ڈھونڈھتے اور غلبہ چاہتے بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بعضے خدا بعضوں پر اور سب کو یہ بات معلوم ہے کہ لڑائی جھگڑا واقع نہیں ہے تو اُس خدائے
واحد کا کوئی شریک نہیں سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاک ہے خدائے وحدہٗ لاشریک عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ اُس چیز سے جو کہ تہمت رکھتے ہیں مشرک
اُس پر کہ وہ صاحبِ اولاد ہے اور دوسرے خدا اُسکے شریک ہیں عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وہ ہے جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا
فَتَعٰلٰى تو بہت بڑا اور برتر ہے عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اُس چیز سے جسے اُسکا شریک ٹھہراتے ہیں پھر حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا ع ۵ ۱۵
دل خوش کرنے کو مشرکوں پر عذاب نازل کرنے کی حق تعالیٰ خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کے طور پر کہ
رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ اے میرے رب اگر دکھا تو مجھ کو اور بے شبہہ تو دکھاتا ہے مَا يُوْعَدُوْنَ ۝ وہ جو وعدے دیے گئے ہیں کافر
دنیا اور آخرت کے عذاب کا رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ تو اے میرے رب نہ رکھ مجھ کو فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ظالمون کی قوم میں
یعنی عذاب میں مجھ کو اُن کا شریک نہ کر یہ بات فروتنی اور کسر نفس کے واسطے ہے یا اس بات پر آگاہ کرنے کے لیے کہ ظلم کی نحوست ممکن ہو کہ بیگناہ
کو بھی پہونچے اور ظلم سے یہاں شرک مراد ہے وَاِنَّا اور بیشک ہم کہ خدا ہیں عَلٰٓى اَنْ نُّرِيَكَ اس بات پر کہ دکھا دیں ہم تھیں اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مَا نَعِدُهُمْ وہ وعدہ جو دیا ہے ہم نے اُن کو عذاب کا لَقٰدِرُوْنَ ۝ البتہ قادر ہیں ہم اور یہ جو اُس میں دیر ہوتی ہے اسکا
یہ سبب ہے کہ اُن کافروں میں سے بعضے ایمان لائیں گے یا اُن کی اولاد اسلام قبول کریگی اِدْفَعْ بِالَّتِيْ دفع کر ایسی خصلت کے ساتھ کہ ہر حال میں
هِيَ اَحْسَنُ وہ بہت اچھی ہے السَّيِّئَةَ بُرائی کو حضرت رب العزت جل جلالہٗ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو مکارم بہت پورے اور
کامل اور بزرگ اور خوب مکارم اخلاق کا حکم فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کہ دفع کرو بُرائی کو اُس خصلت کے ساتھ جو بہت خوب ہے یعنی عفو اور رحمت
کے ساتھ مجرموں کے گناہ سے درگزر و اس طرح پر کہ کسی طور سے دین کی اہانت نہ ہونے پائے یا نادانوں سے جہالت دُور کرو اپنے حلم کی بدولت
یا لوگوں کو گناہ سے باز رکھو طاعت کا حکم کر کے یا مشرک کا شرک دفع کرو کلمۂ توحید کے سبب سے یا مٹاد و بُرائی امر معروف کر کے امام قشیری
رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسکی تفسیر میں فرمایا ہے کہ دفع کرو جفا کو وفا سے یا نفس کے اشارہ کو دل کی بشارت سے یا خلائق کی ظلمت کو حقائق کے نور سے

یا اپنے خطوں کو خدا کے حقوق سے یا حوادث کا میدان طے کر دمعرفتِ قدم کی راہ میں سلوک کا قدم مار کر۔ نظم

چو طے گشت راہِ حوادث ازانجا	بملکِ قِدم راں بہ یک حملہ محمل
دراں قلزمِ نور شو غوطہ زن	فرو شوے از خویشتن ظلمتِ ظل
یکے خواں یکے داں یکے جو یکے گو	سوی اللہ واللہ زد رست باطل

نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جاننے والے ہیں بِمَا يَصِفُوْنَ ○ وہ جسکے ساتھ صفت کرتے ہیں تمھاری اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تم شاعر اور ساحر ہو یا وہ بات جو میری صفت میں کہتے ہیں کہ صاحب اولاد ہے اور میرا شریک ٹھہراتے ہیں وَقُلْ رَّبِّ اور کہہ کہ اے میرے رب اَعُوْذُ بِكَ پناہ لیتا ہوں تیری مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ○ وسوسوں سے شیطانوں کے جو ضلالات اور معصیت کی طرف بلاتے ہیں یا لوگوں کو فریب اور غرور کے سبب سے ہلاکت میں جو وہ ڈالتے ہیں وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اور پناہ مانگتا ہوں تیری اے میرے رب اَنْ يَّحْضُرُوْنِ اس بات سے کہ وہ حاضر ہوں میرے پاس نماز یا تلاوت کے وقت یا اس بات سے کہ کسی وقت میرے گرد وہ پھریں یا اس بات سے کہ وہ مجھ کو رنج دیں حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ یہ متعلق ہے بِمَا يَصِفُوْنَ کا یعنی کافر برابر تھیں اور ہمیں برائی کے ساتھ وصف کرتے ہیں یہاں تک کہ آئے اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ ایک کو ان میں سے موت اور اپنی گمراہی پر وہ واقف ہو جائے اور موت کو دیکھ لے اور عذاب کے آثار اسے نظر آئیں تو قَالَ کہے حسرت کی راہ سے کہ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ○ اے میرے رب پھیر مجھے دنیا میں جمع کا صیغہ مخاطب کی تعظیم کے واسطے ہے امام ثعلبی مفسروں کے ایک گروہ سمیت اس بات پر ہیں کہ یہ خطاب ملک الموت اور انکے مددگار فرشتوں سے ہے کہ پہلے وہ کافر کلمہ رب کہہ کر استغاثہ کرتا ہے خدا سے اور کلمہ ارْجِعُوْنِ کہہ کر ملائکہ کی طرف رجوع کرتا ہے کہ تم مجھے پھیر دو لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ شاید میں کروں صَالِحًا کوئی نیک کام فِيْمَا تَرَكْتُ اس چیز میں جو میں نے چھوڑ دی ہے کہ وہ ایمان ہے یعنی ایمان لاؤں اور اس میں نیک کام کروں كَلَّا رجوع طلب کرنے سے جھڑکی اور انکار ہے یعنی حاشا کہ اسے پھیریں اِنَّهَا بیشک وہ درخواست كَلِمَةٌ ایک بات ہے کہ اس پر حسرت غالب ہونے کے سبب سے هُوَ قَآئِلُهَا وہ کہنے والا ہے اس بات کو وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ اور سامنے سے مشرکوں کے بَرْزَخٌ مانع ہے رجعت اور ان کے درمیان یعنی قبر جس میں وہ رہینگے اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ○ اس دن تک کہ اٹھائے جائیں گے قبر سے فَاِذَا نُفِخَ پھر جب پھونکا جائیگا فِي الصُّوْرِ صور میں یعنی دوسرا یا تیسرا نفخہ کہ اسکے سبب سے مردے زندہ ہو جائیں گے اور قیامت قائم ہو جائیگی فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ تو نسب نہ ہونگے انکے درمیان يَوْمَئِذٍ اس دن یعنی نسب کا علاقہ منقطع ہو جائیگا اور کسی ذی رحم کو کسی اپنے پر رحم نہ ہوگا يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ[1] یا جس نسب کے سبب سے آج باہم فخر کرتے ہیں کل قیامت کو اسکے سبب سے نفع نہ ہوگا اس واسطے کہ اس روز نسب صحیح چاہیے نسب ظاہری اور صریح نہیں اور نسب صحیح یہ ہے کہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ[2] وَلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ○ اور نہ پوچھیں گے ایک دوسرے سے نسب یا کوئی کسی کو نہ پوچھیگا اپنے حال میں مبتلا ہونے کے سبب سے اور یہ حال حساب کے قبل ہوگا اور اسکے بعد ایک دوسرے کا حال پوچھیگا جیسا کہ خود حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ فَمَنْ ثَقُلَتْ پھر جو کوئی کہ بھاری ہونگی مَوَازِيْنُهٗ ترازو یں اسکی نیک کاموں کے سبب سے جیسے مومن لوگ فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہ تو چھٹکارا پانے والے ہیں دوزخ کے درکوں سے اور پہونچنے والے ہیں جنت کے درجوں پر وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ اور جو کوئی کہ ہلکی ہونگی اسکی ترازو یں نیک کام نہ کرنے کے سبب سے جیسے مشرک اور منافق لوگ فَاُولٰٓئِكَ

---

[1] اس دن بھاگیگا آدمی اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے ۱۲ [2] بیشک بہت بزرگ تمھارا اللہ کے نزدیک پرہیزگار تمھارا ہے ۱۲

الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا تو وہ گروہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے نقصان کیا ہے اَنْفُسَهُمْ اپنی جانوں کا یعنی اپنی عمر کی پونجی غفلت میں برباد کی اور کمال حاصل ہونے کی استعداد یں نفس کی آرزویں ڈھونڈھنے اور خواہشوں کی متابعت کرنے میں اُنھوں نے ضائع کیں اور وہ لوگ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ○ دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں تَلْفَحُ جلاتی ہے وُجُوْهَهُمُ النَّارُ اُنکے مونہوں کو آگ وَهُمْ فِيْهَا اور وہ اُس آگ میں كٰلِحُوْنَ ○ تیوری چڑھائے ہیں یا جلن کی شدت کے مارے اُنکے مُنھ بگڑ گئے ہیں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اِس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ دوزخ کی آگ کافروں کے مُنھ بھون دیگی تو اُن کا اوپر والا ہونٹھ آدھے سر تک چڑھ جائیگا اور نیچے والا ہونٹھ ناف تک لٹک آئیگا اور توضیح میں لکھا ہے کہ اُسکے دونوں ہونٹھوں میں چالیس گز کا فاصلہ ہوگا تو حق تعالیٰ اُن سے فرمائے گا کہ اَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ کیا نہ تھیں میری آیتیں یعنی قرآن جو دُنیا میں تُتْلٰى عَلَيْكُمْ پڑھا جاتا تھا تم پر فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ○ تو تھے تم کہ اُسکی تکذیب کرتے تھے یہاں تک کہ اِس عذاب کے مستحق ہوگئے قَالُوْا رَبَّنَا کہیں گے وہ کہ اے ہمارے رب غَلَبَتْ عَلَيْنَا غالب ہوگئی ہم پر شِقْوَتُنَا ہماری بدبختی یعنی وہ شقاوت جو تو نے ہمارے واسطے لکھدی تھی لوح محفوظ میں اور اُسکا تو نے حکم کر دیا ہے یا ہمارے گناہ جو شقاوت کا سبب ہیں وہ ہم پر غالب ہوگئے وَكُنَّا قَوْمًا اور تھے ہم ایک قوم ضَآلِّيْنَ ○ گمراہ راہ حق سے رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا اے ہمارے رب نکال ہمیں مِنْهَا دوزخ کی آگ سے تاکہ ہم اپنے حال کا تدارک اور اپنے کام کی درستی کریں فَاِنْ عُدْنَا پھر اگر پھر جائیں ہم کفر اور تکذیب کی طرف فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ○ تو بیشک ہم ظلم کرنے والے ہونگے اپنے نفس پر دوزخیوں کا یہ اخیر کلام ہوگا قَالَ اخْسَـُٔوْا کہیگا خدا کہ چُپ رہو فِيْهَا دوزخ میں وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ○ اور نہ کلام کرو مجھ سے اپنے نکلنے یا عذاب دفع ہونے کے باب میں اس واسطے کہ میں تم کو دوزخ سے نکالتا ہوں نہ عذاب تم پر سے ٹالتا ہوں اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ بیشک تھا ایک گروہ مِّنْ عِبَادِيْ میرے بندوں میں سے یعنی فقیر صحابہ جیسے حضرت عمار اور بلال اور خباب اور اُنکے مثل رضی اللہ عنہم کہ ہمیشہ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ کہتے تھے کہ اے ہمارے رب اٰمَنَّا ہم ایمان لائے تیرا فَاغْفِرْ لَنَا تو بخش دے ہم کو وَارْحَمْنَا اور رحم کر ہم پر وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ○ اور تو اچھا ہے بخشنے والا فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ پھر بنا لیا تم نے اُن فقیروں کو سِخْرِيًّا مسخرا یعنی تم اُن پر ہنستے تھے حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ یہاں تک کہ بھلا دیا اُنھوں نے یعنی تم اُن کے ساتھ مسخراپن کرنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ تم بھول گئے ذِكْرِيْ میری یاد وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ اور تھے تم کہ اُن سے تَضْحَكُوْنَ ○ ہنستے تھے تکبر کی راہ سے کہ اپنے کو بڑا جانتے تھے اور اُن کو حقیر اور ذلیل سمجھتے تھے اِنِّيْ بیشک میں جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ جزا دیتا ہوں اُنھیں آج بِمَا صَبَرُوْٓا بسبب اسکے کہ صبر کیا اُنھوں نے تمہارے مسخرے پن کے رنج وایذا پر اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ بیشک وہ ہیں مُراد کو پہونچنے والے یعنی اپنے مطلب کو پہونچنا اُنکے صبر کی جزا ہے قٰلَ کہیگا خدا یا فرشتہ خدا کے حکم سے کافروں کو کہ كَمْ لَبِثْتُمْ کتنا ٹھہرے تم فِى الْاَرْضِ زمین پر غفلت اور بڑی امید کی راہ سے کافر کہتے تھے کہ دُنیا میں ہم ہمیشہ رہیں گے نیست ونابود نہ ہونگے تو غصے کے طور پر اُن سے پوچھیں گے کہ تم کتنا ٹھہرے عَدَدَ سِنِيْنَ ○ برسوں کے شمار سے یعنی دُنیا میں یا زمین پر کئے برس زندہ رہے اور قبر میں کئے برس مردہ رہے قَالُوْا کہیں گے کافر کہ لَبِثْنَا يَوْمًا ٹھہرے ہم ایک دن اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ یا ایک دن سے بھی کم دوزخ میں ہمیشہ رہنے کو خیال کر کے دُنیا اور قبر میں اپنے ٹھہرنے کو بہت تھوڑا سمجھیں گے یا آتش دوزخ کے ہول سے بھول جائینگے اور کہیں گے کہ دُنیا میں ہمارا رہنا ایک دن یا ایک دن میں سے کسی قدر تھا اور اس سے زیادہ ہم نہیں جانتے فَسْـَٔلِ الْعَآدِّيْنَ ○ پھر پوچھ لے پوچھنے والے ہمارے ٹھہرنے کا زمانہ شمار کرنے والوں سے یعنی اُن ملائکہ سے جو ہماری عمروں اور دموں کے محافظ تھے قٰلَ کہیگا خدا کہ اِنْ لَّبِثْتُمْ

نہیں دیر کی تم نے دنیا میں اِلَّا قَلِیْلًا مگر تھوڑی سی آخرت کے دنوں کی بہ نسبت لَّوْ اَنَّكُمْ اگر یقینی تم كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ جانتے ہو کہ عمر دنیا آخرت کے مقابلے میں تھوڑی سی ہے اَفَحَسِبْتُمْ کیا گمان کرتے ہو تم شدت غفلت کے سبب اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ یہ کہ ہم نے تم کو پیدا کیا ہے عَبَثًا کھیل کے طور پر یا کھیل کے واسطے وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا اور گمان کرتے ہو کہ تم ہماری طرف لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ نہیں پھیرے جاؤ گے اعمال کی جزا پانے کو یعنی ہم نے تم کو عبادت کے واسطے پیدا کیا اور تمہارے لوٹنے کا موقع جزا کا قرار دیا ہے لطائف قشیری میں مذکور ہے کہ اسی چیز کے ساتھ مشغول ہونا جو حق تعالیٰ سے باز رکھے اسی کا نام عبث ہے خدا نے تمہیں ایسی مشغولی کے واسطے پیدا کیا ہے اس کا حکم ہے کہ شیخ ابوبکر واسطی قدس سرہ ایک دن یہ آیت پڑھتے تھے فرمایا کہ خدا نے خلق کو عبث نہیں پیدا کیا بلکہ چاہا کہ اسکی ہستی ظاہر ہو اور اسکی مصنوعات سے اسکی صفت کمالیہ کی معرفت ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے لوگو میں نے تم کو کھیل کے طور پر نہیں پیدا کیا بلکہ نور محمدی کے نمود کے واسطے پیدا کیا ہے اس واسطے کہ ازل میں یہ بات مقرر ہو چکی تھی کہ وہ نور انسان کی صلب سے پیدا ہوگا تو وہ اصل ہے اور تم سب اس کی فرع ہو نظم

هفت وهٔ و چار که پرداختند | خاص پئے مرکب او ساختند
دوست شه و آدمیاں جمله خیل | اصل وی و جملهٔ عالم طفیل

بحر الحقائق میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تم کو اس واسطے پیدا کیا ہے کہ تم مجھ سے فائدہ لو اس واسطے نہیں کہ میں تم سے فائدہ لوں اور کہتے ہیں کہ ملائکہ کو خدا نے اس واسطے پیدا کیا کہ قدرت کے مظہر ہوں اور آدمیوں کو اسلیے پیدا فرمایا کہ محبت کے مخزن ہوں بعضی آسمانی کتابوں میں ہے کہ اے آدمی میں نے سب چیزیں تمہارے واسطے پیدا کیں اور تم کو اپنے واسطے پیدا کیا کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا کا بھید یہاں خوب کھلتا ہے جیسا کہ حضرت مولوی معنوی نے اشارہ فرمایا ہے مثنوی

اے ظہور تو تجلی نور نور | گنج مخفی از تو آمد در ظہور
گنج مخفی بود زیر خاک کرد | خاک را تاباں تر از افلاک کرد
گنج مخفی بد ز پری جوش کرد | خاک را سلطان اطلس پوش کرد
خویش را نشناخت مسکیں آدمی | از فزونی آمد و شد در کمی
خویشتن را آدمی ارزاں فروخت | بود اطلس خویش را بر دلق دوخت
اے غلامت عقل و تدبیرات و ہوش | تو چرا سے خویش را ارزاں فروش

فَتَعٰلَى اللّٰهُ تو بزرگ ہے اللہ تعالیٰ اور برتر اس بات سے کہ عبث پیدا کرے الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ بادشاہ حق لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ نہیں کوئی معبود مستحق عبادت مگر وہ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ۝ پیدا کرنے والا عرش بزرگ کا یا ایسے عرش کا جو کریم ہے کہ بھلائیاں اور برکتیں اسی سے نازل ہوتی ہیں وَمَنْ یَّدْعُ اور جو کوئی پکارتا ہے یعنی پرستش کرتا ہے مَعَ اللّٰهِ خدائے برحق کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ دوسرے خدا کی کہ لَا بُرْهَانَ کوئی دلیل نہیں ہے لَهٗ بِهٖ پرستش کرنے والے کو بہ اس دوسرے خدا کی پرستش پر فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ تو سوا اسکے نہیں کہ اسکے عمل کی جزا اور اسکے کام کا بدلا عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اسکے رب کے پاس ہے اور استحقاق کے موافق اسے بدلا دیگا اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ تحقیق کہ نجات نہ پائیں گے اور چھوٹیں گے کافر وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ اور کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے میرے رب بخش دے مجھے اور میری امت کو وَارْحَمْ اور رحم کر مجھ پر اور ان پر وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ اور تو بہتر ہے سب رحم کرنے والوں سے حدیث میں ہے کہ سورۂ قد افلح کا اول اور آخر ایک خزانہ ہے عرش الٰہی کے خزانوں میں سے

ع

آیاتھا ٦٤ رکوعاتھا ٩ کلماتھا ٣٢ حروفھا ٦٢١

سورۃ النور مدنیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم ○	اربع وستون ایۃ
سورۂ نور مدینہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	چونسٹھ آیتیں ہیں

سُوْرَۃٌ یہ سورت ہے عالم قدس سے اَنْزَلْنٰھَا اُتاری ہم نے وہ سورت جبریلؑ کی وساطت سے وَفَرَضْنٰھَا اور فرض دیئے ہم نے تم پر وہ احکام جو اس میں ہیں وَاَنْزَلْنَا فِیْھَا اور نازل کیں ہم نے اُس میں اٰیٰتٍۢ بَیِّنٰتٍ آیتیں کھلی ہوئیں حدین اور حکم لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ○ شاید تم نصیحت مانو اور حرام کاموں سے بچو اور اُن حکموں میں سے ایک یہ حکم ہے کہ اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد جب غیر محصن ہو فَاجْلِدُوْا تو مارو لے اماموا اور لے حاکمو کُلَّ وَاحِدٍ ہر ایک کو مِّنْھُمَا اُن دونوں میں سے مِائَۃَ جَلْدَۃٍ سو کوڑے یہ حکم اُس زنا کرنے والے کے ساتھ خاص ہے جو محصن نہ ہو اسواسطے کہ محصن کی حد رجم ہے طحاوی میں لکھا ہے کہ محصن ہونے کی شرطیں یہ ہیں آزادی بلوغ عقل اسلام نکاح صحیح طور پر جوڑ لگنا دخول ہمیت اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ شرط نہیں لگاتے اور جو غیر محصن کہ آزاد ہو اُسے سو کوڑے مارنے کے ساتھ سال بھر کے واسطے شہر بدر کر دینے کو فرماتے ہیں اور امام مالک ورامام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ شہر بدر کر دینے میں امام شافعی کے ساتھ متفق ہیں اس واسطے کہ اس باب میں ایک حدیث وارد ہوئی ہے کہ بِمِائَۃِ جَلْدَۃٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ اور صاحب کشاف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ سال بھر کے واسطے شہر بدر کر دینا امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی آیت سے منسوخ ہے وَّلَا تَاْخُذْکُمْ اور نہ لیلے تمھیں بِھِمَا اُن دونوں زناکاروں کے ساتھ رَاْفَۃٌ مہربانی فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ خدا کی فرمانبرداری میں یعنی اُن پر رحم نہ کرو حد مارنا نہ چھوڑ دو کوڑے مارنے میں سستی نہ کرو اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اللہ کا اور روز قیامت کا اس واسطے کہ خدا پر ایمان لانا چاہتا ہے کہ حدیں قائم کرنے میں کوشش کی جائے وَلْیَشْھَدْ اور چاہیے کہ حاضر ہوں عَذَابَھُمَا اُن دونوں پر عذاب کرتے وقت یعنی جب اُنھیں حد ماری جائے تو دیکھے طَآئِفَۃٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ ایک گروہ ایمان والوں میں سے تاکہ اُنکی تشہیر ہو جائے اور اُس فضیحتی کے سبب پھر ایسا کام نہ کریں امام مالک ورامام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک چار آدمیوں سے کم حاضر نہ ہوں اس واسطے کہ زنا کے واسطے گواہ بھی چار ہی مقرر ہیں اور اماموں کے نزدیک ایک ہی آدمی کی حضوری کافی ہے اور دس تک بھی کہا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت مالدار تھی کرایہ کے گھروں میں بیٹھتی دروازہ پر نشان کی جھنڈی لگاتی یہ بات اُسے قبول تھی کہ جو مرد اُس سے نکاح کرے اُس مرد کو وہ بخوبی معاش دے ایک مسلمان نے اس طمع پر اُس کے ساتھ نکاح کیا اُسے بدنامی سے بچانے کو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ زنا کرنے والا مرد نہ نکاح کرے اِلَّا زَانِیَۃً مگر زنا کرنے والی عورت سے اَوْ مُشْرِکَۃً یا شرک کرنے والی عورت سے اکثر یہ بات ہے کہ جو زنا کی طرف مائل ہوگا وہ پرہیزگار اور پاک دامن سے بچتا رہے گا وَّالزَّانِیَۃُ اور زناکار عورت لَا یَنْکِحُھَا نہ نکاح میں لائے اُسے اِلَّا زَانٍ مگر زناکار مرد اَوْ مُشْرِکٌ یا مشرک اس واسطے کہ ہمجنس ہونا میل کا سبب ہے اور ہمصورت ہونا الفت کا باعث ہے بیت

ہر کس مناسب گہر خود گرفت یار   بلبل بباغ رفت و زغن سوے خارزار

تبیان میں لکھا ہے کہ مدینہ کے یہود یا مشرکوں کی عورتیں کرایہ کے گھروں میں بیٹھکر ہر ایک اپنے گھر کے دروازے پر ایک جھنڈی گاڑتی اور لوگوں کو اپنے پاس بُلا کر بھڑا دیتی غریب مہاجر جو گھر بار نہ رکھتے تھے اور مفلسی کے مارے پریشان حال رہتے تھے اُنھوں نے چاہا کہ اُن عورتوں کو

نکاح میں لاکر اپنی محنت وصول کیجیے اور اہل جاہلیت کی عادت کے موافق عیش کیجیے تو حق تعالیٰ نے منع کیا اور فرمایا کہ وَحُرِّمَ اور حرام کیا گیا ذٰلِكَ یہ زناکاروں سے نکاح کرنا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ○ مومنوں پر ایک قول یہ ہے کہ یہ حکم ابتدا اسلام میں تھا اور آیۂ وانکحوا الایامیٰ سے منسوخ ہوگیا وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں محصنہ عورتوں کو زنا کے ساتھ اور مرد محصن بھی اس حکم میں داخل ہے اور یہاں محصن ہونا آزادی اور بلوغ اور عقل اور اسلام اور زنا سے پاک رہنے کے سبب سے ہے تو جو لوگ کسی ایسے مرد یا عورت کو زنا کی گالی دیں جس میں یہ پانچوں صفتیں پائی جاتی ہیں ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا پھر نہ آئیں حاکموں کے پاس بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ چار گواہ عادل کے ساتھ یعنی چار مرد آزاد بالغ مسلمان وہ بات ثابت کرنے کو نہ لائیں جو خود اُنھوں نے گالی دی تھی فَاجْلِدُوْهُمْ تو مارو اُنھیں ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً اسّی کوڑے اور زنا کے سوا اور تہمت لگانے یا غیر محصن کو زنا کی تہمت لگانے میں تعزیر ہے حد نہیں اور یہ تہمت لگانے کی حد زنا اور شراب کی حد سے بہت ہلکی ہے اس واسطے کہ زنا کی حد قرآن سے ثابت ہے جیسا کہ گذرا اور شراب کی حد کا ثبوت صحابہ کے قول سے ہے اور جس سبب سے حد قذف[1] جاری ہوتی ہے یہ اُسمیں احتمال ہے کہ شاید سچ ہو وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ اور قبول نہ کرو اُن سے جنھوں نے تہمت لگائی اور گواہ نہ لائے اور کوڑے کھائے شَهَادَةً گواہی کسی حکم میں اَبَدًا ہمیشہ یعنی عمر بھر اور بعضوں نے کہا ہے کہ جب تک وہ توبہ نہ کریں وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ تہمت لگانے والوں کا هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ وہ تو فاسق ہیں یعنی اُنکے فسق کا حکم کیا گیا ہے اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مگر وہ لوگ جنھوں نے توبہ کی ہے مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ بعد اس تہمت لگانے کے اور پھر تہمت نہ لگائیں وَاَصْلَحُوْا ج اور نیک کریں اپنی نیتیں مسلمانوں پر تہمت لگانا چھوڑ دینے میں کہ فسق کا نام اُن پر سے اُٹھ جائے مگر حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب میں اُسکی گواہی ہمیشہ مردود ہے اور امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما کے مذہب میں توبہ کے بعد اُسکو فاسق کہنا اور اُسکی گواہی رد کرنا دونوں باتیں جاتی رہتی ہیں فَاِنَّ اللّٰهَ پھر بیشک اللہ غَفُوْرٌ بخشنے والا ہے بندوں کے گناہ رَّحِيْمٌ ○ مہربان ہے توبہ کرنے والوں پر لکھا ہے کہ آیت نازل ہونے کے بعد عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ شاید کہ کوئی مرد ہم میں سے کسی غیر کو اپنی جورو کے ساتھ دیکھے تو اگر گواہ ڈھونڈھنے جاتا ہے تو جب تک گواہ جمع ہوں وہ غیر مرد اپنی حاجت سے فارغ ہوکر چلدیگا اور اگر ہم میں سے کوئی بے گواہ لائے ایسی بات کہے تو اسّی کوڑے اُسے لگائے جائینگے اور وہ فاسق کہلائیگا اور اُسکی گواہی نہ قبول ہوگی پھر کیونکر ہمارا نباہ ہوگا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عاصم حق تعالیٰ نے ایسا ہی حکم بھیجا ہے پس عاصم جیسے ہی مجلس نبوی سے باہر نکلے اُنکے چچیرے بھائی عویمر نام اُنھیں ملے اور یہ بات کہی کہ اے عاصم شریک ابن سمحا کو اپنی جورو خولہ کے پیٹ پر میں نے دیکھا ہے عاصم بولے کہ افسوس جو بات میں نے پوچھی تھی اُسی میں مبتلا ہوا وہیں سے پھرے اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال عرض کیا حضرت نے خولہ کو بلا کر پوچھا اُس نے انکار کیا تو یہ لعان کی آیت نازل ہوئی کہ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں زنا کے ساتھ اَزْوَاجَهُمْ اپنی جورووں کو وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اور نہ ہوں اُنکے واسطے گواہ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ مگر اُنہی کی ذاتیں فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ تو واجب ہے گواہی دینا ایک کی اُن میں سے اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ لا چار گواہیاں خدا کے واسطے اس مضمون سے کہ اِنَّهٗ بیشک وہ یعنی شوہر لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ سچوں میں سے ہے اُس عورت کو زنا کے ساتھ منسوب کرنے میں اور ایک بار گواہی قسم کے ساتھ ایک گواہ کی جگہ پر ہے وَالْخَامِسَةُ اور پانچویں گواہی اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ یہ کہ لعنت خدا کی اُس پر اِنْ كَانَ اگر ہو وہ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ جھوٹوں میں سے اُس بات کے کہنے میں مرد کا لعان تو اس طرح پر ہے

---

[1] قذف یعنی محصن کو تہمت زنا لگانا ۱۲

کہ چار بار کہے کہ خدا کی قسم ہیں نے اس عورت کو جو بُری بات کہی اُس میں مَیں سچا ہوں اور پانچویں بار کہے کہ جو بُری بات میں نے اس عورت کو کہی اگر میں اس میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت اور ہر بار اس عورت کی طرف اشارہ کرے اور اس لعان کا حکم یہ ہے کہ مرد پر سے قذف کی حد ساقط اور جورو خاوند میں جدائی کر دیں گے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کے موافق تو طلاق کی جدائی اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک فسخ کی جدائی اور عورت پر زنا کی حد ثابت ہو جائے گی اور اگر شوہر لعان سے انکار کرے تو امام شافعی کے قول اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ تعالیٰ کے مذہب پر اُسے قید کرینگے وَيَدْرَؤُا اور دور کرے گی اور باز رکھے گی عَنْهَا الْعَذَابَ اُس عورت سے قید یا حد کو اَنْ تَشْهَدَ یہ کہ گواہی دے وہ عورت اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ لا چار گواہیاں خدا کی قسم کے ساتھ اور اس مضمون کے ساتھ کہ اِنَّهٗ بیشک وہ شوہر لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ جھوٹوں میں سے ہے اُس بُری بات میں جو اُس نے مجھے کہی وَالْخَامِسَةَ اور پانچویں گواہی اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ یہ کہ خدا کا غضب اُس عورت پر ہو اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو مرد سچوں میں اُسے وہ بُری بات کہنے میں عورت کا لعان یہ ہے کہ چار بار کہے کہ گواہی دیتی ہوں میں بخدا کہ یہ مرد جھوٹا ہے اُس بُری بات میں جو اُس نے مجھے لگائی اور پانچویں بار کہے کہ اگر یہ مرد اُس بُری بات میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب پڑے اور ہر بار مرد کی طرف اشارہ کرے توضیح میں لکھا ہے کہ حضرت رسول کرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نماز عصر کے بعد عویمر اور خولیہ کو طلب فرمایا اور جس طور سے مذکور ہوا اُسی طرح مرد اور عورت دونوں نے گواہی دی اور لعنت اور غضب کا جب اُن دونوں نے نام لیا تو حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آمین کہا اور اور لوگوں نے بھی اور مفسروں کے ایک گروہ نے عویمر کی جگہ ہلال بن امیہ کا ذکر کیا ہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا عَلَيْكُمْ تم پر وَرَحْمَتُهٗ اور اُس کی رحمت وَاَنَّ اللّٰهَ اور یہ کہ خدا تَوَّابٌ توبہ قبول کرنے والا ہے حَكِيْمٌ ○ حکم کرنے والا حدوں کا اور حکموں میں تو ضرور تم کو فضیحت کرتا اور جھوٹے کو عذاب میں مبتلا کرتا اور بعضے ع۱۰
یہ معنی کہتے ہیں کہ اگر تم پر عذاب کی تاخیر کرکے فضل و رحمت نہ فرماتا تو تم ہلاک ہو جاتے یا اگر سزائیں مقرر فرما کر اور بُری باتوں سے منع کرنے کے سبب خدا فضل نہ فرماتا تو تمھاری نسل منقطع ہو جاتی اور لوگ ایک دوسرے کو ہلاک کر ڈالتے یا توبہ قبول کرکے اگر تم پر خدا رحم نہ کرتا تو تم نا اُمیدی میں حیران رہتے تو تم کو توبہ کی توفیق دے کر امید وار کیا نظم

گر توبہ مددگار گنہگار نہ بودی | اورا بسرِ حدِ کرم رہ کہ نمودی
در توبہ نبودے کہ درِ فیض کشودے | زنگِ غم از آئینۂ عاصی کہ زدودے

اس کے بعد ام المؤمنین حضرت بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بریُّ الذمہ ہونے کے باب میں آیتیں ہیں اور وہ قصہ طولانی ہے اور رعایت ادب اس بات کو مقتضی ہے کہ اُس قصے کی چھوٹی چھوٹی باتیں لکھنے سے قلم روک کر بڑی بات مجمل لکھی جائے وہ یہ بات ہے کہ ہجرت کے پانچویں برس جب جنگ مریسیع کا اتفاق ہوا تو جناب صدیقہ رض اُس سفر میں ساتھ تھیں اور ایک منزل میں کجاوے سے اتریں اور اُن کا ہار کھو گیا اُسے ڈھونڈھنے کو ٹھہرنے کی جگہ سے دور تشریف لے گئیں ذرا دیر ہوئی فوراً خادموں نے کجاوہ اُٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا یہ نہ دیکھا کہ کجاوہ خالی ہے یا جناب صدیقہ رض اُس میں بیٹھی ہیں اور وہ لوگ وہاں سے چل نکلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب پھر کر وہاں تشریف لائیں اور دیکھا کہ وہاں کوئی نہیں تو اُسی جگہ ٹھہر گئیں یہاں تک کہ صفوان بن معطل جو حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے حکم سے لشکر کے پیچھے پیچھے آیا کرتے وہ وہاں پہونچے اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا اُن کے اونٹ پر سوار ہو کر لشکر میں جا ملیں ابن ابی نے صفوان کے اونٹ پر اُنھیں سوار دیکھ کر وہ بات کہی جو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حرم محترم کی نسبت کہنا لائق نہ تھا اور جب مدینۂ منورہ میں سب پہونچے تو یہ خبر

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوگئی تھیں اُنھیں اس بات کی خبر نہ ہوئی مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بے التفاتی دیکھتیں اجازت لیکر اپنے والد کے گھر آئیں وہاں یہ حال سُنا تو اس صدمہ سے مرض اور بڑھا دن رات رویا کرتیں **بیت**

چشمم زگریہ بر سر آب ست روز و شب جانم زنالہ و رتپ و تاب ست روز و شب

اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بی بی عائشہؓ کا حال تحقیق کرنے کی طرف متوجہ ہوئے اپنی بیبیوں اور بڑے بڑے صحابہ سے آپ پوچھتے سب اُن کی پاکدامنی پر گواہی دیتے ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر میں تشریف لائے اور حضرت عائشہ صدیقہ کو روتے دیکھ کر فرمایا کہ اے عائشہ اگر تم نے گناہ کیا ہے تو خدا سے توبہ کرو اور بخشش چاہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تم حضرت کی اس بات کا جواب دو کسی نے جرات نہ کی تو خود حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نہایت دہشت کے ساتھ یہ بات عرض کی کہ یا رسول اللہ دشمنوں نے ایک خبر اُڑادی ہے اور میں جو کہتی ہوں کوئی باور نہیں کرتا تو میں اب وہی کہتی ہوں جو یوسف علیہ السلام کے باپ نے کہا تھا کہ فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ **بیت**

صبرے کنیم تا کرم او چہ میکند با ایں دل شکستہ غم او چہ میکند

بس اس گفتگو کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کا اثر ظاہر ہوا اور براءت کی آیتیں نازل ہوئیں کہ اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْکِ بیشک جو لوگ لائے ہیں بڑا جھوٹ عائشہ کی شان میں عُصْبَۃٌ مِّنْکُمْ ایک گروہ ہیں تم میں سے اور وہ پانچ آدمی تھے عبداللہ بن ابی منافقون کا پیشوا اور زید بن رفاعہ اور حسان بن ثابت شاعر اور مسطح بن اثاثہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ کے بیٹے اور حمنہ بنت جحش ام المومنین حضرت زینب کی بہن لَا تَحْسَبُوْہُ نہ سمجھو اس جھوٹے کو شَرًّا لَّکُمْ بُرا اپنے واسطے اس میں مخاطب ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اور صفوان رضی اللہ عنہ جن کے ساتھ تہمت لگائی تھی حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُس جھوٹ کو اپنی نسبت بُرا نہ سمجھو بَلْ ھُوَ بلکہ وہ خَیْرٌ لَّکُمْ بہتر ہے تمھارے واسطے اس واسطے کہ تم نے بڑا ثواب پایا اور تمھاری براءت در پاکی میں آیتیں نازل ہوئیں اور تمھاری بزرگی اور عظمت شان سب پر ظاہر ہوگئی اور سب جھوٹ بولنے والوں اور بہتان باندھنے والوں کے باب میں وعید ہوگئی لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْھُمْ ہر شخص کے واسطے ان میں سے جو بڑا جھوٹ بولنے والے ہیں مَّا اکْتَسَبَ جزا اُس چیز کی ہے جو کمائی کی اُنھوں نے مِنَ الْاِثْمِ گناہ میں سے اُس قدر جتنا اُنھوں نے خوض کیا اس واسطے کہ بعضے ہنسے تھے اور بعض نے بُری باتیں کہی تھیں اور بعضے چپ رہے اور منع نہ کیا وَالَّذِیْ تَوَلّٰی اور جس شخص نے کہی کِبْرَہٗ بڑی وہ بات اور بہت بدتر مِنْھُمْ اُس گروہ میں سے اُس شخص سے ابن ابی لعنۃ اللہ علیہ مراد ہے لَہٗ عَذَابٌ اُس کے واسطے ہے عذاب عَظِیْمٌ ○ بڑا آخرت میں یا دنیا میں اس سبب سے کہ قذف کی حد اُس پر جاری ہوئی اور ذلیل رسوا ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ حسان تھے اس واسطے کہ آخر عمر میں اندھے ہوگئے یا مسطح اس واسطے کہ اُن کے ہاتھ شل ہوگئے لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْہُ کیوں نہ اُس وقت جب سنی تم نے یہ بات ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ گمان کرتے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں بِاَنْفُسِھِمْ اپنے دین والوں کی طرف خَیْرًا لا نیک جیسا کہ اپنی ذاتوں کی طرف گمان کرتے ہیں خطاب سے غیبت اور مضمر سے مظہر کی طرف پھرنا مبالغہ ہے ملامت کرنے میں اور آگاہ کرتا ہے اس بات پر کہ مومنوں کی طرف نیکی کا گمان کرنا ایمان کا مقتضا ہے یعنی مسلمانوں کو چاہیے تھا کہ یہ جھوٹ بات سُن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت صفوان کی طرف

نیک گمان کرتے وَقَالُوْا اور کہتے جس طرح کہ یقین کرنے والا کوئی مرد کسی حال پر مطلع ہو اور کہے کہ هٰذَآ یہ بات اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ○ جھوٹی کھلی ہوئی ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ پیغمبروں کی بیبیوں کو ایسے حالوں سے محفوظ رکھتا ہے اُنکی تعظیم اور تکریم کے واسطے لَوْلَا جَآءُوْ کیوں نہ لائے عَلَيْهِ اس بات پر بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ چار گواہ کہ گواہی دیں اُس بات کی جس پر وہ قذف کرتے ہیں فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ پھر اب جو نہ لائے وہ چار گواہ فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک یعنی اُس کے حکم میں هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○ وہ جھوٹے ہیں ظاہر اور باطن میں اس واسطے کہ اگر گواہ لاتے تو ظاہر حکم میں جھوٹے نہ ہوتے مگر حقیقت میں جھوٹے ہوتے اس واسطے کہ انبیا علیہم السلام کی بیبیوں پر یہ صورت ممتنع ہے اور چونکہ گواہ نہ لائے تو ظاہر میں بھی جھوٹے ہیں وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ اور اگر نہ فضل ہوتا اللہ کا عَلَيْكُمْ تم پر وَرَحْمَتُهٗ اور اُس کی رحمت فِي الدُّنْيَا دنیا میں توبہ کی توفیق دیکر وَالْاٰخِرَةِ اور آخرت میں عفو اور مغفرت کرکے تو لَمَسَّكُمْ ضرور پہونچتا تم کو فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ اُس چیز میں جس میں تم نے خوض کیا صدیقہ کو جھوٹ لگا کر عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ج صلے عذاب بڑا کہ حد قذف اور لوگوں کی ملامت کی سختی اُس عذاب کے سامنے حقیر ہوتی اور تم کو وہ عذاب پہونچتا اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ جس وقت کہ لاتے تھے تم وہ بات بِاَلْسِنَتِكُمْ اپنی زبانوں پر کہ ایک دوسرے سے پوچھتے تھے وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ اور کہتے تھے اپنے مونہوں سے مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وہ بات کہ نہ تھا تمھیں اور کا علم یعنی نادانی کی راہ سے کہتے تھے۔ وَتَحْسَبُوْنَهٗ اور سمجھتے تھے اُس بات کو جو تم نے کہی تھی هَيِّنًا ق صلے سہل اور آسان کہ کوئی نتیجہ اُس سے پیدا ہی نہ ہوگا وَّهُوَ اور حال یہ ہے کہ وہ بات عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک عَظِيْمٌ ○ بڑی ہے اور اُس کے سبب سے بڑا عذاب ہوگا اس واسطے کہ عار کی بات اہل بیت نبوت کو لگانا ہے اور قرآن کی تکذیب اور منصب رسالت کی تحقیر کرنا ہے آحقاف میں لکھا ہے کہ ام ایوب حضرت ابوایوب انصاری کی زوجہ نے اُن سے پوچھا کہ تم نے وہ بات سنی ہے جو عائشہ کے باب میں لوگ کہتے ہیں ابوایوب رضی اللہ عنہ بولے کہ ہاں سنی ہے وہ بات جھوٹ ہے کیا تو اپنی نسبت اُس فعل کو جائز رکھتی ہے اُنکی زوجہ بولیں کہ واللہ نہیں پس ابوایوب نے کہا کہ واللہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تجھ سے بہتر ہیں تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی کی نسبت یہ کام کب ممکن ہوسکتا ہے یہ بہتان عظیم ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ اور کیوں نہ جس وقت سنی تم نے یہ بات قُلْتُمْ کہتے تم یعنی تم نے جب یہ بات سنی تو کیوں نہ کہا تم نے جیسا ابوایوب نے کہا تھا کہ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ نہیں لائق ہم کو اور نہیں پہونچتا اَنْ نَّتَكَلَّمَ یہ کہ کہیں ہم بِهٰذَا ق صلے یہ بات سُبْحٰنَكَ پاک ہے تو اے خدا اس سے کہ اپنے پیغمبر کے حرم محترم میں خرابی اور برائی ڈال سکے هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ○ یہ کلام بڑا بہتان ہے منافقوں کا باندھا ہوا يَعِظُكُمُ اللّٰهُ نصیحت کرتا ہے خدا تم کو اَنْ تَعُوْدُوْا یہ کہ پھر کہو لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا ایسی بات کبھی یعنی جب تک زندہ ہو ہرگز کبھی ایسی بات پھر نہ کہنا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ج اگر ہو ایمان والے اس واسطے کہ ایمان مسلمانوں کے باب میں طعن کرنے کو عموماً مانع ہے خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کے باب میں جو مسلمانوں کی مائیں ہیں وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ اور بیان کرتا ہے اللہ صاف صاف لَكُمُ الْاٰيٰتِ تمھارے واسطے آیتیں کہ نیک ادبوں کی تم کو راہ بتائیں تاکہ نصیحت پکڑو اور ادب کی راہ سے نہ پھرو وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جانتا ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی حَكِيْمٌ ○ حکم کرنے والا ہے کہ وہ عیب اور عار سے بری الذمہ ہیں **بیت**

تا گریباں دامنش پاک ست از لوث خطا
وز مذمت عیب جو آلودہ از سر تا بپا

اور کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ **بیت**

نصف

کرا رسد کہ کند عیب دامن پاکت کہ ہمچو قطرہ کہ بر برگ گل چکد پاکی

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ بیشک جو لوگ دوست رکھتے ہیں اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ یہ کہ پھیلے بدنامی یعنی بری بات کی طرف نسبت کرنا فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا انکی شان میں جو ایمان لائے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ اس بات کو زبان پر لائیں لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ انکے واسطے ہے عذاب دکھ دینے والا فِی الدُّنْیَا دنیا میں حد قذف اور بدنامی کی وجہ سے وَالْاٰخِرَۃِ اور آخرت میں عذاب دوزخ ہے وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہے اسکی برائی جس میں تم نے فکر کی ہے وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ اور تم اسے نہیں جانتے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تحمل اور بردباری کے ساتھ عَلَیْکُمْ تم پر وَرَحْمَتُہٗ اور اسکی رحمت مہربانی اور پرورش کے ساتھ وَاَنَّ اللّٰہَ رَءُوْفٌ اور یہ کہ اللہ مہربان ہے جس پر افترا کیا گیا اسکا بری الذمہ ہونا ظاہر کرتا ہے رَّحِیْمٌ ○ رحم کرنیوالا ہے اگر توبہ کے سبب سے افترا کرنے والے کا گناہ نہ بخشتا تو ضرور تم پر عذاب نازل ہوتا یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو لَا تَتَّبِعُوْا نہ پیروی کرو خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ شیطان کے قدموں کی یعنی گناہوں کی طرف اسکی راہوں کی اور حضرت عائشہؓ پر تہمت رکھنے میں اسکے وسوسوں کی وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اور جو کوئی پیروی کرے شیطان کے قدموں کی اور اس کے اثروں کی متابعت کرے فَاِنَّہٗ یَاْمُرُ تو بیشک حکم کرتا ہے شیطان اسے بِالْفَحْشَآءِ اس کام کا جو عرفاً اور عقلاً برا ہو وَالْمُنْکَرِ اور اس کام کا حکم کرتا ہے جو شرعاً برا ہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا عَلَیْکُمْ تم پر توبہ کی توفیق دے کر یا حدیں مقرر کرکے جو گناہوں کا کفارہ ہیں وَرَحْمَتُہٗ اور اسکی رحمت تمھیں پاک کرنے کو تو مَا زَکٰی مِنْکُمْ پاک ہوتا تم میں سے مِّنْ اَحَدٍ کوئی اَبَدًا الا آخیر زمانہ تک اس عیب جوئی اور بدگوئی کے میل سے وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیْ اور مگر خدا پاک کر دیتا ہے توبہ قبول کرکے مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہے وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ اور اللہ سننے والا ہے لوگوں کی باتیں عَلِیْمٌ ○ جاننے والا ہے انکی نیتیں کہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی تھی کہ اپنے خالہ زاد بھائی مسطح نام کو خرچ نہ دونگا اسکے ساتھ بھلائی نہ کرونگا تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَلَا یَاْتَلِ اور چاہیے کہ قسم نہ کھائیں اُولُوا الْفَضْلِ بزرگی والے جو دین میں بزرگی رکھتے ہیں مِنْکُمْ تم میں سے وَالسَّعَۃِ اور مقدرت والے جو مال کی رو سے فراغت رکھتے ہیں اولوا الفضل سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہیں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو قسم نہ کھانا چاہیے اَنْ یُّؤْتُوْٓا اس بات پر کہ نہ دینگے خرچ اُولِی الْقُرْبٰی قرابت والوں کو وَالْمَسٰکِیْنَ اور فقیر محتاجوں کو وَالْمُھٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنیوالوں کو اور مسطح قرابتدار بھی اور محتاج بھی اور مہاجر بھی تھے وَلْیَعْفُوْا اور چاہیے کہ معاف کریں وہ جرم جو ان سے صادر ہوا وَلْیَصْفَحُوْا اور چاہیے کہ بدلا لینے سے منہ پھیریں اور چشم پوشی کریں اَلَا تُحِبُّوْنَ کیا دوست نہیں رکھتے ہو اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ اس بات کو کہ بخشدے خدا تم کو تو تم بھی اوروں کے گناہ سے درگذرو وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہے باوصف اسکے کہ بدلا لینے پر کمال مرتبہ اسے قدرت حاصل ہو رَّحِیْمٌ ○ مہربان ہے گناہگاروں پر تو تمھیں بھی چاہیے کہ اس کے اخلاق سے خلق حاصل کرو علما نے یہ آیت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر دلیل پکڑی ہے صاحب حقائق نے لکھا ہے کہ اس آیت سے دلیل پکڑی جاتی ہے اس بات پر کہ تفضیلت مطلقہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے واسطے ہے اور حکیم سنائی قدس سرہ نے اس باب میں کہا ہے نظم

بود چنداں کرامت و فضلش کہ اولوا الفضل خواند ذوالفضلش

صورت و سیرتش ہمہ جاں بود زاں ز چشم عوام پنہاں بود

ع ۱۰ ۲

روز و شب سال و ماہ در ہمہ کار ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَار

اِنَّ الَّذِیْنَ بیشک جو لوگ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ تہمت لگاتے ہیں پاک بیبیوں کو الْغٰفِلٰتِ ایسی کہ بیخبر ہیں اُس چیز سے جس کی اُنھیں تہمت لگاتے ہیں الْمُؤْمِنٰتِ ایمان رکھنے والیاں خدا اور رسول پر ان عورتوں سے پیغمبر صاحب کی بیبیاں مراد ہیں وسیط میں لکھا ہے کہ خاص کر ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مراد ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ مہاجروں کی شان میں ہے اور بعضوں نے عام رکھا ہے اور بہر تقدیر جو لوگ ایسی جماعت کو تہمت لگاتے ہیں لُعِنُوْا وہ لعنت کیے گئے ہیں فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ص دنیا اور آخرت میں دنیا میں نیکنامی سے دُور پڑے ہیں اور آخرت میں رحمت سے یعنی اس عالم میں ملعون اور مردود ہیں اور اُس جہان میں مبغوض اور مطرود وَلَھُمْ عَذَابٌ اور اُنکے واسطے ہے عذاب عَظِیْمٌ ۝ بڑا بڑے گناہ کے سبب سے اور وہ عذاب اُن پر ہوگا یَّوْمَ تَشْھَدُ اُس دن جب گواہی دینگی عَلَیْھِمْ اُن پر اَلْسِنَتُھُمْ اُنکی زبانیں بڑے گناہ اور بہتان کی یعنی اپنی زبان سے خود اقرار کریں گے وَاَیْدِیْھِمْ اور گواہی دیں گے اُنکے ہاتھ وَاَرْجُلُھُمْ اور ان کے پاؤں بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ اُس چیز کی جو کرتے تھے گناہ یَوْمَئِذٍ یُّوَفِّیْھِمُ اللّٰہُ اُس روز پوری دیگا اللہ اُنھیں دِیْنَھُمُ الْحَقَّ جزا اُنکی جو اُنکے لائق ہے وَیَعْلَمُوْنَ اور جانیں گے اُس دن کہ اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ ھُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۝ وہ ہے ثابت اپنی ذات سے ظاہر ہو الوہیت اور قدرت کے ساتھ قادر ثواب و عذاب پر اَلْخَبِیْثٰتُ بُری اور ناپاک باتیں لِلْخَبِیْثِیْنَ ناپاکوں کے واسطے ہیں یعنی ناپاک ہی لوگ ناپاک باتیں زبان سے کہتے ہیں اور اُنھیں سے بُری باتیں ظاہر ہوتی ہیں وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ ج اور پلید لوگ قابل پلید باتوں کے ہیں اس واسطے کہ اُن کی طبیعتیں پلیدی کی وجہ سے پلید باتوں کی طرف مائل ہیں وَالطَّیِّبٰتُ اور پاکیزہ باتیں لِلطَّیِّبِیْنَ پاک لوگوں کے واسطے ہیں یعنی اُن سے سرایت کوتی ہیں اور اثر کرجاتی ہیں وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ج اور پاکیزہ لوگ بھی پاکیزہ باتوں کے لائق ہیں مصرع

از کوزہ ہمون برون تراود کہ در دست

اور بعضے مفسروں نے یہ تفسیر کی ہے کہ ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے واسطے ہیں اور ناپاک مرد اُن کی طرف رغبت کرتے ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے واسطے ہیں اور پاک مرد اُنکی طرف مائل ہیں خلاصہ کلام یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام موجودات میں سب سے زیادہ پاکیزہ ہیں آپکے واسطے جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا سی محرم سزاوار ہے اسواسطے کہ جنسیت الفت اور صحبت کا سبب ہوتی ہے اور اسی طرف مثنوی معنوی میں اشارہ ہے مثنوی

ذرہ ذرہ کاندریں ارض وسماست — جنس خود را ہمچو کاہ و کہرباست

ناریاں مر ناریاں را جاذب اند — نوریاں مر نوریاں را طالب اند

اہل باطل باطلاں را میکشند — اہل حق از اہل حق ہم سرخوش اند

طیبات آمدز بہر طیبیں — للخبیثات الخبیثون ست یقیں

ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا ذکر رسالہ مرآت الصفا میں مفصل تحریر ہوا ہے اس وجہ سے یہاں آیتوں کا ترجمہ فقط کر دیا گیا ہے اُولٰٓئِکَ وہ لوگ یعنی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مُبَرَّءُوْنَ پاک اور مبرا ہیں مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ط اُس بات سے جو کہتے ہیں گنہگار تہمت لگانے والے حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور منصب بہت پاک اور بلند ہے اس بات سے کہ آپ کی زوجۂ طاہرہ کا دامن عصمت ایسے شبہہ سے آلودہ ہو اور صفوان بھی ایک مرد پاکیزہ اولیا

صحابہ میں سے ہے اُس پر بھی یہ تہمت نہیں رکھ سکتے لَھُمْ اُن کے واسطے ہے مَغْفِرَۃٌ بخشش خدا سے وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ۝ اور روزی ع
اچھی یعنی بے محنت اور بے زوال اس سے جنت کی نعمت مراد ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسولؐ کا
لَا تَدْخُلُوْا نہ داخل ہو بُیُوْتًا گھروں میں غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ اپنے گھروں کے سوا جن میں تم رہتے ہو یعنی کسی غیر گھر میں نہ چلے جاؤ
حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا یہاں تک کہ خبر لو اور اجازت چاہو وَ تُسَلِّمُوْا اور سلام کرو عَلٰٓی اَھْلِھَا ط اُس گھر والے پر ایک آیت میں
آیا ہے کہ کہو السَّلَامُ عَلَیْکُمْ ءَاَدْخُلُھَا ثعلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ ایک عورت انصاریہ نے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں
حاضر ہو کر یہ بات عرض کی کہ ہم اپنے گھروں میں ایسی حالت پر ہوتے ہیں کہ یہ نہیں چاہتے کہ اُس حال میں ہمیں کوئی دیکھے اور ہمارے لوگوں میں سے
ایک ایک اچانک ہمارے گھر میں چلا آتا ہے اور جس حال میں نہ دیکھنا چاہیے ہمیں دیکھ لیتا ہے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اور حکم ہو گیا کہ لوگوں کے
گھر میں بے اجازت نہ چلے جایا کرو ذٰلِکُمْ وہ سلام کرنا اور اذن چاہنا خَیْرٌ لَّکُمْ بہتر ہے تمہارے واسطے اس بات سے کہ بے اجازت
چلے جاؤ اور بعضوں نے کہا ہے کہ جو کوئی اپنے بال بچوں میں آئے اُسے بھی چاہیے کہ بات یا چاپ یا کھنکھار کے سبب سے آگاہ کر دے تاکہ گھر والے
ستر عورت کر لیں بُری بات دور کر دیں ہم نے یہ حکم کیا لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۝ شاید کہ تم نصیحت مانو فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْھَآ
پھر اگر نہ پاؤ اُس گھر میں اَحَدًا کسی کو فَلَا تَدْخُلُوْھَا تو نہ داخل ہو غیر کے گھر میں حَتّٰی یُؤْذَنَ لَکُمْ ج یہاں تک کہ
اجازت دیں تم کو یعنی کوئی ظاہر ہو کر تم کو اجازت دے اس واسطے کہ کسی کے خالی گھر میں بے اذن چلے جانے میں چوری کی تہمت کا محل ہے
وَاِنْ قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا اور اگر کہیں تم سے اجازت مانگنے کے بعد کہ پھر جاؤ فَارْجِعُوْا تو پھر آؤ وہاں نہ ٹھہرو نہ اڑو نہ دروازے پر
بیٹھو اس واسطے کہ اس میں گھر والے کی مضرت ہے ھُوَ اَزْکٰی لَکُمْ ط پھر آنا بہت پاکیزہ بات اور بہت خوب کام ہے تمہارے واسطے وَاللّٰہُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ اور اللہ وہ چیز جو تم کرتے ہو اجازت مانگنا اور نہ مانگنا عَلِیْمٌ ۝ جاننے والا ہے اور اُس پر بدلا دیگا یہ آیت نازل ہونے کے بعد
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ملک شام اور عراق کی راہ میں تاجروں کو اتفاق پڑتا ہے کہ خالی گھر اور سرا
میں ٹھہرتے ہیں چونکہ کوئی وہاں مقیم نہیں ہے تو کس سے اجازت مانگیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَیْسَ عَلَیْکُمْ نہیں ہے تم پر جُنَاحٌ کچھ گناہ
اَنْ تَدْخُلُوْا یہ کہ داخل ہو بے اجازت بُیُوْتًا غَیْرَ مَسْکُوْنَۃٍ اُن گھروں میں جو مسکون نہیں ہیں یعنی اُن میں کوئی نہیں رہتا
بلکہ آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں جیسے قافلہ اُترنے کی جگہ اور سرا فِیْھَا اُن خالی گھروں میں مَتَاعٌ لَّکُمْ ط فائدہ ہے تم کو کہ سردی گرمی سے وہاں
پناہ لیتے ہو اور مال اور جانور تمہارے وہاں محفوظ رہتے ہیں وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہے مَا تُبْدُوْنَ جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم اذن چاہنا
وَمَا تَکْتُمُوْنَ ۝ اور جو چھپاتے ہو گھروں میں بدنیتی سے داخل ہونا قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا
ایمان والے مردوں سے کہ لے لیں اور چھپا دیں مِنْ اَبْصَارِھِمْ اپنی آنکھوں سے نامحرم کو دیکھنا اس واسطے کہ نگاہ سے فتنہ پیدا ہوتا ہے ذخیرۃ الملوک
میں لکھا ہے کہ آدمی کے دل میں شیطان کا بہت تیز قاصد آنکھ ہے اس واسطے کہ اور حواس اپنے ٹھکانے پر ہیں تاوقتیکہ کوئی چیز اُن تک نہیں پہونچی
اُسے دریافت کرنے میں مشغول نہیں ہو سکتے مگر دیدہ ایسا حاسہ ہے کہ دُور اور نزدیک سے بلا اور گناہ کو شکار کرتا ہے نظم

این ہمہ آفت کہ بہ تن میرسد ۔ از نظر تو بہ شکن میرسد
دیدہ فرو پوش چو دُر در صدف ۔ تا نشوی تیر بلا را ہدف

نفحات میں حضرت شبلی قدس سرہ سے منقول ہے کہ اُنھوں نے اس آیت کے یہ معنی کہے ہیں کہ کہہ سامنے کی آنکھیں اُن کی طرف سے بند کریں

جن پر نظر ڈالنا حرام ہے اور دل کی آنکھ ماسوی اللہ کی طرف سے بند کریں وَيَحْفَظُوْا اور بچائیں فُرُوْجَهُمْ اپنی فرجوں کو حرام سے
یا چھپائیں اپنی شرمگاہیں ناف سے گھٹنے کے نیچے تک ذٰلِكَ یہ آنکھ بند کرنا اور فرج بچانا اَزْكٰى بہت پاکیزہ اور فائدے کی بات ہے
لَهُمْ اُن کے واسطے دنیا اور آخرت میں اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بیشک اللہ جاننے والا ہے بِمَا يَصْنَعُوْنَ ○ وہ جو کرتے ہیں نگاہ حلال
اور حرام پر اور ہاتھ پاؤں سے جو عبادت اور گناہ کرتے ہیں وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ اور کہو ایمان والی عورتوں کو کہ پاکدامنی کی راہ سے
يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ بند کریں اپنی آنکھیں اور نامحرم مردوں کو نہ دیکھیں وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ اور بچائیں اپنی
فرجیں زنا سے وَلَا يُبْدِيْنَ اور نہ ظاہر کریں زِيْنَتَهُنَّ اپنا سنگار زیور لباس رنگ وغیرہ سے کرکے اِلَّا مَا ظَهَرَ مگر وہ جو کھل جائے
مِنْهَا اُس میں سے کام کرتے وقت جیسے انگوٹھی اور کپڑے کے کنارے اور سرما آنکھ میں اور رنگ ہاتھ میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ زینت سے
زینت کے مقام مراد ہیں تو منھ اور ہتیلیاں مستثنیٰ ہیں وَلْيَضْرِبْنَ اور چاہیے کہ ڈالیں بِخُمُرِهِنَّ اپنی اوڑھنیاں عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ
اپنے گریبانوں پر یعنی اپنی گردن اوڑھنی سے چھپالیں تاکہ اُن کے بال اور کان اور گردن اور سینے چھپے رہیں وَلَا يُبْدِيْنَ اور نہ کھولیں
زِيْنَتَهُنَّ اپنی زینت کی جگہیں جیسے سر بازو سینہ پنڈلی کہ چھپکے بازو بند چنپاکلی پازیب کی جگہ ہے اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ مگر اپنے شوہروں
کے واسطے اس لیے کہ سنگار اُنہی کے واسطے ہے اَوْ اٰبَآئِهِنَّ یا اپنے باپوں کے واسطے اور دادا پردادا باپ کے حکم میں ہے اَوْ اٰبَآءِ
بُعُوْلَتِهِنَّ یا اپنے شوہروں کے باپوں کے واسطے کہ وہ عورت کے واسطے باپ کے حکم میں ہیں اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ یا اپنے بیٹوں کے لیے
یا بیٹوں کے بیٹوں یعنی پوتوں کے واسطے اسی طرح پوتوں کے بیٹے جتنے ہوں بیٹوں کے حکم میں داخل ہیں اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ یا
اپنے شوہروں کے بیٹوں کے واسطے اس واسطے کہ یہ عورتوں کے واسطے بیٹوں کے حکم میں ہیں اَوْ اِخْوَانِهِنَّ یا اپنے بھائیوں کے لیے
اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں کے واسطے کہ وہ بھائیوں کا حکم رکھتے ہیں اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ یا اپنی بہنوں کے
بیٹوں کے لیے اور یہ سب ایک ایسی جماعت ہیں کہ ان کے ساتھ عورت کا نکاح درست نہیں اور رضاعی محرموں میں بھی یہی حکم ثابت ہے
اور حق تعالیٰ نے چچاؤں اور ماموں کا ذکر نہ کیا اس واسطے کہ وہ بھائیوں کے حکم میں ہیں انوار میں لکھا ہے کہ بہت احتیاط یہ ہے کہ زینت کی جگہیں چچا اور ماموں کے
سامنے بھی عورت نہ کھولے کہ شاید وہ اپنے بیٹوں کے سامنے تعریف کریں اور اس سبب سے کوئی فتنہ پیدا ہو اَوْ نِسَآئِهِنَّ یا اپنے دین کی عورتوں کے واسطے یعنی
زینت کے مقام ایمان والی عورتوں کو دکھائیں تبیان میں لکھا ہے کہ یہودی نصرانی مجوسی بت پرست عورتیں غیر مرد کا حکم رکھتی ہیں اور مسلمان عورت کو اُنکے سامنے پوشیدہ
زینت ظاہر کرنا درست نہیں اس واسطے کہ دین کے حکم نے مسلمانوں اور کافروں میں آشنائی اور دوستی کی رسم مٹادی اور پاکدامن بیبیوں کو بدکار عورتوں کی ملاقات سے
بھی پرہیز کرنا چاہیے اور بعضے مفسر اس بات پر ہیں کہ نسائهن کے لفظ سے سب عورتیں مراد ہیں اور اُن سے پرہیز نہ کرنا چاہیے
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ یا وہ جس کے مالک ہوئے ہیں اُنکے ہاتھ یعنی عورتیں اُن سے نہ پرہیز کریں جو اُن کے ہاتھ کا مال ہوں
لونڈیاں خواہ ایمان والی خواہ کافرہ یا یہ کہ وہ لونڈیاں عورتوں میں داخل ہیں اُن کو یہاں ذکر کر دیا تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ اس لونڈی سے بھی
پرہیز لازم نہیں جو ایمان والی نہ ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ سے لونڈی بھی مراد ہے اور غلام بھی اور بعضے اس بات پر ہیں کہ
اگر غلام نیک نیت اور پاکدامن ہو تو اُسے اپنی مالک بی بی پر نظر ڈالنا چاہیے اور اگر ایسا نہ ہو تو نہیں اور احقاف میں لکھا ہے کہ ابن المسیح
رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ کا لفظ تم کو کہیں دھوکے میں نہ ڈال دے اس واسطے کہ لونڈیوں ہی کے باب میں ہے غلام کے
باب میں نہیں اس واسطے کہ عورتیں اکثر لونڈیاں ہی مول لیتی ہیں غلام نہیں اور عورت کا غلام غیر مرد کے حکم میں ہے اُسے نہ اپنی مالک بیبیوں پر

نظر ڈالنا درست ہے نہ اُن کی زینت کی جگھوں میں سے کسی جگہ اَوِ التّٰبِعِیۡنَ یا پیروی کرنے والے غَیۡرِ اُولِی الۡاِرۡبَۃِ بے شہوت والے مِنَ الرِّجَالِ مردوں میں سے یعنی وہ مرد جو کھانا مانگنے گھروں میں آتے ہیں اور عورتوں سے کچھ حاجت ہی نہیں رکھتے یعنی اُن سے شہوت کا دغدغہ نہیں جیسے بہت بوڑھا اور نامرد یا وہ احمق لوگ جو مباشرت سے بالکل خبر ہی نہیں رکھتے اور اُن کی نیت کھانے ہی میں لگی رہتی ہے اور مذہب حنفی کے اکثر امام اس بات پر ہیں کہ ہیجڑے زنانے نامرد نگاہ ڈالنے کی حرمت میں غیر مردوں کا حکم رکھتے ہیں اس واسطے کہ اُن کو مباشرت کی خواہش تو ہے زیادہ بریں نیست کہ اُس کی قوت نہیں رکھتے اَوِ الطِّفۡلِ الَّذِیۡنَ یا لڑکے جو لَمۡ یَظۡهَرُوۡا آگاہ نہیں عَلٰی عَوۡرٰتِ النِّسَآءِ۪ عورتوں سے یعنی نہ اُن کو کچھ تمیز ہے نہ عورتوں کے ساتھ مباشرت کرنا جانتے ہیں یا یہ کہ عورتوں پر آنے کی قدرت ہی نہیں رکھتے یعنی بالغ نہیں ہوئے اور اُن کو شہوت نہیں ہوتی وَلَا یَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِهِنَّ اور نہ ماریں عورتیں اپنے پاؤں گھنگروں پہنے ہوئے زمین پر چلتے وقت لِیُعۡلَمَ تاکہ جانا جائے مَا یُخۡفِیۡنَ جو چھپائے رکھتی ہیں مِنۡ زِیۡنَتِهِنَّ ؕ اپنا زیور کہ وہ پائل چھاگل پازیب ہے یعنی ان زیوروں کی آواز بھی مردوں کے کان تک پہونچائیں کہ آواز سن کر مردوں کو اُن کی طرف رغبت ہو وَتُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰهِ اور پھر و خدا کی طرف جَمِیۡعًا تم سب اَیُّهَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اے ایمان والو لَعَلَّکُمۡ شاید تم تُفۡلِحُوۡنَ ۝ چھٹکارا پاؤ توبہ کے سبب سے حق تعالیٰ نے سب کو توبہ کا حکم فرمایا اس واسطے کہ کوئی آدمی خطرے اور گناہ سے خالی نہیں امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ اُسے توبہ کی حاجت ہے جو اپنے کو توبہ کا محتاج نہیں جانتا کشف الاسرار میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے مطیع اور عاصی سب کو توبہ کا حکم اس واسطے فرمایا تاکہ عاصی شرمندہ نہ ہو اس واسطے کہ اگر یوں فرماتا کہ اے گناہگارو تم توبہ کرو تو اُن کی رسوائی ہوتی حق تعالیٰ گناہگاروں کی رسوائی جب دنیا میں نہیں چاہتا تو اُمید ہے کہ عقبیٰ میں بھی اُنکو فضیحت کرے نظم

چو رسوا نہ کردی بچندیں خطا درین عالمم پیش شاہ و گدا
دراں عالم ہم بر خاص و عام بیامرز و رسوا مکن والسلام

وَاَنۡکِحُوا الۡاَیَامٰی اور نکاح کر لو بے شوہر والی عورتوں کو مِنۡکُمۡ اپنے سے یعنی جس مرد کی جورو نہ ہو اُسے جورو والا کر دو اور جس عورت کے شوہر نہ ہو اُسے شوہر والی کر دو وَالصّٰلِحِیۡنَ مِنۡ عِبَادِکُمۡ اور نکاح کرو اپنے نیک پاک غلاموں کا وَاِمَآئِکُمۡ ؕ اور اپنی لونڈیوں کا صالح کی تخصیص اُن کے اہتمام شان کے واسطے ہے اور اس لیے ہے کہ نکاح کے سبب سے اپنی نیکی پاکی میں رہیں اِنۡ یَّکُوۡنُوۡا اگر ہوں گی وہ عورتیں جو بے شوہر ہیں اور صالح لونڈی غلام فُقَرَآءَ فقیر اور محتاج یُغۡنِهِمُ اللّٰهُ تو غنی کرے گا اُنھیں اللہ تعالیٰ مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اپنے فضل سے بسبب صبر کے یا بوجہ اجتماع روزی کے ایک گھر میں جیسا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ طَعَامُ[1] الۡوَاحِدِ یَکۡفِی لِلۡاِثۡنَیۡنِ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور خدا بڑی بخشش والا ہے فراخی معاش وہی دیتا ہے عَلِیۡمٌ ۝ جاننے والا ہے اور موافق استحقاق فقرا کے روزی عنایت کرتا ہے وَلۡیَسۡتَعۡفِفِ الَّذِیۡنَ اور لازم ہے کہ الگ رہیں حرام سے اور پرہیزگاری اختیار کریں وہ لوگ جو لَا یَجِدُوۡنَ نہیں پاتے ہیں نِکَاحًا اسباب نکاح کو مثل ادائے مہر اور نان و نفقہ کے حَتّٰی یُغۡنِیَهُمُ اللّٰهُ اُس وقت تک کہ حق تعالیٰ تونگر کر دے اُن لوگوں کو مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اپنے کرم کی زیادتی سے یعنی اُس اسباب پر وہ قادر ہو جائیں جس کے سبب سے وہ کدخدا ہو سکیں وَالَّذِیۡنَ اور جو لوگ یَبۡتَغُوۡنَ الۡکِتٰبَ مانگتے ہیں مکاتبہ مِمَّا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ اُس سے جس کے مالک ہوئے تمھارے ہاتھ یعنی وہ جو تمھارے لونڈی غلاموں سے مکاتبہ مانگیں فَکَاتِبُوۡهُمۡ تو مکاتب کر دو اُنھیں یہ امر مستحب ہے اور مکاتبہ یہ ہے کہ آقا اپنے لونڈی غلام سے کہے کہ میں نے

---

[1] ایک آدمی کا کھانا کفایت کرتا ہے دو آدمیوں کو ۱۲

لکھا ہے کہ حویطب بن عبد العزی کے غلام صبیح نام نے اُس سے مکاتبت چاہی اُس نے انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تمھارے لونڈی غلام مکاتبہ چاہیں تو اُنھیں مکاتب کردو اِنْ عَلِمْتُمْ اگر جان چکے ہو فِيْهِمْ خَيْرًا ق جیسے اُن میں نیکی اور صلاحیت ورامانت یا کمائی کر کے مال ادا کرنے کی قوت یا یہ کہ قسط کتابت کا لوگوں سے سوال نہ کرے اسواسطے کہ یہ بات بہت مکروہ ہے کہ لونڈی غلام بھیک مانگ کر کتابت کا مال ادا کرے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے مکاتب ہونا چاہا حضرت سلمان نے پوچھا کہ تو کچھ مال رکھتا ہے وہ بولا نہیں پوچھا کہ تجھے کمائی کرنے کی قوت ہے بولا نہ پس سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر تو کیا یہ بات چاہتا ہے کہ مجھے لوگوں کا میل کچیل کھلائے ہیں تجھے ہرگز مکاتب نہ کروں گا وَّاٰتُوْهُمْ اور دو مکاتب بندوں کو مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ کچھ اللہ کے مال میں سے الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ جو اُس نے تم کو دیا ہے حویطب نے اپنے صبیح غلام کو سو دینار پر مکاتب کر دیا تھا یہ آیت سن کر بیس دینار اُسے بخش دیے امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ وَاٰتُوْهُمْ مولاؤں سے خطاب ہے تو مال کتابت میں سے کچھ مکاتب کو بخش دینا واجب ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ مال دینا واجب نہیں اس واسطے کہ وَاٰتُوْهُمْ کا حکم سب مسلمانوں کو ہے کہ مکاتب کی اعانت کرو اور اُسے زکوۃ دو تاکہ مال کتابت ادا کرے اور مخلوق کے بندہ ہونے سے اپنی گردن خلاص کرے اور اسی سبب سے اس کار خیر کو فک رقبہ کہتے ہیں اور اُس کی بدولت عقوبت کی گھاٹی سے گذر جانا ممکن ہے **نظم**

بشنو از من نکتۂ اے زندہ دل — وزپس مرگم بہ نیکی یاد کن
گہ بلطف آزادۂ را بندہ ساز — گہ باحساں بندۂ آزاد کن

لکھا ہے کہ عبد اللہ بن ابی سلول کہ منافقوں کا پیشوا تھا چھ خوبصورت لونڈیاں رکھتا تھا اور زبردستی اُن سے زنا کروا کے مقاطعہ کے طور پر اُن سے کچھ لیا کرتا تھا اُن میں سے معاذہ اور مسیکہ نام دو لونڈیوں نے آپس میں کہا کہ یہ کام جو ہم کرتے ہیں اگر بہتر ہے تو بہت کیا اور اگر بُرا ہے تو اب وقت یہ ہے کہ اُسے ہم ترک کریں پھر جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے حضور میں حاضر ہو کر کیفیت عرض کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تُكْرِهُوْا اور زبردستی نہ کرو فَتَيٰتِكُمْ اپنی لونڈیوں کو عَلَى الْبِغَآءِ زنا اور بدکاری پر اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا اگر چاہیں کہ پھر کھڑا ہونا پرہیزگاری پر یا نہ چاہیں ارادۂ تحصن کا ذکر حال کے موافق ہے ورنہ زبردستی کرنا ہر حال میں منع ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم زبردستی نہ کرو لِّتَبْتَغُوْا تاکہ لیلو عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ مال زندگی دنیا کا اُن کی کمائی سے اور اُن کی اولاد کو بیچ کر اور تبیان میں لکھا ہے کہ جس مرد کے نطفہ سے بطور زنا لڑکا پیدا ہوتا وہ سو اونٹ دے کر وہ لڑکا لے لیتا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ اور جو کوئی جبر کریگا لونڈیوں پر زنا کے واسطے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ بعد اس کے کہ اُن کے آقا اُن پر جبر کریں غَفُوْرٌ بخشنے والا ہے اُن کے گناہ یعنی مجبور لونڈیوں کو بخشدے گا رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہے اُن پر اُس بُرے کام کا وبال جبر کرنے والوں ہی پر ہے وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اور بیشک نازل کیں ہم نے اِلَيْكُمْ تمھاری طرف اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ آیتیں ظاہر کرنے والی حلال اور حرام اور حدود اور احکام کی اور بکر نے مُبَيَّنَاتٍ پڑھا ہے یے کو زبر یعنی آیتیں روشن اور کھلی ہوئیں وَّمَثَلًا اور بھیجی ہم نے ایک مثل مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا اُن لوگوں کی مثلوں میں سے جو گذر گئے ہیں مِنْ قَبْلِكُمْ تم سے پہلے یعنی عجیب قصہ اگلے لوگوں کے قصے کے مانند اور وہ ام المومنین حضرت بی عائشہ رضی اللہ عنہا کا قصہ ہے کہ تہمت واقع ہونے میں حضرت مریم علیہا السلام کے قصے سے بہت مشابہت رکھتا ہے اور بری الذمہ ہو جانے میں حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ کے مثل ہے وَّمَوْعِظَةً اور بھیجی ہم نے نصیحت ان آیتوں میں لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

پرہیزگاروں کے واسطے متقیوں کی تخصیص اس واسطے ہے کہ وہ قرآن کی نصیحتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اللہ کے ناموں میں سے ایک نام نور ہے امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اللہ کو نور کہہ سکتے ہیں مگر فارسی میں روشن نہ کہنا چاہیے اس واسطے کہ روشنی تاریکی کی ضد ہے اور حق تعالیٰ ان دونوں ضدوں کا خالق ہے جاننا چاہیے کہ نور مشہور کیفیت ہے کہ باصرہ یعنی نگاہ پہلے اُسے پاتی ہے اور اُس کے واسطے سے دوسری بار دیکھنے کی چیزوں کو ادراک کرتی ہے جیسے وہ کیفیت جو آفتاب سے اُن کثیف چیزوں پر پڑتی ہے جو آفتاب کے محاذی واقع ہوں اور ان معنوں پر نور کا لفظ حق تعالیٰ کی نسبت بولنا درست نہیں اور چونکہ اُس نے اپنا یہ نام رکھا تو ایک مضاف مقدر ماننا ضرور ہے اور اسی سبب سے صاحب کشاف کہتے ہیں کہ ذُو نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی آسمانوں اور زمین کا جو نور ہے حق تعالیٰ اُس نور کا خداوند ہے یا نور ہے آسمانوں اور زمین کے رہنے والوں کا یعنی عالم ہستی کے اجزا جو کچھ بلندی اور پستی میں نور رکھتے ہیں ذاتی یا عرضی سب اللہ کے فیض کا عطیہ ہے **بیت**

در ظلمتِ عدم ہمہ بودیم بے خبر — نور وجود سر شہود از تو یافتیم

یا مصدر کو اسم فاعل کے معنی پر لینا چاہیے جیسے زَیْدٌ عَدْلٌ عدل مصدر عادل اسم فاعل کے معنی میں ہے یعنی زید عادل ہے تو کلام کا مضمون یہ ہوا کہ اَللّٰہُ مُنَوِّرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ روشن کرنے والا ہے آسمانوں کا ملائکہ مقربین کے سبب سے اور نور دینے والا ہے زمین کو انبیا مرسلین علیہم السلام کی بدولت یا آسمانوں اور زمین پر جو رہنے والے ہیں اُن کے دلوں کو معرفت اور توحید کے نور سے روشنی بخشتا ہے تیسیر میں لکھا ہے کہ آراستہ کرنیوالا ہے آسمان اور زمین کا اور وہ جو امام یعقوب چرخی قدس سرہ نے اسماء حسنیٰ کی شرح میں نور کے معنی اس طور پر لکھے ہیں کہ جہان کا آراستہ کرنیوالا اور دل کھول دینے والا اسی قول کی تائید کرتا ہے اور امام نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کی آرایش کے باب میں کہتے ہیں کہ آسمانوں کو آراستہ کیا صوامع قدس سے کہ فرشتوں کی طاعت کے مکان ہیں اور زمین کو آراستہ کیا مساجد انس سے کہ اہل اسلام کے عبادت خانے ہیں یا آسمانوں کو آفتاب ماہتاب ستاروں سے روشن کیا اور زمین کو انبیا علما مومنوں سے منور کر دیا یا آسمانوں کو تسبیح اور تقدیس کرنے والوں کی تسبیح اور تقدیس سے اور زمین کو حاجیوں کے لبیک اور غازیوں کے اللہ اکبر کہنے سے یا آسمان کو بیت معمور اور زمین کو کعبہ سراپا سرور سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے معنی مُدَبِّرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہیں یعنی اہل آسمان اور اہل زمین کے امور جیسے چاہیے تھے ویسے ہی بنا کر اُس کی تدبیر میں ہے جو جس قوم یا شہر کے کام انجام اور اُس کی مہم کی تدبیر کرے اُسے اُس قوم اور شہر کا نور کہتے ہیں جیسا کسی شاعر نے کہا ہے کہ **مصرع**

نُوْرُ الْقَبَائِلِ[لہ] سَائِبُ ابْنُ مُحَلَّمٍ

اور اس تقدیر پر یہ معنی ہوئے کہ وہی سب آسمان اور زمین والوں کے کام بناتا ہے اور سب کو جو کچھ اُنکے پاس ہے عطا کر کے خوش فرماتا ہے **شعر**

از نہانخانۂ احسان تو ہر جا ہمہ کس — کُلُّ حِزْبٍ فَرِحُوْنَ زپے لطف عمیم

اور تفسیر تبیان میں لکھا ہے کہ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی مَدْلُوْلُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اس واسطے کہ اُس کی قدرت کے دلائل اور اُسکی حکمت کے عجائب جو آسمان و زمین میں ہیں وہ اُس کی قدرت علم حکمت پر کھلی ہوئی دلالت رکھتے ہیں تو ہر چیز میں ایک نشانی اس بات پر دلالت کرتی ہے

لہ یعنے سائب بن محلم قبیلوں کا نور ہے ۱۲

کہ اللہ ایک ہے شعر

هر گیاهیکه از زمین روید　　　وحده لاشریک له گوید مصرع

وجود جملهٔ اشیا دلیل قدرت اوست

اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے معنی یہ ہیں کہ اہل آسمان اور اہل زمین کو ہدایت کرنے والا اس واسطے کہ سب اُسی کی ہدایت سے اپنی ہستی کی طرف راہ پاتے ہیں اور اُسی کے راہ بتانے سے اپنے دین دنیا کی مصلحتیں پہچانتے ہیں لطائف حیضمی میں خواجہ ابوسہل انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ سے نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر یوں منقول ہے کہ سُرُوْرُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اس واسطے کہ تاریکی میں رنج و ملال و رخوف و وحشت ہوتی ہے اور جب کوئی تاریکی کی مصیبت سے روشنی کی راحت میں پہونچتا ہے تو اُسے فرحت اور مسرت زیادہ ہوتی ہے تو زمین آسمان میں بھی تجلیات جمال الٰہی کے انوار کے آثار بے انتہا خوشی اور مسرت کے سبب ہیں **بیت**

چو تو پنہاں شوی از من ہمہ تاریکی و کفرم　　　چو تو پیدا شوی بر من مسلمانم بجانِ تو

بعضے علما کہتے ہیں کہ نور وہ ہے جو چیزوں کو روشن کر دے تاکہ وہ چیزیں نظر آئیں اور چونکہ حق تعالیٰ نے ہمارے واسطے وہ چیزیں بیان فرمائیں جو دنیا آخرت میں ہمارے کام آئیں اور ہمیں وہ چیزیں خدا ہی کے سبب سے سوجھیں تو خدا کو نور کہہ سکتے ہیں صاحب حقائق رحمۃ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ جب اندھیرا ہوتا ہے تو کوئی نہ ساکن کو جانتا ہے نہ متحرک کو نہ اونچے کو پہچانتا ہے نہ نیچے کو نہ اچھے کو تمیز کرتا ہے نہ بُرے کو جب نور پھیلتا ہے تو اندھیرا دور ہو جاتا ہے اور سب کیفیتیں کھُل جاتی ہیں صاف اور میلے اچھے اور بُرے جوہر اور عرض میں تمیز ہو جاتی ہے انسان یہ تو جانتا ہے کہ نور کے سبب سے یہ سمجھ اور بوجھ آئی مگر نور کو پہچاننے میں متحیر رہتا ہے اس واسطے کہ جانتا ہے کہ عالم نور سے بھرا ہوا ہے اور نور پوشیدہ ہے اور چیزوں کا حال کھولنے کے سبب سے ظاہر ہے اور خود پوشیدہ ہے تو حق سبحانہ تعالیٰ کہ جس کے بدولت ہمیں ادراک آئی اور چیزوں کی پہچان ہوئی اس بات کے سزاوار ہے کہ اُسے نور کہیں اور محققوں کے نزدیک نور حقیقی حق تعالیٰ ہی کی ہستی ہے کہ سب موجودات اُسی کے سبب سے ظاہر ہیں اور وہ سب سے پوشیدہ ہے اور حضرت ولایت رتبت نے رباعیات کی شرح میں فرمایا ہے کہ تو جو کچھ ادراک کرتا ہے تو پہلے ہستی ہی ادراک میں آتی ہے اگرچہ تو اس ادراک کے ادراک سے غافل ہو اور وہ ہستی کمال ظہور کی وجہ سے مخفی رہتی ہے جیسے رنگوں اور شکلوں کا ادراک اُس روشنی کے ادراک کے سبب سے ہے جو اُنھیں گھیرے ہوئے ہے اور جس پر اُن رنگوں اور شکلوں کا دیکھنا موقوف ہے اور باوصف اسکے دیکھنے والا جب رنگوں اور شکلوں کو ادراک کرتا ہے تو روشنی کے ادراک سے غافل ہوتا ہے اور جب روشنی غائب ہو جاتی ہے تو اُسے معلوم ہوتا ہے کہ اُن رنگوں اور شکلوں کے علاوہ اور کسی چیز کا بھی ادراک تھا کہ وہ روشنی ہے اسی طرح ہستی حقیقی کا نور جو روشنی اور رنگوں اور شکلوں اور دیکھنے والے اور سب موجودات ذہنی اور خارجی کو گھیرے اور سب کو قائم رکھنے والا ہے اور ہر چیز کا ادراک بے اُس نور کے ادراک کے محال ہے اگرچہ تو اُس نور کے ادراک سے غافل ہے اور یہ غفلت اس سبب سے ہے کہ اُس نور کو ہمیشہ ظہور ہے اگر یہ نور بھی اُس روشنی کی طرح غائب ہو جاتا تو یہ بات ظاہر ہو جاتی کہ موجودات کو ادراک کرنے کے وقت اور ایک امر بھی مدرک تھا کہ وہ وجود حق تعالیٰ کا نور ہے **نظم**

ہستی کہ بذات خود ہویداست چو نور　　　ذرات مکونات از و یافت ظہور

ہر چیز کہ از فروغ او اُفتد دور　　　در ظلمت نیستی بماند مستور

اور رسالۂ حق الیقین میں لکھا ہے کہ خدا کی ہستی سب ہستیوں سے زیادہ ظاہر ہے اس واسطے کہ وہ آپ سے آپ ظاہر ہے اور سب ہستیوں کا

ظہور اُسی کے سبب سے ہے اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سب چیزیں اُس کی ہستی کے بغیر عدم محض ہیں اور سب ہستیوں کا ادراک اُسی سے پیدا ہوتا ہے ادراک کرنے والے کی طرف سے اور اُس چیز کی جانب سے بھی جو ادراک میں آئی اور جو کچھ تو ادراک کرتا ہے تو پہلے یہی ہستی ادراک میں آتی ہے اگرچہ تو اس ادراک کے ادراک سے غافل رہے اور شدت ظہور کی وجہ سے یہ ہستی مخفی معلوم ہوتی ہے **نظم**

همه عالم بنور اوست پیدا — کجا او گردد از عالم هویدا

زہے ناداں کہ او خورشید تاباں — بنور شمع جوید در بیاباں

مَثَلُ نُوْرِهٖ جو نور اُس کی طرف منسوب ہے اُسکی صفت كَمِشْكٰوةٍ مثل روشن دان کے جو دیوار کے پار نہ ہو طاق کی طرح فِيْهَا مِصْبَاحٌ اُس طاق میں ایک چراغ جلتا ہو خوب روشن اور بعضوں نے کہا ہے کہ مشکوہ لوہے کی چھوچھی ہے جو لالٹین کے بیچ میں ہوتی ہے اور اس قول کے موافق مصباح بتی ہوئی جو اُس چھوچھی میں جلتی ہے اَلْمِصْبَاحُ وہ جلتی ہوئی بتی فِيْ زُجَاجَةٍ لالٹین میں اَلزُّجَاجَةُ وہ لالٹین نہایت صفائی اور لطافت کی وجہ سے كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ گویا ستارہ ہے دُرِّيٌّ چمکتا جیسے زہرہ مشتری اور وہ لالٹین یعنی اُس میں جو بتی ہے يُّوْقَدُ روشن ہوئی ہے پہلے پہل مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ بڑی برکت والے درخت کے تیل سے زَيْتُوْنَةٍ کہ وہ درخت زیتون ہے زمین مقدس میں اُگا ہوا اور ستر پیغمبروں نے اُسکے حق میں دعاے برکت کی ہے اُن میں سے ایک حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں لَّا شَرْقِيَّةٍ نہ جانب شرق میں ہے آبادی سے جیسے گنگ دژ شہر چین وختا میں ہے وَّلَا غَرْبِيَّةٍ لا اور نہ جانب غرب میں اُس سے جیسے طنجہ اور طرسوس ولایت قیروان میں بلکہ وہ درخت ملک شام کی زمین اور پہاڑوں میں اُگتا ہے یا یہ کہ نہ آفتاب سے ملا ہوا ہے کہ جل جائے نہ ہمیشہ سایہ میں رہتا ہے کہ اسکا میوہ کچا رہے بلکہ آفتاب کی گرمی سے بھی بہرہ مند ہے اور سایہ کی پناہ میں بھی محفوظ ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اس درخت کی اصل بہشت سے ہے دنیا میں لائے ہیں تو وہ اس عالم کے درختوں سے نہیں ہے کہ اُسے شرقی اور غربی کہہ سکیں يَّكَادُ زَيْتُهَا قریب ہے کہ اس درخت کا روغن يُضِيْٓءُ روشنی دے اپنی ذات سے وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ اگرچہ نہ چھوگئی ہو اُسے نَارٌ آگ یعنی اس میں ایسی چمک اور صفائی ہے کہ بے آگ روشنی دے نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ روشنی پر روشنی یعنی زیتون کی صفائی بتی کی لو سے ملی اور لالٹین کی لطافت مزید براں ہوئی اُس چھوچھی میں جو شعاعوں کو تھامے اور نوروں کو جمع کئے ہوئے ہے يَهْدِي اللّٰهُ راہ دکھاتا ہے اللہ لِنُوْرِهٖ اپنے نور معرفت کی طرف مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ اور دیتا ہے اللہ مثالیں یعنی عقل میں آنے والی باتوں کو حواس میں آنے والی چیزوں کی صورت پر بیان فرماتا ہے لِلنَّاسِ لوگوں کے واسطے تاکہ جلدی سمجھ لیں اور بات کا مطلب کھل جائے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ اور اللہ سب چیزیں معقولات ومحسوسات کے دقائق جلیات اور خفیات کے حقائق عَلِيْمٌ ۝ جاننے والا ہے اس تمثیل کے باب میں عالموں کو بہت کلام ہے امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسرار التنزیل میں فرمایا کہ اس نور سے نور ایمان مراد ہے کہ حق تعالیٰ نے مومن کے سینہ کو اُس طاق سے تشبیہ دی جس میں لالٹین روشن ہوا اور اُس کے دل کو لالٹین سے کہ طاق سینہ میں ہے اور ایمان کو شمع سے مثال دی کہ دل کی لالٹین میں روشن ہے اور لالٹین کو ستارہ روشن کے ساتھ تشبیہ دی اور کلمہ اخلاص کو برکت والے درخت کے ساتھ کہ آفتاب خوف کی تابش اور سایہ رجا کی ٹھنڈک سے بہرہ مند ہے اور قریب ہے کہ کلمہ کا فیض بے اسکے کہ مومن کی زبان پر آئے عالم کو منور فرمائے جب زبان پر اُس کا اقرار جاری ہوا اور دل میں اُس کی تصدیق اقرار زبانی کے ساتھ ملی تو نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ہو گیا اور یہ بھی حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے کہ نور ایمان کو چراغ کے ساتھ تشبیہ اس واسطے دی کہ جس گھر میں چراغ روشن ہوتا ہے چور اس کے گرد نہیں جاتا اسی طرح جس دل میں نور ایمان ہوتا ہے شیطان اُسکی راہ

نہیں پاتا یا یہ کہ چراغ سے گھر کا اندر روشن ہوتا ہے اور روشندانوں سے اُسکا پرتو باہر پڑتا ہے اور باہر کی طرف بھی روشنی ہوجاتی ہے اسی طرح نور ایمان دل کو روشن کرتا ہے اور وہاں سے حواسوں کے روشندانوں میں معرفت کی شعاعیں پڑتی ہیں اور اعضا اور جوارح پر طاعتوں کا نور ظاہر ہوتا ہے سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مصرع

سیمائے ہر کس از دل او مید ہد خبر

اور مومنین کے دل کو شیشہ سے اس واسطے تشبیہ دی کہ اُسے ظلم کے پتھر سے نہ توڑیں اس واسطے کہ ٹوٹا ہوا شیشہ جہاں لگ جاتا ہے کاٹ دیتا ہے اور ٹوٹے ہوئے دل سے جہاں زخم لگا اُس کی کچھ دوا ہی نہیں بیت

چوں آبگینہ ایں دلِ مجروح نازکم هرچند بیشتر شکنی تیز تر شود

اور بعضوں نے کہا ہے کہ نور اسرار آلٰہی کی معرفت کا نور ہے اور زجاجہ عارف کا دل اور مشکوٰۃ اُس کا سینہ ہے اور زیتون سے شجرۂ وجود مبارک محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی چراغ معرفت عارف کے دل اور سینہ میں برکتِ ہدایت اور تلقین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روشن ہے کہ وہ ذات جامع الکمالات نہ شرقی ہے نہ غربی بلکہ مکی ہے اور مکہ ناف عالم ہے اور عارف جب وہ اسرار حضرت سید ابرار کی تعلیم سے حاصل کرتا ہے تو نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ کا بھید معلوم ہوسکتا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ نور قرآن ہے اور مسلمان کا دل زجاجہ اور اُس کی زبان مشکوٰۃ اور قرآن مصباح اور شجرہ وحی حق تعالیٰ کہ نہ پیدا کی گئی ہے نہ پیدا ہونے والی قریب ہے کہ ابھی قرآن نہ پڑھا گیا اور اُس کی دلیلیں سب پر کھل گئی ہوں پھر جب اُسکی قرائت کریں تو نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ہوجائے اور روح الارواح میں لکھا ہے کہ نور نورِ محمدی ہے اور مشکوٰۃ حضرت آدم اور زجاجہ حضرت نوح اور زیتون حضرت ابراہیم علیہم السلام کہ نہ دین یہود کی طرف مائل ہیں کہ یہود نے جانب غرب کو قبلہ بنایا اور نہ دین نصاریٰ کی جانب ابراہیم علیہ السلام مائل ہیں کہ نصاریٰ جانب مشرق متوجہ ہیں اور مصباح ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں یا مشکوٰۃ حضرت ابراہیم اور زجاجہ حضرت اسماعیلؑ اور مصباح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شجرہ شجرۂ نبوت کہ نہ جھوٹ بات ہے نہ از قسم ہزلیات یا مشکوٰۃ حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ کھلا ہوا اور زجاجہ آپ کا دل پاک صاف اور مصباح آپ کا علم کامل اور شجرہ آپ کا خلق شامل کہ نہ زیادتی اور افراط کی طرف مائل ہے نہ کمی اور تفریط کی جانب بلکہ طریق اعتدال پر ہے کہ خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا واقع ہوا اور صِرَاطِ سَوِیٌ اُسی سے عبارت ہے اور عین المعانی میں کہا ہے کہ محبت حبیب کا نور خلت خلیل کے نور کے ساتھ نور علی نور ہے بیت

پدر نور و پسر نوریست مشہور ازینجا فہم کن نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٌ

باقی نکتے جو اس آیت نور سے متعلق ہیں جواہر التفسیر میں مفصل و مشرح لکھے ہیں فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ تسبیح کرتے ہیں اللہ کی اُن گھروں میں کہ اذن دیا اور حکم کیا ہے اللہ نے جنکی نسبت اَنْ تُرْفَعَ یہ کہ بلند کی جائے اُنکی قدر تعظیم کے ساتھ یعنی اُنکی قدر بلند اور مرتبہ بزرگ جانیں یا اُن گھروں میں آوازیں بلند کریں یا اُن گھروں میں حق تعالیٰ کی طرف اپنے دست دعا اُٹھائیں اور حاجتیں مانگیں وَیُذْکَرَ فِیْهَا اور یاد کیا جائے اُن گھروں میں اسْمُهٗ اُسکا نام گھروں سے مسجدیں مراد ہیں کہ سب مکانوں سے عالیقدر اور بزرگ رتبہ ہیں وہاں یاد الٰہی اور نماز میں مشغول ہونا چاہیے اور دنیا کے کلام اور بے معنی بات سے پرہیز کرنا چاہیے یا انبیا علیہم السلام کے گھر مراد ہیں یا شہر مدینۂ منورہ کے مکانات یا ازواج طاہرات کے حجرے اور بعضوں نے رفع سے بنانا اور اونچا کرنا مراد لیا ہے جیسا حق تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا کہ وَاِذْ یَرْفَعُ[1] اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ

[1] اور جب اُٹھائی ابراہیم نے بنیاد کعبہ کی ۱۲

اور بعضوں نے کہا ہے کہ گھروں سے وہ چار گھر مراد ہیں جو حکم الٰہی کے موافق پیغمبروں کے ہاتھ سے تعمیر ہوئے ایک کعبہ شریف کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی کوشش اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مدد سے پورا ہوا دوسرا بیت المقدس کہ اسکی نیویں حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد خلافت میں اٹھیں اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں پورا ہوا اور مسجد مدینہ اور مسجد قبا کہ جناب سلطان الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے تعمیر ہوئیں یُسَبِّحُ لَهٗ تسبیح کی جاتی ہے یا نماز پڑھی جاتی ہے خدا کے واسطے فِیْهَا ان گھروں میں بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝ صبح شام رِجَالٌ لا تسبیح کرنے والے اور نماز پڑھنے والے مرد ہیں کہ کمال استغراق کی وجہ سے مقام شہود میں لَا تُلْهِیْهِمْ مشغول نہیں کرتی اور باز نہیں رکھتی انھیں تِجَارَةٌ تجارت یعنی ایسی پونجی مول لینا جس سے نفع کی توقع ہو وَّلَا بَیْعٌ اور نہ بیچنا اس کا یعنی لینا دینا بیچنا مول لینا انھیں مانع نہیں ہوتا عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یاد الٰہی سے وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ اور نماز قائم کرنے سے وَاِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ اور زکوۃ دینے سے محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ خرید فروخت جو دنیا کے بڑے شغل ہیں جب وہ یاد الٰہی سے انھیں نہیں مانع ہوتے تو چھوٹے چھوٹے کام بطریق اولیٰ مانع نہ ہوں گے صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ ان کا ظاہر تو خلق کے ساتھ ہے اور ان کا باطن اسمار اور صفات الٰہی کے مشاہدہ میں ہے اور حقیقت میں خواجگان ماوراء النہر کی یہی روش ہے لکھا ہے کہ ملک حسین گرد والی ہرات نے حضرت قطب الاقطاب خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ سے پوچھا کہ آپ کے طریقہ میں ذکر جہر اور خلوت اور سماع ہوتا ہے انھوں نے فرمایا کہ نہیں پھر پوچھا کہ آپ کے طریقہ کی بنا کاہے پر ہے فرمایا کہ خلوت اور انجمن پر کہ ظاہر میں تو خلق کے ساتھ ہیں اور باطن میں حق کے ساتھ **بیت**

از دروں شو آشنا و از بروں بیگانہ وش　　　　اینچنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں

وہ جو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اسی مقام کی طرف اشارہ ہے اور حضرت حقائق پناہی قدس سرہ نے اس طریقہ عمدہ کے بیان میں فرمایا ہے **رباعی**

سر رشتۂ دولت اے برادر بکف آر　　　　وین عمر گرامی بخسارت بگذار

دائم ہمہ جا باہمہ کس در ہمہ حال　　　　میدار نہفتہ چشم دل جانب یار

یَخَافُوْنَ ڈرتے ہیں یہ لوگ باوصف اس توجہ اور استغراق کے یَوْمًا تَتَقَلَّبُ اس روز کو کہ الٹ جائیں گے فِیْهِ الْقُلُوْبُ اس دن دل یعنی ہول کے مارے متحیر ہو جائیں گے اور آرام کی صفت اضطراب سے بدل جائے گی وَالْاَبْصَارُ ۙ اور پھر جائیں گی آنکھیں اور ہر طرف دیکھیں گی کہ اس کا نامۂ اعمال کدھر سے اس کے پاس پہونچتا ہے لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ یہ متعلق یَخَافُوْنَ کا ہے یعنی ڈرتے ہیں تاکہ جزا دے خدا انھیں اس خوف کے سبب اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا بہت خوب جزا اسکی جو انھوں نے کیا ہے یعنی بہشت جو وعدہ کی ہوئی ہے وَیَزِیْدَهُمْ اور زیادہ کر دے گا انکی نیک جزائیں مِّنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے یعنی وعدہ کی ہوئی جزا کے علاوہ انھیں ایسے عطیے مرحمت فرمائے گا جن کا ہرگز ان کے دلوں میں بھی گمان نہ آیا ہوگا وَاللّٰهُ یَرْزُقُ اور حق تعالیٰ روزی دیتا ہے دنیا میں مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہے بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ بے حساب یعنی اس روزی کا حساب نہ کرے گا یا اس مقدار سے زیادہ عقبیٰ میں مرحمت فرمائے گا جو شمار میں آئے وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اور جنھوں نے چھپایا حق اور نہ موافق ہوئے اس کے اَعْمَالُهُمْ ان کے اعمال کہ اچھے معلوم ہوں جیسے رشتہ داروں سے میل رکھنا لونڈی غلام آزاد کرنا فقیروں کو کھانا کھلانا اور ایسی باتیں كَسَرَابٍ مثل سراب کے ہے بِقِیْعَةٍ برابر زمین میں سراب وہ ہے کہ آفتاب کی شعاع دوپہر کو برابر زمین پر پڑے اور اس کی چمک موج مارتے ہوئے پانی کی طرح دکھائی دے کہ یَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ

سمجھتا ہے اُسے پیاسا اَلظَّمْاٰنُ پانی صاف اور اُسکی طرف متوجہ ہوتا ہے حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَهٗ یہاں تک کہ جب پہونچتا ہے وہاں پانی کا گمان کرکے لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا نہیں پاتا اپنے اُس گمان اور تصور کی ہوئی کو کوئی چیز وَّوَجَدَ اللّٰهَ اور پاتا ہے خدا کے غصہ کو عِنْدَهٗ اپنے کام کے پاس یا خدا کو اپنا حساب کرنے والا پاتا ہے فَوَفّٰىهُ پھر پوری دے گا اللہ اُسے حِسَابَهٗ ط جزا اُس کے کام کی حساب کے موافق وَاللّٰهُ اور اللہ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ جلدی حساب کرنے والا ہے ایک کا حساب اُسے دوسرے کے حساب سے باز نہ رکھے گا اور مثال دی اللہ نے کافروں کے اعمال کو چمکتی ریت کے ساتھ جس پر پانی کا دھوکا ہوتا ہے اور کافروں کو پیاسوں کے ساتھ تو جس طرح پیاسا چمکتی ریت سے نا امید ہوا ہو تو پیاس کی شدت اور زیادہ ہوتی ہے کافر جو اپنے اعمال کے ثواب کی امید رکھتے ہیں جب وہ امید نہ پوری ہوگی تو اُنکی حسرت زیادہ ہوگی اَوْ كَظُلُمٰتٍ یا کافروں کے عمل مثل تاریکیوں کے ہیں تلے اوپر فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ دریاے عمیق میں کہ دمبدم يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ چھپالیتی ہے اُس دریا کو ایک موج کہ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ اُس پر دوسری موج ہے مِّنْ فَوْقِهٖ اُس دوسری موج پر سَحَابٌ ط ابر ہے کہ تاروں کی روشنی چھپائے ہے ظُلُمٰتٌۢ یہ تاریکیاں بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ط ایک دوسری پر تہ بر تہ ہیں یعنی ایک تو دریا کی تاریکی اُس پر اول موج کی تاریکی اُس پر دوسری موج کی تاریکی اُس پر ابر کا اندھیرا اِذَآ اَخْرَجَ جب نکالے کوئی يَدَهٗ اپنا ہاتھ جو اُن سب اعضا کی بہ نسبت آنکھ سے قریب ہے جو دکھائی دیتے ہیں تو لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ط نہیں قریب ہے کہ وہ دیکھے اُسے یہ تاریکیوں کی شدت کی تاکید کا بیان ہے یعنی آدمی کو اپنا ہاتھ تک نظر نہیں آتا اور نہ قریب ہے کہ نظر آئے وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ اور جس کسی کو نہ دی اور مقرر اور مقدر نہ کی خدانے لَهٗ نُوْرًا اُسکے واسطے روشنی قسمت ازلی میں فَمَا لَهٗ تو نہیں ہے اُسکے واسطے مِنْ نُّوْرٍ ۝ ع کچھ نور کافروں کے عمل کی یہ ع ٥ ٦
دوسری تمثیل ہے ظلمات تو اُسکے تاریک عمل ہیں اور بحر لجی یعنی دریاے عمیق اُس کا دل ہے اور موج وہ جہل اور شرک ہے جو اُسکے دل کو چھپالیتا ہے اور اُس پر بیکسی کا ابر تو کافر کا کام اور بات ظلمت ہے اور اُسکا آنا جانا ظلمت ہے. اور قیامت کے دن اسکی رجوع بھی ظلمت کی طرف ہے بخلاف مومن کے کہ اُسکے واسطے نور پر نور ہے اور کافر کے واسطے ظلمتوں پر ظلمتیں **نظم**

مومناں از تیرگی دور آمدند — لاجرم نورٌ علیٰ نور آمدند
کافرے تاریک دل انکرست — حال کارش ظلمت اندر ظلمت ست

اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا تم نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ یہ کہ اللہ تسبیح کرتا ہے اُسکی اور پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہے اُسے زبان قال سے یا دلالت حال سے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کوئی آسمانوں اور زمینوں میں وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ط اور چڑیاں بھی اُس کی تسبیح کرتی ہیں جب پر کھولے قطار باندھے جو ہیں اُڑتی ہیں چڑیوں کو خاص کرکے بیان فرمانا اس لیے ہے کہ وہ زمین آسمان کے درمیان میں ہیں یا خدا کی صنعت کی دلیلیں ان میں بہت کھلی ہوئی ہیں اس واسطے کہ بھاری جسم جو اپنی اصل میں مرکز یعنی نیچے کی طرف مائل ہیں اُن کو محیط یعنی اوپر کی طرف میل کرنے کی قوت اور ہوا میں ٹھہرنے کی قدرت عطا فرمانا اور غول باندھنے میں باوصف اسکے کہ اُنکے بازوؤں میں سمیٹنے کی بھی قوت ہے پھیلانے کا طریقہ اُنھیں الہام فرمانا کمال قدرت صانع پر یقینی دلیل ہے كُلٌّ ہر ایک اہل آسمان اور اہل زمین یا چڑیوں یا سب کے سب نے قَدْ عَلِمَ بیشک جانی ہے صَلَاتَهٗ اپنی دعا وَتَسْبِيْحَهٗ اور اپنی تنزیہ یا خدا کی دعا اور تسبیح یا خدا جانتا ہے سب کی نماز اور نیاز وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ اور اللہ جانتا ہے بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ جو کچھ کرتے ہیں سب طاعت اور عبادت وَلِلّٰهِ اور خدا کے واسطے ہے مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج بادشاہی آسمانوں اور زمینوں کی

اس واسطے کہ اُن سب کا خالق وہی ہے وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ اور اللہ کی طرف ہے سب کی بازگشت ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ اللہ يُزْجِيْ سَحَابًا چلاتا ہے ابر کو اور اُٹھاتا ہے اُسے ٹکڑے ٹکڑے ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ پھر تالیف کرتا ہے اُنکے درمیان یعنی بعض کو بعض سے ملا دیتا ہے ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا پھر کر دیتا ہے اُسے باہم ملا ہوا اور تلے اوپر جما ہوا فَتَرَى الْوَدْقَ پھر دیکھتا ہے تو مینھ کو کہ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ نکلتا ہے اُسکے درمیان سے وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ اور برساتا ہے ابر سے یا آسمان سے مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا پہاڑوں سے جو اُن میں ہیں یعنی ابر کے بڑے بڑے ٹکڑے جو پہاڑوں کے برابر ہیں مِنْ بَرَدٍ اولے سے جو ہوتا ہے اُس ابر میں مفعول محذوف ہے تقدیر اُسکی یوں ہے کہ برساتا ہے اُس اولے میں سے جو ابر میں ہے اولے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہاں سماء سے آسمان مراد ہے ابر نہیں اور آسمان میں اولے کے پہاڑ ہیں جس طرح زمین پر پتھر کے پہاڑ ہیں حق تعالیٰ اُن آسمانی پہاڑوں سے اولے برساتا ہے فَيُصِيْبُ بِهٖ تو پہونچاتا ہے اُس اولے کو کھیت اور باغ میں مَنْ يَّشَآءُ جس کے چاہتا ہے وَيَصْرِفُهٗ اور باز رکھتا ہے میوے اور حاصلات سے عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ جس کسی کے کہ چاہتا ہے يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ قریب ہے کہ چمک اُس بجلی کی يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ۝ لے جائے نگاہیں اور چمک کے سبب اندھا کر دے اور یہ اُس کے کمال قدرت پر بڑی قوی دلیل ہے کہ پانی برسانے والے ابر میں سے آگ کا شعلہ نکالتا ہے يُقَلِّبُ اللّٰهُ پھیرتا ہے اللہ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ دن رات کو ایک دوسرے کے بعد آنے جانے سے یا ایک کے گھٹنے اور دوسرے کے بڑھنے سے یا بدلتا ہے اُنکے احوال گرمی سردی یا اُجالے اندھیرے کے سبب اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک یہ جو مذکور ہوا اس میں لَعِبْرَةً البتہ راہ بتانا اور عبرت لینا ہے لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ۝ سوجھ بوجھ والوں کو وَاللّٰهُ خَلَقَ اور اللہ نے پیدا کیا كُلَّ دَآبَّةٍ ہر جنبش کرنے والے کو کہ زمین میں ہے مِّنْ مَّآءٍ ۚ پانی سے کہ اُس کا خمیر اور مادہ ہے یا مخصوص پانی یعنی نطفہ سے اور یہ تغلیب کی راہ سے ہے اس واسطے کہ بعضے حیوانات نطفہ سے مخلوق نہیں ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے ایک جوہر پیدا کر کے اُسے نظر ہیبت سے دیکھا تو وہ پگھل کر پانی ہو گیا اُس میں سے کچھ پانی کو آگ کر دیا اور اُس سے جن پیدا کیے اور کچھ پانی کو ہوا کر کے اُس سے فرشتے پیدا کیے پھر کچھ پانی کو خاک کر کے اُس سے آدمی اور سب حیوانات پیدا کیے اور سب کی اصل پانی ہی سے ہے فَمِنْهُمْ پھر ان جنبش کرنے والوں میں سے مَّنْ يَّمْشِيْ کوئی ہے کہ چلتا ہے عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ اپنے پیٹ کے بل جیسے سانپ مچھلی وغیرہ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ اور ان میں سے کوئی ہے کہ چلتا ہے عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ دونوں پاؤں پر جیسے آدمی اور پرند جانور وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ اور اُن میں سے کوئی چلتا ہے عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ چار پاؤں پر جیسے درند چرند حق تعالیٰ نے اُن جانوروں کو پہلے بیان کیا جن میں اُس کی قدرت بہت ظاہر ہے اور وہ وہ جانور ہیں جو بے پیروں کے چلتے ہیں پھر اُنھیں بیان فرمایا جو دو پاؤں سے چلتے ہیں پھر چار پاؤں کو اور جن حیوانات کے چار پاؤں سے زیادہ پیر ہوتے ہیں وہ بھی چار ہی پاؤں پر زور دے کر چلتے ہیں يَخْلُقُ اللّٰهُ پیدا کرتا ہے اللہ مَا يَشَآءُ ؕ جو کچھ چاہتا ہے اُن چیزوں میں سے جو ذکر کیں اور جن کا ذکر نہیں فرمایا مختلف صورتوں اور اعضا اور ہیئتوں اور حرکتوں اور قوتوں اور افعال پر باوجود اس کے کہ عنصر ایک ہی ہے نظم

اوست قادر بہر چہ خواہد وخواست | ہر چہ خواہد کند کہ حکم او راست
نقشبندی برون گلہا اوست | نقش دانِ درونِ دلہا اوست

اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ہر چیز پیدا کرنے پر قادر ہے تو جو کچھ چاہے پیدا کرے لَقَدْ اَنْزَلْنَآ تحقیق کہ

ہم نے اُتاریں اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ آیتیں کھلی ہوئیں وَاللّٰهُ يَهْدِيْ اور اللہ ہدایت کرتا ہے مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے اُن آیتوں میں
غور اور فکر کرنے کے سبب اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ سیدھی ٹھیک راہ کی طرف کہ وہ جنت کی راہ ہے لکھا ہے کہ بشر منافق اور ایک یہودی میں
جھگڑا پڑا یہودی بولا کہ آؤ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محکمہ میں اپنا فیصلہ کرائیں منافق کہنے لگا کہ کعب بن اشرف کے سامنے یہ مقدمہ پیش کریں تو
حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَيَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں منافق کہ ہم اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہیں خدا کا وَبِالرَّسُوْلِ اور اُس کے رسول کا
وَاَطَعْنَا اور فرمانبرداری کی ہم نے دونوں کی ثُمَّ يَتَوَلّٰى پھر پھرتا ہے فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ایک گروہ اُن میں سے اور حکم ماننے کو منع کرتے ہیں
مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ بعد اسکے کہ ایمان اور اطاعت کا اقرار کر چکے ہیں وَمَآ اُولٰٓئِكَ اور نہیں ہیں اُس گروہ کے لوگ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ○ ثلثة
ایمان والے دل سے یا ایمان پر ثابت اور بعضے مفسر کہتے ہیں کہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ اور مغیرہ بن وائل میں پانی اور زمین کی بابت
جھگڑا پڑا تھا ہر چند حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اُسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائیں مگر یہ بات ممکن نہ ہوئی مغیرہ
بولا کہ وہ تمھارا حق ثابت کرینگے اس واسطے کہ اُنکے چچا زاد بھائی ہو اور اصل بات یہ ہے کہ وہ ملعون جانتا تھا کہ معاملہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ
کا حق ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق حق فیصلہ کریں گے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ منافق لوگ ایمان اور فرمانبرداری کا
اقرار کرتے ہیں اور خدا اور رسولؐ کے حکم سے انکار کرتے ہیں وَاِذَا دُعُوْٓا اور جب بلائے جاتے ہیں اِلَى اللّٰهِ اللہ کی کتاب کی طرف وَ
رَسُوْلِهٖ اور اُسکے رسولؐ کے حکم کی جانب لِيَحْكُمَ تاکہ حکم کریں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستی کے ساتھ بَيْنَهُمْ اُن کے درمیان
اِذَا فَرِيْقٌ تو اُس وقت ایک گروہ مِّنْهُمْ اُن میں سے کہ بشر ہے یا مغیرہ مُّعْرِضُوْنَ ○ انکار کرنے والے ہیں محکمۂ عالیہ نبویہ سے
وَاِنْ يَّكُنْ اور اگر ہو لَّهُمُ الْحَقُّ اُن کے واسطے حکم یعنی اُنکی مرضی کے موافق تو يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ آئیں پیغمبر کی طرف مُذْعِنِيْنَ ○
حکم مانتے اور اطاعت کرتے ہوئے یعنی اگر جانیں کہ اُنہی کا حق ثابت ہوگا تو فرمانبردار اور مطیع ہیں اور اگر معلوم ہو کہ دوسرے کا حق ثابت ہوگا
تو منکر ہیں اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ کیا اُنکے دلوں میں مَّرَضٌ بیماری ہے یعنی کفر اور ظلم کی طرف میلان اَمِ ارْتَابُوْٓا یا شک میں پڑے ہیں پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت اور اُن سے ناانصافی دیکھی ہے کہ اُن پر اعتماد باقی نہیں رہا اَمْ يَخَافُوْنَ یا ڈرتے ہیں اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ
یہ کہ حیف کرے گا حق تعالیٰ کوئی حکم نازل فرمانے میں اور ظلم کرے گا عَلَيْهِمْ اُن پر وَرَسُوْلُهٗ اور میل کرے گا اُس کا رسول حکم دینے میں بَلْ ایسا
نہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محل تہمت ہو یا خدا اور اُس کا رسول ظلم کرے بلکہ اُولٰٓئِكَ وہ لوگ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وہی تو ظلم
کرنے والے ہیں اپنے دوسرے فریق پر یا اپنی جانوں پر انکار کے سبب یا خدا اور رسول کے حکم سے باز رکھ کر اِنَّمَا كَانَ اسکے سوا نہیں کہ ع ۶
ہے قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ بات ایمان والوں کی اِذَا دُعُوْٓا جب پکارے جاتے ہیں اِلَى اللّٰهِ اللہ کی کتاب کی طرف وَرَسُوْلِهٖ
اور اُس کے رسولؐ کی جانب لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ تاکہ حکم کرے اُن کے درمیان جھگڑے کے وقت اَنْ يَّقُوْلُوْا یہ کہیں کہ سَمِعْنَا سنا ہم نے
آپ کا کلام وَاَطَعْنَا اور فرمانبردار ہیں آپ کے حکم کے مصرع

بہرچہ حکم کنی درمیان ماحکمی

وَاُولٰٓئِكَ اور وہ لوگ جو ایسا کہتے ہیں هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہی تو چھٹکارا پانے والے ہیں عذاب الٰہی کے درکوں سے اور پہنچنے
والے ہیں رضائے سبحانی کے درجوں پر وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اور جو کوئی حکم مانے خدا کا فرائض میں وَرَسُوْلَهٗ اور اُسکے رسول کی اطاعت
کرے سنتوں میں یا ہر ایک بات میں جو وہ فرمائیں وَيَخْشَ اللّٰهَ اور ڈرے عذاب الٰہی سے گزرے ہوئے گناہوں پر وَيَتَّقْهِ اور بچے

[illegible] فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ [illegible]

[illegible]

[illegible] فلاح کا حصول سوا فرمانبرداری اور خوف اور پرہیزگاری کے مضبوطی نیز میت

اینک رہ اگر مقصد اقصیٰ طلبی — وا اینک عمل از رضائے مولیٰ طلبی

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ [illegible] جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ [illegible]

[illegible] لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ [illegible] لَيَخْرُجُنَّ [illegible]

[illegible] قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا [illegible] طَاعَةٌ [illegible] مَّعْرُوْفَةٌ

[illegible] اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ [illegible] بِمَا

تَعْمَلُوْنَ ۝ [illegible] قُلْ [illegible] اَطِيْعُوا اللّٰهَ [illegible]

[illegible] وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ [illegible] فَاِنْ تَوَلَّوْا [illegible]

[illegible] فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ [illegible] وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ

[illegible] وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ [illegible]

تَهْتَدُوْا [illegible] وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ [illegible] اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ [illegible]

[illegible] وَعَدَ اللّٰهُ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا [illegible] مِنْكُمْ [illegible] وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ [illegible] اور کیے انھوں نے کام اچھے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ [illegible] فِي الْاَرْضِ [illegible] كَمَا اسْتَخْلَفَ

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ آیت اعجاز قرآن اور صحت نبوت اور خلفاء راشدین کی خلافت پر دلیل ہے اور فرمایا کہ وَلَيُمَكِّنَنَّ اور ضرور قوت کے ساتھ متمکن اور ثابت کردیگا
لَهُمْ دِينَهُمُ اُنکے واسطے اُنکے دین کو الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وہ دین کہ پسندیدہ ہے اُنکے واسطے یعنی دین اسلام مراد یہ ہے کہ اُس دین کو
سب دینوں پر غالب کردیگا وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ اور ضرور بدل دیگا اُنھیں مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ اُنکے ڈر کے بعد کہ دشمنوں سے ہے أَمْنًا ؕ
بیخوفی دشمنوں سے يَعْبُدُونَنِي عبادت کرینگے یعنی زمانہ خلافت میں لَا يُشْرِكُونَ نہ شریک کرینگے بِي شَيْئًا ؕ میرے ساتھ کسی چیز کو
یعنی جاہ و دولت اختیار و قدرت اُنھیں توحید اور عبادت سے باز نہ رکھے گی وَمَن كَفَرَ اور جو کوئی ناشکری کریگا اس نعمت میں بَعْدَ
ذَٰلِكَ یہ وعدہ سچ ہونے کے بعد فَأُولَٰئِكَ تو وہ گروہ ناشکرا هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ وہ لوگ تو پورے فاسق ہیں ثعلبی رحمہ اللہ
تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قبیلۂ ذوالنورین میں پہلا گروہ تھا کہ اُنھوں نے اس نعمت کی ناشکری کی وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ اور قائم رکھو نماز جو
فرض ہے وَآتُوا الزَّكَاةَ اور دو زکوۃ جو واجب ہے وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ اور فرمانبرداری کرو رسول کی جو کچھ وہ حکم فرمائیں لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُونَ ۝ شاید تم رحمت کیے جاؤ لَا تَحْسَبَنَّ ہرگز نہ گمان کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الَّذِينَ كَفَرُوا ان لوگوں کو جو ایمان نہ لائے
مُعْجِزِينَ عاجز کرنے والے خدا کو عذاب کرنے سے فِي الْأَرْضِ ۚ زمین میں یا بیشی لے جانے والے اُس پر یعنی حق سبحانہ تعالیٰ پر پیشی
نہ لے جاسکیں گے اور اُس کا عذاب اپنے سے نہ دور کرسکیں گے وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۖ اور بازگشت اُنکی آتش دوزخ ہے وَلَبِئْسَ
الْمَصِيرُ ۝ اور بُری بازگشت ہے آتش دوزخ لکھا ہے کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ایک غلام انصاری کو کہ مدلج بن عمر ع ۷
اُس کا نام تھا دوپہر کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلانے بھیجا غلام بے اجازت اُنکے گھر میں چلا گیا حضرت فاروق سوتے
تھے اور اُن کے بعضے اعضا پر سے کپڑا ہٹ گیا تھا اور بعضی روایت میں ہے کہ جاگتے تھے اور بی بی کے ساتھ اختلاط کی باتیں کرتے تھے
بس غلام کا بے اجازت گھر میں چلا آنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بہت بُرا معلوم ہوا اور بے اختیار اُن کی زبان مبارک پر یہ بات آئی
کہ کیا خوب ہوتا جو حق تعالیٰ منع فرمادیتا کہ ماں باپ بیٹی بیٹے نوکر چاکر بھی ایسے وقت ہم لوگوں کے گھروں میں بے اجازت نہ چلے آیا کریں کہ
ہمارے پوشیدہ کام دیکھ لیں پھر جب حضرت فاروق جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہوچکی تھی
کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ چاہیے کہ اجازت مانگیں تم سے وہ لوگ جن کے مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
مالک ہیں تمھارے ہاتھ یعنی غلام یا لونڈی غلام سب وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ اور وہ لڑکے بھی جو نہیں پہونچے ہیں سن بلوغ کو مِنكُمْ
تمھاری قوم سے یعنی غلام اور لڑکوں کو چاہیے کہ تمھارے گھروں میں آنے کے واسطے پہلے اجازت چاہیں ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۚ تین بار دن رات میں
مِّن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ ایک تو فجر کی نماز کے قبل کہ آدمی سو اُٹھ کر چاہتا ہے کہ خلوت کے کپڑے اُتارے اور لوگوں سے ملاقات کرنے کا
لباس پہنے وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم اور دوسری بار اُس وقت جب تم اُتارتے ہو اپنے کپڑے مِّنَ الظَّهِيرَةِ یہ حین کا بیان
ہے یعنی دوپہر کے وقت وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ۚ اور تیسری بار بعد نماز عشا کے کہ وہ کپڑے اُتار کر بچھونے پر لیٹنے کا وقت ہے
ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ ۚ نگاہ رکھو یہ تین وقت پردے کے کہ تمھارے واسطے ہیں لَيْسَ عَلَيْكُمْ نہیں ہے تم پر وَلَا عَلَيْهِمْ اور نہ غلاموں
اور لڑکوں پر جُنَاحٌ گناہ اجازت نہ مانگنے میں بَعْدَهُنَّ ۚ بعد ان تینوں وقتوں کے طَوَّافُونَ غلام طواف کرنے والے یعنی آنے والے
ہیں عَلَيْكُم تم پر یعنی تمھارے کام پر تو ہر وقت نہیں اجازت مانگ سکتے بَعْضُكُمْ آتے ہیں بعض تم میں سے عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ بعض پر یعنی
مملوک لوگ آقاؤں کے کام پر كَذَٰلِكَ اسی بیان کی طرح يُبَيِّنُ اللَّهُ بیان کرتا ہے اللہ لَكُمُ الْآيَاتِ ۗ تمھارے واسطے حق بات کی

دلیلیں

دلیلیں اور شرع کے احکام وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جانتا ہے بندوں کی مصلحتیں حَكِيْمٌ ○ حکم کرنے والا ہے مراسم آداب کی رعایت کا بعضے علما کے نزدیک اس آیت کا حکم منسوخ ہے اور ایک جماعت کے نزدیک محکم ابن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ یہ آیت منسوخ ہے کہ باب میں لوگ کلام کرتے ہیں تو اُنھوں نے جواب دیا کہ خدا کی قسم یہ آیت منسوخ نہیں مگر لوگ اس حکم کی تعمیل میں سستی کرتے ہیں وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ اور جب پہونچیں لڑکے مِنْكُمُ الْحُلُمَ تم میں سے خواب دیکھنے کو یعنی اُنھیں احتلام ہونے لگے مراد یہ ہے کہ جوان ہوجائیں اور احتلام جوانی کی کھلی ہوئی دلیل ہے فَلْيَسْتَاْذِنُوْا تو چاہیے کہ اجازت مانگیں ہر وقت كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ جس طرح اجازت مانگتے ہیں وہ لوگ جو بالغ ہوں مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ پہلے اُن سے یعنی اجازت مانگنے میں اُنکا وہی حکم ہے جو اور سب مردوں کا ہے كَذٰلِكَ جس طرح یہ حکم بیان کیا اسی طرح يُبَيِّنُ اللّٰهُ بیان کرتا ہے حق تعالیٰ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ۭ تمھارے واسطے اپنی آیتیں وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ خوب جانتا ہے تمھارا احوال حَكِيْمٌ ○ حکم کرنے والا حکمت کے ساتھ شریعت کی طرحیں اور وضعیں معین کرنے میں اِن دونوں ناموں کا اِن دونوں آیتوں کے اخیر میں مکرر لانا مبالغہ اور تاکید کی جہت سے ہے وَالْقَوَاعِدُ اور گھر بیٹھ رہنے اور باز رہنے والیاں مِنَ النِّسَاۗءِ عورتوں میں سے الّٰتِيْ لَا يَرْجُوْنَ وہ جو امید نہیں رکھتی ہیں نِكَاحًا اپنے نکاح کی یعنی اُنھیں یہ آرزو نہیں کہ اُن سے کوئی نکاح کرے اس وجہ سے کہ وہ بوڑھی ہیں فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ تو نہیں ہے اُن پر جُنَاحٌ کچھ گناہ اور وبال اَنْ يَّضَعْنَ یہ کہ اُتاریں ثِيَابَهُنَّ اپنے کپڑے اوپر کے جیسے چادر اور اوڑھنی غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۢ بِزِيْنَةٍ ۭ اُس حال میں کہ نہ کھولنے والی ہوں اپنے سنگار کی جگہیں یعنی چادر اُتارنے سے سر گردن کان بال وغیرہ کھولنا مقصود نہ ہو وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ اور وہ جو عفت ڈھونڈھیں اور اپنے کو پوشیدہ رکھیں تو خَيْرٌ لَّهُنَّ ۭ بہتر ہے اُنکے واسطے اور تہمت سے بہت بعید ہے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ اور اللہ سننے والا ہے مردوں کے ساتھ اُن کی باتیں عَلِيْمٌ ۝ جاننے والا ہے اُن کی باتوں کا مطلب امام واحدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ تندرست صحابہ بیمار اور اندھوں کے ساتھ کھانا نہ کھاتے تھے یا بیمار اور اندھے صحابہ تندرستوں کے ساتھ ایک پیالہ میں کھانے سے بچتے تھے بایں خیال کہ مبادا اُن کی طبیعتوں کو اُنکے ساتھ کھانے سے نفرت آئے یا یہ کہ بعضے صحابہ جب سفر کو جاتے تھے تو اپنے گھروں کی کنجیاں محتاجوں کو دے جاتے کہ حاجت کے وقت اُنکے غلہ میں سے کھائیں اور یہ محتاج اُن کی نارضامندی کے خیال سے پرہیز کرتے تھے یا اگر کوئی اُن کو اُس دسترخوان پر بُلاتا جو اُن کے ماں باپ یا قریب رشتہ دار کے گھر میں چُنا جاتا تو وہ محتاج لوگ یہ دعوت نہ قبول کرتے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ لَيْسَ عَلَي الْاَعْمٰى نہیں ہے اندھے پر حَرَجٌ کچھ گناہ اور تنگی وَّلَا عَلَي الْاَعْرَجِ اور نہ لنگڑے پر حَرَجٌ کچھ وبال اور گناہ وَّلَا عَلَي الْمَرِيْضِ حَرَجٌ اور نہ کسی بیمار پر کچھ گناہ وَّلَا عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ اور نہ تمھاری جانوں پر بار اَنْ تَاْكُلُوْا یہ کہ کھاؤ تم اور وہ لوگ جو مبتلا ہیں مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اپنے گھروں کے کھانے میں سے جنھیں تمھارے اہل وعیال ہیں اور بیٹوں کے گھر بھی اس میں داخل ہیں اس حدیث کے حکم سے کہ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ یعنی تو اور تیرا مال تیرے باپ کے واسطے ہے اور صحیح یہ ہے کہ بہت پاکیزہ وہ چیز ہے جو آدمی اپنی کمائی میں سے کھائے اور بیٹا بھی اُسی کی کمائی میں سے ہے تو بیٹے کے گھر کا مال باپ کے واسطے حلال طیب ہے اَوْ بُيُوْتِ اٰبَاۗىِٕكُمْ یا اپنے باپوں کے گھروں میں سے اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ یا اپنی ماؤں کے گھروں میں سے اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ یا اپنے بھائیوں کے گھروں میں سے اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ یا اپنی بہنوں کے گھروں میں سے اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ یا اپنے چچاؤں کے گھروں میں سے اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں میں سے اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ یا اپنے ماموؤں کے گھروں میں سے اَوْ

کے خزانوں کے اُن مالک ہوئے کہ تم مالک ہوئے اُن گھروں میں سے کہ تم مالک ہوئے اُن کے خزانوں کے
بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ یا اپنی خالاؤں کے گھروں میں سے اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ یا اُن گھروں میں سے کہ تم مالک ہوئے اُن کے خزانوں کے
کہ وہ نقد و جنس ہیں یہ خطاب وکیلوں اور تحویلداروں سے ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اُن گھروں سے لونڈی غلاموں کے گھر مراد ہیں اور
لونڈی غلام اور اولاد کے گھروں کے سوا کھانا کھانے میں گھر والے کی رضامندی شرط ہے اَوْ صَدِيْقِكُمْ یا اپنے دوستوں کے گھروں میں سے
اس صورت میں بھی دوست کی رضامندی چاہیے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر دلی دوست ہو تو کھانا کھا لینے سے وہ بہت خوش ہوتا ہے حضرت
فتح موصلی اپنے ایک دوست کے دروازے پر آئے وہ گھر میں نہ تھا اُس کی لونڈی سے اُس کی تھیلی مانگ کر دو درم نکال لیے اور تھیلی باقی
درم سمیت لونڈی کو دے دی جب صاحب خانہ گھر میں آئے تو لونڈی سے یہ حال سُنا تو اس خوشی کے شکریہ میں لونڈی کو آزاد کر کے سرفراز کیا نظم

شبے گفتم جہاں فرسودہ را ۔۔۔ کہ بود آسودہ در کنج رباطے
زلذتہا چہ خوشتر در جہاں گفت ۔۔۔ میانِ دوستداراں انبساطے

عوارف المعارف میں لکھا ہے کہ جب کوئی اپنے دوست سے کہے کہ اپنے مال میں سے کچھ مجھے عطا کر اور وہ دوست پوچھے کہ کس قدر تو وہ
دوستی کے قابل نہیں یعنی اُس دوست کو چاہیے کہ جو کچھ اُسکے پاس ہے اپنے حاجتمند دوست کے سامنے رکھدے اور یہ پوچھنے سے درگذرے
کہ کس قدر اور کیونکر اس واسطے کہ دوست جانی مال فانی سے بہتر ہے اسی باب میں کسی نے کہا ہے کہ یار جا اپنا سب مال دے کر یار خریدلا
اُسکے عوض اپنا سب جان و مال سوخت کرنا اور کسی چیز کے بدلے اُسے نہ فروخت کرنا اللہ جزائے خیر دے یہ اس کہنے والے کو نظم

یاران بجاں مضائقہ باہم نمیکنند ۔۔۔ آخر کسے بمال جُدائی چرا کند
بسیار جد و جہد باید کہ تا کسے ۔۔۔ خود را بآدمی صفتے آشنا کند
شرط ست بعد یافتن یار آشنا ۔۔۔ کز بہر او بعہد محبت وفا کند

اور پہلا قول جو بیان ہوا کہ علیلوں کے ساتھ کھانا کھانے میں صحابہ کا نفرت کرنا یہ آیت نازل ہونے کا سبب ہے اس قول پر لفظ علیٰ کو
فی کے معنی میں لینا چاہیے یعنی اِن لوگوں کے واسطے مل کر ساتھ کھانا کھانے میں کچھ حرج نہیں لکھا ہے کہ بنی لیث بن عمرو کے لوگ تنہا
کھانا کھانا حرام جانتے تھے اور صبح سے شام تک خوان چنے ہوئے مہمان کا انتظار کیا کرتے جب ایک تہائی رات جاتی اور کوئی مہمان
نہ آتا تو کچھ کھا لیتے اُنکی شان میں اگلی آیت نازل ہوئی ہے یا انصار میں سے ایک گروہ کا یہ حال تھا کہ اپنی جان پر مشقت گوارا کرتے
اور بے مہمان ہرگز کھانا نہ کھاتے اُن کے حق میں یہ آیت اُتری یا ایک گروہ کے لوگ جو دسترخوان پر جمع ہو کر کھانا کھانے سے پرہیز
کرتے اُنکی شان میں یہ آیت نازل ہوئی کہ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ نہیں ہے تم پر کچھ گناہ اَنْ تَاْكُلُوْا یہ کہ کھاؤ کھانا جَمِيْعًا
باہم اکٹھا ہو کر اَوْ اَشْتَاتًا یا الگ الگ فَاِذَا دَخَلْتُمْ پھر جب داخل ہو بُيُوْتًا گھروں میں جو مذکور ہوئے یا اپنے گھروں میں یا خالی
مکانوں میں یا مسجدوں میں فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تو سلام کرو اپنے دین والوں پر اس واسطے کہ اَلْمُؤْمِنُ كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ یعنی سب
ایمان والے ایک جان کے مثل ہیں اور گھروں میں اپنے گھر والوں کو سلام کرو اور مسجدوں میں بھی سلام کرو اور بعضے علما نے کہا ہے کہ
اگر مسجد یا گھر خالی ہو تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَّبِّنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اور بہر تقدیر سلام کرنا چاہیے تَحِيَّةً سلام کرنا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
ثابت اور مقرر کیا ہوا خدا کی طرف سے مُبٰرَكَةً بہت خیر و برکت والا طَيِّبَةً پاک کہ سننے والے کا جی اُس سے خوش ہوتا ہے كَذٰلِكَ
جس طرح سلام کا بیان فرمایا اسی طرح يُبَيِّنُ اللّٰهُ بیان کرتا ہے حق تعالیٰ لَكُمُ الْاٰيٰتِ تمہارے واسطے نشانیاں اپنی حکمت کی

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۞ شاید کہ تم اُس میں عقل لڑاؤ اور حق اور ثواب دریافت کرلو اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ سوا اسکے نہیں کہ کامل ایمان والے
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے خدا کا وَرَسُوْلِهٖ اور اُس کے رسول کا دل سے وَاِذَا كَانُوْا اور جب ہوتے ہیں مَعَهٗ
اُسکے رسول کے ساتھ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ جمع کرنے والے کسی کام پر یعنی ایسی کسی مہم پر کہ شرع کی رو سے اُن کو اُس پر جمع ہونا چاہیے جیسے
جمعے عیدین جہاد مشورے نماز استسقا اِن نیک کاموں کے واسطے جمع ہوتے ہیں تو لَمْ يَذْهَبُوْا نہیں جاتے رسولؐ کے پاس سے
حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ جب تک اذن مانگیں رسولؐ سے اور وہ اذن عطا فرمائیں اِنَّ الَّذِیْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ بیشک جو لوگ اذن
مانگیں تم سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ وہ گروہ وہ لوگ ہیں جو صدق دل سے يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہیں بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ ۚ خدا کا اور اُس کے رسولؐ کا اور تصدیق کرتے ہیں منافقوں کے اُس ایک گروہ پر طعن اور تعریض ہے جس نے جنگ تبوک سے
پھر جانے کے واسطے اجازت مانگی اور اُن کی شان میں آیہ اِنَّمَا یَسْتَاْذِنُکَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ نازل ہوئی فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ پھر
جب یہ مومن مخلص تم سے اذن مانگیں لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ اپنے بعض کام بنانے اور پورے کام کرنے کے واسطے فَاْذَنْ تو تم اذن دیدو
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِّمَنْ شِئْتَ جس کسی کو چاہو مِنْهُمْ اُن میں سے جو کھلا ہوا عذر رکھتا ہو وَاسْتَغْفِرْ اور باوصف اجازت
دینے کے مغفرت چاہو لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اُن کے واسطے اللہ سے اس لیے کہ ضرورت دین پر دنیا کے کام مقدم کرنا اگرچہ عذر کے سبب سے ہو تو بھی خلل
سے خالی نہیں اور گویا کہ جماعت سے نکل جانے کے باعث گنہگار ہیں تو تم اُنکے واسطے مغفرت چاہو اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہے
بندوں کی تقصیر میں رَّحِیْمٌ مہربان ہے کہ اُن پر تکلیف میں تخفیف فرماتا ہے لَا تَجْعَلُوْا نہ کرو اور نہ جانو دُعَآءَ الرَّسُوْلِ رسولؐ کے
پکارنے کو کہ وہ جو تم کو پکارتے ہیں بَیْنَكُمْ اپنے درمیان كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ ویسا پکارنا جیسا تم میں سے بعض پکارتے ہیں بَعْضًا ؕ
بعض کو یعنی تم جو ایک دوسرے کو پکارتے ہو اُس پکارنے پر رسولؐ کے پکارنے کو بھی قیاس کرکے منہ پھیر سکو یا جواب میں سستی کرسکو اس واسطے
کہ رسولؐ کا حکم بجالانے میں جلدی کرنا واجب و لازم ہے اور اُن کے اذن کے بغیر مراجعت حرام اور نادرست ہے یا اپنے اوپر رسولؐ کی
بددعا یا اپنے حق میں اُنکی دعا خیر کو ویسی دعا نہ جانو جیسی دعا تم ایک دوسرے کے حق میں کرتے ہو اس واسطے کہ رسولؐ کی دعا بیشک
قبول ہے خدا کی درگاہ میں یا تم رسولؐ کو اس طرح نہ پکارا کرو جس طرح ایک دوسرے کو فقط نام لے کر پکارتے ہو بلکہ چاہیے کہ تعظیم کے ساتھ
پکارا کرو جیسے یا رسولؐ اللہ یا نبی اللہ اس واسطے کہ حق تعالیٰ نے سب انبیا علیہم السلام کو قرآن میں نام لے کر پکارا اور اپنے حبیب محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے بزرگی کے ساتھ خطاب کیا **بیت**

یا آدم ست با پدر انبیا خطاب — یا اَیُّہَا النَّبِیُّ خطاب محمدؐ ست

لکھا ہے کہ جب رسولؐ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے تو منافق تنگ آکر ایک دوسرے کی آڑ ہو جاتے اور مسجد کے باہر چل دیتے
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ بیشک جانتا ہے اللہ اُن لوگوں کو جو کراہت کی راہ سے يَتَسَلَّلُوْنَ نکل جاتے ہیں
تھوڑے تھوڑے مِنْكُمْ تمہارے درمیان سے لِوَاذًا ۚ ایک دوسرے کی آڑ میں ہو کر اور چھپ کر فَلْيَحْذَرِ الَّذِیْنَ تو چاہیے کہ ڈریں
وہ لوگ جو يُخَالِفُوْنَ مخالفت کرتے ہیں اور انکار کرتے ہیں عَنْ اَمْرِهٖٓ حکم سے خدا اور رسولؐ کے اَنْ تُصِیْبَهُمْ اس بات سے کہ
پہنچے اُنھیں فِتْنَةٌ کوئی آزمایش حق تعالیٰ کی طرف سے کہ گمراہی ہے یا جان مال اولاد میں تکلیف یا بادشاہ ظالم کا تسلط یا دل پر غفلت کی
مُہر یا توبہ کا رد ہونا حضرت جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ فتنہ دل کی سختی ہے اور معرفت الٰہی سے دل کا اثر نہ قبول کرنا اَوْ يُصِیْبَهُمْ یا پہنچے

اُنھیں عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ عذاب دردناک آخرت میں اَلَآ اِنَّ لِلّٰہِ جان لو کہ بیشک خدا کے واسطے ہے مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ جو کچھ ہے آسمانوں میں اور زمینوں میں یعنی سب اُسی کی مِلک ہیں اور وہی سب کا مالک ہے اس واسطے کہ سب کا خالق وہی ہے
قَدْ یَعْلَمُ بیشک جانتا ہے مَآ اَنْتُمْ عَلَیْہِ وہ بات جس پر تم ہوائے مکلف لوگو موافقت اور مخالفت اور نفاق اور اخلاص اور طاعت
اور معصیت یا جس صفت پر تم ہو وَیَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اور جانتا ہے اُس دن کو کہ پھیرے جائیں گے منافق اِلَیْہِ اُسکی جزا کی طرف فَیُنَبِّئُھُمْ
پھر خبر دیں گے اُنھیں بِمَا عَمِلُوْا اُس چیز کی جو کچھ کیا ہے اُنھوں نے بُرے کاموں میں سے اور اُسکی سزا دے گا وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ اور
اللہ سب چیزیں عَلِیْمٌ ۝ جانتا ہے اور کوئی چیز اُس پر پوشیدہ نہیں **بیت** ع ۵/۴

آنکس کہ بیافرید پیدا و نہاں ۔۔۔ چون نشناسد نہان و پیدا بجہاں

سُوْرَۃُ الْفُرْقَانِ مَکِّیَّۃٌ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝	وَھِیَ سَبْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَۃً
سورۂ فرقان مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ ستتر آیتیں ہیں

آیاتھا ۷۷ — رکوعاتھا ۶ — کلماتھا ۹۰۰ — حروفھا ۳۹۱۹

تَبٰرَکَ مفسروں نے اس لفظ کے جو معنی کہے ہیں اُن میں سے صاحب کشف الاسرار نے تین معنی اختیار کیے ہیں ایک یہ کہ برکت اس سے ہے اور یہ حق تعالیٰ کی کارسازی اور بندہ نوازی کی طرف اشارہ ہے دوسرے یہ کہ بزرگ اور برتر ہے اور یہ صفت سرمدی کا بیان اور عزت ازلی و ابدی کا نشان ہے تیسرے یہ کہ دائم اور ثابت ہے اور یہ اُس کے دوام ذات سے عبارت ہے کہ نہ زائل تھا اور نہ زائل ہوگا الَّذِیْ وہ جس نے نَزَّلَ الْفُرْقَانَ اُتارا قرآن جو حق اور باطل حلال اور حرام میں فرق کر دینے والا ہے عَلٰی عَبْدِہٖ اپنے بندہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر لِیَکُوْنَ تاکہ ہو وہ بندہ لِلْعٰلَمِیْنَ آدمیوں اور جنوں کو نَذِیْرًا ۝ ڈرانے والا عذاب الٰہی سے یا قرآن ہر زمانہ میں ہر قرن والے کو اِن باتوں سے ڈرانے والا ہے جو خدا کی ناراضی اور غصہ کی سبب ہیں الَّذِیْ لَہٗ وہ جس کے واسطے ہے مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانوں اور زمینوں کی اس واسطے کہ اکیلے اُسی نے اُن کو پیدا کیا تو اُسی کو اُن میں تصرف پہونچتا ہے وَلَمْ یَتَّخِذْ اور نہیں پیدا کر لیا خدا نے وَلَدًا کوئی فرزند جیسا یہود نصاریٰ کو زعم ہے وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ اور نہیں ہے اُس کا شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ کوئی شریک بادشاہی میں جیسا کہ ثنویہ وثنیہ کہتے ہیں یعنی اُس کے واسطے بادشاہی ہے بے فرزند کے کہ اُس کا قائم مقام ہو سکے یا بے شریک کے کہ اُس کا مقابلہ کر سکے وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ اور پیدا کیا اُس نے سب چیزوں کو مخصوص مادّوں مختلف ہیئتوں اور انواع واقسام کی شکلوں پر فَقَدَّرَہٗ پھر اندازہ کر لیا اُس چیز کو تَقْدِیْرًا ۝ اندازہ کرنا یعنی جو خصائص اور افعال کہ اُس سے چاہے اُس کے واسطے مہیا کر دیے یا ایک وقت معلوم تک اُس کی بقا کا اندازہ کر دیا وَاتَّخَذُوْا اور ٹھہرا لیے کافروں نے مِنْ دُوْنِہٖٓ خدائے خالق کے سوا اٰلِھَۃً لَّا یَخْلُقُوْنَ بہت سے خدا جنھوں نے نہیں پیدا کی شَیْئًا کوئی چیز اور نہ کوئی چیز پیدا کرنے پر قادر ہیں وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ اور حال یہ ہے کہ وہ پیدا کیے گئے ہیں اور ہر مخلوق ہستی میں خالق کا محتاج ہے اور محتاج خدائی کے لائق نہیں تو جن بتوں کو بندے تراشتے ہیں اور جیسی چاہتے ہیں اُن کی صورت بنا لیتے ہیں وہ بُت کیونکر پرستش کے لائق ہونگے وَلَا یَمْلِکُوْنَ اور باوجود مخلوق ہونے کے توانائی اور استطاعت نہیں رکھتے لِاَنْفُسِھِمْ اپنی جانوں کے واسطے ضَرًّا ضرر روکنے کی وَّلَا نَفْعًا اور نہ نفع حاصل کرنے کی یعنی نہ اپنے کو کچھ فائدہ پہونچا سکتے ہیں نہ اپنے سے کچھ نقصان روک سکتے ہیں حال آنکہ خدا

ضار اور نافع چاہیے وَلَا یَمْلِكُوْنَ اور نہیں سکت رکھتے ہیں آلہ باطل اور قادر نہیں ہیں مَوْتًا کسی کو مار ڈالنے پر وَّلَا حَیٰوةً اور نہ کسی کو زندہ کرنے پر پہلے پہل یا اُسکی زندگی باقی رکھنے پر وَّلَا نُشُوْرًا ۝ اور نہ اُسکے بعث وحشر پر دوبارہ اور خدائے تعالیٰ جلانے والا مار ڈالنے والا اُٹھانے والا چاہیے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور بولے کافر کہ اِنْ هٰذَآ نہیں ہے یہ قرآن جو محمد ہمارے پاس لائے ہیں اِلَّآ اِفْكُ ۨافْتَرٰىهُ مگر جھوٹ کہ خود باندھ لیا ہے اُس نے وَاَعَانَهٗ اور مدد دی ہے اُسے عَلَيْهِ وہ جھوٹ بنانے پر قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛ ایک اور قوم نے جیسے جبر اور یسار یا عداس یا فکہ رومی یعنی یہ لوگ اگلی خبریں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیان کرتے ہیں اور وہ عربی عبارت میں ہم کو سناتا ہے فَقَدْ جَآءُوْ تو بیشک آتے ہیں اُس قوم کے لوگ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۚ۝ ظلم اور جھوٹ پر یعنی مدد دینے والے لوگ اور اس تقدیر پر یہ کفار کے کلام کا بقیہ ہے اور صحیح یہ بات ہے کہ یہ حق تعالیٰ کا کلام ہے وہ فرماتا ہے کہ جو کفار یہ کہتے ہیں کہ قرآن جھوٹ ہے اور ایک قوم کی مدد سے بنایا جاتا ہے وہ شرک اور ظلم اور بہتان پر ہیں وَقَالُوْٓا اور بولے کافر کہ محمد عربی کا کلام تو اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کہانیاں ہیں اگلوں کی جو کتابوں میں لکھی ہیں اكْتَتَبَهَا لکھواتا ہے اُسے اس واسطے کہ آپ تو لکھ ہی نہیں سکتا فَهِيَ تو وہ نوشتے تُمْلٰى عَلَيْهِ املا کیے جاتے ہیں اُس پر بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ صبح شام یعنی دونوں وقت دن کو یا دن رات محمد عربی کے سامنے پڑھتے ہیں یہاں تک کہ وہ یاد کر لیتا ہے اس واسطے کہ خود تو پڑھ ہی نہیں سکتا اور جب یاد کر لیا تو ہمارے سامنے پڑھ کر کہتا ہے کہ وحی ہے (منہ میں خاک اُن کافروں کے) قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کی بات رد کرنے کو کہ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ اُتارا ہے قرآن اُس نے جو بے شبہہ يَعْلَمُ السِّرَّ جانتا ہے پوشیدہ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ آسمانوں اور زمین میں اُس پر دلیل یہ ہے کہ یہ کلام شامل ہے غیب کی خبروں پر اور علم غیب حق تعالیٰ ہی کا خاصہ ہے دوسرے یہ کہ تمہارے سب فصیح لوگ اسکے مثل لانے سے عاجز ہیں تو ایسا کلام ملک علام کے سوا اور کسی کے پاس سے نہ ہونا چاہیے اِنَّهٗ بیشک وہ كَانَ غَفُوْرًا ہے بخشنے والا کہ بندوں کے گناہوں پر اپنے کرم کا پردہ ڈالتا ہے رَّحِيْمًا ۝ مہربان کہ گنہگاروں پر عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا وَقَالُوْا اور کہا سرداران قریش جیسے ابوجہل عتبہ امیہ عاص وغیرہ نے کہ مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ کیا ہے اس پیغمبر کو یہ بات ہنسی کے طور پر کہی کہ کیا ہو گیا ہے اُسے کہ رسالت کا دعویٰ کرتا ہے اور لوگوں کی طرح يَاْكُلُ الطَّعَامَ کھاتا ہے کھانا وَيَمْشِيْ اور چلتا پھرتا ہے طلب معاش کے واسطے اوروں کی طرح فِي الْاَسْوَاقِ ۭ بازاروں میں اگر اُس کا دعویٰ صحیح اور درست ہو تو چاہیے کہ اُس کا حال اوروں کے حال کے مخالف ہو چونکہ وہ کافر مرتبہ محسوسات ہی میں اٹکے ہوئے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حال سے غافل ہو کر سمجھے کہ رسولوں کی تمیز اُن کے غیر سے امور جسمانی ہی کے سبب سے ہوتی ہے اور یہ نہ سمجھے کہ نبوت بشریت کے منافی نہیں ہے بلکہ اُس کی مقتضی ہے تاکہ مناسبت اور مجانست جو فائدہ دینے اور فائدہ لینے کا سبب ہے حاصل ہو بیت

جنس باید تا در آمیزد بجنس ۔۔۔ اُنس کے گیرند با جن جنس انس

غرضکہ مشرک کہتے تھے کہ چاہیے تھا کہ وہ خود فرشتہ ہوتا اگر فرشتہ نہیں ہے تو لَوْلَآ اُنْزِلَ کیوں نہ بھیجا گیا اِلَيْهِ مَلَكٌ اُس کی طرف کوئی فرشتہ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ کہ ہوتا اُسکے ساتھ نَذِيْرًا ۝ ڈرانے والا اور ڈرانے میں مدد دینے والا اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ یا یہ کہ ڈال دیا جائے اُس کی طرف كَنْزٌ خزانہ آسمان سے تاکہ اُس کے سبب سے مطمئن ہو کر بازاروں میں تحصیل معاش سے مستغنی ہو جائے اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ یا ہو اسکے واسطے جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ۭ باغ کہ کھائے اُس کا میوہ اور آمدنی اور یہ اُسکی وجہ معاش ہو وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اور کہا ظالموں نے

معانقہ عند المتاخرین

ضمیر کی جگہ اسم ظاہر کا لانا اُنکے ظلم کا حکم فرماتا ہے یعنی مشرک اس بات میں ظالم ہیں جو مومنوں کو کہی کہ اِنۡ تَتَّبِعُوۡنَ پیروی نہیں کرتے ہو تم
اِلَّا رَجُلًا مَّسۡحُوۡرًا ○ مگر ایک مرد جادو کیے ہوئے کی مسحور اُسے کہتے ہیں جس پر کسی نے جادو کیا ہو اور اُسکی عقل جاتی رہی ہو اور
تفسیر ماوردی میں مسحور کو ساحر کے معنی میں کہا ہے یعنی تم لوگ ایک جادوگر کی پیروی کرتے ہو کہ تم کو بات میں پھسلا لیتا ہے اُنۡظُرۡ دیکھو اے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چشم بصیرت سے تاکہ سمجھ لو کہ معاندوں نے کَیۡفَ ضَرَبُوۡا کیونکر بنالیں لَکَ الۡاَمۡثَالَ تیرے واسطے مثلیں یعنی تم کو
بُری باتیں کہیں اور مسحور کے ساتھ تشبیہ دی اور تم کو مفتری اور سکھایا پڑھایا ہوا کہا فَضَلُّوۡا تو گمراہ ہو گئے اُس راہ سے جس سے انبیا کی پہچان
حاصل ہو اور غیر انبیا سے انبیا علیہم السلام کی تمیز ہو جائے فَلَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ سَبِیۡلًا ○ع تو استطاعت نہیں رکھتے اور جو بات کہتے ہیں
اُس پر دلیل کی راہ نہیں پاسکتے تَبٰرَکَ الَّذِیۡۤ بزرگ ہے وہ جو محض فضل سے اِنۡ شَآءَ جَعَلَ اگر چاہے تو بنائے اور بخشدے لَکَ
تجھے دنیا میں خَیۡرًا مِّنۡ ذٰلِکَ بہتر اُس خزانے اور باغ سے جو وہ کہتے ہیں اور وہ بہتر کیا چیز ہو کہ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ بہت سے باغ
کہ جاری ہوں مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ اُسکے درختوں کے نیچے سے نہریں وَ یَجۡعَلۡ لَّکَ اور دے تجھے اُن باغوں میں قُصُوۡرًا ○ بے
محل اونچے اور مکانات بلند اسباب نزول میں مذکور ہے کہ جب قریش کے مالداروں نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فقر وفاقہ
کے سبب سے ملامت کی تو رضوان داروغہ جنت یہ آیت لے کر نازل ہوئے اور نور کا ایک ڈبا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھکر عرض کی
کہ آپ کا پروردگار فرماتا ہے کہ اس میں دنیا کے خزانوں کی بیحساب کنجیاں ہیں وہ سب تمہارے قبضہ تصرف میں دیتا ہوں اور اُسکے سبب سے
اُس کرامت اور نعمت میں سے بھی ایک پر پشہ کے برابر کچھ کم نہ ہوگا جو آخرت میں ہم تمہارے نامزد کر چکے ہیں پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ اے رضوان مجھے تو دنیا کی کچھ حاجت نہیں میں فقیری کو بہت دوست رکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ شکر اور صبر کرنے والا بندہ رہوں
رضوان بولے آپ نے بڑی مضبوطی کی اللہ آپ کو مضبوط رکھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علو ہمت کی کچھ یہی علامت نہیں ہے کہ باوجود
تنگدستی اور احتیاج کے روے زمین کے خزانوں پر نگاہ تک نہ ڈالی بلکہ یہ بات ملاحظہ کرنا چاہیے کہ شب معراج میں غیر خدا کی طرف مطلق نظر
نہ کی اور عجائب ملکوت اور غرائب جبروت میں سے کسی چیز کی جانب التفات نہ فرمایا کہ اُس حال کا اس آیت میں بیان ہے کہ مَا زَاغَ الۡبَصَرُ وَ مَا طَغٰی ۵

زرنگ آمیزیِ ریحانِ آں باغ — نہادہ چشم خود در مہر مَا زَاغ
نظر چوں بر گرفت از نقش کونین — قدم زد در حریم قابَ قوسین

بَلۡ تمہاری فقیری اور محتاجی کفار کو اس بات کی مانع نہیں ہے کہ وہ تمہارا ایمان لائیں بلکہ کَذَّبُوۡا بِالسَّاعَۃِ قف تکذیب کرتے ہیں
قیامت کی اور انکار نبوت سے تکذیب قیامت کا اُن کو داعیہ ہے وَ اَعۡتَدۡنَا اور تیاری کی ہے ہم نے لِمَنۡ کَذَّبَ بِالسَّاعَۃِ
اُسکے واسطے جو قیامت کی تکذیب کرے سَعِیۡرًا ○ج آگ جلتی ہوئی اور بعضے کہتے ہیں کہ دوزخ کے ناموں میں سے ایک نام سعیر بھی ہے
اِذَا رَاَتۡہُمۡ جب دیکھے گی وہ اُنھیں یعنی قیامت کے منکروں کو آتش دوزخ جب دیکھے گی مِّنۡ مَّکَانٍۭ بَعِیۡدٍ دور کی جگہ سے ایک قول
کے موافق سو برس اور ایک قول کے موافق پانچ سو برس کی راہ کا فرق ہوگا اُن میں کہ سَمِعُوۡا لَہَا سنیں گے آگ کے واسطے تَغَیُّظًا آواز
جوش کھانے کی غصہ کے مارے وَّ زَفِیۡرًا ○ اور چلّانے کی آواز جیسے غصے والے چلّاتے ہیں اور شیر غرّاتے ہیں بعضے مفسر اس بات پر
ہیں کہ یہ دیکھنا اور غرّانا محافظ دوزخ کا ہوگا اور صاحب انوار نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک حیات جثہ کے ساتھ مشروط نہیں ہے ممکن ہے کہ
حق تعالیٰ آگ کو زندگی عطا فرمائے کہ آگ ہی دیکھے اور غرّائے وَ اِذَاۤ اُلۡقُوۡا اور جب ڈال دیے جائیں گے مشرک مِنۡہَا دوزخ میں سے

مَكَانًا ضَيِّقًا تنگ جگہ میں جس کے سبب سے اور کرب زیادہ ہو اور تیسیر میں لکھا ہے کہ جہنم کافروں پر ایسی تنگ ہوگی جیسے نیزے کے نیچے والا
لوہا نیزے پر تنگ ہوتا ہے اور کافروں کو ایسے تنگ مکان میں ڈال دیں گے مُّقَرَّنِيْنَ جکڑ کر اُن کے ہاتھ اُن کی گردنوں میں زنجیروں سے
یا ہر کافر کو اُس کے ساتھی شیطان کے ساتھ آگ کی زنجیر میں جکڑ دیں گے کہ دَعَوْا پکاریں گے اپنے اوپر هُنَالِكَ اُس جگہ ثُبُوْرًا ۝
ہلاکت کو یعنی اپنے اوپر ہلاکت کی بددعا کریں گے یا کہیں گے کہ یا ثُبُوْرَاهُ اور یہ کلمہ وہ شخص کہتا ہے جو اپنی ہلاکت کا آرزومند ہو زاد المسیر میں
اور اور بعضی تفسیروں میں مذکور ہے کہ دوزخیوں میں سب سے پہلے جسے لباس پہنائیں گے وہ ابلیس ہوگا اُسے آگ کا حُلّہ پہنائیں گے
اور وہ اُسے پیشانی پر رکھ کر نیچے کھینچے گا اور اُس کی ذریت اُس کے پیچھے یاثبوراہ کہکر چلاتی ہوئی چلے گی حق تعالیٰ فرمائے گا کہ لَا تَدْعُوا
الْيَوْمَ نہ پکارو آج ثُبُوْرًا وَّاحِدًا ایک ثبور وَّادْعُوْا اور پکارو ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝ ثبور بہت یعنی ایک ہی بار اپنے اوپر نفرین نہ کرو بلکہ
بہت سی نفرینیں کرو اس واسطے کہ تیرا انواع و اقسام کے عذاب ہوں گے اور ہر قسم کے عذاب پر شدت کی وجہ سے ثبور واقع ہوگا قُلْ کہو
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن لوگوں سے جو فقیری کی وجہ سے تمھیں ملامت کرتے ہیں کہ اَذٰلِكَ کیا یہ خزانہ اور باغ دنیا خَيْرٌ بہتر ہے
اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ یا وہ بہشت ہمیشہ کی کہ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ وعدہ دیا گیا ہے پرہیزگاروں کو اُس میں داخل ہونے کا كَانَتْ
ہے خدا کے علم میں لَهُمْ متقیوں کے واسطے اُس بہشت میں جَزَاۗءً جزا اُن کے اعمال کی وَّمَصِيْرًا ۝ اور پھر جانے کی جگہ کہ آخرت میں
اُس کی طرف پھریں گے لَهُمْ فِيْهَا اُن کے واسطے بہشت میں مَا يَشَاۗءُوْنَ جو کچھ چاہیں جنت کی نعمتیں اپنے استحقاق کے موافق اس واسطے
کہ ضعیف ایمان والوں کو آرزو کرنے سے کامل ایمان والوں کے مرتبہ میں سے حصہ نہ ہوگا بلکہ جو مراد اپنے حال کے مناسب چاہیں گے پائیں گے
خٰلِدِيْنَ ۭ اُس حال میں کہ بہشت میں ہمیشہ رہیں گے كَانَ داخل ہونا اور ہمیشہ رہنا جنت میں عَلٰي رَبِّكَ تیرے رب پر وَعْدًا وعدہ
ہے مَّسْـــُٔوْلًا ۝ چاہا ہوا اس لائق کہ خدا سے اُسکی درخواست کریں یا مومنوں نے اُسکی درخواست کی ہے کہ رَبَّنَا[1] اٰتِنَا مَا وَعَدْتَنَا یا فرشتے مومنوں
کے واسطے درخواست کرتے ہیں کہ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ[2] جَنّٰتِ عَدْنِ نِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ اور یاد کرو وہ دن کہ حشر کریگا مشرکوں کو اور بعضے نے
نَحْشُرُهُمْ نون سے پڑھا ہے کہ حشر کریں گے ہم انھیں وَمَا يَعْبُدُوْنَ اور اُسے بھی جس کو پوجتے ہیں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا عام ہے سب
معبودوں کو ذوی العقول اور غیر ذوی العقول سب کو شامل ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ بُت ہی مراد ہیں حق تعالیٰ اُن سے بات کرائے گا اور
اُن سے خطاب فرمائے گا فَيَقُوْلُ پھر کہے گا کہ ءَاَنْتُمْ کیا تم نے اَضْلَلْتُمْ گمراہ کر دیا عِبَادِيْ هٰٓؤُلَاۗءِ میرے بندوں کو کہ یہ ہیں یعنی
مشرک اَمْ هُمْ یا وہی ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۭ بہک گئے راہ صحیح نظر کرنے میں اپنے کو گمراہ کر دیا اور نصیح مرشد کی بات سے انکار کر کے راہ راست
پر نہ آئے قَالُوْا کہیں گے بُت کہ سُبْحٰنَكَ پاکی تیرے ہی واسطے ہے اور ہم تجھے پاکی کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور شریک اور مثل سے منزہ
جانتے ہیں مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ نہیں ہے ہمیں اور نہیں لائق اور روا نہیں اَنْ نَّتَّخِذَ یہ کہ بنالیں ہم اُسے جو ہمیں پوجے مِنْ
دُوْنِكَ تیرے سوا یعنی جو تیری عبادت نہ کریں خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جو لوگ تیری عبادت سے دست بردار ہو کر ہماری پرستش کریں تو ہمیں نہیں
پہونچتا کہ بنالیں ہم اُنھیں مِنْ اَوْلِيَاۗءَ دوستوں میں سے وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ اور مگر تو نے فائدہ دیا اُنھیں وَاٰبَاۗءَهُمْ اور اُن کے باپوں کو
مال اولاد عمر دراز صحتِ بدن اور سب نعمتوں کے سبب سے حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ یہانتک کہ بھول گئے وہ بات جس کی طرف انبیا علیہم السلام
اُنھیں بلاتے تھے وَكَانُوْا اور تھے تیرے حکم ازلی کے موافق قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ گروہ ہلاک یا تباہ پھر حق تعالیٰ بت پرستوں کو مخاطب کر کے

[1] اے رب ہمارے ہمیں جس چیز کا وعدہ کیا تو نے ہم سے ۱۲ [2] اے رب ہمارے اور داخل کر انھیں حیات عدن میں جس کا وعدہ کیا تھا تو نے اُن سے ۱۲ منہ عم رفیضہ

کہتا ہے کہ فَقَدْ کَذَّبُوْکُمْ پس بیشک جھٹلایا تمھارے خداؤں نے تم کو بِمَا تَقُوْلُوْنَ اُس بات میں جو تم کہتے ہو کہ خدا کے شریک ہیں اور
اُنھوں نے تو مجھے شرک سے منزہ رکھا فَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ تو نہیں سکتے ہو تم کہ مشرک ہو صَرْفًا پھیرنا عذاب میرا اپنے اوپر سے وَّلَا نَصْرًا
اور نہ مدد کرنا ایک دوسرے کی اور نہ نجات دینا عذاب سے اور بکرنے لے سے یَسْتَطِیْعُوْنَ غائب کا صیغہ پڑھا ہے یعنی تمھارے معبود تم پر سے میرا عذاب
نہیں پھیر سکتے اور نہ نجات دلوانے میں تمھاری مدد کر سکتے ہیں وَمَنْ یَّظْلِمْ اور جو کوئی ظلم کرے یعنی مشرک ہو جائے مِّنْکُمْ تم میں سے ای مکلفو
نُذِقْهُ تو ہم چکھائیں گے اُسے عَذَابًا کَبِیْرًا ۝ عذاب بڑا کہ آتش دوزخ ہے اور اُس میں ہمیشہ جلنا وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہیں بھیجا
ہم نے قَبْلَکَ پہلے تجھے مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ کسی کو پیغمبروں میں سے اِلَّآ اِنَّهُمْ مگر بیشک وہ پیغمبر لَیَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ البتہ کھاتے
تھے کھانا وَیَمْشُوْنَ اور چلتے تھے فِی الْاَسْوَاقِ ط بازاروں میں اپنے کام کو وَجَعَلْنَا اور کر دیا ہم نے بَعْضَكُمْ بعضے کو تم میں سے
لِبَعْضٍ دوسرے بعض کے واسطے فِتْنَةً ط آزمایش جیسے فقیروں کے آزمایش مالداروں سے اور پیغمبروں کی آزمایش اُن کی امتوں سے
یا بیمار کی آزمایش تندرست سے اور اندھے کی آزمایش آنکھوں والے سے خلاصہ کلام یہ ہے کہ دنیا امتحان کی جگہ ہے تو ضرور ہے کہ لوگوں کا
احوال اُس میں مختلف ہو اور ہم اُس اختلاف کے سبب سے لوگوں کی آزمایش کرتے ہیں تاکہ صبر و شکر والے بے صبروں اور ناشکروں سے ممتاز
ہو جائیں لکھا ہے کہ ابوجہل اور ولید وغیرہ جب حضرت بلال اور عمار اور صہیب اور سب محتاج صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھتے تو آپس میں کہتے کہ
کیا اسلام لا کر ہم بھی ان فقیروں کے ساتھ انھی کی طرح ناچیز ہو جائیں تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اور فقیروں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ میں آزماتا
ہوں شریف کو کمینے سے اور کمینے کو شریف سے اَتَصْبِرُوْنَ ج کیا صبر کرتے ہو امتحان پر یا بے صبری وَكَانَ رَبُّكَ اور ہے تیرا
رب بَصِیْرًا ع ۶ دیکھنے والا صابر اور بے صبروں کو

وَقَالَ الَّذِیْنَ اور کہا اُن لوگوں نے جو لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا نہیں اُمید رکھتے ہمارے دیدار کی یعنی بعث و حشر کے منکر ہیں یا ہمارا
عذاب دیکھنے سے نہیں ڈرتے مراد اہل مکہ ہیں کہ کہتے تھے لَوْلَآ اُنْزِلَ کیوں نازل نہیں کیے جاتے عَلَیْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ ہم پر فرشتے رسول کر کے
یا یہ خبر دینے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سچے ہیں اَوْ نَرٰی رَبَّنَا ط یا کیوں نہیں دیکھتے ہم ظاہر میں اپنے رب کو کہ ہم سے بات کرے اور تصدیق
اور اتباع محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حکم فرمائے لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا بے شک و شبہہ تکبر کیا اُنھوں نے فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ اپنے جیوں میں یعنی تکبر
کیا اور اس تحکم پر جرأت کی وَعَتَوْ اور گذر گئے حد سے عُتُوًّا كَبِیْرًا ۝ گذرنا بڑا کہ معجزے دیکھنے کے بعد فرشتوں کو دیکھنے اور خدا سے ملاقات
کرنے کی فرمایش کی اور وہ غمگین ہوں گے یَوْمَ یَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ اُس دن جس دن دیکھیں گے فرشتوں کو وہ موت کا دن ہوگا یا حشر کا دن
لَا بُشْرٰی کچھ خوشخبری نہیں ہے یَوْمَئِذٍ اُس دن لِّلْمُجْرِمِیْنَ کافروں کو مکہ کے لوگ دو چیزیں طلب کرتے تھے ایک تو فرشتوں کی ملاقات
دوسرے خدا کا دیدار تو حق تعالیٰ نے خبر دے دی کہ فرشتوں کو دیکھیں گے اور لَا بُشْرٰی کی وعید سنیں گے وَیَقُوْلُوْنَ اور فرشتے اُن سے کہیں گے
کہ خدا کا دیدار تم پر حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ حرام اور باز رکھا گیا ہے اور بعضے مفسر کہتے ہیں کہ یہ قول کفار کا ہے جب فرشتے کافروں پر ظاہر ہوں گے
تو کافر یہ کلمہ کہہ کر فرشتوں کی ملاقات سے خدا کی پناہ مانگیں گے زاد المسیر میں لکھا ہے کہ کافر حرمت والے مہینے میں جب کسی کو دیکھتے تو اُس سے
ڈر کر کہتے کہ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا یہاں تک کہ اُسکے شر سے بیخوف ہو جاتے تو وہاں پر بھی خیال کریں گے کہ اس کلمہ کے سبب سے شدت مرگ یا ہول
قیامت سے نجات پائیں گے وَقَدِمْنَآ اور قصد کیا ہم نے اِلٰی مَا عَمِلُوْا اُس چیز کی طرف جو کیا کافروں نے مِنْ عَمَلٍ اُس کام میں سے
جو ظاہر میں اچھا معلوم ہوتا ہے جیسے قرابت والوں سے میل اور مہمانداری اور بھوکوں کو کھانا دینا یتیموں کو کھلانا اور اُن کی تعظیم اور

ع ۲ الجزء ۱۹ ربع

خاطرداری کرنا مظلوموں کی فریادرسی اور ایسے کام فَجَعَلْنٰهُ تو کردیا ہم نے اُس کام کو هَبَآءً مَّنْثُوْرًا○ جیسے ذرّے پراگندہ ہوا میں
یا غبار بچھایا ہوا یا خاک بر باد یعنی اُنکے اِن اعمال کو ہم حبط اور بیکار کردیں گے اس واسطے کہ قبول اعمال میں ایمان شرط ہے اور ایمان اُنکو نصیب
نہ تھا اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ جنت کے رہنے والے یَوْمَئِذٍ اُس دن یعنی قیامت کے روز خَیْرٌ مُّسْتَقَرًّا بہتر ہیں ٹھکانے میں یعنی آخرت میں
جنتیوں کے مکانات بہتر ہیں کافروں کے ان مکانوں سے جو دنیا میں ہیں وَّاَحْسَنُ مَقِیْلًا○ اور بہت اچھے ہیں آرام کرنے میں قیلولہ
سے یہاں استراحت مراد ہے اس واسطے کہ بہشت میں نیند اور سونا نہ ہوگا وَيَوْمَ اور یاد کر اُس دن کو جس دن کہ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ پھٹ جائیگا
آسمان بِالْغَمَامِ ابر سفید کے سبب سے جو آسمان کے ساتوں طبقے کے اوپر ہے اور دَل اُس بادل کا سب آسمانوں کے برابر ہے اور وہ سب
آسمانوں سے زیادہ بھاری ہے حق تعالیٰ نے ابھی اُسے اپنی قدرت کاملہ سے روک رکھا ہے قیامت کے دن اُسے آسمانوں پر ڈالدے گا
جس آسمان پر وہ بادل گرے گا تو وہ آسمان پھٹ جائے گا وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ اور اُتارے جائیں گے فرشتے اُس جگہ سے زمین پر تَنْزِیْلًا○
اُتارے جانے پر یہانتک کہ تمام روے زمین فرشتوں سے بھرجائے گی موضح میں ہے کہ فرشتے سات صفیں باندھ کر عالم کے گرد آئیں گے اور
بعضے مفسر کہتے ہیں کہ بِالْغَمَامِ میں بے عَن کے معنی میں ہے یعنی آسمان پھٹ جائے گا ابر سے اور دور ہوجائے گا تاکہ بادل اُتر آئے اور
یہ غمام یعنی بادل وہ ہے جو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ عین المعانی میں لکھا ہے کہ یہ وہ ابر ہے جو تیہ میں بنی اسرائیل پر سایہ
کیے تھا اَلْمُلْكُ بادشاہی یَوْمَئِذِ اس روز نِ الْحَقُّ ثابت ہے لِلرَّحْمٰنِ خدا کے واسطے جو بخشنے والا ہے اس واسطے کہ مدعیوں نے
مالکیت کے دعوے سے زبان بند کرلی ہوگی وَكَانَ اور ہوگا وہ دن یَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ایک دن کافروں پر عَسِیْرًا سخت
ہَولوں کی شدت سے وَيَوْمَ اور یاد کر وہ دن کہ کمال حسرت کی وجہ سے یَعَضُّ الظَّالِمُ کاٹ کاٹ کھائے گا ظالم عَلٰى یَدَیْهِ اپنے
ہاتھوں پر یعنی دانتوں سے اپنے ہاتھ نوچے گا جیسے حسرت کرنے والے کرتے ہیں ظالم سے جنس ظالم مراد ہے اور بعض مفسروں نے کہا ہے
کہ عقبہ بن ابی معیط ایک بار سفر سے پھر کر اپنے گھر آیا تو لوگوں کی ضیافت کی پڑوس کی وجہ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
بھی بُلایا تھا آپ نے فرمایا کہ تو جب تک کلمۂ شہادت نہ کہے گا تیرے یہاں کھانا نہ کھاؤں گا عقبہ نے کلمہ پڑھ لیا یہ بات ابی بن خلف نے سُنی اور
یہ کافر عقبہ کا بڑا دوست تھا اُس کے پاس آیا اور یہ بات زبان پر لایا کہ تو جو محمدؐ عربی کی بات سنتا ہے اور اُن کا کلمہ پڑھتا ہے تو معلوم ہوا کہ
اپنے دین سے پھر گیا عقبہ بولا کہ نہیں مگر ہاں مجھے شرم آئی کہ مہمان میرے گھر آئے اور بغیر کھانا کھائے چلا جائے اس لیے اُن کی خاطر سے
میں نے کلمہ کہہ دیا ابی ملعون بولا کہ جب تک تو اُن کے مُنھ پر نہ تھوکے گا میں تجھسے راضی نہ ہوں گا عقبہ مردود حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
کے پاس آیا آپ دارالندوہ[له] میں سربسجدہ تھے اُس کافر ناپاک نے اپنا لعاب دہن چہرۂ مبارک کی طرف ڈالا ترجمۂ اسباب نزول میں لکھا ہے
کہ اس کا تھوک دو شعلے جانسوز ہوگیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نہ پہونچا پھر کر اُسی کافر کے منھ پر پڑا اُس کے چہرے کے دونوں
کنارے جل گئے جب تک زندہ رہا وہ داغ دکھائی دیتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عقبہ جب تجھے مکہ کے باہر دیکھ پاؤں گا
تو تلوار سے تیرا سر اُڑا دوں گا اور جنگ بدر میں اُس کے قتل کی نسبت حضرت کا حکم صادر ہوا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اُسے قتل کیا اور
یہ آیت اُس کی شان میں نازل ہوئی مضمون اس کا یہ ہے کہ وہ ظالم قیامت کے دن مصرع

بسیار بخاید سر انگشت ندامت

[له] ایک مکان تھا کہ اُس میں مشورہ کرنے کو جمع ہوتے تھے ۱۲

بہت چابے گا انگشت ندامت

یعنی مصرع

صاحب احقاف نے فرمایا ہے کہ چار ہزار بار چابے گا انگلیوں کے سرے سے کہنی تک اور حق تعالیٰ ہر بار اُس کے ہاتھ کو ویسا ہی کر دے گا جیسا تھا
اور پھر وہ چابے گا اور اُسے کچھ خبر نہ ہوگی یَقُوْلُ کہتا ہوگا کہ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ کاشکے پکڑتا میں مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ۝ رسول کے ساتھ
وہ راہ جو رسول نے پکڑی اس واسطے کہ وہی راہ نجات ہے یٰوَیْلَتٰی اے وائے مجکو لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ کاشکے نہ بنالیتا میں فُلَانًا فلاں
شخص کو یعنی اُبی کو خَلِیْلًا ۝ دوست اور اُسے نہ پہچانتا لَقَدْ اَضَلَّنِیْ بیشک بشبہ اُس نے مجھے گمراہ کردیا اور باز رکھا عَنِ
الذِّکْرِ یاد الٰہی سے یعنی کلمہ شہادت یا حضرت کی نصیحت سے بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ بعد اس کے کہ آچکی تھی میرے پاس وَکَانَ
الشَّیْطٰنُ اور ہے شیطان یعنی دوست گمراہ آدمی صورت شیطان سیرت کہ شیطان الانس ہے لِلْاِنْسَانِ آدمی کے واسطے خَذُوْلًا ۝
چھوڑ دینے والا یا ابلیس ملعون کہ حکم خدا و رسول کی مخالفت کرنے کے واسطے آدمیوں کو وسوسہ دیتا ہے جب آدمی ہلاکت کے پھندے
میں پھنستے ہیں تو شیطان چھوڑ دیتا ہے اور فائدہ نہیں پہونچاتا بلکہ اُس سے بیزاری ظاہر کرتا ہے وَقَالَ الرَّسُوْلُ اور کہا رسول نے
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں یا آخرت میں کہیں گے کہ یٰرَبِّ اے میرے رب اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا بیشک میری قوم
کے لوگوں نے ٹھہرالیا اور بنالیا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ اس قرآن کو مَھْجُوْرًا ۝ منسوب ہذیان کے ساتھ یا چھوڑا کہ اُس پر ایمان نہیں
لاتے اور اُسکے سننے سے انکار کرتے ہیں وَکَذٰلِکَ اور جس طرح ان کافروں کو ہم نے تیرا دشمن کردیا اسی طرح جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ
کیا ہم نے ہر پیغمبر کے واسطے عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَ ط ایک دشمن کافروں میں سے جیسے نمرود کو حضرت ابراہیم کے واسطے اور فرعون کو
حضرت موسیٰ علیہما السلام کے لیے انھوں نے صبر کیا تم بھی صبر کرو وَکَفٰی بِرَبِّکَ اور کافی ہے تیرا رب ھَادِیًا ہدایت کرنے والا صبر کی قو
نَصِیْرًا اور نصرت دینے والا دشمنوں پر وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور کہا اُنھوں نے جو کافر ہوئے یہود و نصاریٰ میں سے یا مشرکان
عرب میں سے کہ لَوْلَا نُزِّلَ کیوں نہیں نازل کیا جاتا عَلَیْهِ الْقُرْاٰنُ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن جُمْلَةً وَّاحِدَةً ج اکٹھا
ایکبار توریت انجیل کی طرح کَذٰلِکَ ج اسی طرح اُتارا ہم نے متفرق لِنُثَبِّتَ بِهٖ تاکہ ہم ثابت کریں اور قوت دیں ہر وقت وحی بھیجکر **معانقہ عند المتقدمین**
فُؤَادَکَ تیرے دل کو تاکہ متفرق وحی کرکے تیرے دل میں حفظ کردوں وَرَتَّلْنٰهُ اور پڑھا ہم نے قرآن تھوڑا تھوڑا تَرْتِیْلًا مہلت کے ساتھ
ٹھہر ٹھہر کر نہ اس طرح کہ اُس کا نزول مدت مدید اور زمانہ بعید تک منقطع ہوگیا ہو مشرکوں کا یہ اعتراض محض بے حاصل ہے اس واسطے کہ قرآن
تھوڑا تھوڑا نازل ہو یا اکٹھا اُسکے اعجاز میں فرق نہیں آتا اور متفرق نازل کرنے میں بہت فائدے ہیں ایک تو حفظ کرنے میں سہولت اس واسطے
کہ حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد علیہما السلام پر کتاب جو ایک بار اُتری تو وہ لکھتے پڑھتے تھے اور ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ
اجمعین اُمی تھے اگر اُن کی کتاب ایک ہی بار نازل ہوتی تو اُس کو یاد کرنا مشکل ہوتا دوسرے یہ کہ اُس کا نزول حسب ضرورت مزید بصیرت کا
سبب ہے اور اس وجہ سے اُسکے معنی میں خوب خوض کیا جاتا ہے تیسرے یہ کہ جو آیت اُترتی غلبہ دکھاتی اور قرآن کا اعجاز اور کافروں کا عجز
ظاہر ہوتا چوتھے یہ کہ گھڑی گھڑی حضرت جبریل امین کے نازل ہونے سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کو تسکین اور تسلی ہوتی
پانچویں یہ کہ قرآن میں ناسخ منسوخ آیتیں ہیں اور وہ مختلف وقتوں سے علاقہ رکھتی ہیں اور ضرور ہے کہ ناسخ منسوخ کے بعد ہو ایک آن میں
دونوں کا اجتماع نہ چاہیے چھٹے یہ کہ قرآن میں سوال جواب بھی ہیں اور جواب سوال کے بعد چاہیے وَلَا یَاْتُوْنَکَ بِمَثَلٍ اور نہیں لاتے
مشرک لوگ تیرے واسطے کوئی مثل یعنی تمھاری نبوت پر رد اور کتاب پر طعن کرنے کو کچھ بات نہیں کہتے اِلَّا جِئْنٰکَ بِالْحَقِّ مگر یہ کہ لاتے ہیں

ہم وہ چیز جو بہتر ہے بیان کی رو سے اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ مشرک وہ لوگ ہیں جو حشر کیے جائیں گے عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اپنے مونہوں کے بل
یعنی منھ زمین پر رکھ کر چلیں گے اِلٰی جَهَنَّمَ ۙ دوزخ کی طرف اُولٰٓئِكَ وہ گروہ شَرٌّ مَّكَانًا بدتر ہیں مکان کی وجہ سے یعنی اُن کے مکان اُن
مکانوں سے بھی بدتر ہیں جن میں مسلمان دنیا میں رہتے تھے اور یہ کافر طعن کرتے تھے کہ اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ خَیْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِیًّا وَّ اَضَلُّ سَبِیْلًا ۝ ع ۳
اور بہت ٹیڑھے ہیں راہ کی وجہ سے اس واسطے کہ اُنکی راہ آتش دوزخ میں پہونچا دینے والی ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اور البتہ دی ہم نے مُوْسَى
الْكِتٰبَ موسیٰؑ کو توریت فرعون کے غرق ہونے کے بعد وَجَعَلْنَا اور کیا ہم نے اُس سے پہلے مَعَهٗۤ اُسکے ساتھ اَخَاهُ هٰرُوْنَ
اُسکے بھائی ہارون کو وَزِیْرًا ۚ ۖ مددگار دعوت میں اور کلمہ بلند کرنے میں فَقُلْنَا اذْهَبَاۤ پھر کہا ہم نے کہ جاؤ تم دونوں
اِلَى الْقَوْمِ قوم قبطی کی طرف یعنی فرعون اور فرعون والوں کی طرف الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا وہ لوگ جنھوں نے جھٹلائیں بِاٰیٰتِنَا ؕ ہماری آیتیں وہ جادو
حکم پر سمجھے اور اُس قوم کو دعوت اسلام کی اُس قوم کے لوگوں نے اُن کے ساتھ تکبر کیا فَدَمَّرْنٰهُمْ تو ہلاک کر دیا ہم نے اُنھیں اور
نیست و نابود کر دیا تَدْمِیْرًا ۝ ؕ ہلاک کرنے اور نیست کر دینے کو کہ دریائے قلزم میں غرق کر کے وَقَوْمَ نُوْحٍ اور گروہ نوح کے لوگوں نے
لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ جب کہ تکذیب کی پیغمبروں کی یعنی حضرت نوحؑ کی تکذیب کی اور پیغمبروں کی جو اُن سے قبل تھے جیسے حضرت شیث
اور حضرت ادریس علیہم السلام یا یہی ایک نوح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ایک پیغمبر کی تکذیب سب پیغمبروں کی تکذیب ہے یا مطلقاً
رسولوں کی بعثت سے انکار کیا تو اَغْرَقْنٰهُمْ ڈبو دیا ہم نے اُنھیں طوفان کے عذاب میں وَجَعَلْنٰهُمْ اور کر دیا ہم نے اُنکے قصہ کو
لِلنَّاسِ لوگوں کے واسطے اٰیَةً ؕ نشان تاکہ اُس سے عبرت لیں وَاَعْتَدْنَا اور تیار کیا ہے ہم نے لِلظّٰلِمِیْنَ ظالموں کے واسطے
عَذَابًا اَلِیْمًا ۝ ۚۙ عذاب دُکھ دینے والا وَّعَادًا اور ہلاک کر دیا ہم نے قوم عاد کو ہود علیہ السلام کی تکذیب کے سبب سے وَّثَمُوْدَا
اور قوم ثمود کو صالح علیہ السلام کی تکذیب کی وجہ سے وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ اور اصحاب رس کو رس ایک کنوے کا نام ہے تہامہ یا آذربایجان
یا انطاکیہ میں کہ صاحب یاسین یعنی حبیب نجار کو اُس میں قتل کر کے ڈالدیا یا ایک چشمہ اور نخلستان تھا بنی اسد کا یا وہی اُخدود ہے جو
سورۂ بروج میں مذکور ہوگا اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک قریہ تھا زمین فلج پر ولائیت یمن میں اور اصحاب رس ثمودیوں میں سے ایک باقی جماعت
تھی ایک پیغمبر علیہ السلام اُس میں مبعوث ہوا اُس کو جماعت کے لوگوں نے قتل کر ڈالا اور بعضی تفسیروں میں ہے کہ قتل کے بعد اُس کا
گوشت بھی کھالیا اور اُن پر عذاب آپہونچا یا بت پرستوں کی ایک جماعت تھی کہ شعیب علیہ السلام اُن کی طرف مبعوث ہوئے اُس جماعت نے
ان کی تکذیب کی اس جماعت کا ایک کنواں تھا ایک روز اُس کنوے پر جمع ہو کر حضرت شعیب علیہ السلام کو ایذا دے رہے تھے کہ ناگاہ وہ کنواں
بیٹھ گیا اور وہ سب گھر بار مویشی سمیت زمین میں دھنس گئے یا ایک قوم تھی کہ اُس کے لوگ صنوبر کا درخت رکھتے تھے اور شاہ درخت اُس کا نام
رکھ کر پوجتے تھے یہودا ابن یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ایک پیغمبر اُن لوگوں کی طرف مبعوث ہوا اُن لوگوں نے اِس پیغمبر کی تکذیب کی
اور قتل کر ڈالا اور کنوے میں ڈال دیا ایک ابر سیاہ اُن کے اوپر آیا اور اُس میں سے بجلی گری اور سب کو سوخت کر گئی یا بیر معطلہ کے لوگ تھے
چنانچہ ان کا قصہ مذکور ہو چکا اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ خنظلہ بن صفوان کے اصحاب ہیں جب اُنھوں نے اپنے نبی کی تکذیب کی تو حق تعالیٰ
نے لمبی گردن کا ایک پرندہ پیدا کیا کہ اُسکے بازو سب رنگ کے تھے اور گردن لمبی ہونے کی وجہ سے اُسے عنقا کہتے تھے اور ایک پہاڑ زمح
یا فتخ نام کی چوٹی پر وہ جانور رہتا اُن لوگوں پر خدا نے اُسے مسلط کر دیا پس وہ آتا اور اُن لوگوں کے مویشی اور چھوٹے بچوں کو اٹھالے جا کر
نگل لیتا اس وجہ سے مغرب اُس کا لقب کیا تھا یعنی نگل جانے والا اور غائب کر لینے والا ایک روز ایک نوجوان لڑکی کو اُن لوگوں میں سے

اُٹھا لے گیا وہ لوگ پیغمبر وقت کے پاس شکایت کرنے گئے اور یہ شرط کر لی کہ اگر اس جانور کا شر پوشیدہ ہو جائے تو ہم سب ایمان لائیں اُن پیغمبر علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ الٰہی اس جانور کو لیلے اور اسکی نسل قطع کردے اُن پیغمبر صاحب کی دعا قبول ہوئی اور وہ جانور غائب ہو گیا پھر اُس کا کچھ پتا نہ لگا نام ہی نام باقی رہ گیا نایاب چیز کو اُس سے مثال دیتے ہیں جیسا کسی نے کہا ہے **بیت**

منسوخ شد مروت و معدوم شد وفا — وز ہر دو نام ماند چو عنقا و کیمیا

اور صاحب لمعات عشق کی بے نشانی سے اس طور پر نشان دیتے ہیں **بیت**

عشقم کہ در دو کون مکانم پدید نیست — عنقائے مغربم کہ نشانم پدید نیست

غرض کہ عنقا غائب ہو جانے کے بعد اس قوم نے تمرد اور عناد بڑھایا اور حنظلہ علیہ السلام کو شہید کر ڈالا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اصحاب رس کو ہم نے ہلاک کیا **وَقُرُوْنًا** اور قرن والوں کو جو تھے **بَيْنَ ذٰلِكَ** درمیان میں ان قبائل عاد و ثمود اور اصحاب رس کے **كَثِيْرًا** ○ بہت سے قرن کہ خدا کے سوا کوئی اُنھیں نہیں جانتا **وَكُلًّا** اور ہر ایک ان میں سے اور جو ان کے مثل ہیں **ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ** بیان کیں ہم نے اُن کے واسطے مثلیں یعنی اگلوں کے قصے ان سے اور ان کی اُمتوں سے بیان کر کے ہم نے ڈرایا اور پیغمبر بھیج کر اُن سے حجت تمام کر لی جب اُنھوں نے کچھ نہ سُنا اور انکار پر مُصر ہوئے تو ہم نے عذاب بھیجا **وَكُلًّا** اور سب کو **تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا** ○ نیست کر دیا ہم نے نیست کر کے **وَلَقَدْ اَتَوْا** اور البتہ آئے یعنی گذرے قریش **عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ** اُس گانوں پر کہ برسایا گیا اُس پر **مَطَرَ السَّوْءِ** مینھ بُرا یعنی پتھر کا مینھ اُس سے دیہ سدوم مراد ہے کہ موتفکات میں سے ایک بہت بڑا شہر تھا اور حضرت لوط علیہ السلام وہاں بیٹھتے اور اُس کے اُلٹ جانے کے بعد حق تعالیٰ نے اُس شہر والوں پر پتھر برسائے اور اُس دیار میں کفار قریش کا گذر ہوا **اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا** کیا نہ تھے کہ اپنی گذرگاہیں **يَرَوْنَهَا** دیکھتے اُسے اپنی آنکھوں سے اور اُس عذاب کے آثار سے عبرت پکڑتے **بَلْ كَانُوْا** یہ نہیں کہ اُنھوں نے نہ دیکھا بلکہ ہیں کفر کی راہ سے کہ **لَا يَرْجُوْنَ** امید نہیں رکھتے **نُشُوْرًا** ○ اُٹھانے کی یعنی حشر کا ایمان نہیں رکھتے **وَاِذَا رَاَوْكَ** اور جب دیکھتے ہیں تم کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو **اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ** نہیں بنا لیتے ہیں تم کو **اِلَّا هُزُوًا** مگر ہنسی کیا ہوا اور سخرہ پن کی راہ سے کہتے ہیں کہ **اَهٰذَا الَّذِيْ** کیا یہ وہی ہے جس کو **بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا** مبعوث کیا خدا نے اور بھیجا پیغمبر کر کے **اِنْ كَادَ** بیشک قریب تھا کہ وہ اپنی دلفریب باتوں اور دعوت کرنے میں بڑی کوششوں سے اور اپنے مدعا پر دلیلیں ظاہر کر کے **لَيُضِلُّنَا** البتہ گمراہ کرے اور باز رکھے ہمیں **عَنْ اٰلِهَتِنَا** ہمارے خداؤں کی پرستش سے **لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا** اگر نہ ہوتا یہ جو کہ ہم نے صبر کیا **عَلَيْهَا** اُن کی عبادت پر یعنی اگر ہم اپنے معبودوں کی عبادت پر نہ مستقل رہتے تو یہ رسول ہم کو باز رکھتا اور گمراہ کر دیتا تو حق تعالیٰ نے اُن کے جواب میں فرمایا کہ **وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ** اور قریب ہے کہ جانیں گے **حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ** اُس وقت جبکہ دیکھیں گے عذاب کہ ایمان والوں اور ان کافروں میں سے **مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا** ○ کون شخص بڑا گمراہ ہے ضلال سبیل یعنی راہ کی گمراہی محمول ہے راہ والے کی گمراہی پر لکھا ہے کہ مشرک لوگ پتھر یا ڈھیلے یا لکڑی کو پوجتے یعنی اگر کوئی پتھر یا ڈھیلا یا لکڑی کا ٹکڑا خوشنما اور خوبصورت دیکھتے تو اپنے معبود کو چھوڑ کر اُس کی پرستش کرنے لگتے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ **اَرَءَيْتَ** کیا نہیں دیکھا تم نے **مَنِ اتَّخَذَ** اُسے جس نے بنا لیا **اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ** اپنی خواہش کو اپنا خدا یعنی اپنی آرزو کو پوجتے ہیں دوسرے مفعول یعنی لفظ الٰہ کو مقدم لانا اُس کے ساتھ کثرت اہتمام کی جہت سے ہے صاحب تاویلات نے فرمایا ہے کہ جو کوئی خدا کے سوا اور کسی چیز کو دوست رکھے اور اُسے پُوجے وہ حقیقت میں اپنی خواہش کو پوجتا ہے اس واسطے کہ اُس کی خواہش ہی تو

غیر خدا کی محبت پر اُسے رکھتی ہے سید حسینی قدس سرہ نے طرب المجالس میں لکھا ہے کہ جب آدم صفی اللہ نے حوا علیہ السلام کے ساتھ عقد کیا تو ابلیس اور دنیا کا بھی باہم پیوند اور جوڑا ہوا اور جس طرح اُن کے باہم ملنے سے آدمی پیدا ہوئے اِن دونوں کے باہم ملنے سے ہوا و ہوس پیدا ہوئی اور اخلاط اربعہ یعنی خون بلغم سودا صفرا کے جوش سے طبیعت کے گہوارہ میں ہوا و ہوس نے پرورش پائی جتنے بُرے اوصاف بازار دنیا کی رونق ہیں وہ سب ہوا و ہوس سے مدد پاتے ہیں اور جو رسمیں اور عادتیں مردود ہیں وہ اور مختلف دین اور مذاہب سب اُسی کی تاثیر سے ظاہر ہوتے ہیں **بیت**

غبار یکہ خیزد میانِ رہ اوست چہ گویم کہ ہر یوسفے راچہ اوست

اُس کا غلبہ اور قوت اس قدر ہے کہ اَلْهَوَاءُ[1] اَوَّلُ اِلٰہٍ عبدٍ فِی الْاَرْضِ کا نکتہ اُس کی شان میں ہے اور یہ آیہ کریمہ اُسی کے بیان میں ہے کہ اَرَاَیْتَ[2] مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَہٗ ہَوَاہُ گویا کہ ہوا و ہوس اصل ہے اور سب معبود باطل اُس کی فرع ہیں اور اسی سبب سے ہوا و ہوس کی مخالفت دخول جنت کا سبب ہے **بیت**

سر ز ہوا تافتن از سروری ست ترکِ ہوا قوتِ پیغمبری ست

اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ کیا رہتے ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عَلَيْهِ اُس پر جس نے اپنی ہوا و ہوس کو اپنا خدا بنا لیا وَكِيْلًا ۝ٙ نگہبان کہ اُسے منع کرو یہ کلمہ آیت قتال سے منسوخ ہے اَمْ تَحْسَبُ بلکہ گمان کرتے ہو تم اَنَّ اَكْثَرَهُمْ یہ کہ بہتیرے مشرک يَسْمَعُوْنَ سنتے ہیں گوش ہوش سے اَوْ يَعْقِلُوْنَ یا سمجھتے ہیں دل سے توحید کی دلیلیں اکثر کی قید میں مشرک معاند داخل ہیں اور جو اخیر کو ایمان لائے وہ خارج ہیں اِنْ هُمْ نہیں ہیں اِلَّا كَالْاَنْعَامِ مگر مانند چارپایوں کے کلام سُن کر فائدہ نہ حاصل کرنے میں اور خدا کی قدرت کی دلیلوں کو دل میں جگہ نہ دینے میں بَلْ هُمْ بلکہ وہ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ع بہت گمراہ ہیں چارپایوں سے بھی اس واسطے کہ چارپائے اُس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہیں جو اُن سے اطاعت لے اور مشرک اپنے رب سے انکار کرتے ہیں دوسرے یہ کہ چارپائے اُس چیز کے طالب ہیں جس سے اُن کو فائدہ ہے اور اُس چیز سے بھاگتے ہیں جس سے اُن کو ضرر ہے اور مشرک ثواب سے بھاگتے ہیں جو بڑی منفعت ہے اور بُرے کاموں سے لپٹتے ہیں جس میں بڑی مضرت ہے اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھتے تم اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اِلٰى رَبِّكَ اپنے رب کی صنعت کو کہ محض قدرت ہے سے كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ج کیسا کھینچا اور پھیلا دیا اُس نے سایہ کو صبح ظاہر ہونے سے آفتاب نکلنے تک اور اُس سایہ کا زمانہ سب ماں نوں سے زیادہ بہتر ہے اس واسطے کہ خالص تاریکی سے طبیعت کو نفرت ہوتی ہے اور آنکھ کی روشنی بندھی رہتی ہے اور آفتاب کی شعاع سے ہوا گرم اور آنکھ کی روشنی پراگندہ ہو جاتی ہے اور ظہور صبح سے طلوع آفتاب تک دونوں باتیں نہیں ہوتیں اسی وجہ سے جنت کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ظل ممدود بھی ہے وَلَوْ شَآءَ اور اگر چاہتا خدائے تعالیٰ لَجَعَلَهٗ تو کر دیتا اُس سایہ کو سَاكِنًا ج ثابت اور ایک انداز پر ٹھہرا ہوا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ پھر کر دیا ہم نے آفتاب کو سایہ پہچاننے پر دَلِيْلًا ۝ٙ دلیل اس واسطے کہ سایہ آفتاب ہی سے پہچانا جاتا ہے ثُمَّ قَبَضْنٰهُ پھر لے لیا ہم نے سایہ کو اِلَيْنَا اپنی طرف قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝ لینا آسان یعنی جس قدر تھوڑا تھوڑا آفتاب بلند ہوا اُسی قدر ذرا ذرا اُس کی شعاع کو سایہ کی جگہ پر ہم لائے اور سایہ کو ہم نے لے لیا اس واسطے کہ اگر سایہ ایک ہی بار لے لیا جاتا تو لوگوں کے جو کام سایہ سے متعلق ہیں معطل رہ جاتے اور بعضے

ع ۴

[1] خواہش پہلا معبود باطل بندہ کا ہے زمین میں ۱۲ [2] کیا دیکھا تو نے اُسے جس نے ٹھہرا لیا اپنا معبود اپنی خواہش کو ۱۲

مفسروں کے نزدیک ظل سے زمین مراد ہے یعنی رات کا اندھیرا اور قبضناہ کی ضمیر دلیل کی طرف پھرتی ہے اور معنی یہ ہیں کہ خدا نے رات کے وقت زمین کا سایہ پھیلا دیا اور عالم کو تاریک کیا اور اس تاریکی کو ہمیشگی نہیں دی بلکہ آفتاب کو طلوع فرماکر اُس کی شناخت پر دلیل کیا اس واسطے کہ سب چیزیں اپنے ضد سے پہچانی جاتی ہیں اچھے سے بُرے کی تمیز ہوتی ہے اور گورے سے کالے کی اور دن کو بھی ہمیشہ کے واسطے نہیں بنایا بلکہ وہ دلیل جو آفتاب ہے اُسے بھی غروب کرکے لے لیا یہانتک کہ پھر رات ہوئی اور یہ دونوں وقت خلق کی آسایش اور آرایش کے واسطے معین فرمائے اور عین المعانی میں لکھا ہے کہ یہ ظل اشارہ ہے زمان فترت کی طرف کہ اُس زمانہ میں لوگ ظلمت حیرت میں تھے اور آفتاب اشارہ ہے نور اسلام کی طرف کہ آفتاب جمال حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سبب سے یہ نور اسلام پھیلا اور یہ آفتاب اعزاز و اکرام کے افق سے طالع ہوا اور اگر وہ سایہ ہمیشہ رہتا تو خلق غفلت کی تاریکی میں پھنسی رہتی اور نور آگہی تک پہونچی بیت

گر نہ خورشید جمال یار گشتی رہنموں　　　　از شب تاریک غفلت کس نبردی رہ بروں

صاحب کشف الاسرار کہتے ہیں کہ یہ آیت ظاہر کے رو سے معجزہ نبوی ہے اور اہل تحقیق کی فہم کے موافق حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قرب و کرامت کی طرف اشارہ ہے معجزہ کا بیان اس طرح پر ہے کہ حضرت رسالت پناہ علیہ صلوات اللہ ایک مرتبہ سفر میں تھے قیلولہ کے وقت ایک درخت کے نیچے اُترے اصحاب بہت سے ساتھ اور درخت کا سایہ تھوڑا حق تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اُس درخت کا سایہ پھیلا دیا چنانچہ تمام اہل اسلام کے لشکر نے اُس ایک درخت کے سایہ میں آسایش کی اور یہ آیت نازل ہوئی اور آپ کی قربت اور خصوصیت کی نشانی اس آیت میں یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اَلَمْ تَرَاِلٰی رَبِّکَ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تم اپنے رب کی طرف نہیں دیکھتے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان پر جب سوال اَرِنِی آیا تو جواب لَنْ تَرَانِی سُن کر دل پر داغ کھایا یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی تھی کہ اے رب میں تیری رویت اور دید چاہتا ہوں جواب ملا کہ تم ہر گز مجھے نہیں دیکھ سکتے اور ہمارے حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بے سوال اس آیت میں ارشاد ہوا کہ اے ہمارے حبیب تم میری طرف نہیں دیکھتے اور کیا چاہتے ہو **بیت**

فرق ست میان آنکہ یارش در بر　　　　با آنکہ دو چشم انتظارش بر در

اور حقائق سلمی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدظل سے حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر سایہ عصمت کا پھیلنا مراد ہے اور آفتاب معرفت جو آپ کے دل منور کے مطلع سے طلوع ہوا وہ اُس کی دلیل ہے اور قبض اشارہ ہے رسموں اور وسطوں کے ساقط ہو جانے کی طرف لمعات میں مذکور ہے کہ جب آفتاب محبت مشرق غیب سے چمکا تو محبوب نے اپنے سایہ کا پردہ صحرائے ظہور میں کھینچ لیا اُس وقت محب سے کہا اَلَمْ تَرَاِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ مصرع

آخر نظرے بسوے ما مے نہ کنی

یعنی وہ پردہ کھینچنے میں تو میری طرف نہیں دیکھتا قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ[1] مصرع

درخانہ بلد خداے ماند ہمہ چیز

اور کیا تو اعتبار نہیں کرتا کہ اگر شخص کو حرکت نہ ہو سایہ متحرک نہیں ہوتا وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَہٗ سَاکِنًا اور اگر ہماری احدیت کا آفتاب مع عزت سے

---

[1] کہہ ہر ایک عمل کرتا ہے اپنے طریق پر ۱۲

چکے تو سایہ کا اثر نہ رہے اس واسطے کہ سایہ آفتاب کا ہمسایہ ہوتا ہے ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَیْنَا قَبْضًا یَّسِیْرًا کے حکم کے موافق آفتاب اُسے اپنے میں کھینچ لیتا ہے بیت

روے صحرا چو ہمہ پرتو خورشید گرفت ۔ نتواند نفسے سایہ آں صحرا شد

اس آیت کے دقائق اور حقائق بہت ہیں جواہر التفسیر میں بعض کا مطالعہ ہو سکتا ہے وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ اور وہ خدا وہ ہے جس نے بنایا لَكُمُ الَّيْلَ تمہارے واسطے رات کو لِبَاسًا پوشش اور پردہ کہ اُس میں آرام لیتے ہو وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا اور نیند کو راحت کہ اُس کے سبب سے آسایش پاتے ہو وَّجَعَلَ النَّهَارَ اور کر دیا اُس نے دن کو نُشُوْرًا اُٹھنے کے واسطے اور طلب معیشت میں چلنے پھرنے کے لیے اور بعضوں نے کہا ہے کہ نیند موت کے مشابہ ہے اور نشور سو کر اُٹھنا ہے جیسے مُردوں کا مر کر قبر سے پھر اُٹھنا اور لقمان کی حکمتوں میں مذکور ہے کہ جس طرح تو سوتا ہے پھر اُٹھتا ہے اسی طرح مر کر پھر جیے گا اور محشر ہوگا وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ اور وہ خدا وہ ہے جس نے بھیجیں ہوائیں بُشْرًا خوشخبری دینے والیاں بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ اُس کی رحمت نازل ہونے کے آگے آگے کہ وہ رحمت مینہ ہے یعنی برسات کے دنوں میں ہوا چلنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ غالباً مینہ برسے گا وَاَنْزَلْنَا اور نازل کیا ہم نے مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے یا ابر سے مَآءً طَهُوْرًا پانی پاک اور پاک کرنے والا لِّنُحْیِۦَ بِهٖ تاکہ زندہ کر دیں ہم اُس پانی کے سبب سے بَلْدَةً مَّيْتًا شہر مرے ہوئے کو یعنی اُس موضع کو جس میں خشک سالی تھی یا اُس مکان کو جو گرمی میں خشک اور بے رونق پڑا تھا وَّنُسْقِيَهٗ اور پلائیں ہم پانی مِمَّا خَلَقْنَآ اُس چیز سے کہ پیدا کیا ہم نے اَنْعَامًا چارپاؤں کو وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا اور بہت لوگوں کو جو جنگل میں رہتے ہیں اس واسطے کہ گانوں اور شہر والوں کے واسطے نہریں وغیرہ ہیں کہ اُس کے سبب سے وہ مینہ کے پانی کے محتاج نہیں وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ اور بیشک مقرر کیا ہم نے مینہ کو بَيْنَهُمْ لوگوں کے درمیان مختلف شہروں اور وقتوں میں طرح طرح پر کہ کبھی بڑے بڑے بوند برستے ہیں کبھی پھوہار پڑتی ہے یا مکرر لائے ہم ابر و باراں کا ذکر قرآن میں لِيَذَّكَّرُوْا تاکہ یاد کریں لوگ میری قدرت کو اور اُس نعمت میں فکر کریں اور اُس کا شکر بجا لائیں فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ تو انکار کیا بہت لوگوں نے اور قبول نہ کیا اِلَّا كُفُوْرًا مگر ناشکری اور کفران نعمت کو وَلَوْ شِئْنَا اور اگر ہم چاہتے لَبَعَثْنَا البتہ ہم بھیجتے فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ ہر گانوں اور بستی میں نَّذِيْرًا پیغمبر ڈرانے والا مگر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری شان بڑی کرنے کو اور مرتبہ بلند کرنے کو ہم نے نبوت تم پر ختم کر دی اور تمہی کو سب مسلمانوں اور سب لوگوں پر قیامت تک ہم نے پیغمبر کیا فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ تو تم نہ کہا مانو کافروں کا جو تم کو اپنے باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے ہیں وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ اور جھگڑا کرو اُن کے ساتھ قرآن سے یا اسلام سے یا تلوار سے یا اُن کی پیروی ترک کر کے جِهَادًا كَبِيْرًا جھگڑا بڑا یعنی سخت اور بہت جھگڑا وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ وہ ہے جس نے اپنی حکمت شاملہ سے مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ ملا دیے دو دریا یعنی اس طرح ملا کر بہائے کہ ایک دوسرے سے مل نہیں جاتے هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ ایک یہ میٹھے پانی کا پیاس بجھانے والا وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ اور ایک یہ دوسرا کھاری پانی کا تلخی مارتا ہوا یعنی روم اور فارس کے دونوں دریا وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا اور کر دیا ان دونوں دریاؤں کے درمیان بَرْزَخًا پردہ اور مانع اپنی قدرت سے وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا اور بند بندھا ہوا یہ بات ہم نے حرام اور ناروا کر دی کہ ایک دوسرے پر غلبہ کرے کتابیں کہا ہے کہ عذب فرات بڑی بڑی نہریں ہیں جیسے نیل سیحون جیحون دجلہ اور ملح اجاج سب دریا ہیں اور پردہ اُن میں بیابان اور شہر واقع ہوئے ہیں محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ دو دریا خوف اور رجا کے ہیں کہ مسلمان کے دل میں کوئی دوسرے پر غلبہ نہیں رکھتا کہ اگر

اہلِ ندار کے خوف اور رجا دونوں تولے جائیں تو برابر نکلیں اور برزخ حمایت الٰہی اور عنایت نامتناہی ہے وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ اور وہ
وہ ہے جس نے پیدا کیا مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا پانی سے آدم علیہ السلام کو یعنی پانی سے اُن کی مٹی کو خمیر کیا اور وہ پانی اُن کے مادہ کا ایک جزو
ہے یا پیدا کیا آدمی کو آب منی سے فَجَعَلَهٗ پھر کیا اُسے نَسَبًا وَّصِهْرًا رشتے اور سسرال والا یعنی اُن کو دو قسم کیا ایک مرد کہ نسب
کی نسبت اُن کے سبب سے ہوتی ہے اور دوسرے عورتیں کہ سسرال اُن کے سبب سے ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ نسب وہ ہے
جس کے ساتھ نکاح درست نہ ہو اور صِہر وہ ہے جس کے ساتھ نکاح درست ہو وَكَانَ رَبُّكَ اور ہے تیرا رب قَدِيْرًا ۝ قادر لڑکے اور
لڑکیاں پیدا کرنے پر وَيَعْبُدُوْنَ اور پوجتے ہیں مشرک مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَا لَا يَنْفَعُهُمْ اُس چیز کو جو اُنھیں کچھ فائدہ نہ دے
اگر اُس کو پوجتے رہیں وَلَا يَضُرُّهُمْ اور نہ ضرر پہونچائے اُنھیں اگر اُسے نہ پوجیں اس سے بت مراد ہیں یا ہر ایک معبود جو خدا کے سوا ہو
وَكَانَ الْكَافِرُ اور ہے کافر عَلٰى رَبِّهٖ اپنے رب کی نافرمانی پر ظَهِيْرًا ۝ پشت پناہ شیطان کا اور اُس کا مددگار وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ
اور نہیں بھیجا ہم نے تجھے اِلَّا مُبَشِّرًا مگر خوشخبری دینے والا ایمان والوں کو ثواب الٰہی کی وَّنَذِيْرًا ۝ اور ڈرانے والا کافروں کو عذاب
نامتناہی سے قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ کہ نہیں مانگتا ہوں میں تم سے عَلَيْهِ تبلیغ احکام پر مِنْ اَجْرٍ کچھ بدلا اِلَّا مَنْ شَآءَ مگر ایمان اُس
شخص کا جو چاہے اَنْ يَّتَّخِذَ یہ کہ پکڑے اِلٰى رَبِّهٖ اپنے رب کی رضامندی اور قرب کی طرف سَبِيْلًا ۝ راہ یعنی مومنوں کا ایمان اور طاعت
میری اجرت ہے اس واسطے کہ اس بات پر میرے واسطے خدا کے یہاں اجر اور ثواب مقرر ہے اور یہ بات ثابت ہے کہ ہر پیغمبر کو اُسکی اُمت کے
عابدوں اور صالحوں کے برابر ثواب ملے گا وَتَوَكَّلْ اور بھروسا کر اپنی اُجرت بھر پانے میں عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ اُس زندہ پر جو ہرگز لَا يَمُوْتُ
نہ مرے گا اس واسطے کہ جو شخص اور زندوں پر بھروسہ کرتا ہے تو جب وہ مرجاتے ہیں تو یہ بھروسہ کرنے والا بے نصیب رہ جاتا ہے وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ
اور پاکی کے ساتھ یاد کر خدا کو نقصان کی صفتوں سے اُس حال میں کہ اُس کی تعریف کرنے والا ہو اوصاف کمال کے ساتھ وَكَفٰى بِهٖ اور
بس ہے خدا بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ اپنے بندوں کے پوشیدہ اور آشکار گناہوں پر خَبِيْرًا ۝ خبر رکھنے والا اِلَّذِيْ وہ خداوند جس نے
اپنی قدرت بے عجز سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور اُسے جو کچھ اُن کے درمیان میں ہے
ہوا پانی آگ خاک نباتات جمادات حیوانات فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ چھ دنوں کی مقدار میں دنیا کے دنوں میں سے ثُمَّ اسْتَوٰى پھر غالب ہوا
اُس کا حکم عَلَى الْعَرْشِ عرش مجید پر جو سب مخلوقات میں بڑا ہے اَلرَّحْمٰنُ وہ بڑا رحم کرنے والا ہے فَسْئَلْ بِهٖ تو پوچھ اُس کی ذات
اور صفات خَبِيْرًا ۝ خبر رکھنے والے سے یا اُس کے پیدا کرنے اور غالب آنے کا حال اُس سے پوچھ جو جانتا ہو وَاِذَا قِيْلَ اور جب
کہا جاتا ہے لَهُمُ اسْجُدُوْا مشرکوں سے کہ سجدہ کرو لِلرَّحْمٰنِ خدا کو جو رحمٰن یعنی بڑا رحم کرنے والا ہے تو قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ تو کہتے
ہیں کہ کون ہے رحمٰن یعنی رحمٰن ایسا نام ہے کہ اس نام والے کو ہم نہیں پہچانتے اس واسطے کہ کافر لوگ خدا کا نام رحمٰن نہیں کہتے تھے تو
جب سجدہ کرنے کا حکم ہوا تو بولے کہ ہم رحمٰن کو نہ جانتے ہیں نہ پہچانتے ہیں اَنَسْجُدُ کیا ہم سجدہ کریں یعنی ہم سجدہ نہ کریں گے ۝
لِمَا تَأْمُرُنَا اُس چیز کو جس کے سجدہ کا تو ہم کو حکم کرتا ہے وَزَادَهُمْ اور زیادہ کرتا ہے رحمٰن یا رحمٰن کو سجدہ کرنے کا حکم کافروں کو نُفُوْرًا ۝ ع ۲ سجدہ ۵
بھاگنا ہے ایمان سے اور دور ہونا راہِ حق سے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول پر یہ ساتواں سجدہ ہے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ
علیہ کے نزدیک آٹھواں فتوحات میں لکھا ہے کہ یہ سجدہ نفور اور انکار کا سجدہ ہے اور فرمایا ہے کہ مومن جب یہ آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو
بھاگنے والوں اور انکار کرنے والوں سے ممتاز یعنی الگ ہو جاتا ہے تو اس سجدہ کو سجدۂ امتیاز بھی کہہ سکتے ہیں تَبٰرَكَ الَّذِيْ بزرگ ہے

معانقہ ۱۲ عند المتقدمین

وہ خدا جس نے اپنی قدرت کاملہ سے جَعَلَ فِي السَّمَآءِ پیدا کیے آسمان میں بُرُوْجًا برج بارہ یا مکان عالیشان کہ اُن کی حقیقت اسکے سوا اور کوئی نہیں جانتا وَجَعَلَ فِيهَا اور پیدا کیا آسمانوں یا برجوں میں سِرٰجًا چراغ کہ وہ آفتاب ہے وَقَمَرًا مُّنِيْرًا اور چاند روشن یا روشن کرنے والا وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ وہ ہے جس نے اپنی حکمت کاملہ سے جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ کیا رات دن کو خِلْفَةً اختلاف والا یعنی صفات اور احوال میں ایک دوسرے کے مخالف یا آنے جانے میں ایک کو دوسرے کے پیچھے اور یہ ایک حال سے دوسرے حال پر پھیرنا دلیل ہے لِّمَنْ اَرَادَ اُس شخص کے واسطے جو چاہے اَنْ يَّذَّكَّرَ یہ کہ یاد کرے عجیب عجیب قدرتوں اور طرفہ طرفہ خلقتوں کو جو رات دن کے پیدا کرنے میں ہیں اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ۝ یا چاہے شکر گذاری حضرت باری کی نعمتوں پر کہ رات دن کا آگے پیچھے آنا بھی اُن نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ اور بندے یا عبادت کرنے والے خدا بڑی رحمت والے کے یہ اضافت نفضیلت اور خصوصیت ظاہر کرنے کے واسطے ہے فصوص میں ہے کہ جس طرح رحمٰن نام حق تعالیٰ کے واسطے خاص ہے اسی طرح یہ بندے بھی اُس کی بارگاہ قرب کے خاص لوگ ہیں اور یہ بندے الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ وہ لوگ ہیں جو چلتے ہیں عَلَى الْاَرْضِ زمین پر هَوْنًا فروتنی کی راہ سے یا وقار کے ساتھ یا چلتے ہیں بردبار اور نیکوکار وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ اور جب مخاطب ہوتے ہیں اُن سے نادان لوگ اور بے ادبانہ بات کرتے ہیں تو قَالُوْا کہتے ہیں وہ خاص بندے جواب میں سَلٰمًا ۝ بات سلامتی کے ساتھ یعنی ایسی بات کہتے ہیں جس میں گناہ سے سلامت رہیں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ خاص بندے احمقوں سے تعرض نہیں کرتے اور اُن سے نہیں لڑتے جھگڑتے جیسا کہ حضرت مولانائے روم قدس سرہ نے فرمایا ہے **نظم**

اگر گویند زراقی و سالوس — بگو ہستم دو صد چندان و میرد
وگر از خشم دشنامے دہندت — دعا کن خوشدل و خندان و میرد

خلق کے ساتھ اُن خاص بندوں کا معاملہ جو حالت صحت میں ہوتا ہے جب اُس کی خبر دے چکا تو اب حق تعالیٰ کے ساتھ حالت خلوت میں جو اُن کو معاملہ ہے اس دوسری آیت میں اُسکی خبر دیتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ اور وہ خاص بندے ایسے ہیں کہ شب بسر کرتے ہیں لِرَبِّهِمْ اپنے رب کے واسطے سُجَّدًا سجدہ کرنے والے ایک وقت وَّقِيَامًا ۝ اور کھڑے ہونے والے دوسرے وقت اس سے نماز میں سجدہ کرنا اور کھڑا ہونا مراد ہے وَالَّذِيْنَ اور وہ خاص بندے وہ ہیں کہ باوصف اس کے کہ طاعت میں کوشش کرتے ہیں اور دن بھر خشوع میں رات بھر خضوع میں رہتے ہیں پھر بھی يَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں خوف کی راہ سے کہ رَبَّنَا اصْرِفْ اے رب ہمارے پھیر دے عَنَّا ہم سے عَذَابَ جَهَنَّمَ عذاب دوزخ کو اِنَّ عَذَابَهَا بیشک عذاب دوزخ كَانَ غَرَامًا ۝ ہے دائم اور لازم یعنی ہمیشہ ہے اِنَّهَا تحقیق کہ دوزخ سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا بُری قرارگاہ ہے وَّمُقَامًا ۝ اور بُری جگہ رہنے کی ہے وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا اور وہ لوگ وہ ہیں کہ جب اُنھوں نے خرچ کیا تو لَمْ يُسْرِفُوْا نہ اسراف کیا اور نہ حد سے بڑھایا یعنی نہ گناہوں میں اور حرام کاموں میں صرف کیا وَلَمْ يَقْتُرُوْا اور نہ تنگ پکڑا اور بخل کیا یعنی اللہ کا مقرر کیا ہوا حق مستحق سے نہ روکا وَكَانَ اور تھا خرچ کرنا اُن کو بَيْنَ ذٰلِكَ اسراف اور بخل کے درمیان میں قَوَامًا ۝ سیدھا کھڑا رہنا یعنی اعتدال کی راہ چلے اور دونوں طرف یعنی اسراف اور بخل سے کہ مذموم ہیں بچتے رہے **بیت**

وسط راہ مکن ہرگز از کف رہا — کہ خیر الامور ست اوساطہا

لکھا ہے کہ بعضے مشرکوں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ اے محمدؐ ہم نے شرک کیا اور خون ناحق بہت
کیے اور زنا اور بُرے کام ہم سے صادر ہوئے جس خدا کی عبادت کی طرف تم ہمیں پکارتے ہو اگر وہ خدا ہمارے گناہوں سے درگذرے تو
ہم ایمان لا سکتے ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ اور خاص بندگان رحمٰن وہ لوگ ہیں جو نہیں پکارتے اور نہیں پوجتے
مَعَ اللّٰهِ خدائے برحق کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ دوسرے خدا کو وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ اور نہیں مار ڈالتے وہ جان کہ حَرَّمَ اللّٰهُ حرام
کیا ہے اللہ نے مار ڈالنا اُس کا یعنی مومن اور معاہد کی جان اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق پر یعنی اُن باتوں پر جن کے سبب سے قتل کرنا شرعاً درست ہے
جیسے مرتد ہو جانا اور زنا اور قتل ناحق اور زمین میں فساد کی کوشش کرنا وَلَا يَزْنُوْنَ ج اور زنا نہیں کرتے اس واسطے کہ اور گناہوں کی
اصل یہی تین گناہ کبیرہ ہیں صحیحین میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول خدا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا سے پوچھا کہ کون سا
گناہ بہت بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ خدا کا تو شریک ٹھہرائے حالانکہ اُس نے تجھے پیدا کیا میں نے عرض کیا کہ پھر دوسرا بڑا گناہ کون ہے
فرمایا یہ کہ روٹی دینے کے خوف سے اپنے فرزند کو تو قتل کرے پھر میں نے کہا اور بڑا گناہ کون ہے فرمایا یہ کہ اپنی پڑوسی عورت سے تو گناہ
کرے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کی تصدیق کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی کہ نیک بندے شرک نہیں کرتے اور قتل
ناحق اور زنا کے مرتکب نہیں ہوتے وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی کرے گا وہ گناہ کبیرہ جو مذکور ہوئے وہ يَلْقَ اَثَامًا ۙ دیکھے گا جزا
اپنے گناہ کی بعضوں نے کہا ہے کہ اثام ایک میدان ہے دوزخ میں کہ زناکاروں پر اُس میدان میں عذاب کریں گے یا اثام ایک چیز
ہے کہ خون پیپ کی طرح دوزخیوں کے جسم سے بہتی ہے یا اثام اور غی دوزخ میں دو کنوئیں ہیں ایک گروہ مقرر کے عذاب کے واسطے يُّضٰعَفْ
دونا کیا جائے گا لَهُ الْعَذَابُ یہ کام کرنے والے کے واسطے عذاب يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن وَيَخْلُدْ اور ہمیشہ رہے گا فِيْهٖ
عذاب میں مُهَانًا ۝ اُس حال میں کہ ذلیل اور بے اعتبار ہوگا اِلَّا مَنْ تَابَ مگر وہ جو توبہ کرے شرک سے وَاٰمَنَ اور ایمان لائے
خدا اور رسولؐ کا وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا اور کرے کام اچھا یعنی ارکان اسلام پر قائم رہے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ يُبَدِّلُ اللّٰهُ بدلتا ہے
خدا سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ اُن کے گناہ نیکیوں سے یعنی اگلے گناہ توبہ کے سبب سے محو کرتا ہے اور نئی عبادتیں اُس کی جگہ پر قائم کرتا ہے
یا نفس میں جو گناہ کا ملکہ ہے اُسے عبادت کے ملکہ سے بدل دیتا ہے یا پہلے جو بُرے کام اُس سے وقوع میں آئے اُس کے خلاف جو
نیک کام ہیں اُن کی توفیق دیتا ہے یا دنیا میں اُس کے کفر کو ایمان سے بدل دیتا ہے اور آخرت میں اُس کے گناہ نیکیوں سے بدل دیتا
ہے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا غَفُوْرًا بخشنے والا گناہوں کا توبہ کے سبب سے رَّحِيْمًا ۝ مہربان اُن پر اُن کے دل میں توبہ ثابت
رکھ کر وَمَنْ تَابَ اور جو کوئی توبہ کرے گناہوں سے اِن گناہوں سے شرک اور قتل اور زنا کے سوا اور گناہ مراد ہیں یعنی جو کوئی ان گناہوں
کے سوا اور گناہوں سے بھی توبہ کرے اور ہاتھ کھینچے وَعَمِلَ صَالِحًا اور کرے کام نیک یعنی جو کام فوت ہوئے اُس کا بدلا کرے
فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ تو بیشک وہ پھرتا ہے اِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف مَتَابًا پھرنا بار رجوع کرتا ہے خدا کی طرف اچھی رجوع وَالَّذِيْنَ اور
خدا کے بندے وہ لوگ ہیں جو لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ حاضر نہیں ہوتے مشرکوں اور یہود و نصاریٰ کی عیدگاہوں میں یا اُن کے
میلوں میں یا ناچ گانے کی محفلوں میں یا بدعتیوں کی صحبت میں یا جھوٹی گواہی نہیں دیتے وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ اور جب گذرتے ہیں
بُری چیز کی طرف تو مَرُّوْا كِرَامًا گذرتے ہیں بزرگوں اور پرہیزگاروں کی طرح یا منع کرتے ہیں اُس سے وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا

سلہ کا فرذمی مطبع الاسلام ۱۲

اور بندگان حق وہ لوگ ہیں کہ جب نصیحت کیے جاتے ہیں بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی آیتوں کے ساتھ یعنی قرآنی نصیحتوں سے تو لَمْ یَخِرُّوْا
عَلَیْهَا منھ کے بل نہیں گر پڑتے اُس پر صُمًّا بہرے کہ اُس کے اسرار نہ سُنیں وَّعُمْیَانًا ○ اور اندھے کہ اُس کے انوار نہ دیکھیں بلکہ
اُنھوں نے گوش ہوش سے سُنا اور چشم بصیرت سے اُس کے جمال کے جلوے دیکھے حاصل یہ کہ آیاتِ الٰہی سے غفلت نہیں کی وَالَّذِیْنَ
یَقُوْلُوْنَ اور وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ رَبَّنَا هَبْ لَنَا اے رب ہمارے بخش ہمیں مِنْ اَزْوَاجِنَا ہماری جوروؤں سے وَذُرِّیّٰتِنَا
اور ہماری اولاد سے قُرَّةَ اَعْیُنٍ وہ جو ہماری آنکھوں کی روشنی ہو اُس سے اچھی اولاد اور نیک بیبیاں مراد ہیں جب مسلمان اپنے جورو لڑکوں کو
زندگی میں نیک پاک دیکھتا ہے تو اُس کا دل خوش اور آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں وَّاجْعَلْنَا اور کر ہمیں لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ○ پرہیزگاروں
کے واسطے پیشوا یعنی ہمیں ایسا پرہیزگار کر دے کہ پرہیزگاروں کی امامت کے لائق ہو جائیں اُولٰٓئِكَ یہ لوگ جن کا ذکر ہوا یُجْزَوْنَ
الْغُرْفَةَ بدلا دیے جائیں گے غرفۂ بہشت یعنی بہشت میں اُن کو بلند مقام ملے گا اور بعضوں نے کہا ہے کہ غرفہ ایک نام ہے بہشت کے ناموں میں
سے فصول عبدالوہاب میں لکھا ہے کہ غرفہ کوٹھے ہیں چار ستونوں پر رکھے ہوئے سونے چاندی موتی مونگے کے اور ایسے مکان اُن لوگوں کو
دیں گے بِمَا صَبَرُوْا بسبب اس کے کہ اُنھوں نے صبر کیا دنیا میں مشقت پر اور کافروں کی ایذا پر اور مزے کی چیزیں چھوڑ دینے پر یا
فقیری اور محتاجی پر یا فرض ادا کرنے پر وَیُلَقَّوْنَ اور دیے جائیں گے اور بکر نے یَلْقَوْنَ معروف کا صیغہ بے تشدید قاف پڑھا ہے
یعنی پائیں گے فِیْهَا بہشت میں تَحِیَّةً وَّسَلٰمًا ○ زندگی بے زوال اور آفتوں سے سلامتی یا زندگی اور سلامتی کی دعا سنیں گے
یا فرشتے اُن پر تحیت اور سلام کہیں گے یا تحیت فرشتوں سے پائیں گے اور سلام حق تعالیٰ سے سنیں گے خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ اُس حال
میں کہ ہمیشہ رہیں گے بہشت میں یا دام رہیں گے تحیت اور سلام میں حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا خوب ٹھہرنے کی جگہ ہے بہشت وَّمُقَامًا ○
اور رہنے کی جگہ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے لوگوں سے کہ مَا یَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ کیا دوں رکھے خدا تم کو یعنی خدا کے پاس
تمھاری کیا قدر ہوگی لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ج اگر نہ پکارنا اور عبادت کرنا ہو تمھارا اُس کو اس واسطے کہ آدمی کی خوبی معرفت اور عبادت میں ہے
فَقَدْ كَذَّبْتُمْ پس تحقیق کہ تم نے تکذیب کی میری اور تقصیر کی خدا کی عبادت میں فَسَوْفَ یَكُوْنُ لِزَامًا ○ ع تو قریب کہ ہے تمھارا
تکذیب کرنا تم کو لازم رہے گا اور ہرگز نہ چھوٹے گا یا تکذیب کا وبال اُس وقت تک رہے گا جس وقت تک دوزخ میں تم کو نہ پہونچا دے
اور وہاں بھی تم کو نہ چھوڑے گا اور بعضوں نے کہا ہے کہ لزام سے جنگ بدر میں قتل ہونا مراد ہے

ربع ع

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	مِائَتَانِ وَسَبْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَةً
سورۂ شعراء مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	دو سو ستائیس آیتیں ہیں

آیاتها ۲۲۷ — رکوعاتها ۱۱ — کلماتها ۱۲۳۷ — حروفها ۵۶۸۹

طٰسٓمّٓ ○ معالم میں قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل ہے کہ حروف مقطعہ قرآن کے نام ہیں اور اسی وجہ سے اکثر اِن حرفوں کے بعد
قرآن کا ذکر آتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یا ہر ایک حرف ایک ایک نام کی طرف اشارہ ہے
چنانچہ طسم طاہر ساتر مجید کی طرف اشارہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ
ہے اور بحر الحقائق میں ہے کہ طور طائران مرغان ہوائے وحدت کی طرف اشارہ ہے کہ وہ طائر یعنی اُڑنے والے ہیں اللہ کے ساتھ اور
سین سیر روندگان طریق معرفت کی جانب کہ وہ سائر یعنی سیر کرنے والے ہیں اللہ کی طرف اور میم صفی سالکان سبیل معبودیت کی طرف

ایسا کرتا ہے کہ اللہ کی طرف اور اللہ میں چلتے ہیں یا اشارہ ہے طلب مبتدیان اور سرور متوسطان اور مشاہدہ منتہیان کی جانب صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ طہارت عزت ازلی اور ثناے جبروت ابدی اور مجد جلال سرمدی کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ تِلْكَ یہ سورہ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ آیتیں ہیں کتاب روشن یعنی قرآن کی کہ اُس میں حلال اور حرام کے احکام کھلے ہوئے ہیں اور مبین ظاہر کرنے والے کے معنی میں بھی آیا ہے یعنی قرآن شریف حق اور باطل کو ظاہر کرتا ہے اور ہدایت کے مقدموں اور ضلالت کے نتیجوں کو کھول دیتا ہے اور چونکہ قریش ایسی کتاب کی تکذیب کر کے ایمان نہ لائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن کے ایمان کا بہت لالچ رکھتے تھے تو اُن کی یہ تکذیب آپ کے دل مبارک پر بہت گراں گذری تو حق تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ لَعَلَّكَ مگر تو بَاخِعٌ نَّفْسَكَ ہلاک کرنے والا اور مار ڈالنے والا ہے اپنے جی کو اَلَّا يَكُوْنُوْا اس سبب سے کہ وہ نہیں ہوتے مُؤْمِنِيْنَ ۝ مومن قرآن کے ساتھ اِنْ نَّشَاْ اگر چاہیں ہم تو نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ اُتاریں اُن پر مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے اٰيَةً نشانی قیامت کی نشانیوں میں سے یا بلا قہر کی بلاؤں میں سے فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ پھر ہو جائیں گردنیں اُن کی یعنی اُن گردن کشوں اور بزرگوں کی گردنیں لَهَا اُس نشانی کے واسطے خٰضِعِيْنَ ۝ نیچی یعنی وہ گردنیں جھکا دیں اور اُس نشانی کو مان لیں وَمَا يَاْتِيْهِمْ اور نہیں آتی ہے اُن کے پاس مِّنْ ذِكْرٍ کوئی نصیحت مِّنَ الرَّحْمٰنِ خدا کی طرف سے جو بڑا بخشنے والا ہے مُحْدَثٍ نئی بھیجی ہوئی وحی کے ساتھ یعنی ایک کے بعد کوئی دوسری سورت قرآن میں نہیں نازل ہوتی اِلَّا كَانُوْا مگر یہ کہ ہوتے ہیں عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝ اُس سے منہ پھیرنے والے فَقَدْ كَذَّبُوْا پھر بیشک تکذیب کی اُنھوں نے قرآن کی اور اپنی تکذیب پر مصر ہیں فَسَيَاْتِيْهِمْ تو قریب ہے کہ آئیں اُنھیں مرتے وقت یا قبر سے اُٹھتے وقت یا جنگ بدر کے دن اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ خبریں اُس کی کہ تھے اُس کے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ہنستے اور اُسے باور نہ کرتے تھے اور وہ خبریں آچکنے کے بعد پشیمانی نفع نہ دے بیت

امروز بداں مصلحتِ خویش کہ فردا — دانی و پشیمان شوی و سود ندارد

اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہیں دیکھتے تکذیب کرنے والے اور باور نہیں کرتے دیکھ کر اِلَى الْاَرْضِ زمین کی طرف کہ محض قدرت سے كَمْ اَنْۢبَتْنَا کتنا اُگایا ہم نے فِيْهَا اُس میں مرجانے اور مُرجھانے کے بعد مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ہر قسم کی گھاس میں سے كَرِيْمٍ ۝ اچھی اور بہت فائدے والی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اس اُگانے میں لَاٰيَةً البتہ نشانی ہے اُگانے والی کی کمال قدرت اور حکمت پر وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ اور نہیں ہیں بہتیرے اُن میں سے علم ازلی میں مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان لانے والے باوصف اس کے کہ ایسی ایسی نشانیاں دیکھتے ہیں وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيْزُ وہ غالب اور قادر ہے اس بات پر کہ کافروں پر بلا نازل کرے الرَّحِيْمُ ۝ع مہربان ہے مومنوں پر بخشش کا فرش بچھا کر وَاِذْ نَادٰى اور یاد کر اُسے جبکہ پکارا رَبُّكَ مُوْسٰٓى تیرے رب نے موسیٰ کو اَنِ ائْتِ کہ آ اَلْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ظالموں کی قوم پاس قَوْمَ فِرْعَوْنَ یعنی قوم فرعون کے پاس کہ اُنھوں نے اپنے اوپر ظلم کیا شرک کر کے اور بنی اسرائیل پر زیادتی کر کے اور کہہ اُن کو کہ اَلَا يَتَّقُوْنَ ۝ کیا نہیں ڈرتے ہیں یعنی چاہیے کہ عذاب الٰہی سے ڈریں اور کفر سے پرہیز کریں اور بنی اسرائیل کو چھوڑ دیں قَالَ رَبِّ کہا موسیٰ نے کہ اے میرے رب اِنِّيْٓ اَخَافُ یقینی میں ڈرتا ہوں اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۝ کہ وہ میری تکذیب کریں اور میرا رسول ہونا نہ مانیں وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ اور تنگ ہو میرا دل تکذیب کے انفعال سے وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ اور نہ کھلے میری زبان اور گرہ جو میری زبان میں ہے زیادہ ہو جائے اور یہ دعا اُس وقت

حضرت موسیٰؑ نے کی تھی جب اُن کی زبان مبارک سے گرہ نہ دفع ہوئی تھی اور اُس کے دفع ہونے کی دعا بھی نہ کی تھی فَاَرْسِلْ تو تو بھیج جبریلؑ کو اِلٰی هٰرُوْنَ ۝ ہارون کی طرف جو میرا بھائی ہے اور رسالت میں اُسے میرا شریک کرے تاکہ اُس کی اعانت سے فرعون کے لوگوں کی طرف جاؤں وَ لَهُمْ عَلَیَّ ذَنْۢبٌ اور اُن کو مجھ پر ایک گناہ کا دعویٰ ہے جو میں نے کیا ہے اس گناہ سے قبطی کا قتل مراد ہے اور اہل فرعون کے گمان کے موافق اس قتل کو گناہ کہہ کے کہا کہ فَاَخَافُ پھر میں ڈرتا ہوں اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ۝ اس بات سے کہ مجھے قتل کر ڈالیں قبطی کے عوض تبلیغ احکام کے قبل قَالَ کہا خدا نے کہ كَلَّا ج باز آ اس گمان سے اس واسطے کہ وہ لوگ تجھ پر قابو نہ پائیں گے فَاذْهَبَا تو جاؤ تم دونوں اے موسیٰ اور ہارون بِاٰیٰتِنَاۤ ہماری نشانیوں سمیت یعنی اُن معجزوں کے ساتھ جو میری قدرت اور تمھاری نبوت پر دلیل ہوں اِنَّا مَعَكُمْ بیشک ہم تمھارے ساتھ ہیں مُّسْتَمِعُوْنَ ۝ سننے والے وہ بات جو تم میں اور فرعون والوں میں ہوگی یعنی تم اور وہ جو کہو گے اور کرو گے ہم پر کچھ پوشیدہ نہیں فَاْتِیَا پھر آؤ تم دونوں فِرْعَوْنَ فرعون پاس فَقُوْلَاۤ پھر کہو کہ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ہم بھیجے ہوئے ہیں اُس کے جو رب ہے سب عالموں کا اَنْ اَرْسِلْ اور بات یہ ہے کہ بھیجدے مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۝ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو یعنی اُن سے دست بردار ہو تاکہ ہمارے ساتھ زمین شام میں جائیں جہاں اُن کے باپ دادا رہتے تھے تو موسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی کے موافق اپنے بھائی ہارون کو ساتھ لے کر فرعون کی ڈیوڑھی پر آئے سال بھر کے بعد فرعون کی ملاقات میسر آئی جب فرعون نے حضرت موسیٰ کو دیکھا تو پہچانا اور احسان جتانے کے طور پر فرعون قَالَ بولا کہ اے موسیٰ اَلَمْ نُرَبِّكَ کیا ہم نے تجھے نہیں پرورش کیا فِیْنَا اپنے درمیان وَلِیْدًا اُس حال میں کہ تو بچہ تھا تازہ پیدا ہوا وَّ لَبِثْتَ اور رہا تو فِیْنَا ہمارے بیچ میں مِنْ عُمُرِكَ سِنِیْنَ ۝ کئی برس اپنی عمر میں سے یعنی بیس برس ہمارے پاس تم نے اپنی عمر بسر کی وَ فَعَلْتَ اور کیا تو نے فَعْلَتَكَ الَّتِیْ فَعَلْتَ جو کام کہ تو نے کیا یعنی فاتون نام قبطی جو میرا باورچی تھا اُسے تو نے مار ڈالا وَ اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۝ اور تو ناشکرا ہے کہ میرا احسان نہ مانا اور میرے ایک خواص کو قتل کر ڈالا قَالَ فَعَلْتُهَاۤ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ کیا میں نے وہ کام اِذًا اُسوقت وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ ۝ اور میں غافلوں میں سے تھا یعنی یہ نہ جانتا تھا کہ میں ایک گھونسا ماروں گا تو وہ مر ہی جائے گا فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ پھر بھاگا میں تم سے لَمَّا خِفْتُكُمْ جبکہ ڈرا میں کہ تم مجھے مار ڈالو گے اور میں مَدْیَنْ میں چل دیا فَوَهَبَ لِیْ پھر بخشا مجھے رَبِّیْ میرے رب نے مدین سے پھرتے وقت حُكْمًا علم اور فہم یا نبوت وَّ جَعَلَنِیْ اور کیا مجھے مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اپنے رسولوں میں سے یعنی جو رسول خلق کی طرف بھیجے اُنکے زمرہ مین مجھے بھی داخل کیا وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ اور وہ نعمت جو تو تَمُنُّهَا عَلَیَّ احسان جتاتا ہے مجھ پر اَنْ عَبَّدْتَّ یہ ہے کہ لونڈی غلام بنایا تو نے بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۝ اولاد یعقوب کو اور مجھے فرزندی میں لیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہاں ہمزہ انکار کا پوشیدہ ہے اصل کلام یہ ہے کہ کیا وہ نعمت جس کا تو مجھ پر احسان جتاتا ہے یہی ہے کہ بنی اسرائیل کو تو نے لونڈی غلام بنایا یعنی اگر تو اُن کو لونڈی غلام نہ بناتا تو میری ماں مجھے دریا میں نہ ڈالتیں اور میری قوم ہی کے لوگ مجھے پرورش کرتے اور میں تیرا محتاج نہ ہوتا اور چونکہ فرعون سُن چکا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہے کہ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یعنی میں رسول ہوں رب العالمین کا تو اپنی بات پھیر کر امتحان کی راہ سے قَالَ فِرْعَوْنُ بولا فرعون کہ وَ مَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور کون شخص ہے اور کیا ہے رب سب عالموں کا اور وہ کیا چیز ہے فرعون نے رب کی ماہیت پوچھی تو قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے اُس کے جواب میں کہ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

وہ ہے رب آسمانوں کا اور زمینوں کا وَمَا بَیْنَهُمَا ط اور اُس چیز کا جو کچھ ہے اُن کے درمیان اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ○ اگر ہو تم یقین رکھنے والے صفات حق کی تحقیق میں تو موسیٰ علیہ السلام نے اُس ماہیت کے جواب سے انکار کیا اور حکمت کی کھلی ہوئی دلیلوں اور قدرت کے نشانوں سے خدا کو پہچنوایا قَالَ کہا فرعون نے لِمَنْ حَوْلَهٗۤ اُن لوگوں سے جو اُس کے گرداگرد تھے قبط کے اشراف اور وہ پانچسو آدمی زیور پہنے کرسیوں پر بیٹھے تھے کہ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ○ کیا تم نہیں سنتے جواب اس مرد کا کہ میں تو اُس کے رب کی حقیقت پوچھتا ہوں اور یہ اُس کے افعال بیان کرتا ہے قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ کہ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ○ میرا خدا تمھارا پیدا کرنے والا ہے اور تمھارے اگلے باپ دادا کا خالق ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بہت کھلی ہوئی نشانیوں سے رجوع کی اُن نشانیوں کی طرف جو بہت نزدیک ہیں دیکھنے والے اور تامل کرنے والے سے قَالَ بولا فرعون اپنی قوم سے کہ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ بیشک تمھارا رسول فرعون نے مسخرے پن سے حضرت موسیٰ کو رسول کہا کہ تمھارا رسول الَّذِیْۤ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ○ وہ جو بھیجا گیا ہے تمھاری طرف البتہ دیوانہ ہے کہ سوال کے موافق جواب نہیں دیتا قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ پروردگار عالم پیدا کرنے والا ہے مشرق اور مغرب کا وَمَا بَیْنَهُمَا ط اور اُس کا جو کچھ مشارق و مغارب کے بیچ میں ہے اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ اگر ہو تم سمجھتے کہ تمھارے سوال کا جواب اس طور کے سوا ہو ہی نہیں سکتا اس واسطے کہ کسی کو حق تعالیٰ کی حقیقت سے آگاہی ممکن ہی نہیں اس لیے کہ جو کچھ عقل اور فہم اور وہم میں آئے اور حواس اور قیاس اُسے دریافت کرلے خدا کی ذات اُس سے منزہ اور مقدس ہے اس واسطے کہ یہ سب نئے پیدا ہوئے ہیں اور نئے پیدا ہوئے اُسی کو پہچان سکتے ہیں جو نیا پیدا ہو نظم

آنکہ او از حدث برآرد دم ... چہ شناسد کہ چیست سرّ قدم
علم را سوئے حضرتش رہ نیست ... عقل نیز از کمالش آگہ نیست

قَالَ کہا فرعون نے جبکہ مناظرہ سے عاجز آیا کہ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اگر پکڑے گا تو اے موسیٰ اِلٰهًا کوئی معبود غَیْرِیْ میرے سوا لَاَجْعَلَنَّكَ تو البتہ کردوں گا میں تجھے مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنَ ○ قیدیوں میں سے لکھا ہے کہ فرعون کی قید قتل سے بدتر تھی اس واسطے کہ قیدیوں کو حکم کرتا تھا کہ گہرے گڑھے میں ڈال دیے جاتے تھے کہ وہاں کچھ نہ دیکھتے تھے نہ سنتے تھے اور جب تک قیدی مر نہ جائے باہر نہ نکالتے تھے جب موسیٰ علیہ السلام نے قیدخانہ کا ذکر سنا تو قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ کہا کہ کیا تو یہ میرے ساتھ کرے گا اور اگر لاؤں میں تیرے پاس بِشَیْءٍ مُّبِیْنٍ ج ○ ایک چیز کھلی ہوئی یعنی اگر میں کھلا ہوا معجزہ دکھاؤں تو بھی تو مجھے قتل کرے گا قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ بولا فرعون لا وہ چیز اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○ اگر ہے تو سچا اپنے دعوے میں فَاَلْقٰى عَصَاهُ پھر ڈال دیا موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا فَاِذَا هِیَ تو وہیں پر عصا پھینکتے ہی ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ج ○ اژدہا تھا کھلا ہوا یعنی اُس کا اژدہا ہونا ظاہر تھا فرعون وہ اژدہا دیکھ کر ڈرا اور جو لوگ وہاں جمع تھے بے اختیار بھاگے چنانچہ بھاگتے وقت پچیس ۲۵ ہزار آدمی مرگئے وَّنَزَعَ یَدَهٗ اور نکالا حضرت موسیٰ نے اپنا ہاتھ گریبان سے فرعون کو ہاتھ کا گیہواں رنگ دکھا کر گریبان میں ڈال لینے کے بعد فَاِذَا هِیَ تو وہیں اُن کا ہاتھ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ ○ ع سفید چمکتا ہوا تھا بجلی کی طرح دیکھنے والوں کی نگاہ میں لکھا ہے کہ جس طرح نور آفتاب سے نگاہ کو خیرگی ہوتی ہے اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دست مبارک کی چمک سے ہوتی تھی قَالَ بولا فرعون لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗۤ اپنی قوم کے سرداروں سے جو اُس کے گرداگرد تھے کہ اِنَّ هٰذَا بیشک یہ مرد لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ○ جادوگر ہے دانا مگر فرعون ڈرا کہ اُس کے لوگ ع ۲

حضرت موسیٰ کا ایمان لائیں گے تو اُس نے حیلہ کیا اور کہنے لگا کہ یہ جادوگر ہے کہ جادوگری میں مہارت کامل رکھتا ہے يُرِيدُ أَنْ
يُخْرِجَكُمْ چاہتا ہے کہ نکال دے تم کو مِنْ أَرْضِكُمْ تمھاری زمین سے یعنی مصر کے شہروں سے بِسِحْرِهِ اپنے جادو کے سبب
فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ۝ پھر کیا حکم کرتے ہو تم مجھے اس کے امر میں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے نے فرعون کو دعویٰ خدائی کی
بلندی سے مشورۂ باہمی کے گڑھے میں ڈال دیا یہاں تک کہ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ کے رتبہ سے گھٹکر اپنے پوجا کرنے والوں سے موسیٰ علیہ السلام
کے باب میں مشورہ چاہا تو قَالُوا أَرْجِهْ وہ بولے کہ اسے قید کر وَأَخَاهُ اور اُس کے بھائی کو یا ٹھہرا رکھ اور اُن کے قتل میں جلدی
نہ کر جب تک اُن کا جھوٹ نہ ظاہر ہو جائے تاکہ لوگوں کو شبہہ نہ پڑے وَابْعَثْ اور بھیج فِي الْمَدَائِنِ شہروں میں اپنے ملک کے
حَاشِرِينَ ۝ جمع کرنے والے یعنی ہر شہر میں ایلچی روانہ کرتا کہ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ لے آئیں جہاں کہیں بڑا جادوگر ہو عَلِيمٍ ۝
دانا فنِ سحر میں کامل فرعون نے اپنے لوگ جادوگر ڈھونڈھنے کو بھیجے فَجُمِعَ السَّحَرَةُ پھر جمع کیے گئے جادوگر لِمِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ۝
واسطے وقت روز معلوم کے کہ وہ جانا ہوا اور وعدہ کیا ہوا يَوْمُ الزِّينَةِ[1] تھا وَقِيلَ اور کہا گیا یعنی فرعون بولا لِلنَّاسِ لوگوں سے یعنی مصریوں
سے کہ هَلْ أَنتُم کیا ہو تم مُّجْتَمِعُونَ ۝ جمع ہونے والے اکٹھا ہو جاؤ لَعَلَّنَا شاید ہم سب متفق ہو کر نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ پیروی کریں جادوگروں
کی یعنی موسیٰ کو دفع کرنے میں ہم سب اُن کی متابعت کریں اور اُنھیں مدد دیں یا ہم اُن کے دین کی پیروی کریں إِن كَانُوا اگر ہوں هُمُ
الْغَالِبِينَ ۝ وہ غالب موسیٰ اور ہارون پر فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ پھر جب آئے جادوگر فرعون کے پاس اور اُس نے اُن کی بڑی
خاطرداری کی تو وہ گستاخ ہو کر قَالُوا لِفِرْعَوْنَ بولے فرعون سے أَئِنَّ لَنَا کیا مقرر ہو گا ہمارے واسطے لَأَجْرًا بدلا تیرے پاس سے إِن
كُنَّا اگر ہوں نَحْنُ الْغَالِبِينَ ۝ ہم غالب جادوگر کے مقابلوں پر قَالَ نَعَمْ بولا فرعون کہ ہاں بدلا ہو گا تمھارے واسطے وَإِنَّكُمْ إِذًا
اور بیشک ہو گے تم اُس وقت لَّمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ مقربوں میں سے یعنی پہلے جو کوئی میرے پاس آئے اور آخر کو جو کوئی میرے پاس سے
جائے تمھی ہو گے پس وہ وعدہ پر اعتماد کر کے اپنے جادو میدان معین میں لائے اور وقت معلوم پر موسیٰ علیہ السلام کے برابر صف جما کر
بولے کہ اے موسیٰ کیا پہلے تو اپنا جادو ڈالتا ہے یا ہم ڈالیں قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ کہا اُن سے موسیٰ علیہ السلام نے کہ أَلْقُوا تم ڈالو مَا أَنتُم
مُّلْقُونَ ۝ جو کچھ تم ڈالنے والے ہو فَأَلْقَوْا تو ڈال دیں اُنھوں نے حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ اپنی رسّیاں اور اپنے عصے اندر سے خالی
کیے ہوئے پارہ بھرے ہوئے کہ ستر ہزار رسّیاں اور ستر ہزار عصے تھے وَقَالُوا اور بولے وہ جب اُن کے عصے اور رسّیاں آفتاب کی گرمی
سے حرکت میں آئیں اور لوگوں نے غل کیا کہ بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ بزرگی اور قوت اور غالبیت فرعون کے سبب إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ ۝
بیشک ہمھی غالب ہیں موسیٰ اور ہارون پر فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ عَصَاهُ پھر ڈال دیا موسیٰ علیہ السلام نے حکم خدا سے اپنا عصا اور فوراً وہ
اژدہا بن گیا فَإِذَا هِيَ پھر جوں ہی عصا اژدہا ہوا تو تَلْقَفُ نگلنے لگا مَا يَأْفِكُونَ ۝ جو کچھ اُنھوں نے مکر کیا تھا اور لوگوں کو سانپ
کی صورت پر دکھاتے تھے فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ پھر مُنھ کے بل گرا دیے گئے جادوگر سَاجِدِينَ ۝ سجدہ کرنے والے اس واسطے کہ انھوں نے
چاہا کہ عصے کا اژدہا ہو جانا جادو کی وجہ سے نہیں اور صدق کی راہ سے قَالُوا آمَنَّا بولے کہ ایمان لائے ہم بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ ساتھ
رب العالمین کے پھر اُنھوں نے تفصیل کی کہ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ موسیٰ اور ہارون کے رب کا ہم ایمان لائے تاکہ فرعون کی
خدائی کا توہم رفع ہو جائے اور فرعون نے جب سنا کہ جادوگر ایمان لائے تو اُن کو بلا کر قَالَ آمَنتُمْ لَهُ کہا کہ ایمان لائے تم موسیٰ کا

[1] آرائش کا دن ۱۲

اور بکر نے ہمزۂ استفہام کے ساتھ ءَاٰمَنۡتُمۡ پڑھا ہے یعنی کیا ایمان لائے تم موسیٰ کا قَبۡلَ اَنۡ اٰذَنَ لَکُمۡ ۚ قبل اس کے کہ اجازت دوں میں تم کو اُس کا ایمان لانے کی اِنَّہٗ لَکَبِیۡرُکُمُ بیشک وہ سردار تمھارا ہے الَّذِیۡ عَلَّمَکُمُ السِّحۡرَ ۚ وہ جس نے سنایا تم کو جادو اور تم میرے ہلاک کرنے اور میرے ملک میں فساد ڈالنے کے واسطے باہم مل گئے فَلَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ؕ۬ پس قریب ہے کہ جانوگے کہ کیا عذاب کرتا ہوں میں تم پر موسیٰ کے خدا کا ایمان لانے کے سبب سے پھر عذاب بیان کیا کہ لَاُقَطِّعَنَّ اَیۡدِیَکُمۡ وَ اَرۡجُلَکُمۡ البتہ کاٹوں گا ہاتھ اور پانوں تمھارے مِّنۡ خِلَافٍ ایک دوسرے کے خلاف یعنی ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پانوں یا تمھارے ہاتھ پانوں کاٹوں گا اس جہت سے کہ تم نے مجھ سے خلاف کیا وَّ لَاُوصَلِّبَنَّکُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ۝ اور ضرور سولی پر کھینچوں گا تم کو تاکہ سب مر جاؤ اور سب مخالف لوگ عبرت پکڑیں قَالُوۡا بولے جادوگر جو ایمان لائے تھے کہ لَا ضَیۡرَ کچھ رنج اور ضرر نہیں ہمیں تیرے دھمکانے سے اور ہم موت سے نہیں ڈرتے اِنَّاۤ اِلٰی رَبِّنَا بیشک ہم اپنے رب کے ثواب کی طرف مُنۡقَلِبُوۡنَ ۝ؕ پھرنے والے ہیں اِنَّا نَطۡمَعُ تحقیق کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ اَنۡ یَّغۡفِرَ چھپائے لَنَا رَبُّنَا ہمارے واسطے رب ہمارا اور بخشدے خَطٰیٰنَاۤ گناہ ہمارے اَنۡ کُنَّاۤ اس واسطے کہ تھے ہم اِن محفل والوں میں سے اَوَّلَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝ؕ پہلے ایمان لانے والے خدا کا لکھا ہے کہ

فرعون نے حکم دیا اور فرعون کے لوگوں نے اُن مومنوں کا داہنا ہاتھ اور بایاں پانوں کاٹ کاٹ کر اونچے مکان پر سے نیچے گرادیا اور ع ۳ ۱۸
حضرت موسیٰ علیہ السلام اُن کے واسطے روتے تھے پس حق سبحانہ تعالیٰ نے پردے اُٹھادیے اور اُن مومنوں کے منازل قرب اور مقامات انس حضرت موسیٰ کو دکھادیے تو اُن کے دل کو تسلی ہوئی مثنوی

جادواں کاں دست و پارا باختند ... در فضاے قرب مولیٰ تاختند

گو برفت از دست و پا بر جاے آں ... رُست از حق بالہاے جادواں

تا بداں پرہا بہ پرواز آمدند ... در ہواے عشق شہباز آمدند

پھر یہ صورت واقع ہونے کے بعد کئی برس تک حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے لوگوں میں دعوت اور ہدایت فرماتے رہے اور معجزات دکھاتے رہے اور روز بروز اُن کی عداوت اور خرابی زیادہ ہوتی تھی یہاں تک کہ اُن کی ہلاکت قریب پہونچی اور حکم الٰہی صادر ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سمیت مصر سے باہر جائیں جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اور وحی بھیجی ہم نے اِلٰی مُوۡسٰۤی موسیٰ کی طرف اَنۡ اَسۡرِ بِعِبَادِیۡۤ یہ کہ لے جا رات کے وقت میرے بندوں کو یعنی بنی اسرائیل کو کہ تمھاری نجات اور کافروں کی ہلاکت اسی میں ہے اِنَّکُمۡ مُّتَّبَعُوۡنَ ۝ بیشک تم پیچھا کیے جاؤگے یعنی فرعون اور اُس کی قوم کے لوگ تمھارے پیچھے آئیں گے تم کو تو ہم دریا کے پار کریں گے اور اُنھیں ڈبو دیں گے مختار میں لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو حکم فرمایا کہ یہ بہانہ کر کے قبطیوں سے زیور مانگ لو کہ ہماری عید قریب ہے ہم چاہتے ہیں کہ اُس سے اپنی عورتوں کا سنگار کریں بنی اسرائیل نے زیور مانگے لیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ فلانی رات جب چاند نکلے تو تم سب فلاں مقام پر جمع ہونا اُنھوں نے ایسا ہی کیا جب کوچ کا وقت آیا تو دروازہ کی راہ بھول گئے اور معلوم ہوا کہ یوسف صدیق علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ بنی اسرائیل جب تک اُن کا تابوت اپنے ساتھ نہ لے چلیں گے مصر کے باہر نہ جاسکیں گے اور اُن لوگوں میں سے کسی کو یہ خبر نہ تھی کہ حضرت یوسفؑ کہاں دفن ہیں پس خود حضرت موسیٰ علیہ السلام ندا کرتے تھے کہ جو کوئی مجھے حضرت یوسفؑ کے صندوق کا پتا دے وہ جو مراد چاہے لے قوم بھر میں سے

ایک بوڑھیا بڑی عمر کی بولی کہ اس شرط سے میں بتاتی ہوں کہ بہشت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی ہوں اور اسی شرط پر اُس نے پتا بتایا کہ وہ صندوق دریائے نیل کے گڑھے میں ہے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام اُسے نکالنے میں مشغول ہوئے جب چاند آدھے آسمان پر پہونچا تو اپنا کام کرکے راہ لی اور دوسرے دن اخیر وقت بنی اسرائیل کے نکل جانے کی خبر قبطیوں کو پہونچی ابتک قبطی یہی جانتے تھے کہ بنی اسرائیل اپنے گھروں میں عید کا سامان کررہے ہیں دوسرے دن قبطیوں نے چاہا کہ اُن کا پیچھا کریں تو ہر قبطی کے گھر ایک ایک عزیز مرگیا اُس کی تعزیت میں مشغول ہوئے اس دن فرعون نے لشکر جمع ہونے کا حکم دیا فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَائِنِ تو بھیجا فرعون نے اُن شہروں میں جو اُس کی تختگاہ کے قریب تھے حَاشِرِينَ ۝ جمع کرنے والے لشکر کے اور کہدیا کہ إِنَّ هَؤُلَاءِ تحقیق کہ گروہ بنی اسرائیل لَشِرْذِمَةٌ قَلِيلُونَ ۝ ایک گروہ ہے تھوڑے سے لوگ حال آنکہ بنی اسرائیل میں کارگزار مرد جن کا سن بیس برس سے زیادہ ساٹھ برس سے کم تھا ستر ہزار چھ سو تھے اور سب قوم بنی اسرائیل عورت مرد بوڑھے جوان تو بارہ لاکھ سے کچھ زیادہ تھے مگر فرعون نے ان کو اپنے لشکر کے مقابلہ میں تھوڑا شمار کیا اور بولا کہ یہ لوگ تو بہت ہی تھوڑے سے ہیں وَإِنَّهُمْ لَنَا اور یہ لوگ ہمیں لَغَائِظُونَ ۝ غصہ دلانے والے ہیں اس واسطے کہ ہم سے بھاگے ہیں یا ہماری قوم کا زیور لے گئے ہیں وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَاذِرُونَ ۝ اور ہم سب یعنی ہمارے لشکر کے سب لوگ ہتھیار رکھتے ہیں لڑائی کے طریقے جانتے ہیں یہ طعن ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے لوگ نہ سب ہتھیار رکھتے ہیں نہ لڑائی کا طریقہ جانتے ہیں فَأَخْرَجْنَاهُمْ پھر نکالا ہم نے فرعون والوں کو یعنی نکلنے کا ارادہ ہم نے اُن کے دلوں میں پیدا کیا یہاں تک کہ وہ نکل آئے مِنْ جَنَّاتٍ باغوں سے وَعُيُونٍ ۝ اور چشموں سے کہ جاری تھے وَكُنُوزٍ اور خزانوں سے کہ سونے چاندی سے بھرے ہوئے تھے وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۝ اور مکانوں سے کہ اچھے تھے كَذَلِكَ ایسا ہی کیا ہم نے اُن کے ساتھ وَأَوْرَثْنَاهَا اور وارث کردیا ہم نے اُن باغوں خزانوں مکانوں کا بَنِي إِسْرَائِيلَ ۝ اولاد یعقوب علیہ السلام کو اس واسطے کہ ایک قول یہ ہے کہ بنی اسرائیل نے قوم فرعون کی ہلاکت کے بعد مصر میں آکر قبط کے سب مال پر اپنا قبضہ اور تصرف کیا اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے زمانہ حکومت میں ملک مصر پر غلبہ پاکر بنی اسرائیل نے قبطیوں کی املاک پر قبض و تصرف کیا القصہ فرعون نے چھ لاکھ سوار لشکر کے آگے روانہ کیے اور چھ لاکھ سوار داہنے پر اور چھ لاکھ بائیں پر تعین کیے اور چھ لاکھ سوار لشکر کے پیچھے مقرر کیے اور بہت مخلوق کے ساتھ خود لشکر کے بیچ میں ٹھہرا نظم

یکے لشکر سراپا غرق جوشن   شدہ در موج چوں دریائے آہن
چو چشم دلبراں پر کین و خونریز   بقصد خون مردم تیغہا تیز

فَأَتْبَعُوهُمْ پھر پیچھا کیا اُنھوں نے اُن کا مُشْرِقِينَ ۝ مشرق کی طرف قصد کرنے والے اس واسطے کہ بنی اسرائیل کا لشکر مشرق ہی کی طرف گیا تھا یا داخل ہونے والے آفتاب نکلتے وقت یعنی آفتاب طلوع ہوتے وقت بنی اسرائیل کے قریب پہونچ گئے اور اُس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لشکر دریائے قلزم کے کنارے پہونچکر پار اُترنے کی تدبیر کررہا تھا کہ ناگاہ فرعون والوں کا نشان ظاہر ہوا فَلَمَّا تَرَاءَى الْجَمْعَانِ پھر جب دیکھا دونوں گروہ نے ایک دوسرے کو تو قَالَ أَصْحَابُ مُوسَى کہا موسیٰ کے یاروں نے کہ إِنَّا لَمُدْرَكُونَ ۝ بیشک ہم لے لیے گئے ہیں یعنی فرعون کا لشکر ہمیں پکڑلے گا اور ہم اُن کے ہاتھ میں گرفتار ہوجائیں گے قَالَ كَلَّا کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ ہرگز نہیں یہ تم کو پکڑلیں گے إِنَّ مَعِيَ رَبِّي یقینی میرے ساتھ ہے میرا رب یاری اور مددگاری کو

سَیَهْدِیْنِ ○ قریب ہے کہ راہ بتائے مجھے اس حیرت میں اور نجات کا طریقہ ظاہر کر دے محققوں نے کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کلام میں معیت یعنی اپنے ساتھ ہونے کو مقدم کیا اور رب کا نام بعد لیا کہ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ کہا اور ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے قول میں کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا فرمایا معیت کو مؤخر کیا اور اللہ کا نام پہلے لیا تاکہ عارفوں کے دلوں پر ظاہر ہو جائے کہ حضرت کلیم نے اپنے سے حق کی طرف دیکھا اور یہ مرتبہ مرید یعنی ارادہ کرنے والے کا ہے اور جناب حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حق سے اپنی طرف دیکھا اور یہ مرتبہ مراد یعنی ارادہ کیے ہوئے کا ہے مرید کو جو کچھ کہیں وہ کرتا ہے اور مراد جو کچھ کہے ویسا ہی کرتے ہیں بیت

ایں یکے را روے او در روے دوست وان دگر را روے او خود روے اوست

لکھا ہے کہ جب فرعون کا لشکر بنی اسرائیل کے قریب پہونچا تو حق تعالیٰ نے ایک ایسا پردہ بخارات کا دونوں فریق میں پیدا کر دیا کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھتے تھے فرعون نے اپنی قوم کو کہا کہ اُترپڑو جب تک آفتاب اونچا ہو کر بخارات درمیان سے جاتے رہیں اور ہم اُن کے سر پر جا پڑیں اس واسطے کہ بچنے کی راہ اُن پر بند ہے کہ آگے دریا ہے اور ہمارا لشکر پیچھے اب یہ کہاں جا سکتے ہیں ع

کجا روی کہ زہر سو گریزگاہ نداری

مگر بنی اسرائیل اس قدر مضطرب ہوئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام رو دیے اور وحی آئی کہ اے موسیٰ ہم نے دریا کو تیرے حکم میں کر دیا ہے اُسے کنیت سے پکار اور اُس پر حکم کر جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فَاَوْحَیْنَآ پھر وحی بھیجی ہم نے اِلٰی مُوْسٰٓی موسیٰ کی طرف اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ اپنے عصے سے دریاے قلزم کو بس موسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے آئے اور اُس پر عصا مارا اور کہا کہ اے ابو خالد ہمیں راہ دے فَانْفَلَقَ تو پھٹ گیا دریا اور اُس میں بارہ راہیں پیدا ہو گئیں فَكَانَ پھر تھا كُلُّ فِرْقٍ ہر ٹکڑا آپس میں جدا ہوا كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ○ج جیسے پہاڑ بڑا اور اُسی وقت ایک ہوا دریا پر چلی اور اُس کی کیچڑ خشک ہو گئی اور ہر ایک سبط ایک ایک راہ سے دریا میں داخل ہوئے وَاَزْلَفْنَا اور جمع کیا ہم نے ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ ○ج وہاں اوروں کو کہ قوم فرعون کے لوگ تھے یعنی سب کو دریاے قلزم کے کنارے ہم نے اکٹھا کیا فرعون کے گرد اور جب فرعون نے دریا کے کنارے پہونچکر یہ حال دیکھا تو چاہا کہ اپنی قوم کے احمقوں کو دھوکا دے تو بولا کہ اے قوم کیا دیکھتے ہو کہ یہ دریا میری ہیبت سے پھٹ گیا ہامان نے مشورے کی راہ سے کہا کہ اے فرعون تو خود جانتا ہے کہ یہ صورت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے واقع ہوئی خبردار دریا میں تو نہ جانا کہ ہلاک ہی ہو جائے گا فرعون نے چاہا کہ گھوڑے کی باگ موڑے جبریل علیہ السلام ایک گھوڑی پر سوار تھے اپنی گھوڑی فرعون کے گھوڑے کے آگے ڈال دی فرعون بہت تیز و تند گھوڑے پر سوار تھا گھوڑے نے گھوڑی کی بو پائی فرعون کے قابو سے جاتا رہا اور وہ دریا کی

ؔ ہجرت کے وقت جناب سلطان الانبیا علیہ التحیۃ والثنا جب اپنے یار غار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ غار میں تشریف لے گئے اور کفار ڈھونڈھتے ہوئے سر غار پر آئے تو حضرت صدیقؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کافر آپہونچے اگر نیچے کی طرف غار میں دیکھیں تو ہمیں دیکھ لیں گے اور خدا ناکردہ ہم گرفتار ہو جائیں گے تو آپ نے بمقتضاے رحمت فرمایا لَا تَخَفْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یعنی تم نہ ڈرو اللہ ہمارے ساتھ ہے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے یاروں کو جھڑکی دے کر فرمایا تھا کہ كَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ یعنی ہرگز نہیں کافر تم کو پکڑ لیں گے اور جناب رحمۃ للعالمین نے شفقت کے ساتھ اپنے یار غار سے فرمایا لَا تَخَفْ یعنی تم نہ ڈرو اللہ ہمارے ساتھ ہے اور حضرت موسیٰؑ نے اپنی ذات خاص کے ساتھ فرمایا کہ میرے ساتھ میرا رب ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جمعیت کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ اللہ ہم سب کے ساتھ ہے حضرت موسیٰ نے پہلے اپنی ذات کو یاد کیا کہ میرے ساتھ میرا رب ہے رسول مقبول نے پہلے اللہ کو یاد فرمایا کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے تو یہاں سے حضرت موسیٰ کے درجۂ عالی اور جناب سرور انبیا علیہما التحیۃ والثنا کے مرتبۂ اعلیٰ میں فرق دیکھنا چاہیے ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا ۱۲ نظام الدین احمد ابن حضرت مترجم مدظلہ

طرف منہ اُٹھایا اور فرعون سمیت دریا میں اُتر گیا فرعون کے لشکر والے ہر ایک راہ سے دریا میں جا پڑے میکائیل علیہ السلام اس لشکر کے پیچھے آتے تھے اور اُس لشکر کو دریا کی طرف ہنکاتے تھے یہاں تک کہ تمام لشکر دریا میں آگیا اور حکم الٰہی پہونچا کہ اے دریا پھر اپنے حال پر ہو جا اور دفعۃً سب پانی باہم مل گیا اور سب فرعون والے ڈوب مرے اور بنی اسرائیل صحیح سلامت پار اُتر کر دریا کے کنارے ٹھہرے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَاَنْجَیْنَا مُوْسٰی اور نجات دی ہم نے موسیٰ کو وَمَنْ مَّعَهٗٓ اور اُسے جو کہ اُس کے ساتھ تھا اَجْمَعِیْنَ ۝ سب کو ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ ۝ پھر ڈبو دیا ہم نے اوروں کو اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی قوم کی نجات اور فرعون اور اُس کے لشکر کی ہلاکت میں لَاٰیَةً البتہ ایک نشانی ہے کھُلی ہوئی قدرت الٰہی پر وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ اور نہ تھے قوم فرعون کے بہت لوگ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ ایمان والے اس واسطے کہ تمام قبط میں حزقیل علیہ السلام کے سوا اہل فرعون میں اور کوئی مومن نہ تھا اور کہتے ہیں کہ جو کوئی ایمان لایا تھا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مصر سے باہر آیا تھا وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِیْزُ وہ تو غالب ہے اور اُس پر کسی کو غلبہ کی قوت نہیں الرَّحِیْمُ ۝ مہربان ہے عذاب نہیں کرتا دلیل اور حجت لازم کرنے کے بعد وَاتْلُ اور پڑھ عَلَیْهِمْ عرب کے مشرکوں پر نَبَاَ اِبْرٰهِیْمَ ۝ خبر ابراہیم کی کہ وہ اپنے کو ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اُن کی اولاد میں ہونے پر فخر اور اعتماد کرتے ہیں اِذْ قَالَ یاد کر اُسے کہ کہا ابراہیم نے لِاَبِیْهِ اپنے باپ آزر سے وَقَوْمِهٖ اور اپنے گروہ سے یعنی اہل بابل سے اور اُن سے پوچھا مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ کیا ہے وہ جسے تم پوجتے ہو قَالُوْا نَعْبُدُ وہ بولے کہ ہم پوجتے ہیں اَصْنَامًا بتوں کو فَنَظَلُّ تو ہمیشہ ہم رہتے ہیں لَهَا اُن کے واسطے عٰكِفِیْنَ ۝ مجاور اور برابر ہم اُن کی عبادت کرتے ہیں بتوں سے وہ تصویریں مراد ہیں جو سونے چاندی سے مختلف صورتوں پر بنا کر ہمیشہ وہ پوجا کرتے تھے قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ تمہارے بُت هَلْ یَسْمَعُوْنَكُمْ کیا سنتے ہیں تمہارا پکارنا اِذْ تَدْعُوْنَ ۝ جب تم اُنھیں پکارتے ہو اور کیا پکارنے والے کو جواب دیتے ہیں اور اُس کی بات مانتے ہیں اَوْ یَنْفَعُوْنَكُمْ یا فائدہ پہونچاتے ہیں تم لوگوں کو کہ تم اُن کی پرستش کرتے ہو اور وہ روزی دیتے ہیں تم کو اَوْ یَضُرُّوْنَ ۝ یا نقصان پہونچاتے ہیں تمھیں اگر تم اُن کی پرستش سے انکار کرو اور اُن کی مذمت کرو پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے لوگ ہاں کہہ کر اُن کو جواب نہ دے سکے تو تقلید کا بہانہ پیش کیا اور قَالُوْا بولے کہ نہیں یہ جو تم نے کہا یہ باتیں تو ہم نے ان میں نہیں پائیں بَلْ وَجَدْنَاۤ بلکہ پایا ہم نے اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو وہ كَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ۝ ایسا ہی کرتے تھے یعنی انہی بتوں کی پرستش کرتے تھے اور اس پر ثابت قدم تھے قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے اَفَرَءَیْتُمْ کیا دیکھا اور جانا تم نے یعنی یہ بات جان لو کہ جس حال میں مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ جو کچھ کہ ہو پوجتے اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ۝ تم اور تمہارے اگلے باپ دادا نے بھی اُسے پوجا ہے فَاِنَّهُمْ تو بیشک تمہارے وہ معبود عَدُوٌّ لِّیْۤ دشمن ہیں میرے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے جی میں حکم اس صورت سے بنا کر کیا کہ اُن سے اشارے کی راہ سے ہو صراحۃً نہیں اس واسطے کہ نصیحت کے محل میں اشارۃً حکم کرنا صراحۃً حکم کرنے کی بہ نسبت بہت مفید ہوتا ہے اور اپنے پوجاریوں کے ساتھ بتوں کی دشمنی ظاہر ہے اس واسطے کہ اُن کی عبادت کرنے سے جو ضرر عبادت کرنے والے کو پہونچتا ہے وہ ضرر کسی دشمن سے متصور نہیں یا اس کے یہ معنی ہیں کہ میں دشمن ہوں اُن بتوں کا اس واسطے کہ جو کوئی دوسرے کو دشمن رکھتا ہے تو دوسرا بھی اُسے دشمن رکھتا ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی دشمنی اُن کی دشمنی کے پردہ میں ظاہر کی یعنی میں اُن کا مخالف اور دشمن ہوں اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ مگر میرا دوست رب ہے

ع ۴
وقف لازم

سب عالموں کا اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ وہ جس نے مجھے پیدا کیا اور عدم سے وجود میں لایا فَهُوَ يَهْدِيْنِ پھر وہ راہ دکھاتا ہے مجھے سیدھی بات میں اور کام میں یا پیدا کیا اُس نے مجھے حق بات قائم کرنے کو اور راہ دکھاتا ہے خلق کو دعوت اسلام کرنے کی وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ اور دور رب وہ ہے جو کھلاتا ہے مجھے غذا کہ اجزاے بدن کا قوام اُس کے سبب سے ہے وَيَسْقِيْنِ اور پلاتا ہے مجھے پینے کی چیز جس سے پیاس بجھتی ہے اور میرے اعضا پرورش پاتے ہیں عین المعانی میں لکھا ہے کہ کھانے کی چیز سے مراد اُلفت ہے اور پینے کی چیز سے قرب صاحب بحرنے فرمایا ہے کہ کھانے کی چیز بندگی ہے اس واسطے کہ دل اُس کے سبب سے زندہ رہتے ہیں اور پینے کی چیز سے ظہور تجلی صفت ربوبیت کے ساتھ اس لیے کہ روحیں اُس کے سبب سے تازہ ہو جاتی ہیں کشف الاسرار میں حضرت ذوالنون مصری قدس سرہ سے منقول ہے کہ یہ طعام طعام معرفت ہے اور یہ شراب شراب محبت اور یہ بیت برمحل پڑھی ہے **بیت**

شراب المحبۃ[1] خیر الشراب وکل شراب سواہ السراب

اور ان کلمات سے محقق لوگ کلام حقائق نظام اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ[2] کے اسرار کی بو سونگھ سکتے ہیں **نظم**

ترا نوالہ و مادم زخوان یُطْعِمُنِیْ ترا پیالہ مدام از شراب یَسْقِیْنِیْ

مرا تو قبلۂ دینی ازاں سبب گفتم بہ مردماں کہ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ

وَاِذَا مَرِضْتُ اور جب بیمار ہوتا ہوں فَهُوَ يَشْفِيْنِ تو وہی مجھے شفا دیتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کی تفسیر میں منقول ہے کہ میں جب بیمار ہوتا ہوں گناہ کی بیماری میں تو وہ شفا دیتا ہے مجھے توبہ کے سبب سے سلمی قدس سرہ نے کہا ہے کہ بیماری اغیار کو دیکھنے سے ہے اور شفا واحد قہار کا انوار مشاہدہ کرنے سے بحر میں لکھا ہے کہ بیماری تعلقات کونین کے سبب سے ہے اور شفا قطع تعلق کی وجہ سے اور کشش عنایت کے ساتھ متعلق ہے کہ جب کشش عنایت آپہونچتی ہے تو سالک کو سب سے توڑ کر ایک ہی کے ساتھ ملا دیتی ہے یعنی شربت تجرید پلا کر مرض تعلق سے چھوڑا لیتی ہے **بیت**

چہ گویمت کہ چہ خوش آمدی مسیح صفت بیک نفس ہمہ دردمرا دوا کردی

وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ اور وہ وہ ہے کہ مار ڈالتا ہے مجھے دنیا میں مدت پوری ہوتے ہی ثُمَّ يُحْيِيْنِ پھر زندہ کرے گا مجھے آخرت میں حساب اور جزا دینے کو امام ثعلبی قدس سرہ نے کہا ہے کہ مار ڈالتا ہے مجھے عدل سے اور زندہ کرے گا فضل سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ مار ڈالنا گناہ کے سبب سے ہے اور زندہ کرنا عبادت کی وجہ سے یا مار ڈالنا جہالت کے باعث سے ہے اور زندہ کرنا علم کے سبب سے یا مار ڈالنا حماقت کی وجہ سے ہے اور زندہ کرنا عقل کے باعث سے یا مار ڈالنا طمع سے ہے اور زندہ کرنا قناعت سے یا مار ڈالنا نہ پرہیزگاری کی وجہ سے ہے اور زندہ کرنا پرہیزگاری کے باعث سے یا مار ڈالنا جدائی سے ہے اور زندہ کرنا ملنے سے حقائق سلمی میں ہے کہ مار ڈالتا ہے مجھے میرے نفس سے اور زندہ کر دیتا ہے مجھے اپنے ساتھ اور بعض محققوں کے نزدیک مار ڈالنا اور زندہ کرنا خوف و رجا کے سبب سے ہے یا غفلت اور یاد کے باعث یا چھپنے اور ظاہر ہونے کی وجہ سے اور صاحب بحرنے فرمایا ہے کہ مار ڈالتا ہے مجھے اوصاف بشریت سے اور زندہ کرتا ہے اخلاق روحانیت کے ساتھ یا مار ڈالتا ہے روحانیت کے علامات سے اور زندہ کرتا ہے ربانیت کی صفتوں کے ساتھ اور حقیقت

[1] شراب محبت خوب شراب ہے اور جو شراب اُس کے سوا ہے وہ چمکتی ہوئی ریت ہے کہ پیاسا مسافر پانی کے شبہے سے اُس کی طرف جاتا ہے اور دھوکا کھاتا ہے ۱۲ [2] رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ میں رہتا ہوں اپنے رب پاس وہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے ۱۲

یہ ہے کہ مارڈالتا ہے مجھے میری انانیت سے اور زندہ کرتا ہے اپنی ہویت کے ساتھ اسواسطے کہ حیات حقیقی اُسی سے عبارت ہے **بیت**

بخویم عمر فانی را توئی عمر عزیز من | نخواہم جان پر غم را توئی جانم بجان تو

وَالَّذِيٓ اَطْمَعُ اور وہ وہ ہے کہ طمع رکھتا ہوں میں **اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ** یہ کہ بخشدے میرے واسطے **خَطِيْٓـئَتِيْ** میرے گناہ **يَوْمَ الدِّيْنِ ۝** روز جزا کہ باوصف اس کے کہ نبی علیہ السلام معصوم ہیں پھر اپنی طرف گناہ کو منسوب کرنا کسر نفس اور تعلیم امت کے واسطے ہے اور تلخیص میں ہے کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہ مراد ہیں کہ حضرت ابراہیم خلیل نے درگاہ رب جلیل سے اُن کی مغفرت کی استدعا فرمائی **رَبِّ هَبْ لِيْ** اے میرے رب بخش مجھے اور عطا کر مجکو **حُكْمًا** حکم علم میں کہ اُس کے سبب سے خلافت حق اور ریاست خلق کا مستعد اور مستحق ہوجاؤں **وَّاَلْحِقْنِيْ** اور ملادے مجھے علم وعمل میں کمال توفیق کے سبب سے **بِالصّٰلِحِيْنَ ۝** راہ کے شائستہ اور درگاہ کے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ **وَاجْعَلْ لِّيْ** اور کر میرے واسطے **لِسَانَ صِدْقٍ** زبان سچی یعنی نیک ثنا **فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝** پچھلوں میں یعنی جو لوگ میرے بعد پیدا ہوں اُن کی زبان پر میری نیکنامی اور شہرہ جاری کردے اور یہ دعا قبول ہوئی اس واسطے کہ مجوس یہود نصاری اہل اسلام سب حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ثنا کرتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد لسان صدق سے مرد صادق ہے اور اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ ظاہر کر میرا اصل دین نیا کرنے کو ایک سچا آدمی اخیر امتوں میں اور اس سے جناب سلطان الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں **وَاجْعَلْنِيْ** اور کردے مجھے **مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝** جنت کے وارثوں میں سے جو نعمت سے بھری ہے یعنی مجھے اُن لوگوں میں رکھ جو بہشت کے مکانوں میں اُتریں گے **وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ** اور بخشدے میرے باپ کو یعنی ایمان نصیب کر تاکہ وہ بخش دیا جائے **اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّاۗلِّيْنَ ۝** بیشک ہے وہ گمراہوں میں سے **وَلَا تُخْزِنِيْ** اور رسوا نہ کر مجھے **يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝** اُس دن جب اُٹھائے جائیں گے لوگ اپنی قبروں سے یہ دعا بھی امتوں کی تعلیم ہے ورنہ انبیا علیہم السلام کو ذلت اور رسوائی نہ ہوگی **يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ** جس دن کہ فائدہ نہ دے گا اور کام نہ آئے گا مال **وَّلَا بَنُوْنَ ۝** اور نہ بیٹے کسی کے **اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ** مگر جو کوئی آئے خدا کے سامنے **بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝** ایسے دل کے ساتھ جو خالص ہے کفر اور گناہ سے اس واسطے کہ اُس دل والے نے خدا کی راہ میں اپنا مال خرچ کیا ہوگا اور اپنے فرزندوں کو راہِ حق ارشاد اور تعلیم کی ہوگی تو ایسا مال اور فرزند اُسے نفع پہونچائیں گے اور بعضوں نے کہا ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی میں اخلاص دل کی سلامتی ہے ایک قول یہ ہے کہ دل سلیم وہ ہے جو محبت دنیا سے خالی ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ جس دل میں حسد اور خیانت نہ ہو تیسیر میں بعض اہل بیت ازواج اور اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے اور امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قلب سلیم وہ ہے جو خالی ہو غیر خدا سے سلمی رحمہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ دل سلیم وہ ہے جس میں نہ دنیا کی آفتیں سمائیں نہ عقبیٰ کی طمعیں آئیں یا جو دل بدعت سے خالی ہو اور سنت پر مطمئن ہو اور سید الطائفہ قدس سرہ سے منقول ہے کہ سلیم سانپ کا ڈسا ہوا ہوتا ہے اور سانپ کا ڈسا ہوا ہمیشہ قلق اور اضطراب رکھتا ہے تو معنی یہ ہوئے کہ دل سلیم وہ دل ہے جو ہمیشہ مقام بے صبری اور عاجزی اور زاری میں ہے خوف جدائی یا شوق وصال کے سبب سے **نظم**

زشوقِ وصل می نالم کہ تا دستم دہد روزے | زبیم ہجر میگریم کہ ناگہ در کمیں باشد
ہمام از گریہ خونین و سوزِ دل مگو چندیں | ندانستی کہ حال عشقبازاں اینچنیں باشد

وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ اور جس دن کہ قریب کردی جائے گی جنت **لِلْمُتَّقِيْنَ ۝** پرہیزگاروں کے واسطے تاکہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ سے اُسے

دیکھیں اور اپنے منازل اور مقامات دیکھ کر خوش ہوں وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ ○ اور ظاہر کی جائے گی دوزخ لِلْغٰوِيْنَ ۙ گمراہوں کے واسطے
تاکہ اُس میں اپنے مقامات دیکھیں اور اُن کا غم اور الم زیادہ ہو وَقِيْلَ لَهُمْ اور کہیں اُنھیں یعنی خدا کے حکم سے فرشتے اُن سے پوچھیں
کہ اَيْنَمَا كُنْتُمْ کہاں ہیں وہ جن کو تم ہمیشہ تَعْبُدُوْنَ ۙ پوجتے تھے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ خدا کے سوا یعنی تمھارے خدا کہاں ہیں جن سے
تم اُمیدوار تھے هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ کیا مدد کرتے ہیں تمھاری تم پر سے عذاب دفع کرنے میں اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ؕ یا بچاتے ہیں اپنے کو عذاب سے
فَكُبْكِبُوْا پھر منہ کے بل ڈال دیے جائیں گے فِيْهَا دوزخ میں هُمْ بت وَالْغَاوٗنَ ۙ اور گمراہ لوگ یعنی اُن کے پوجنے والے وَ
جُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اور دوزخ میں ڈالے جائیں گے ابلیس کے لشکر یعنی جن اور آدمی جو اُس کے تابع ہیں اَجْمَعُوْنَ ؕ سب کے سب قَالُوْا
کہیں گے کافر وَهُمْ فِيْهَا اور حال آنکہ وہ دوزخ میں يَخْتَصِمُوْنَ ۙ دشمنی کرتے ہوں گے ایک دوسرے کے ساتھ یعنی بت پرست اور بت
جھگڑا کریں گے اور بت پرست بتوں سے کہیں گے کہ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا قسم خدا کی ہم تھے لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ گمراہی کھلی ہوئی میں اِذْ
نُسَوِّيْكُمْ اُس وقت جب برابر کرتے تھے ہم تم کو استحقاقِ عبادت میں بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ پروردگار اہلِ عالم کے ساتھ وَمَآ اَضَلَّنَآ
اور گمراہ نہیں کیا ہمیں اور گمراہی پر نہیں رکھا اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ○ مگر بُروں نے اور بدکاروں نے اور ہمارے سرداروں نے یا شیطانوں نے
فَمَا لَنَا پھر نہیں ہے ہمارے واسطے اب مِنْ شَافِعِيْنَ ۙ کوئی شفاعت کرنے والوں میں سے جیسا کہ مومنوں کے واسطے ہیں وَلَا
صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ○ اور نہ کوئی دوستِ مہربان شفیق قوت القلوب میں لکھا ہے کہ حمیم اصل میں ہمیم تھا چھوٹی ہے کو بڑی حے سے بدل دیا
قربِ مخرج کے سبب سے اور ہمیم ماخوذ ہے اہتمام سے یعنی وہ یار کوئی نہ ہوگا جو اُس دن یاری اور اہتمام کرے کافروں کی مہم میں اور دوستی
کی شرط بجا لاوے خود حق تعالیٰ دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ [1] کافر حسرت کی راہ سے کہیں گے
کہ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ پھر کاش کے ہوتا ہمیں پھر جانا دنیا میں تو ہم ہوتے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ ایمان والوں میں سے اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ بیشک ابراہیم علیہ السلام کی خبر میں اور قوم کے ساتھ اُن کی دلیلیں پیش کرنے میں لَاٰيَةً ؕ البتہ نشانی ہے کہ عقلمند اُسکے
سبب سے عبرت پکڑتے ہیں وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ اور نہ تھے اکثر لوگ قوم ابراہیم کے مُّؤْمِنِيْنَ ○ ایمان والے اس واسطے کہ
اہلِ بابل میں سے نمرود کی بیٹی کے سوا کوئی ایمان نہ لایا تھا وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيْزُ وہ تو غالب ہے مشرکوں پر ع ۵
اس واسطے کہ اُس کا قہر رد نہیں کیا جاتا الرَّحِيْمُ ○ ع بخشنے والا کہ بندوں کی توبہ رد نہیں کرتا اور بے دلیل اُن پر عذاب نہیں بھیجتا
كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ○ جھٹلایا قوم نوح نے رسولوں کو حضرت نوح علیہ السلام نے اگلے رسولوں کی خبر دی اور
اُن کی قوم نے باور نہ کی اِذْ قَالَ لَهُمْ یاد کر جب کہا اُن لوگوں سے اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اُن کے بھائی نوح نے یہاں نسب کی راہ سے
بھائی ہونا مراد ہے یہ کہا کہ اَلَا تَتَّقُوْنَ ○ کیا نہیں ڈرتے ہو تم خدا سے جو اُس کی عبادت ترک کرتے ہو اِنِّيْ لَكُمْ بیشک میں
تمھارے واسطے رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ رسول ہوں امانت والا فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو تم خدا سے اور بت نہ پوجو وَاَطِيْعُوْنِ ○ اور
حکم مانو میرا ایمان قبول کرنے میں وَمَآ اَسْئَلُكُمْ اور نہیں مانگتا ہوں میں تم سے عَلَيْهِ رسالت پر مِنْ اَجْرٍ ۚ کچھ بدلا اِنْ
اَجْرِيَ نہیں ہے بدلا میری رسالت کا اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۚ مگر اوپر پروردگار اہلِ عالم کے فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو خدا کے
عذاب سے وَاَطِيْعُوْنِ ؕ ○ اور کہا مانو میرا ڈرنے اور اطاعت کے کرنے کا حکم مکرر لانا تاکید کے واسطے ہے اس واسطے کہ نوح علیہ السلام نصف

[1] دوست اُس دن بعضے اُن کے بعضوں کے دشمن ہیں مگر پرہیزگار لوگ ۱۲

کی قوم نہایت سخت دل تھی قَالُوْٓا کہا قوم کے لوگوں نے حضرت نوح علیہ السلام کے جواب میں کہ اَنُؤْمِنُ لَكَ کیا ایمان لائیں اور
تصدیق کریں ہم تیری وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ؏ حال آنکہ پیروی کی ہے تیری کمینوں اور بے قدروں نے اور یہ لوگ ظاہر میں تیرے
تابع ہیں اور باطن میں مخالف قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے وَمَا عِلْمِيْ اور نہیں ہے میرا علم پہونچنے والا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اُس چیز کو
کہ ہیں وہ کرتے یعنی میرا علم تو ظاہر پر ہے اس واسطے کہ ظاہر میں تو یہ لوگ ایمان والوں کے کام کرتے ہیں مگر میں یہ نہیں جانتا کہ اخلاص کی راہ
سے کرتے ہیں یا نفاق کی راہ سے اِنْ حِسَابُهُمْ نہیں ہے حساب اُن کے باطن کا اِلَّا عَلٰى رَبِّيْ مگر میرے رب پر جو مطلع ہے اُنکے باطن کے
احوال پر لَوْ تَشْعُرُوْنَ ۝ اگر جانتے ہو تم کہ عالم الغیب وہی ہے اے میری قوم کے لوگو تم جان لو کہ میں سچا ہوں تو قوم کے لوگ بولے کہ
اے نوح ان کمینوں کو اپنی مجلس سے نکال دو تو ہم تمہارے پاس آئیں اور تمہاری بات سنیں تو نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ وَمَآ اَنَا اور
نہیں ہوں میں بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ نکال دینے والا مومنوں کا اِنْ اَنَا نہیں ہوں میں اِلَّا نَذِيْرٌ مگر ڈرانے والا مُّبِيْنٌ ۝
ظاہر یعنی خدا نے مجھے مکلف لوگوں کو دعوت اسلام کرنے کے واسطے بھیجا ہے وہ لوگ غنی ہوں یا فقیر تو قَالُوْا بولے کافر کہ لَئِنْ لَّمْ
تَنْتَهِ يٰنُوْحُ اگر نہ باز آئے گا تو اے نوح اُس بات سے جو تو کہتا ہے اسلام کی طرف بلانا اور شرک سے ڈرانا تو لَتَكُوْنَنَّ البتہ ہوگا تو مِنَ
الْمَرْجُوْمِيْنَ ۝ پتھروں کے مارے مرے ہوؤں میں سے یا نکالے ہوؤں میں سے قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے یہ بات سن کر قوم کے ایمان
سے نا اُمید ہونے کے بعد کہ رَبِّ اے میرے رب اِنَّ قَوْمِيْ یقینی میری قوم نے كَذَّبُوْنِ ۝ تکذیب کی میری اور مجھے جھوٹا بنایا
فَافْتَحْ تو حکم کر بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ میرے اور اُن کے درمیان فَتْحًا حکم کرنا وَّنَجِّنِيْ اور چھوڑا لے مجھے اُن کے قصد سے وَمَنْ مَّعِيَ اور جو کوئی
میرے ساتھ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان والوں میں سے فَاَنْجَيْنٰهُ پھر نجات دی ہم نے اُسے وَمَنْ مَّعَهٗ اور اُس کو جو اُسکے
ساتھ ہے فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ کشتی بھری ہوئی میں کہ اُس میں آدمی اور حیوانات اور اسباب اور کھانے کی چیزیں تھیں ثُمَّ
اَغْرَقْنَا پھر ڈبو دیا ہم نے بَعْدُ الْبٰقِيْنَ ۝ اُن کی نجات کے بعد اوروں کو اُس کی قوم میں سے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک ایذاے
قوم پر نوح کے صبر کرنے میں لَاٰيَةً البتہ نشانی ہے اس بات پر کہ صبر موجب ظفر ہے بیت

کار تو از صبر نکو تر شود ہر کہ شکیباست مظفر شود

وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ اور نہ تھے نوح کے اکثر لوگ مُّؤْمِنِيْنَ ایمان رکھنے والے خدا اور رسول کا بلکہ اُن کی اُمت میں سے اُناسی
آدمی ایمان لاکر اُن کے ساتھ کشتی میں تھے وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيْزُ وہ ہے قادر کافروں کو عذاب کرنے پر
الرَّحِيْمُ ۝ مہربان کہ اُن پر عذاب میں تاخیر فرماتا ہے یا پیغمبروں کو حلم اور برد باری اور کافروں کے ساتھ حجت اور دلیل کی توفیق ع ۱۸
عطا فرماتا ہے كَذَّبَتْ جھٹلایا عَادُ ِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ قوم عاد نے رسولوں کو اس واسطے کہ جو کوئی ایک پیغمبر کا منکر ہوا وہ سب کا منکر
ہو چکا اِذْ قَالَ لَهُمْ یاد کر اس بات کو کہ کہا اُن سے اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اُن کے نسبی بھائی ہود نے کہ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کیا پرہیز
نہیں کرتے تم شرک سے اور نہیں ڈرتے تم عذاب الٰہی سے اِنِّيْ لَكُمْ بیشک میں تمہارے واسطے رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۝ رسول
ہوں امانت والا رسالت ادا کرنے میں فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے اور اُس کے حکم کی مخالفت چھوڑ دو وَاَطِيْعُوْنِ ۝
اور کہا مانو میرا اُس بات میں جس کی طرف میں تم کو بلاتا ہوں وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اور نہیں مانگتا میں تم سے دعوت اسلام پر مِنْ
اَجْرٍ کچھ بدلا مال و متاع دنیا میں سے اِنْ اَجْرِيَ نہیں بدلا میرا اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ مگر پروردگار اہل عالم پر

اَتَبۡنُوۡنَ کیا بناتے ہو بِکُلِّ رِیۡعٍ ہر اونچی جگہ پر اٰیَۃً نشانی آنے جانے والے کے تماشے کو تَعۡبَثُوۡنَ ○ کھیلتے ہو اُس بنانے یعنی
نبا ہی کرتے ہو اور ان مکانوں میں نہیں رہتے گویا عبث ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ سر راہ مکانات بناتے تھے اور وہاں بیٹھ کر راہ چلتوں
پر ہنستے تھے یا کبوتر خانے مراد ہیں وَتَتَّخِذُوۡنَ اور بنا لیتے ہو مَصَانِعَ پانی کے حوض یا مضبوط کوٹھے یا اونچے محل لَعَلَّکُمۡ تَخۡلُدُوۡنَ ○
گویا ہمیشہ رہو گے اُن میں وَاِذَا بَطَشۡتُمۡ اور جب سخت پکڑتے ہو اور حملہ کرتے ہو تو بَطَشۡتُمۡ سخت گیری کرتے ہو جَبَّارِیۡنَ ○
سرکش اور متکبر ہو کر یعنی اُس وقت شفقت اور مہربانی نہیں کرتے یا بدلہ لیتے ہو تو ظالموں کی طرح بدلہ لیتے ہو فَاتَّقُوا اللّٰہَ تو ڈرو تم خدا سے
اور سرکشی اور تکبر جو تمہارے لائق نہیں اُسے چھوڑ دو وَاَطِیۡعُوۡنِ ع ج اور کہا مانو میرا جو حکم میں تم کو کرتا ہوں اس واسطے کہ اسی میں
تمہارا نفع ہے وَاتَّقُوا الَّذِیۡۤ اَمَدَّکُمۡ اور ڈرو حق تعالیٰ سے جس نے مددگاری کی تمہاری بِمَا تَعۡلَمُوۡنَ ○ ج اُس چیز کے سبب سے
جسے تم پہچانتے ہو اقسام نعمت میں سے اَمَدَّکُمۡ بِاَنۡعَامٍ مدد کی تمہاری چارپایوں کے سبب سے جیسے اونٹ گائے بکری کہ ان کے
سبب سے فائدے اُٹھاتے ہو وَّبَنِیۡنَ ○ ج اور بیٹوں کے سبب سے کہ ہر حال میں تمہارے یار اور مددگار ہیں وَجَنّٰتٍ اور باغوں کے
سبب سے کہ اُن کے میوے کھاتے ہو وَّعُیُوۡنٍ ○ ج اور پانی کے چشموں کے سبب سے کہ پانی پینے کی ضرورت اور کھیتی کی سینچ اور سرسبزی
اُسی سے پوری ہوتی ہے اِنِّیۡۤ اَخَافُ بیشک میں ڈرتا ہوں عَلَیۡکُمۡ تمہارے اوپر کہ اگر تم شرک پر اڑے رہو گے عَذَابَ یَوۡمٍ
عَظِیۡمٍ ○ ط بڑے دن کے عذاب آنے کو کہ وہ غضب کی آندھی آنے کا دن ہے یا قیامت کا روز قَالُوۡا کہا قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام
کے جواب میں کہ سَوَآءٌ عَلَیۡنَاۤ برابر ہے ہم پر اَوَعَظۡتَ کیا نصیحت کرے تو ہم کو اَمۡ لَمۡ تَکُنۡ یا نہ ہو تو مِّنَ الۡوٰعِظِیۡنَ ○ خ نصیحت
کرنے والوں میں سے یعنی ہم اپنا طریقہ نہ چھوڑیں گے اِنۡ ہٰذَاۤ نہیں ہے یہ کام جس پر ہم لوگ ہیں بت پرستی سرکشی اونچے مکانات بنانا
اِلَّا خُلُقُ الۡاَوَّلِیۡنَ ○ لا مگر عادت ہمارے اگلے بزرگوں کی وَمَا نَحۡنُ اور نہیں ہیں ہم بِمُعَذَّبِیۡنَ ج عذاب کیے گئے ان عادتوں
کے سبب فَکَذَّبُوۡہُ پھر تکذیب کی اُن لوگوں نے ہود علیہ السلام کے رسول ہونے کی فَاَہۡلَکۡنٰہُمۡ ط تو ہلاک کر دیا ہم نے انہیں آندھی سے
اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ بیشک قوم عاد کی ہلاکت میں لَاٰیَۃً ط نشانی ہے یہ بات بتانے والی کہ جھٹلانے والے آخر کو عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں
وَمَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ اور نہ تھے اکثر لوگ قوم عاد کے مُّؤۡمِنِیۡنَ ○ ایمان والے اس واسطے کہ اُس قبیلہ میں کے تھوڑے سے آدمی حضرت
ہود کے ساتھ امن میں تھے باقی سب عذاب میں مبتلا ہوئے وَاِنَّ رَبَّکَ اور بیشک تیرا رب لَہُوَ الۡعَزِیۡزُ وہ ہی تو غالب ہے کہ
کافروں پر عذاب کرنے میں باک نہیں رکھتا الرَّحِیۡمُ ع مہربان کہ ایمان والوں کو عذاب سے بچاتا ہے کَذَّبَتۡ جھٹلایا ثَمُوۡدُ ع ۸
الۡمُرۡسَلِیۡنَ ○ ج قبیلۂ ثمود نے خدا کے رسولوں کو یعنی حضرت صالح اور اگلے انبیا علیہم السلام کو اِذۡ قَالَ لَہُمۡ یاد کر جب کہا اُن کو
اَخُوۡہُمۡ اُن کے بھائی قرابتی صٰلِحٌ صالح بن عبید علیہ السلام نے کہ اَلَا تَتَّقُوۡنَ ○ ج کیا نہیں ڈرتے ہو خدا کے عذاب سے کہ اُسکے
ساتھ خدائی میں دوسرے کو شریک کرتے ہو اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ○ لا بیشک میں تمہاری طرف رسول ہوں مشہور ہوں امانت اور
سچائی میں فَاتَّقُوا اللّٰہَ تو ڈرتے رہو اور بچتے رہو عذاب الٰہی سے وَاَطِیۡعُوۡنِ ○ ج اور کہا مانو میرا امر و نہی میں وَمَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ
عَلَیۡہِ اور نہیں مانگتا ہوں تم سے اُس نصیحت پر جو کرتا ہوں مِنۡ اَجۡرٍ ج کچھ بدلا کہ مجھے دو اور مجھ پر اُس کی تہمت ہو اِنۡ اَجۡرِیَ
نہیں میرا بدلا اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ ط مگر خدا پر جو رب ہے سب اہل عالم کا اَتُتۡرَکُوۡنَ کیا چھوڑ دیے جاؤ گے یعنی تم نہ چھوڑے
جاؤ گے فِیۡ مَا ہٰہُنَاۤ اُس چیز میں جس میں ہو یہاں یعنی دنیا کے جن مکانوں میں ہو ان میں نہ چھوڑو گے اٰمِنِیۡنَ ○ خ امن آفتوں سے

اور سلامت فوت ہو جانے سے فِیۡ جَنّٰتٍ باغوں میں وَّعُیُوۡنٍ ۙ اور کنووں کی جگہ میں اس واسطے کہ قوم ثمود کے واسطے چشمے اور نہریں
نہ تھیں وَّزُرُوۡعٍ اور کھیتوں میں وَّنَخۡلٍ اور خرمے کے باغوں میں کہ طَلۡعُهَا شگوفے اور خوشے اُس کے درختوں کے هَضِیۡمٌ ۚ
نرم و نازک اور پاکیزہ ہیں وَتَنۡحِتُوۡنَ اور تراشتے ہو اپنے رہنے کے واسطے مِنَ الۡجِبَالِ پہاڑوں میں سے بُیُوۡتًا گھر فٰرِهِیۡنَ ۚ اُس
حال میں کہ پتھر تراشنے سے واقف اور ماہر ہو فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرتے رہو خدا سے اور دور دراز امید نہ رکھا کرو وَاَطِیۡعُوۡنِ ۚ اور کہا مانو
میرا احکام میں وَلَا تُطِیۡعُوۡۤا اور اطاعت نہ کرو اَمۡرَ الۡمُسۡرِفِیۡنَ ۙ کافروں کے حکم کی کہ اُنھوں نے اسراف کرکے اپنی جانوں پر اسراف
کیا الَّذِیۡنَ یُفۡسِدُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ وہ کافر جو فساد کرتے اور تباہی ڈالتے ہیں زمین حجر میں وَلَا یُصۡلِحُوۡنَ ○ اور نہیں درستی
کرتے اپنے کاموں کی اِن کافروں سے وہ کافر مراد ہیں جنھوں نے حضرت صالحؑ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا اور اُن کا قصہ انشاء اللہ تعالےٰ
سورۂ نمل میں مذکور ہوگا تو قَالُوۡۤا قوم ثمود کے لوگوں نے حضرت صالحؑ کے جواب میں کہا کہ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ نہیں ہے تو مگر مِنَ الۡمُسَحَّرِیۡنَ ○
جادو کیے ہووں میں سے یعنی تجھ پر بڑا جادو کیا ہے کہ تیری عقل گم ہوگئی مَاۤ اَنۡتَ نہیں ہے تو اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ۚ مگر آدمی ہمارے مثل
صورت بشریت میں قوم نے حضرت صالح علیہ السلام کی صورت ہی پر نظر کی اور اُن کی حقیقت سے ناواقف رہ کر یہ نہ جانا کہ صورت کے سوا
ان کے واسطے اور کوئی چیز بھی حاصل ہے نظم

چند صورت بینی اے صورت پرست — جان بے معنی ست کر صورت برست
درگذر از صورت و معنی نگر — زانکہ مقصود از صدف باشد گہر

اور چونکہ قوم ثمود کی نگاہ صورت ہی کے ساتھ بندھی تھی اور صالح علیہ السلام کو اُنھوں نے اپنی صورت پر دیکھا تو بہانہ کرنے کو کہا کہ تو تو ہماری
ہی طرح آدمی ہے رسول ہونے کا دعویٰ کیوں کرتا ہے اور جبکہ تو اپنے اس دعوے پر اصرار کرتا ہے فَاۡتِ بِاٰیَةٍ تو لا کوئی نشانی خلاف
عادت اِنۡ کُنۡتَ اگر ہے تو مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ○ سچوں میں سے اپنے دعوے میں پس صالح علیہ السلام نے پوچھا کہ تم کیا نشانی مانگتے
ہو اُنھوں نے فرمایش کی کہ خاص اسی پتھر میں سے ایسی ہی صورت کی اونٹنی نکال جب اُن کا مدعا حاصل ہوگیا تو قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ
کہا صالح علیہ السلام نے کہ یہ ہے اونٹنی جو تم نے مانگی لَّهَا شِرۡبٌ خاص اُس کے واسطے ایک حصہ ہے پانی میں سے وَّلَکُمۡ شِرۡبُ
یَوۡمٍ مَّعۡلُوۡمٍ ۚ ○ اور تمھارے لیے ایک حصہ ہے پانی میں سے دن جاتے ہوئے کو یعنی ایک دن پانی اُس کا ہے ایک دن تمھارا
اُس کی باری والے دن اُس سے مزاحمت نہ کرنا وَلَا تَمَسُّوۡهَا اور نہ چھونا اُسے بِسُوۡٓءٍ بُرائی کے ساتھ یعنی اُسے مارنے اور مار ڈالنے کا
ارادہ نہ کرنا اور اگر ایسا کروگے فَیَاۡخُذَکُمۡ تو پکڑے گا تم کو عَذَابُ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ○ عذاب بڑے دن کا اُس دن کی بڑائی اُس
عذاب کی بڑائی کے سبب سے ہے جو اُس دن ہوگا فَعَقَرُوۡهَا پھر کوچیں کاٹ ڈالیں اُس اونٹنی کی فَاَصۡبَحُوۡا نٰدِمِیۡنَ ۙ○ تو ہوئے
پشیمان بلا نازل ہونے کے قریب فَاَخَذَهُمُ الۡعَذَابُ ؕ پھر پکڑ لیا اُنھیں عذاب نے جس کا وعدہ تھا یعنی آواز سخت کے عذاب نے
اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ بیشک اُس عذاب میں جو قوم ثمود پر نازل ہوا لَاٰیَةً ؕ البتہ نشانی اور دلیل ہے اس بات پر کہ مانگے ہوئے معجزے
ظاہر ہونے کے بعد کفر پر باقی رہنا عذاب نازل ہونے کا سبب ہے وَمَا کَانَ اور نہ تھے اَکۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ○ اکثر قوم ثمود کے لوگ
ایمان والے وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الۡعَزِیۡزُ البتہ وہ ہے غالب کہ مغلوب ہوتا ہی نہیں الرَّحِیۡمُ ○ مہربان کہ ع ١٩
جب تک کوئی قابل عذاب نہ ہو تب تک عذاب نہیں کرتا کَذَّبَتۡ قَوۡمُ لُوۡطِ جھٹلایا قوم لوط یعنی موتفکات والوں نے نِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۚ ○

پیغمبروں کو جیسے حضرت ابراہیم اور حضرت لوط علیہما السلام کو اِذْ قَالَ لَهُمْ یاد کر جب کہا اُن کو اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اُن کے بھائی لوط نے یہاں بھائی پن
شفقت کی وجہ کا سبب کہ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۞ کیا نہیں ڈرتے ہو گناہ کرنے میں خدا سے اِنِّيْ لَكُمْ بیشک میں تمہارے واسطے رَسُوْلٌ
اَمِيْنٌ ۞ رسول سچا ہوں نصیحت میں یعنی تمہارا خیرخواہ ہوں فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے میری نصیحت چھوڑ دینے میں وَاَطِيْعُوْنِ ۞
اور فرمانبرداری کرو میری نصیحت ماننے میں وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اور نہیں مانگتا میں تم سے اُس نصیحت پر جو کرتا ہوں کچھ بدلا کہ
تم کو گراں گذرے اِنْ اَجْرِيَ نہیں ہے میرا ثواب اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ مگر رب پر اہل عالم کے اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ کیا آتے ہو
مردوں پر مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ۞ اپنوں کے سوا اس سے غریب لوگ مراد ہیں یعنی اُن کے ساتھ مباشرت کرنے کی رغبت کرتے ہو وَتَذَرُوْنَ
اور چھوڑتے ہو اور ہاتھ نہیں لگاتے ہو مَا خَلَقَ اُس کو جسے پیدا کیا ہے لَكُمْ رَبُّكُمْ تمہارے واسطے تمہارے رب نے مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ
تمہاری عورتوں میں سے بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم ہو قَوْمٌ عٰدُوْنَ ۞ گروہ حد سے گذرے ہوئے کہ جورویں موجود ہوتے ہوئے مردوں سے مباشرت
کرنے کی رغبت رکھتے ہو قَالُوْا بولے قوم لوط کے لوگ اس کے جواب میں کہ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ اگر نہ باز آئے گا تو اے لوط ہمارے کام کو
بُرا کہنے سے اور ہمیں منع کرنے سے لَتَكُوْنَنَّ تو البتہ ہو جائے گا مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ۞ نکالے ہوؤں میں سے ہم لوگوں میں سے اور موتفکہ
کے لوگ بہت بُرے حال سے لوگوں کو اپنے شہروں سے نکالتے تھے قَالَ اِنِّيْ کہا لوط علیہ السلام نے کہ بیشک میں لِعَمَلِكُمْ تمہارے کام
کے واسطے مِّنَ الْقَالِيْنَ ۞ دشمنوں میں سے سخت دشمن ہوں پھر قوم کی طرف سے مُنہ پھیر کر مناجات شروع کی اور کہا کہ رَبِّ نَجِّنِيْ
اے میرے رب نجات دے مجھے وَاَهْلِيْ اور میرے لوگوں کو مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ۞ بُرائی سے اُس کام کی جو وہ کرتے ہیں فَنَجَّيْنٰهُ
تو نجات دی ہم نے اُسے وَاَهْلَهٗٓ اور اُس کے گھر والوں کو اَجْمَعِيْنَ ۞ سب کو حضرت لوط علیہ السلام کے گھر والے اُن کی بی بی
اور دو بیٹیاں اور دو داماد تھے سب نے رہائی پائی اِلَّا عَجُوْزًا مگر لوط علیہ السلام کی بوڑھی عورت نے کہ داخل تھی فِي الْغٰبِرِيْنَ ۞
باقی رہ جانے والوں میں جو مبتلائے عذاب ہوئے لکھا ہے کہ وہ عورت لوط علیہ السلام کے ساتھ نہیں نکلی اور بولی کہ میں اس بات پر راضی
ہوں کہ جو کچھ قوم پر گذرے وہ مجھ پر بھی گذرے ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۞ پھر ہلاک کیا ہم نے اوروں کو وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ اور
برسایا ہم نے اُن پر مَّطَرًا ج مینھ پتھر کا یا گندھک اور آگ کا فَسَآءَ تو بُرا ہے مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۞ مینھ ڈرائے ہوؤں کا جو ایمان
نہیں لائے ہیں اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک موتفکہ والوں پر عذاب ہونے میں لَاٰيَةً ط البتہ نشانی ہے حکم نہ ماننے والوں کے عذاب پر وَمَا
كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۞ اور نہ تھے اکثر لوگ اُس قوم کے ایمان والے صحیح قول یہ ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی دو بیٹیاں
فقط ایمان لائی تھیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ لوط علیہ السلام کے دو داماد بھی ایمان لائے تھے وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب
لَهُوَ الْعَزِيْزُ البتہ وہ ہے غالب کہ ہرگز عاجز نہیں ہوتا الرَّحِيْمُ ۞ مہربان کہ آگاہ کرنے اور راہ بتانے کے قبل عذاب نہیں کرتا　ع ۹ ۱۶
كَذَّبَ جھٹلایا اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ۞ ایکہ کے لوگوں نے پیغمبروں کو ایکہ ایک جنگل تھا مدین کے قریب اُس جنگل میں پھل
اور درخت بہت تھے دمیاطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ ایکہ کے لوگ قوم جذام[1] تھے چار گانوں میں رہتے تھے شغب بدا عز فالس
حق تعالیٰ نے شعیب علیہ السلام کو جس طرح مدین والوں پر پیغمبر کیا تھا اِن لوگوں پر بھی پیغمبر کیا اِذْ قَالَ یاد کر جب کہا لَهُمْ شُعَيْبٌ
اُن سے شعیب علیہ السلام نے کہ اے قوم اَلَا تَتَّقُوْنَ ۞ کیا تم لوگ نہیں ڈرتے عذاب الٰہی سے کہ اُس کا شریک ٹھہراتے ہو اِنِّيْ لَكُمْ　ربع

---

[1] جذام ایک قبیلہ کا نام ہے ۱۲ منتخب

بیشک میں تمہارے واسطے ہوں رَسُوْلٌ رسول اَمِیْنٌ ۝ امانت والا کہ تمہارے حال کی درستی ہی چاہتا ہوں فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو کفر اور جھٹلانے سے اور ڈرتے رہو خدا کے غضب سے وَاَطِیْعُوْنِ ۝ اور کہا مانو میرا وہ کام چھوڑ دینے میں جو منع ہیں وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اور نہیں چاہتا ہوں میں تم سے حکم پہونچانے پر مِنْ اَجْرٍ کچھ بدلا اِنْ اَجْرِیَ نہیں ہے میری جزا اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ مگر رب پر اہل عالم کے اَوْفُوا الْكَیْلَ پورا ناپو پیمانہ وَلَا تَكُوْنُوْا اور نہ ہو تم مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ ۝ کم کرنے والے اور نقصان پہونچانیوالوں میں سے جو لوگوں کے حق گھٹاتے ہیں وَزِنُوْا اور تولو بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ۝ سیدھی ترازو میں وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اور نہ کم دو لوگوں کو اَشْیَآءَهُمْ چیزیں اُن کی اُن کے حقوق میں سے وَلَا تَعْثَوْا اور تباہی نہ ڈھونڈھو فِی الْاَرْضِ زمین ایکہ میں لوٹ مار ڈکیتی کرکے مُفْسِدِیْنَ ۝ فساد کا قصد رکھتے ہوئے وَاتَّقُوا الَّذِیْ اور ڈرتے رہو اُس کے عذاب سے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَكُمْ پیدا کیا تم کو وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِیْنَ ۝ اور اگلوں کے گروہ کو قَالُوْا بولے ایکہ کے لوگ اِنَّمَآ اَنْتَ نہیں ہے تو مگر مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ۝ جادو کیے ہوؤں میں سے یعنی اُن لوگوں میں سے جن پر جادو کیا گیا ہے یہاں تک کہ اُن کی عقل زائل ہوگئی یا اُن پیدا کیے ہوؤں میں سے جن پر جادو کیا ہو یعنی اندر سے خالی ہیں اور کھانے پینے کے محتاج ہیں وَمَآ اَنْتَ اور نہیں ہے تو اِلَّا بَشَرٌ مگر آدمی مِّثْلُنَا مثل ہمارے صفات بشریہ میں پھر کس چیز کے سبب سے ہم پر بزرگی ظاہر کرتا ہے اور رسالت کا دعویٰ کہاں سے لایا وَاِنْ نَّظُنُّكَ اور بیشک گمان کرتے ہیں ہم تجھ کو لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝ جھوٹوں میں سے کہ تو جھوٹا دعویٰ کرتا ہے فَاَسْقِطْ تو اُتار لا یعنی اپنے خدا سے کہہ کہ پھینک دے عَلَیْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ہم پر ابر کا ٹکڑا آسمان سے کہ اُس میں عذاب ہو اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ اگر ہے تو سچوں میں سے اس بات میں کہ ہم پر عذاب ہوگا قَالَ کہا شعیب علیہ السلام نے کہ رَبِّیْٓ اَعْلَمُ میرا رب بڑا جاننے والا ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وہ چیز جو تم کرتے ہو بت پرستی اور غلہ بند کر رکھنا اور کم بیچنا اور سب گناہ اور جو عذاب کہ اُس کا بدلا ہوگا وہ تیرنازل کرے گا اگر مہلت ہو تو ہو مگر چھوڑے گا نہیں نظم

مہلت دہ روزہ ظالم مبیں	فتنہ بہیں دم بدمش درکمیں
اول حالش ہمہ عیش ست وناز	آخر کارش ہمہ سوز وگداز

لکھا ہے کہ جب شعیب علیہ السلام کی قوم انکار اور تکبر میں حد سے بڑھی تو حق تعالیٰ نے سات دن رات تک سخت گرمی میں اُن کو مبتلا کیا یہاں تک کہ اُن کے کنووں اور چشموں کا پانی اُبل آیا اور وہ اپنی جانیں بچانے کو گھروں میں گھسے گرمی اور زیادہ ہوئی تو جنگل کی راہ پکڑی ہر ایک درختوں کی جڑ پر گرا گرمی کے مارے پکے جاتے تھے کہ ناگاہ سیاہ ابر ظاہر ہوا اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی ایکہ کے لوگ خوش ہوئے ایک نے دوسرے کو آواز دی کہ آؤ ابر کے سایہ میں آرام لیں بس اُن سب کا ابر کے نیچے جمع ہونا ہی تھا کہ آگ اُس سے نکلی اور سب کو جلا دیا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فَكَذَّبُوْهُ پس جھٹلایا اُنھوں نے شعیب علیہ السلام کو فَاَخَذَهُمْ تو لے لیا اُنھیں عَذَابُ یَوْمِ الظُّلَّةِ عذاب یوم الظلہ نے ظلہ زبان عرب میں سائبان کو کہتے ہیں اس واسطے کہ ابر سیاہ سائبان کی صورت اُن کے سروں پر تھا اور لکھا ہے کہ جب اُن کی گرمی حد کو پہونچی تو حق تعالیٰ نے ایک پہاڑ کو حکم فرمایا اور وہ اپنی جگہ سے اکھڑ کر سائبان کی طرح ہوا میں ٹھہرا اور اُس کے نیچے ٹھنڈا پانی پیدا ہوگیا پس اُن کافروں نے اُس پہاڑ کے نیچے پناہ لی وہ پہاڑ اُن پر گر پڑا اور وہ دب کر ہلاک ہوگئے اِنَّهٗ كَانَ بیشک روز ظلہ کا عذاب تھا عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ عذاب بڑے دن کا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک اس عذاب میں کہ پانی والے ابر سے

آگ برسی لَاٰیَةً البتہ نشانی ہے منتقم حقیقی کے کمال قدرت پر وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ اور نہ تھے اکثر ایکہ کے لوگ ایمان والے
یہاں اکثر سے وہ سب مراد ہیں اس واسطے کہ کسی روایت میں یہ نہیں کہ ایکہ کے لوگوں میں سے کوئی شعیب علیہ السلام پر ایمان لایا ہو بخلاف
مدین کے لوگوں کے کہ اُن میں سے ایک گروہ ایمان لایا تھا وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيْزُ البتہ وہ ہے انبیا علیہم السلام کو
غالب کرنے والا اُن کے دشمنوں پر الرَّحِيْمُ ○ع مہربان انبیا پر اور اُن کی متابعت کرنے والوں پر اور یہ سات پیغمبروں کے قصوں میں ع ۱۶
اخیر قصہ ہے کہ جناب سلطان الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دلِ مبارک کی تسلی کے واسطے مختصر طور پر اس سورہ میں
مذکور ہوئے اور کفار قریش کے واسطے ان قصوں میں دھمکی بھی ہے تاکہ اُنھیں معلوم ہو جائے کہ جس اُمت نے کسی پیغمبر کی تکذیب کی اُس پر
عذاب نازل ہوا اور اُن پر بھی حضرت پیغمبر صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کے سبب سے عذاب ہوگا وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن لَتَنْزِيْلُ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اُتارا ہوا اہل عالم کے رب کا ہے نَزَلَ اُترا بِهِ قرآن سمیت الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ○ جبریل علیہ السلام عَلٰى
قَلْبِكَ تیرے دل پر اور یارسولَ اللہ تم نے اُن سے قرآن لے لیا تو تمھارا دل ظرف اُس کا رہتا ہے اور یہ ایسا ہے کہ گویا تمھارے
دل پر اُتارا اور بکر نے نَزَّلَ بِهِ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ پڑھا ہے زے کو تشدید اور زبر سے اور نون کو زبر یعنی اُتارا خدا نے قرآن سمیت جبریل علیہ السلام
کو تیرے دل پر یعنی جبریل نے تم کو یارسول اللہ سکھایا اور تم نے اُن سے سیکھ لیا اور اپنے دل میں یاد رکھا لِتَكُوْنَ تاکہ ہو تو مِنَ
الْمُنْذِرِيْنَ ○ ڈرانے والوں میں سے خلق کو بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ○ ساتھ عربی زبان کُھلی ہوئی کے اور زبان عرب میں ڈرانیوالے
شعیب اور ہود اور صالح اور اسمٰعیل علیہم السلام بھی تھے وَاِنَّهٗ اور یقینی قرآن کا ذکر یا حضرت سلطان الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کی نعت لَفِيْ
زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ○ اگلوں کی کتابوں میں تھی بعضی تفسیروں میں ہے کہ عرب کے مشرک اپنے بعض مشکل کاموں میں بنی اسرائیل کے علما کی طرف
رجوع کرتے تھے اور علما جوبات اُس باب میں اُن سے کہتے وہ اُسے قبول کرکے دلیل جانتے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ کیا
نہیں ہے قریش کے مشرکوں کو اٰيَةً نشانی قرآن کی صحت یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر اَنْ يَّعْلَمَهٗ یہ کہ جانتے ہیں قرآن کو اُسکی
صفت کے ساتھ یا پیغمبر آخر زماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُن کی نعت کے ساتھ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ○ علما بنی اسرائیل کے جنھوں نے
اگلی کتابیں پڑھی ہیں اور کسی چیز پر عالم کی گواہی کے سبب سے اُس چیز کا یقین ہو جاتا ہے اور وہ چیز تحقیق ہو جاتی ہے وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ اور
اگر ہم اُتارتے قرآن کو عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ○ اوپر بعضے اُن لوگوں کے جو عجمی یعنی غیر عرب ہیں عربی ہی زبان میں فَقَرَاَهٗ پھر پڑھتے
وہ عجمی لوگ قرآن کو عَلَيْهِمْ اُن پر اُن کی زبان میں اور یہ اعجاز قرآنی زیادہ ہونے پر دلیل ہوتی کہ عجمی آدمی اُس کلام عربی کو پڑھے جو نہایت
فصاحت اور بلاغت کے ساتھ ہو تو مَّا كَانُوْا بِهٖ نہ ہوتے وہ اُس اُترے ہوئے قرآن پر مُؤْمِنِيْنَ ○ ایمان لانے والے اس واسطے کہ کہتے کہ
عرب کو عجم کی متابعت سے عار ہے یا اگر قرآن کو مرد عجمی پر زبان عجمی میں ہم اُتارتے تو عرب کے کافر اُس کا ایمان نہ لاتے کہ ہم تو یہ سمجھتے ہی
نہیں اور اس کے معنی ہماری عقل ہی میں نہیں آتے كَذٰلِكَ اسی طرح سَلَكْنٰهُ لاتے ہیں ہم انکار اور دشمنی فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ○
دلوں میں مشرکین مکہ کے لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ نہیں ایمان لاتے قرآن کا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ○ع جب تک دیکھیں عذاب
دُکھ دینے والا دنیا میں جیسا کہ اگلی امتوں نے دیکھا یا قیامت میں فَيَاْتِيَهُمْ پھر آجائے وہ عذاب اُن پر بَغْتَةً اچانک وَّهُمْ لَا
يَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ نہ جانیں اُس کے آنے کا وقت فَيَقُوْلُوْا پھر کہیں کہ هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ○ کیا ہیں ہم ڈھیل دیے ہوئے
۱۷ یعنی کیا ہمیں مہلت دیں گے کہ ہم ایمان لائیں اور تصدیق کریں اَفَبِعَذَابِنَا کیا ہمارے عذاب کی يَسْتَعْجِلُوْنَ ○ جلدی کرتے ہیں

اور کہتے ہیں کہ اَمۡطِرۡ عَلَیۡنَا حِجَارَۃً اور فَاۡتِنَا بِمَا تَعِدُنَا اور حال یہ ہے کہ عذاب دیکھ کر مہلت مانگتے ہیں آفَرَءَیۡتَ کیا دیکھا اور جانا تو نے کہ
ہم اِنۡ مَّتَّعۡنٰہُمۡ فائدہ دیں اُنھیں سِنِیۡنَ ۝ برسوں اور زندگی عطا کریں ثُمَّ جَآءَہُمۡ پھر آئے اُن پر مَّا کَانُوۡا یُوۡعَدُوۡنَ ۝
وہ چیز جس کا وعدہ دیے گئے تھے یعنی عذاب مَآ اَغۡنٰی عَنۡہُمۡ دفع نہ کرے گی اُن سے عذاب یا درد کو مَّا کَانُوۡا یُمَتَّعُوۡنَ ۝ وہ چیز
جس کے سبب سے فائدہ دیے گئے تھے یعنی دنیا کا فائدہ اور نعمت اُن پر سے عذاب کو دفع نہ کرے گی کشاف میں ہے کہ میمون بن مہران کو
شیخ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی آرزو ہوئی ایک دن اُنھیں کعبہ شریف کا طواف کرتے پایا اور عرض کی کہ مجھے کچھ نصیحت کیجیے
شیخ ممدوح نے یہ آیت پڑھ دی کہ مَا اَغۡنٰی عَنۡہُمۡ مَا کَانُوۡا یُمَتَّعُوۡنَ میمون نے کہا کہ آپ نے نصیحت کی اور بات پوری کر دی نظم

جہاں بیوفائیست مردم فریب — کہ از دل رباید قرار و شکیب
نگر تا بجا ہش نگردی اسیر — نیفتی بپے مالش اندر زخیر
کہ آندم کہ مرگ اندر آید براہ — نہ مالت کند دستگیری نہ جاہ

وَمَآ اَہۡلَکۡنَا اور ہلاک نہیں کیا ہم نے مِنۡ قَرۡیَۃٍ کسی گانوں کے لوگوں کو اِلَّا لَہَا مگر وہاں کے لوگوں کے واسطے مُنۡذِرُوۡنَ ۝
ڈرانے والے تھے ذِکۡرٰی نصیحت کرنے کو یعنی پہلے ہم نے پیغمبر بھیجے وہ اُن گانوں والوں کو حق کی طرف بلاتے تھے اور عذاب سے
ڈرایا کیے جب اُن لوگوں نے پیغمبروں کی تصدیق نہ کی اور عداوت و انکار میں زیادتی کی تو عذاب کے مستحق ہو گئے وَمَا کُنَّا اور نہیں ہیں
ہم ظٰلِمِیۡنَ ۝ ظالم کہ ڈرانے سے پہلے ہلاک کریں موضح میں لکھا ہے کہ قریش کہتے تھے وکی نام شیطان محمد کے پاس آتا ہے اور
اُن کے سامنے قرآن پڑھتا ہے تو حق تعالیٰ نے اُن کی بات جھوٹی کر کے فرمایا کہ وَمَا تَنَزَّلَتۡ بِہِ الشَّیٰطِیۡنُ ۝ اور نہیں اُترتے
قرآن ہمیت شیطان وَمَا یَنۡۢبَغِیۡ اور نہ چاہیے اور روا نہیں لَہُمۡ اُن کے واسطے اُتارنا قرآن کا وَمَا یَسۡتَطِیۡعُوۡنَ ۝
اور نہیں سکت رکھتے اور قادر نہیں اُس پر اس واسطے کہ آگ کی مار اور فرشتے شیطانوں کو آسمان پر جانے سے مانع ہیں اِنَّہُمۡ
بیشک وہ تو عَنِ السَّمۡعِ سننے سے فرشتوں کے کلام کو لَمَعۡزُوۡلُوۡنَ ۝ دور کیے گئے ہیں یا کنارے گئے ہوئے ہیں فَلَا تَدۡعُ
پس نہ پکار مخاطب تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور مراد آپ کے سوا اور لوگ حق تعالیٰ اُمت میں سے ہر ایک کو فرماتا ہے کہ
نہ پکار اور نہ پوج مَعَ اللّٰہِ خدا کے ساتھ اِلٰـہًا اٰخَرَ دوسرے خدا کو فَتَکُوۡنَ تو ہو جائے گا تو مِنَ الۡمُعَذَّبِیۡنَ ۝ عذاب
کیے ہوؤں میں سے وَاَنۡذِرۡ اور ڈرا یہ خطاب خاص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ڈرا عذاب الٰہی سے
عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ ۝ اپنے عزیزوں کو جو بہت قرابت قریب رکھتے ہیں یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر اُن میں سے ایک ایک کو پکارا جب سب جمع ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اگر میں کہوں کہ اس پہاڑ کے نیچے
سواروں کا ایک گروہ ہے تو تم میری بات مانو گے سب بولے کہ ہاں مانیں گے آپ نے فرمایا کہ میں ڈرانے والا ہوں تم کو عذاب سخت سے
کہ در پیش ہے لوگ یہ بات سنتے ہی بدل کر متفرق ہو گئے اور ابولہب آپ کو ایذا دینے پر مستعد ہو گیا وَاخۡفِضۡ اور سمیٹ جَنَاحَکَ
بازو اپنے یعنی مہربانی اور بزرگی کر لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۝ اُس شخص کی جس نے تیری پیروی کی ہے ایمان والوں
میں سے فَاِنۡ عَصَوۡکَ پس اگر نافرمانی کریں تیرے رشتہ دار اور تیری متابعت نہ کریں فَقُلۡ اِنِّیۡ بَرِیۡٓءٌ تو کہہ دے کہ بیشک

معانقۃ عند المتقدمین

ـــه برسا ہم پر پتھر ۱۲ ـــه لا ہم پر وہ عذاب جس کا وعدہ کیا تھا تو نے جسے ۱۲

بیں بری ہوں مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ اُس سے جو تم کرتے ہو اور اُن تمھارے کاموں پر مجھ سے مواخذہ نہ کریں گے وَتَوَكَّلْ اور بھروسا کر
اپنے کاموں میں عَلَى الْعَزِيْزِ خدائے غالب پر جو قادر ہے دشمنوں کو مغلوب اور مقہور کرنے پر الرَّحِيْمِ ۝ خدائے مہربان پر جو قدرت
رکھتا ہے دوستوں کی مدد پر الَّذِيْ يَرٰىكَ وہ جو دیکھتا ہے تجھے حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ اُس وقت جب کھڑا ہوتا ہے تو نماز تہجد کو اور تنہا ادا
کرتے ہو تم یا رسول اللہ وَتَقَلُّبَكَ اور دیکھتا ہے پھرنا تیرا یعنی تصرف کرنا فِي السّٰجِدِيْنَ ۝ درمیان نماز پڑھنے والوں کے کھڑے ہونے
رکوع سجدوں بیٹھنے میں جس وقت تم اُن کی امامت کرتے ہو اِنَّهٗ بیشک خدا هُوَ السَّمِيْعُ وہ تو ہے سنتا تمھاری بات الْعَلِيْمُ ۝
جانتا ہے تمھاری نیت هَلْ اُنَبِّئُكُمْ کیا خبر دوں میں تم کو کہ برابر عَلٰى مَنْ کس پر لوگوں میں سے تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝
اُترتے ہیں شیطان اس سے قبل حق تعالیٰ بیان فرما چکا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شیطانوں کا اُترنا روا نہیں اس واسطے کہ باہم
مناسبت نہیں ہے اور یہاں فرماتا ہے کہ تَنَزَّلُ اُترتے ہیں شیطان عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ ہر جھوٹے اَثِيْمٍ ۝ گنہگار پر جیسے کاہن کہ
وہ يُلْقُوْنَ السَّمْعَ کان لگائے رہتے ہیں شیطانوں کی بات پر اور جھوٹی خبریں اُن سے دریافت کر لیتے ہیں وَاَكْثَرُهُمْ
كٰذِبُوْنَ ۝ اور اکثر اُن میں سے جھوٹے ہیں انوار میں فرمایا ہے کہ بعضے مفسروں نے اکثر سے کل مراد لیا ہے یعنی وہ سب کے سب
جھوٹے ہیں وَالشُّعَرَآءُ اور شاعر لوگ جو مشرک ہیں جیسے ابن زبعری اور ہبیرہ اور مسافع اور امیہ ثقفی يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝
پیروی کرتے ہیں اُن کی احمق لوگ عرب کے یعنی اُن کے شاگرد اور راوی ہیں تفسیر علم الہدیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ میں منقول ہے کہ دو
شاعروں نے حضرت رسالت پناہ علیہ السلام کے باب میں اور اسلام کی مذمت میں شعر کہے اور مشرکوں نے یاد کر لیے اور پڑھا کرتے تھے
یہ آیت اُن کی شان میں نازل ہوئی اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ وہ لوگ فِيْ كُلِّ وَادٍ ہر وادی میں کلام کے فنون
میں سے يَهِيْمُوْنَ ۝ سرگرداں ہوتے ہیں جیسے محبوب کے وصف میں شعر کہنا ٹھٹھا بکنا دل لگی کے مضمون نظم کرنا نسبوں میں طعن کرنا
مدح غیر مستحق ہجو نالائق تعریف اور مذمت میں زیادتی کرنا اور ایسی باتیں وَاَنَّهُمْ اور یہ کہ وہ لوگ يَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں وہ بات مَا
لَا يَفْعَلُوْنَ ۝ جو نہیں کرتے یعنی بغیر گناہ کیے ہوئے اپنے اوپر گناہ کی گواہی دیتے ہیں جو پیغام کہیں نہیں بھیجے اُسے نظم کرتے ہیں اگر
کوئی اہل جاہلیت کے اشعار ڈھونڈھے تو ایسی بہتیری باتیں اُسے معلوم ہو جائیں تفسیر کواشی میں لکھا ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد
حضرت حسان بن رواحہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے شاعروں کا ایک گروہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوا اور عرض کی کہ حق تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم شاعر ہیں اور ابن رواحہ نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ میں اسی وصف پر مر جاؤں تو حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جہاد کرتا ہے اپنی شمشیر سے اور تم لوگ اپنی زبان سے کافروں کی شان میں جو شعر کہتے ہو وہ تیر اور نیزے سے
زیادہ اُن پر سخت ہیں اور یہ آیت نازل ہوئی کہ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا جن شاعروں کے تابع احمق لوگ ہیں وہ ہر وادی میں سرگرداں
پھرتے ہیں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور جنھوں نے کام کیے نیک یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کی اور
کافروں کی ہجو اور مذمت میں مشغول ہوئے وَذَكَرُوا اللّٰهَ اور جنھوں نے یاد کیا اللہ کو اشعار میں كَثِيْرًا بہت یعنی مسلمان شاعروں کے
اکثر اشعار توحید اور تمجید میں ہیں اور عبادت کی رغبت دلانے میں اور غفلت سے ہوشیار کرنے میں وَّانْتَصَرُوْا اور بدلا لیا مشرکوں سے مِنْۢ
بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ط بعد اس کے کہ ظلم کیے گئے تھے ہجو کے سبب سے یعنی اُن کی ہجا دھتی کی طرف پھیر دی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے حضرت حسان سے فرمایا کہ اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ یعنی ہجو کر مشرکوں کی بس بیشک جبریل تیرے ساتھ ہیں حضرت

حسان

حقائق پناہی قدس سرہ نے پہلے دیوان کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ ہرچند حق تعالیٰ نے آیۂ کریمہ وَالشُّعَرَاۗءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ میں شاعروں کو کہ دریائے شعر کے بیراک ہیں جمع کرلیا ہے اور لام استغراق کی کمند اُن کی گردنوں میں ڈال دی ہے کبھی اُنھیں حماقت کے دریائے بےنہایت میں ڈالتا ہے اور کبھی اُنھیں حیرت اور گمراہی کے جنگل میں پیاسا سرگرداں کرتا ہے مگر اکثر اُن میں سے نیک کام کرنے کے سبب اور سچا ایمان رکھنے کے باعث سے اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کی ڈونگی میں امن وآرام سے بیٹھے ہیں اور ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا کے بادبان کے واسطہ سے خلاص کے ساحل اور نجات کے کنارے پہونچ گئے بڑے فاضلوں میں سے ایک نے کہا ہے کہ بیت

شاعرانے راکہ غاوی خواند در قرآں خدائے　　　　ہست از ایشان ہم بقرآن ظاہر استثنائے شان

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اور قریب ہے کہ جانیں گے وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا ہے کفر اور افترا کرکے یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف شاعری کی نسبت کرنے سے کہ موت کے بعد اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۧ کس مکان کی طرف پھیرے جائیں گے مراد یہ ہے کہ اُن کا مکان آتش دوزخ میں ہوگا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

ع ۱۱ ۳۶

آیاتها ۹۳ رکوعاتها ۷ کلماتها ۱۱۶۷ حروفها ۴۰۷۹

سُوْرَۃُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ نمل مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ ترانوے آیتیں ہیں

طٰسٓ وقف لباب التفسیر میں اخفش سے منقول ہے کہ حروف مقطعہ ابتدائے کلام اور انتہائے کلام کے واسطے ہیں تو یہ حروف شروع اور ختم کلام پر دلالت کرتے ہیں جیسے یہاں طٰسٓ سورۂ شعرا کا ختم اور سورۂ نمل کا شروع ہے یا طو اشارہ ہے طہارت قدس الٰہی کی طرف اور سین سنائے[1] عزّ متناہی کی جانب یا راہ چلنے والوں کی طلب کی طرف یا ما سوی اللہ سے اُن کے دلوں کی سلامتی کی جانب تِلْكَ یہ یہ سورہ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ آیتیں ہیں قرآن کی وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ اور آیتیں ہیں ایسی کتاب کی جو حلال حرام کے احکام ظاہر کرنے والی ہے قرآن پر کتاب کا عطف ایک وصف کا عطف دوسرے پر ہے قرآن اس جہت سے کہا کہ اُسے پڑھتے ہیں اور کتاب اس وجہ سے کہ اُسے لکھتے ہیں هُدًى یہ کتاب راہ دکھانے والی ہے وَّبُشْرٰى اور خوشخبری دینے والی ہے لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ ایمان لانے والوں کے واسطے الَّذِيْنَ وہ لوگ جو يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ قائم رکھتے ہیں نماز اُس کی حدوں اور رکنوں کے ساتھ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور دیتے ہیں زکوٰۃ اپنے مالوں کی مستحقوں کو وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ اور حال یہ ہے کہ وہ لوگ آخرت کا هُمْ يُوْقِنُوْنَ ○ وہ تو یقین رکھتے ہیں ضمیر کا مکرر لانا اشارہ اس طرف ہے کہ آخرت کی تصدیق اُنھی کے ساتھ خاص ہے اِنَّ الَّذِيْنَ بیشک جو لوگ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ نہیں ایمان لاتے آخرت کا زَيَّنَّا لَهُمْ زینت دے دی ہے ہم نے اُن کے واسطے اَعْمَالَهُمْ اُن کے بُرے کاموں کو یعنی اُن کی طبیعت کا مرغوب اور اُن کے نفس کا محبوب کردیا ہے صاحب فوائد نے لکھا ہے کہ اُن ہیں امیدوں اور خواہشوں کو ملا دیا ہے کہ بُرے کام اُنھیں اچھے نظر آتے ہیں فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۭ تو وہ سرگرداں ہوتے ہیں اپنی گمراہی میں اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ وہ لوگ ہیں کہ اُن کے واسطے ہے سُوْۗءُ الْعَذَابِ بُرائی عذاب کی دنیا میں جیسے قتل اور قید ہونا جنگ بدر کے دن وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور وہ لوگ آخرت میں هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝ وہی بڑا نقصان اُٹھانے والے ہیں ثواب

[1] روشنی و بلندی ۱۲ غیاث

فوت ہونے اور مستحق عذاب ہو جانے کے سبب سے وَاِنَّكَ اور بیشک تو لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ سکھایا جاتا ہے قرآن یعنی یا رسول اللہ تم
قرآن حاصل کر لیتے ہو جبریلؑ کے سکھانے سے کہ وہ تمھارے پاس آتے ہیں مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ پاس سے اُس خداوند کے جس کے
کام راست اور درست ہیں عَلِيْمٍ ○ اور جو جاننے والا ہے اِذْ قَالَ یاد کر جب کہا مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ موسیٰ بن عمران نے اپنے لوگوں سے
جو اُن کے ساتھ تھے اُس وقت جب وہ مدین سے مصر کی طرف متوجہ ہوئے اور راہ بھول گئے تھے اور اُن کی بی بی کو دردِ زہ ہوا اور جاڑے
نے شدت کی تھی کہ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ بیشک میں نے دیکھی ہے نَارًا ؕ آگ جلتی ہوئی سَاٰتِيْكُمْ جلد لاتا ہوں مِّنْهَا بِخَبَرٍ اُس
آگ سے کچھ خبر یعنی جو کوئی اُس آگ کے قریب ہو اُس سے راہ کی خبر پوچھوں اَوْ اٰتِيْكُمْ یا لاؤں تمھارے واسطے بِشِهَابٍ ثلثة
قَبَسٍ شعلہ آگ کا لے کر لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ○ شاید تم گرم ہو جاؤ اُس آگ کے سبب سے فَلَمَّا جَآءَهَا پھر جب آئے موسیٰ
علیہ السلام اُس آگ کے پاس تو ایک روشنی دیکھی بے گرمی کی سبز درخت میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اور آگوں کی طرح اُس آگ میں
گرمی تھی بہر تقدیر جب موسیٰ علیہ السلام وہاں پہونچے تو نُوْدِيَ ندا کی گئی اَنْۢ بُوْرِكَ یہ کہ برکت دیا گیا ہو جیہ مَنْ فِي النَّارِ وہ شخص جو
آگ کے مقام پر ہے یعنی بقعہ مبارک میں ہے یا آگ کی تلاش میں ہے یعنی موسیٰ علیہ السلام وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ اور جو کوئی گرد آگ
آگ کے ہے یعنی فرشتے وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ اور کہہ پاک ہے خدا رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ پروردگار اہل عالم کا تشبیہ سے لکھا ہے کہ جب
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ ندا سنی تو کہا کہ کون ندا کرتا ہے پھر ندا آئی کہ يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اے موسیٰ ندا کرنے والا اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ○ میں ہوں خدا غالب حکم کرنے والا مضبوطی کے ساتھ وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ اور ڈال لے اپنا عصا موسیٰ علیہ السلام نے
عصا ڈال دیا فوراً سانپ ہو کر چلنے لگا فَلَمَّا رَاٰهَا پھر جب دیکھا موسیٰ علیہ السلام نے عصے کو کہ تَهْتَزُّ حرکت کرتا ہے اضطراب کے ساتھ اور
ہر طرف جاتا ہے كَاَنَّهَا جَآنٌّ گویا کہ سانپ ہے باریک تیز چلنے والا پہلے تو چھوٹا سا سانپ ہوتا تھا پھر آخر کو اژدہا ہو جاتا تھا اور امام
ابو اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ وادیٔ مقدس میں چھوٹا اور پتلا سا سانپ تھا اور فرعون کے سامنے اژدہا بن گیا بہر حال جب
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ کیفیت دیکھی وَّلّٰى مُدْبِرًا منہ پھیرا بھاگتے ہوئے اُس کے خوف سے وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ اور نہ پھرے تو
دوبارہ ندا پہونچی کہ يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫ اے موسیٰ نہ ڈر میرے سوا اور کسی سے اِنِّيْ لَا يَخَافُ بیشک میں ہوں کہ ڈریں لَدَيَّ
الْمُرْسَلُوْنَ ○ میرے پاس رسول یعنی اُن کے واسطے میرے پاس بُرا انجام نہیں ہے کہ اُس سے ڈریں اور ڈرنا چاہیے ظالموں کو
اِلَّا مَنْ ظَلَمَ مگر جو کوئی ظلم کرے ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا پھر بدل دے اور کرے نیکی بَعْدَ سُوْٓءٍ برائی کے بعد یعنی توبہ کرے گناہ
کے بعد فَاِنِّيْ غَفُوْرٌ تو بیشک میں بخشنے والا ہوں توبہ کرنے والوں کو رَّحِيْمٌ ○ مہربان ہوں اُن پر وَاَدْخِلْ يَدَكَ اور
ڈال اپنا ہاتھ فِيْ جَيْبِكَ اپنے کرتے کے گریبان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کرتے میں آستین نہ تھی تو حکم ہوا کہ ہاتھ گریبان میں
ڈالو تَخْرُجْ تا کہ نکلے بَيْضَآءَ سفید چمکتا ہوا نورانی مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۣ بغیر بیماری کے یعنی ہاتھ کی سفیدی برص کی بیماری کے سبب سے
نہ ہوگی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے گریبان میں ہاتھ ڈالا اور چمکتا ہوا نورانی نکالا تو ندا پہونچی کہ دونوں نشانیاں ظاہر کر فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ
نو نشانیوں میں جو تمھارے معجزے ہیں اور جا رسول ہو کر اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ؕ فرعون اور اُس کے گروہ کی طرف اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک
وہ ہیں قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ○ گروہ نافرمان فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ پھر جب آئیں فرعون اور اُس کی قوم کے پاس اٰيٰتُنَا ہماری قدرت کی
نشانیاں اور موسیٰ علیہ السلام کی رسالت کی دلیلیں مُبْصِرَةً کھلی ہوئی صاف تو قَالُوْا بولے فرعون والے کہ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ ع

یہ جادو ہے کھلا ہوا یعنی سب جانتے ہیں کہ یہ جادو ہے وَجَحَدُوْا بِهَا اور منکر ہو گئے اُن معجزوں سے وَاسْتَيْقَنَتْهَآ اور یقین تھے اُس سے اَنْفُسُهُمْ اُن کے دل یعنی یقینی جانتے تھے کہ یہ نشانیاں خدا کے پاس سے ہیں جادو نہیں ہیں اور انکار کرتے تھے ظُلْمًا ظلم کی راہ سے وَّعُلُوًّا اور بڑائی اور تکبر کی رو سے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پس دیکھ کر کیسا تھا عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ انجام کار مفسدوں کا کہ دنیا میں پانی کے اندر ڈوبے اور عقبیٰ میں آگ کے اندر جلیں گے بیت ع

ہمہ حالتِ مفسداں ناخوش ست　　سرانجام اہلِ فساد آتش ست

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور بیشک ہم نے دیا دَاوٗدَ داؤد بن ایشا وَسُلَيْمٰنَ اور سلیمان بن داؤد کو عِلْمًا ج علم شریعت کے احکام کا ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ علم کیمیا کا وَقَالَا اور کہا اُن دونوں نے علم حاصل کرنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سب حمد و ثنا اُس خدا کے واسطے ہے جس نے علم کے سبب سے فَضَّلَنَا فضیلت دی ہم کو عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ بہتوں پر اپنے بندوں میں سے الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ جو ایمان لائے ہیں وَوَرِثَ اور میراث لی سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ سلیمان نے داؤد علیہ السلام سے نبوت یا علم اور بعضوں[۱] نے کہا ہے کہ ملک اس سبب سے کہ داؤد علیہ السلام کے قائم مقام ہوئے اور کوئی بیٹا قائم مقام نہ ہوا کہتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے انیس[۱۹] بیٹے تھے ہر ایک کو سلطنت کا دعویٰ تھا حق تعالیٰ نے ایک نامہ مُہر کیا ہوا آسمان سے بھیجا اور اُس میں چند سوال لکھے تھے اور فرمایا کہ اے داؤد تمھارے بیٹوں میں سے جو کوئی ان سوالوں کا جواب دے وہ تمھارے بعد سلطنت کا مالک ہو گا حضرت داؤد علیہ السلام نے بیٹوں کو جمع کیا اور علما اور شرفا کو بُلا کر سوالات اپنے بیٹوں کے سامنے پیش کیے کہ بتاؤ سب سے زیادہ نزدیک کیا چیز ہے اور سب سے دور کیا ہے اور کس چیز کے ساتھ سب سے زیادہ اُنس و محبت ہوتی ہے اور کس چیز سے نفرت اور وحشت ہوتی ہے اور کون دو قائم اور دو مختلف اور دو دشمن اور کون کام ہے جس کا انجام بہتر ہے اور کس کام کا انجام بُرا ہے بس داؤد علیہ السلام کے اور بیٹے اُس کے جواب سے عاجز آئے مگر سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اجازت ہو تو میں جواب دوں داؤد علیہ السلام نے اجازت دی تو سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی کے ساتھ سب چیزوں سے زیادہ نزدیک موت ہے اور سب سے زیادہ دور وہ چیز ہے جو دنیا میں سے گذرتی ہے اور اُنس و محبت جس کے ساتھ بہت ہے وہ انسان کا جسم ہے روح سمیت اور سب سے نفرت جسم بے روح کے ساتھ ہوتی ہے اور دو قائم زمین آسمان ہیں اور دو مختلف دن رات ہیں اور دو دشمن موت اور زندگی ہے اور جس کام کا انجام بہتر ہے وہ بردباری ہے غصہ کے وقت اور جس کام کا انجام بُرا ہے وہ تیزی ہے غصہ کی حالت میں اور چونکہ سوالات کے جواب اُتری ہوئی کتاب کے موافق تھے تو بنی اسرائیل کے بڑے بڑے علما اور شرفا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے فضل و کمال کا اقرار کیا اور حضرت داؤد علیہ السلام نے سلطنت اُنھیں سپرد کی اور دوسرے ہی دن وفات فرمائی اور سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے وَقَالَ اور کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو عُلِّمْنَا سکھائے گئے ہیں ہم مَنْطِقَ الطَّيْرِ بولی چڑیوں کی

[۱] بعضوں کا یہ قول با معتبر ہے اس واسطے کہ جیسا آگے مفسر صاحب نے حق تعالیٰ کے پاس سے سوالات آنا اور اُس کے جواب دینے کی وجہ سے حضرت داؤد کا حضرت سلیمان علیہما السلام کو سلطنت عطا فرمانا لکھا ہے یہی دلیل اس بات کی ہے کہ حضرت سلیمان کو سلطنت عطیۂ الٰہی خدا کی طرف سے تھی ترکہ اور وراثت کے طریق پر نہیں ملی اور حضرت سلیمان کا عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ فرمانا اس پر دوسری دلیل ہے کہ سلطنت ترکہ ورثہ میں نہیں ملی بلکہ علم اور نبوت کے وارث ہوئے یعنی اور علوم کا تو میں وارث ہوا مزید براں اللہ نے پرندوں کی بولیاں بھی مجھے تعلیم کر دیں اور تیسری دلیل صاف حدیث شریف نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَاءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ ہے یعنی ہم گروہ انبیا ہیں نہ ہم کسی کے وارث نہ کوئی ہمارا وارث تو نبی نہ کسی کا وارث ہے اور نہ نبی کا کوئی وارث ہے اور حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام دونوں نبی تھے تو ہاں مال و ملک میں وراثت نہیں نظام الدین احمد عفا عنہ ابن حضرت مترجم مدظلہ

چڑیوں کے ہر گروہ کی ایک آواز ہے کہ اُسی قسم کی چڑیاں اُس آواز کے معنی اور غرضیں سمجھ لیتی ہیں اور جو سلیمان علیہ السلام کو سکھایا وہ یہی تھا جو چڑیاں آپس میں سمجھتی ہیں لکھا ہے کہ ایک دن سلیمان علیہ السلام نے ایک بلبل دیکھا شاخ پر بیٹھا ہوا سر اور دُم ہلاتا تھا اور بول رہا تھا حضرت سلیمانؑ نے اپنے یاروں سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہ بلبل کیا کہہ رہا ہے وہ بولے کہ خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہے حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ یہ کہتا ہے کہ میں نے آج آدھا خرما کھایا ہے خاک پڑے دنیا پر اور فاختہ نے آواز کی فرمایا کہ یہ کہتی ہے کہ کاشکے یہ خلائق پیدا نہ ہوتی اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے یہ بھی منقول ہے کہ گھر میں پالا ہوا کبوتر کہتا ہے کہ جنو مرنے کے واسطے اور بناؤ گرنے کے لیے اور مور کہتا ہے جو کچھ کروگے اُس کا بدلا پاؤگے اور ہدہد کہتا ہے کہ جو دوسرے پر رحم نہیں کرتا خدا اُس پر رحم نہیں کرتا اور ابابیل کہتی ہے کہ نیکی پہلے سے بھیجو کہ خدا کے پاس پاؤ اور کبوتر کہتا ہے کہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی مِلَاءَ سَمَائِہٖ وَاَرْضِہٖ اور سنگ خوار کہتا ہے کہ جو چپ رہے گا سلامت بچے گا اور طوطی کہتی ہے کہ افسوس اُس پر جسے دنیا مطلوب اور مقصود ہو اور باز کہتا ہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اور لٹورا کہتا ہے کہ توبہ اور استغفار کرو اے گنہگار و اور زغن کہتی ہے کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ اور ہزار داستان کہتا ہے سُبْحَانَ الْخَلَّاقِ الدَّائِمِ اور کوا نفرین کرتا ہے دہ یک لینے والے پر اور وسیط میں ہے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مرغا بانگ میں کیا کہتا ہے فرمایا کہ کہتا ہے اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَا غَافِلُوْنَ[1] اور وسیط ہی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ چکاوک اپنی آواز میں کہتا ہے کہ بار خدایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے آل و اصحاب کے دشمنوں پر لعنت کر اور شارو کہتا ہے کہ بار خدایا تجھسے قوت اور رزق چاہتا ہوں یا رزاق بٹیر کہتی ہے اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی غرضکہ پرندوں کی زبان پہچاننا حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ ہے اسی سبب سے فرمایا کہ منطق الطیر خدا نے مجھے سکھائی وَاُوْتِیْنَا اور دیا گیا ہوں یعنی مجھے عطا کیا ہے مِنْ کُلِّ شَیْءٍ ہر چیز میں سے جس کی مجھ کو حاجت تھی اِنَّ ھٰذَا بیشک یہ عطا لَھُوَ الْفَضْلُ الْمُبِیْنُ ○ البتہ وہ تو فضل ہے کھلا ہوا کہ کسی پر پوشیدہ نہیں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ایسا تھا کہ بادشاہوں میں سے کسی کا نہ تھا اور موضح میں ہے کہ تخت کے داہنی طرف دو لاکھ کرسیاں تھیں بڑے آدمیوں کے واسطے اور بائیں طرف دو لاکھ کرسیاں شرفا جن کے واسطے اور حضرت سلیمانؑ کے داہنی طرف پینتیس ۳۵ منبر رکھے تھے اور عالم آدمی اُس پر بیٹھتے تھے اور بائیں طرف بھی اتنے ہی منبر ہوتے تھے اور عالم جن اُس پر بیٹھتے تھے اور چڑیاں حضرت سلیمان کے سر پر پرسے پر ملائے رہتی تھیں اور علما کلام حق کہتے تھے اور جن اور آدمی کرسیوں پر سُنا کرتے تھے اور سلیمان علیہ السلام تخت پر ہوتے تھے وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ اور جمع کردیے گئے سلیمان علیہ السلام کے واسطے جُنُوْدُہٗ لشکر اُن کے مِنَ الْجِنِّ جنوں سے وَالْاِنْسِ اور آدمیوں سے وَالطَّیْرِ اور چڑیوں سے فَھُمْ تو وہ لشکر یُوْزَعُوْنَ ○ چلائے جاتے تھے سیر کے وقت یا روک رکھے جاتے تھے تاکہ باہم مل جائیں امام راغب نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ باوصف اس کے کہ شمار میں وہ لشکر بڑا تھا مگر تتر بتر نہ ہوتا تھا بلکہ ایسی مثل سے رہتا تھا کہ لشکر والوں میں سے کوئی اپنے ٹھہرنے کی جگہ سے نہ ذرہ آگے بڑھ سکتا تھا نہ ذرا کوئی پیچھے ہٹ سکتا تھا کشاف اور اکثر تفسیروں میں ہے کہ سلیمان علیہ السلام کے لشکر پڑنے کا میدان سو فرسخ یعنی تین سو میل لمبا اور سو فرسخ چوڑا تھا پچیس فرسخ جنوں کے لشکر کے واسطے اور اسی قدر آدمیوں کے لشکر کے لیے اور اسی مقدار چڑیوں کے واسطے اور اتنا ہی وحشی جانوروں کے لیے اور ایک ایک فرسخ تک ریشمی فرش بچھ کر بیچ میں تخت رکھا جاتا تھا اور رؤسا اور شرفا اُن کرسیوں پر بیٹھتے تھے جو تخت کے گرداگرد تھیں

[1] یعنی یاد کرو اللہ کو اے غافلو ۱۲

اُس فرش کو اٹھاتی دن بھر میں مہینہ بھر کی راہ لے جاتی ایک دن ولایت شام سے یمن کی طرف جاتے تھے حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا یہاں تک کہ آئے عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ وادی نمل پر یعنی جنوبی طائف میں جو وادی ہے اُس کے نیچے نیچے آتے تھے کہ قَالَتْ نَمْلَةٌ کہا ایک چیونٹی لنگڑی نے کہ اُس کا نام منذرہ یا طاخیہ یا ملافیہ یا خرمی تھا دو پر رکھتی تھی کشف ثعلبی میں ہے کہ وہ چیونٹی مرغ کے برابر تھی اور زادالمسیر میں بھیڑی کے برابر کہا ہے اور احقاف میں بھیڑیے کے برابر کہا ہے اور وہ اُس جنگل کی چیونٹیوں کی سردار تھی اُس نے جب حضرت سلیمان کا لشکر دیکھا تو اونچے پر آکر بولی کہ یٰٓاَیُّهَا النَّمْلُ اے چیونٹیو ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ گھس آؤ اپنے بلوں میں لَا یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ تاکہ نہ روند ڈالیں تم کو سلیمان علیہ السلام وَجُنُوْدُهٗ ۙ اور اُنکے لشکر لشکر کے نہ روندنے سے مراد چیونٹیوں کا نہ ٹھہرنا ہے کہ تم نہ ٹھہرو کہ روندی جاؤ وَهُمْ اور سلیمان علیہ السلام کے لشکر والے لَا یَشْعُرُوْنَ ○ نہ جانیں کہ تم کو روندے ڈالتے ہیں لکھا ہے کہ ہوا نے تین میل کے فاصلہ سے یہ بات سلیمان علیہ السلام کے کان میں پہونچائی فَتَبَسَّمَ تو مسکرایا ضَاحِكًا تعجب کرتا ہوا مِّنْ قَوْلِهَا اُس چیونٹی کی بات سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام چیونٹی کی بات سمجھے تو خوش ہو کر مسکرائے لکھا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے اُسے بلایا اور یہ بات کہی کہ اے چیونٹی تو نہیں جانتی کہ میرا لشکر ظلم نہیں کرتا وہ بولی کہ ہاں جانتی ہوں مگر میں گروہ کی سردار ہوں مجھے نصیحت کرنا ضرور ہے حضرت سلیمان نے فرمایا کہ میرا لشکر تو ہوا میں تھا تیرے گروہ کو کیونکر روندتا چیونٹی نے جواب دیا کہ میری غرض یہ نہیں تھی کہ زمین میں روندی جائیں گی میرا مقصود یہ تھا کہ مبادا آپ کا تجمل اور دبدبہ دیکھیں اور آپ کا لشکر دیکھنے میں مشغول ہونے سے خدا کی یاد بھولیں اور غفلت کے میدان میں پامال نقصان ہو جائیں یا آپ کی سلطنت دیکھیں اور دنیا کی آرزو ان کے دل میں پیدا ہو جائے حال آنکہ دنیا خدا کی ملعون اور مبغوض ہے کشف الاسرار میں ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے اُس چیونٹی سے پوچھا کہ تیرا لشکر کس قدر ہے اُس نے کہا کہ چار ہزار سرہنگ رکھتی ہوں ہر سرہنگ کے زیر دست چالیس چالیس ہزار نقیب ہیں ہر نقیب کے زیر دست چالیس چالیس ہزار چونٹیاں ہیں سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ اپنے لشکر کو باہر کیوں نہیں نکالتی چیونٹی نے جواب دیا کہ یا نبی اللہ ہمیں زمین کے اوپر رہنے کی اجازت تھی ہم نے خود اوپر رہنا اختیار نہیں کیا زمین کے اندر ہم رہتے ہیں کہ خدا کے سوا اور کوئی ہمارا حال نہ جانے پھر چیونٹی بولی کہ اے پیغمبر خدا اُن عطاؤں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہیں کوئی بیان کیجیے فرمایا کہ ہوا میری سواری بنا دی ہے کہ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ یعنی صبح کی سیر اُس کی مہینا بھر کی ہے اور شام کی سیر مہینا بھر کی چیونٹی بولی کہ آپ جانتے ہیں اس کے کیا معنی ہیں اس کے یہ معنی ہیں کہ جو کچھ تم کو دنیا کی سلطنت دی مثل ہوا کے ہے آئے یا نہ آئے اور اسی معنی میں کسی نے کہا ہے نظم

نہ بر باد رفتے سحرگاہ و شام — سریر سلیماں علیہ السلام
بآخر ندیدی کہ بر باد رفت — خنک آنکہ با دانش و داد رفت

سلیمان علیہ السلام نے یہ بات سن کر جناب الٰہی میں مناجات شروع کی وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اور کہا کہ اے میرے رب مجھے الہام دے اَنْ اَشْكُرَ یہ کہ میں شکر کروں نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ تیری اُس نعمت کا جو محض اپنے کرم سے اَنْعَمْتَ عَلَیَّ انعام کی تو نے مجھ پر وَعَلٰى وَالِدَیَّ اور میرے ماں باپ پر اس واسطے کہ اُن نعمتوں کا نفع ماں باپ کی طرف رجوع کرنے والا ہے وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا اور یہ کہ کروں میں کام اچھا تاکہ اپنے فضل سے تَرْضٰىهُ پسند کر تو اُسے وَاَدْخِلْنِیْ اور داخل کر مجھے بِرَحْمَتِكَ اپنی رحمت سے فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ○ اپنے نیک بندوں کے ساتھ بہشت میں بحر الحقائق میں وادی نمل کو تشبیہ دی ہے

اُس شخص کی خواہش نفس کے ساتھ جو دنیا کا حریص ہو اور ڈرانے والی چیونٹی کو نفس لوامہ کے ساتھ اور سلیمان علیہ السلام کو دل کے ساتھ اور بلوں کو حواس خمسہ کے ساتھ اور اس بات میں غور کرنے سے باقی قصہ اُس سالک سخنداں پر ظاہر ہے جو عشق کی ہوا میں اُڑنے والے پرندوں کی بولیاں پہچانتے ہیں **بیت**

چوں ندیدی دمے سلیماں را ۔۔۔ تو چہ دانی زبان مرغاں را

لکھا ہے کہ اسی سفر میں سلیمان علیہ السلام کا لشکر ایک جنگل میں پہونچا کہ وہاں پانی نہ تھا نماز کا وقت آیا سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ وضو کریں وہاں پانی نذاردا اور لشکر کو پانی بتانے والا ہدہد تھا اُسے جو ڈھونڈھا تو نہ پایا اور بعضوں نے کہا ہے کہ سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے تھے چڑیاں جو سایہ کیے تھیں ناگاہ اُس میں ذراسی جگہ کھل گئی اور حضرت سلیمان پر دھوپ پڑی دیکھا تو ہدہد کی جگہ خالی تھی حضرت سلیمانؑ نے اُس کی تلاش کی **وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ** اور ڈھونڈھا پرندوں کو تو ہدہد اُن میں نہ تھا **فَقَالَ** تو کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ **مَا لِيَ** کیا ہے مجھے کہ پرندوں کے غول میں **لَآ أَرَى الْهُدْهُدَ** نہیں دیکھتا ہوں ہدہد کو کیا میری نگاہ اُس پر نہیں پڑتی **أَمْ كَانَ** یا ہے **مِنَ الْغَآئِبِينَ** ۝ غائبوں میں سے اس غول میں **لَأُعَذِّبَنَّهُ** ضرور عذاب کروں گا اُس پر ادب دینے کو یا نصیحت کی نظر سے **عَذَابًا شَدِيدًا** عذاب سخت کہ اُس کے پر نوچ کر اُسے دھوپ میں ڈال دوں گا یا اُسے اُس کے جوڑے سے بچھڑا لینے کا حکم کروں گا یا اُس کے مخالف جانوروں کے ساتھ اُسے پنجرے میں رکھوں گا یا اپنی خدمت سے نکال دوں گا **أَوْ لَأَاذْبَحَنَّهُ** یا بیشک اُسے ذبح کر ڈالوں گا اور پرندوں کی عبرت کے واسطے **أَوْ لَيَأْتِيَنِّي** یا آئے میرے پاس **بِسُلْطَٰنٍ مُّبِينٍ** کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ کہ اُس کے غائب ہونے کا کیا سبب تھا **فَمَكَثَ** پھر دیر کی ہُدہُد نے **غَيْرَ بَعِيدٍ** بہت دیر تو سلیمان علیہ السلام نے اُس پر غصہ کرنا شروع کیا **فَقَالَ** تو ہدہد بولا کہ **أَحَطتُ** دیکھا میں نے اور پہونچا میں **بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ** اُس کو جسے آپ نے نہیں دیکھا اور اُس تک آپ نہیں پہونچے **وَجِئْتُكَ** اور میں آیا ہوں آپ پاس **مِن سَبَإٍ** شہر سبا سے کہ اُسے مارب کہتے ہیں **بِنَبَإٍ** خبر کے ساتھ **يَقِينٍ** ۝ یقینی یعنی شہر سبا سے آپ پاس ایک خبر لایا ہوں وہ خبر یہ ہے کہ ہَوا میں ایک ہدہد سے مجھ سے ملاقات ہوئی کہ اُس ملک کا تھا اُس نے اپنے بادشاہ کی عظمت اور وہاں کی ہوا کی خوبی بیان کی اُسے دیکھنے کی آرزو کر کے میں گیا اور دیکھ آیا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ اُن کا بادشاہ کون ہے اور دین کیا ہے اور رعیت کیسی ہے ہدہد نے کہا کہ **إِنِّي وَجَدتُّ امْرَأَةً** بیشک میں نے پائی ایک عورت بلقیس نام کہ قدرت کی راہ سے **تَمْلِكُهُمْ** بادشاہی کرتی ہے شہر سبا کے لوگوں پر **وَأُوتِيَتْ** اور دیگئی ہے وہ عورت **مِن كُلِّ شَيْءٍ** ہر چیز میں سے جو بادشاہوں کے کام آتی ہیں **وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ** ۝ اور اُس کے واسطے ایک تخت ہے بڑا اُس کی نسبت کر کے یا اور بادشاہوں کے تختوں کے لحاظ سے لکھا ہے تیس گز سے تیس گز یا اسی گز سے اسی گز عرض اور بلندی اُس تخت کی تھی سونے چاندی کا بنا جواہر سے جڑاؤ **وَجَدتُّهَا** پایا میں نے اُس عورت کو **وَقَوْمَهَا** اور اُس کے گروہ کو نادانی کی وجہ سے **يَسْجُدُونَ لِلشَّمْسِ** سجدہ کرتے ہیں آفتاب کو اور پوجتے ہیں **مِن دُونِ اللَّهِ** خدا کے سوا **وَزَيَّنَ** اور آراستہ کیا ہے **لَهُمُ الشَّيْطَٰنُ** اُن کے واسطے شیطان نے **أَعْمَٰلَهُمْ** اُن کے کام آفتاب کی پرستش اور سب بُرے کام **فَصَدَّهُمْ** پھر باز رکھا ہے شیطان نے اُنھیں **عَنِ السَّبِيلِ** سیدھی راہ سے **فَهُمْ** تو وہ **لَا يَهْتَدُونَ** ۝ راہ نہیں پاتے طریق حق کی اور شیطان اُنھیں سیدھی راہ سے باز رکھتا ہے **أَلَّا يَسْجُدُوا** کیا سجدہ نہیں کرتے **لِلَّهِ** اللہ کے واسطے **الَّذِي** وہ اللہ جو اپنی قدرت سے

يُخْرِجُ الْخَبْءَ نکالتا ہے چھپی چیز فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانوں اور زمین سے یعنی مینھ کے قطرے آسمان میں ظاہر کرتا ہے اور
اُگنے والی چیز زمین سے نکالتا ہے وَيَعْلَمُ اور جانتا ہے مَا تُخْفُوْنَ جو کچھ چھپاتے ہو اپنے دلوں میں وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ اور جو کچھ ظاہر
کرتے ہو زبانوں پر اور کبرنے مَا يُخْفُوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ پڑھا ہے یعنی دونوں فعل غائب پڑھے ہیں یعنی اللہ جانتا ہے جو کچھ پوشیدہ اور ظاہر
کرتی ہے مخلوقات اَللّٰهُ خدائے برحق لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں ہے کوئی معبود پرستش کے قابل مگر وہ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ سجدہ
پیدا کرنے والا ہے عرش یعنی تخت بڑے کا وہ عرش جو کرسی کو گھیرے ہے اور کرسی نے گھیرا ہے آسمانوں اور زمینوں کو تو بلقیس کے تخت کی
بڑائی اس تخت کی بڑائی کے سامنے کیا حقیقت ہے یہ سجدہ آٹھواں ہے حضرت امام اعظم کے قول پر اور نواں ہے امام شافعی رحمہما اللہ
تعالیٰ کے نزدیک فتوحات میں ہے کہ اس سجدہ کو سرِ خفی کا سجدہ کہتے ہیں اور سجدہ کرنے کی جگہ میں اختلاف ہے بعضے مَا يُعْلِنُوْنَ کے بعد
سجدہ کرتے ہیں اور بعضے رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ پڑھ کر لکھا ہے کہ جب ہدہد اپنی بات پوری کر چکا تو قَالَ کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ سَنَنْظُرُ
قریب ہے کہ دیکھیں ہم اور اس بات میں غور کریں کہ اَصَدَقْتَ آیا سچ کہا تو نے اَمْ كُنْتَ یا تھا تو مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ جھوٹوں
میں سے پھر سلیمان علیہ السلام نے نامہ لکھا اور ہدہد سے کہا کہ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا لے جا میرا یہ نوشتہ فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ پھر ڈال دے
اُن کی طرف ثُمَّ تَوَلَّ پھر منہ پھیر عَنْهُمْ اُن کی طرف سے ذرا اور دریافت کر فَانْظُرْ پھر دیکھ تو کہ وہ اُس میں مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ۝
کس چیز کے ساتھ پھرتے ہیں یعنی نوشتہ کے جواب میں باہم کیونکر رجوع کرتے ہیں اور کیا بات ٹھہراتے ہیں ارباب قصص اس بات پر ہیں
کہ بلقیس شراحیل یا شراخیل بن مالک کی بیٹی تھیں اور شراحیل کے باپ نے تیس برس ملک یمن میں بادشاہی کی تھی وہ جن سے ملا اور
فارعہ جنیہ اُسکے تصرف میں آئی اور عین المعانی میں ہے کہ بلقمہ بنت شیصان کو اپنے تصرف میں لایا اور بلقیس اُس سے پیدا ہوئیں اور
اپنے باپ کے بعد سلطنت لی اور اُس کے ننہالی رشتہ دار جن مدد کرتے تھے اور اُس کے واسطے جنوں نے بڑا تخت بنایا اور وہ اپنے گروہ
سمیت آفتاب پوجتی تھی جب ہدہد نے اُس کی خبر سلیمان علیہ السلام کو پہونچائی تو اُنھوں نے نامہ لکھا اور مُہر کرکے ہدہد کو دیا کہ بلقیس پاس
لیجا ہدہد نامہ چونچ میں لے کر آیا اور جس جماعت میں بلقیس تخت پر بیٹھی تھیں اور ارکان سلطنت حاضر تھے تخت کے اوپر اُڑنے لگا لوگوں نے
اُس کی طرف دیکھا تو اُس نے نامہ ڈال دیا اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ بلقیس اپنے خلوتخانہ میں چت لیٹی تھیں اور دروازے بند تھے
ہدہد ایک روشن دان میں سے اندر آیا اور نامہ اُن کے سینہ پر ڈال دیا بلقیس اُچھل پڑیں اور نامہ اُٹھا کر پڑھا اور حکم دیا کہ ارکان بارگاہ میں
حاضر ہوں سب حاضر ہوئے نامہ ہاتھ سے پھینک کر اُن کی طرف متوجہ ہوئیں اور قَالَتْ بولیں بلقیس کہ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اے سردارو اِنِّيْٓ
اُلْقِيَ اِلَيَّ تحقیق کہ ڈال دیا گیا میری طرف كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ۝ نوشتہ بزرگی والا نامہ کو بزرگ کہا بھیجنے والے کے اعتبار سے کہ وہ بزرگوار پیغمبر
تھے یا اس سبب سے کہ وہ نوشتہ ایک پرندہ لایا تھا اور یہ عجیب غریب بات تھی یا اس سبب سے کہ نامہ پر مہر تھی امام قشیری نے فرمایا ہے کہ اُس
نامہ کو بزرگی اس وجہ سے حاصل تھی کہ اُس میں کچھ ملک و سلطنت کی طمع تو تھی نہیں بلکہ مالک الملک جل شانہ کی طرف بلانے والا تھا بزرگوں نے
کہا ہے چونکہ اس نامہ کا مضمون خدا کے نام کے ساتھ شروع تھا تو وہ نامہ سب ناموں سے زیادہ بزرگ ہوا **نظم**

اے نام تو بہترین سر آغاز — بے نام تو نامہ کے کنم باز
آرایش نامہاست نامت — آسایش سینہ ہا کلامت

غرض کہ بلقیس نے کہا کہ نامہ میرے پاس آیا ہے ارکان سلطنت نے پوچھا کس کے پاس سے فرمایا کہ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ یقینی یہ نامہ سلیمانؑ کے

پاس سے ہے وَاِنَّهٗ اور بیشک اُسکا مضمون یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ شروع ہے اللہ بخشش ع
کرنے والے مہربان کے نام کے ساتھ مجھ پر بڑائی نہ کرو اور گردن نہ اُٹھاؤ وَاْتُوْنِيْ اور آؤ میرے پاس مُسْلِمِيْنَ ۝ گردن جھکائے ہوئے
فرمانبردار وہ لوگ جب نامہ کے مضمون سے مطلع ہوئے اور دیکھا کہ عبارت چست اور مختصر ہونے کے ساتھ بہت سے معنی پیدا کرتی ہے تو سب
پریشان حال ہوئے اور گھبرا گئے قَالَتْ بلقیس نے کہا کہ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اے سردارو اور وہ تین سو تیرہ بڑے آدمی ارکان سلطنت میں سے
تھے ہر ایک دس ہزار آدمیوں کا افسر اور حاکم بلقیس نے اُن سب کو جمع کرکے حکم دیا کہ اَفْتُوْنِيْ جواب دو مجھے فِيْۤ اَمْرِيْ میرے کام
میں اور جو بات میرے حق میں صلاح کی اور نیکی ہو کہو مَا كُنْتُ نہیں ہوں میں قَاطِعَةً اَمْرًا قطع اور فیصل کرنے والی کسی کام کو
حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ۝ یہاں تک کہ حاضر ہو تم میرے پاس یعنی بے تمہارے حاضر ہوئے اور بغیر تم سے مشورہ کیے کوئی کام میں نہیں
کرتی قَالُوْا بولے وہ لوگ کہ نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ ہم قوت والے ہیں وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۵ اور سخت لڑائی لڑنے والے ہیں یعنی
ہمیں قوت بھی حاصل ہے اور لشکر بھی بکثرت اور شجاعت بھی وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ اور کام تیرے ہاتھ میں اور رائے وہی ہے جو آپ کی رائے ہو
فَانْظُرِيْ پھر دیکھ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ۝ تو کیا حکم کرتی ہے مقاتلہ یا مصالحہ کا **نظم**

اگر جنگ خواہی نبرد آوریم　　دل دشمناں را بدرد آوریم
وگر صلح جوئی ترا بندہ ایم　　بتسلیم حکمت سرافگندہ ایم

جب بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ لڑائی پر آمادہ ہیں تو یہ بات پسند نہ کی اور بولیں کہ لڑنا ہم کو مصلحت نہیں اس واسطے کہ جنگ و سردار اگر
وہ غالب آئے تو ہمارا ملک و مال تلف ہوتا ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قَالَتْ بلقیس نے کہا کہ اِنَّ الْمُلُوْكَ یقینی بادشاہ اِذَا
دَخَلُوْا قَرْيَةً جب داخل ہوتے ہیں کسی دیہ یا شہر میں جسے فتح کرتے ہیں تو اَفْسَدُوْهَا اُسے تباہ اور خراب کر دیتے ہیں وَجَعَلُوْۤا
اور کر دیتے ہیں اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اُس دیہ کے عزت والوں کو اَذِلَّةً ج ذلیل اور بیقدر یعنی بستی کو لوٹتے ہیں رعایا کو قید کرتے ہیں وَ
كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ اور ایسا ہی کرتے ہیں یہ پہلے قول کی تاکید ہے وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اور بیشک میں بھیجنے والی ہوں اِلَيْهِمْ
سلیمان اور اُن کی قوم کی طرف بِهَدِيَّةٍ تحفہ کہ صلح کی ابتدا ہے فَنٰظِرَةٌۢ پھر دیکھنے والی ہوں کہ وہاں سے بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ۝
کیا چیز لیکر پھرتے ہیں میرے بھیجے ہوئے لوگ اس واسطے کہ حضرت سلیمان نے اگر میرا ہدیہ قبول کر لیا تو وہ بادشاہ ہیں اور نہیں تو پیغمبر
کشاف میں ہے کہ بلقیس نے پانسو غلاموں کو لونڈیوں کے کپڑے اور زیور پہنائے اور پانسو لونڈیوں کو غلاموں کے لباس اور زیور سے آراستہ
کیا اور سونے کی ہزار اینٹیں اور ایک تاج موتی اور یاقوت سے جڑاؤ اور کسی قدر مشک و عنبر اور ڈبا اُس میں موتی تو بے بدھے اور مہرہ جزع[1] کج
بدھا ہوا بھیجا اور منذر ابن عمر کے ساتھ ایک دو بڑے آدمی کو اپنی قوم میں سے چھانٹ کر بھیجنے کے واسطے مقرر کیا اور کہدیا کہ اے منذر خوب
احتیاط کرنا اگر حضرت سلیمان غضب کی نظر سے تیری طرف دیکھیں تو جان لینا کہ وہ بادشاہ ہیں اور اگر خوشی اور خوشخوئی کے ساتھ تجھ سے بات
کریں تو سمجھ لینا کہ پیغمبر ہیں اور اُن کی نبوت پر دوسری دلیل یہ ہے کہ غلاموں اور لونڈیوں میں تمیز کر لیں گے اور بے بدھے موتی کو بیدھ دینگے
اور مہرے بدھے ہوئے میں تاگا پروئیں گے وہ دونوں آدمی تحفے لے کر چلے اور ہدہد نے ساری کیفیت حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں
عرض کی حضرت سلیمانؑ نے دیووں سے حکم فرمایا اُنھوں نے سونے چاندی کی اینٹیں بنائیں اور سات فرسخ[2] لمبا ایک میدان میں اُسکا فرش کر دیا

[1] جزع مہرہ یعنی سیاہ و سپید ۱۲ منتخب　[2] ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے ۱۲ غیاث

منزل ۵

منذر جس دن پہونچے اُس روز دریا اور خشکی کی سواریاں میدان کے کنارے لاکر ٹھہرائیں اور آدمی اور پری دیو درندے اور وحشی جانور اور کیڑے
کوڑوں نے جدا جدا صفیں باندھیں اور پرندے ہوا میں پرسے پر جوڑ کر تھمے **بیت**

باصد ہزار دیدہ فلک در ہزار قرن   مجلس بداں تکلف و خوبی ندیدہ بود

منذر میدان کے کنارے پہونچے اور وہ فرش اور آرایش دیکھ کر اپنے ہدیوں سے شرمندہ ہوئے جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کے کنے
پہونچے حضرت سلیمانؑ نے مسکرا کے اُن کی احوال پرسی کی اور فرمایا کہ ڈبا لاؤ کہ اُس میں بے بدھا موتی اور مہرہ کج بدھا ہوا ہے پھر دیمک کو
حکم فرمایا اُس نے بے بدھا موتی بیدھ دیا اور کیڑے کو حکم کیا وہ تاگا مُنھ میں دبا کہ اُس مہرے کے سوراخ میں گیا اور تاگا اُس میں پرو دیا اور
پانی منگا کر غلاموں اور لونڈیوں کو حکم دیا کہ راہ کی گرد و غبار سے منھ دھوئیں مرد پانی اُٹھا کر فوراً منھ دھونے لگے اور عورتوں نے ایک ہاتھ سے
دوسرے ہاتھ پر پانی ڈالنا شروع کیا اور اس نکتہ کے باعث ایک کی دوسرے سے تمیز کر دی اور اُنکا ہدیہ پھیر دیا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے
کہ فَلَمَّا جَآءَ سُلَیْمٰنَ پھر جب آیا بلقیس کا فرستادہ سلیمان علیہ السلام کے پاس اور تحفہ لایا تو قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ کہا سلیمان
علیہ السلام نے کیا مدد دیتے ہو مجھے مال بے سبب سے حال آنکہ میرا مال سب سے زیادہ ہے فَمَآ اٰتٰنِ ءَ اللّٰهُ پھر جو کچھ عطا کیا مجھے خدا نے
ملک و نبوت اور علم خَیْرٌ مِّمَّآ اٰتٰكُمْ ج بہتر ہے اُس سے جو کچھ تمھیں دی دنیا کی پونجی بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم بِهَدِیَّتِكُمْ
تَفْرَحُوْنَ ۝ اپنے ہدیہ کے سبب سے خوش ہوتے ہو اور ناز کرتے ہو اس واسطے کہ تمھاری نظر حیات دنیا ہی پر ہے **بیت**

آنکہ پرواز کند جانب علوی چو ہمائے   دنیا اندر نظرِ ہمتِ او مردار ست

اِرْجِعْ اے بلقیس کے بھیجے ہوئے پھر جا اِلَیْهِمْ بلقیس اور اُس کے گروہ کی طرف اور کہہ آؤ اور اگر نہیں آتے ہو فَلَنَاْتِیَنَّهُمْ
بِجُنُوْدٍ تو ضرور لائیں گے ہم اُن پر لشکر کہ کمال قوت اور کثرت کی وجہ سے لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا طاقت مقابلہ کی نہ ہوگی اُن کو اُن لشکروں
کے ساتھ وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ اور البتہ نکال دیں گے ہم اُن کو مِّنْهَآ شہر سبا سے اَذِلَّةً اُس حال میں کہ وہ بے عزت اور بے حرمت ہوں گے
وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ اور وہ ذلیل و خوار ہوں گے اور قید کیے جائیں گے منذر پھرا اور سب احوال بلقیس سے کہا بلقیس نے سامان سفر کیا
اور اپنا تخت گھر میں خوب احتیاط سے رکھ کر اُس پر نگہبان مقرر کر دیا اور مکان کے دروازے میں قفل لگا کر کنجی اپنے پاس رکھی اور لشکر سمیت
حضرت سلیمان علیہ السلام کے تختگاہ کی طرف چلیں دیووں نے خبر پا کر خیال کیا کہ جب حضرت سلیمانؑ بلقیس کو دیکھیں گے تو کمال حسن و جمال اور
عقل کی وجہ سے اُن کے ساتھ نکاح کی رغبت کریں گے اور وہ سلیمان علیہ السلام کو جنوں کے تختوں سے مطلع کریں گی اور ہم پر کام سخت پڑیگا
تو صلاح یہ ہے کہ اُن کے جمال و کمال پر ہم طعن کریں تا کہ اُنکا عیب سلیمان علیہ السلام کے دل میں جم جائے اور اُن کی طرف توجہ نہ کریں تو بعضے
سردار جنوں نے تخت کے سامنے آکے عرض کی کہ بلقیس کی عقل میں بڑا قصور اور فتور ہے اور اُن کی بات پکی نہیں ہوتی اور اُن کے پاؤں
ایسے ہیں جیسے گدھے کے سُم اُنگلیاں بالکل نہیں ہیں سلیمان علیہ السلام کو سوچ ہوا چاہا کہ پہلے بلقیس کی عقل ہی آزمایئے قَالَ یٰٓاَیُّهَا
الْمَلَؤُا کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ اے سردارو اَیُّكُمْ تم میں سے کون یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا لاتا ہے بلقیس کا تخت قَبْلَ اَنْ
یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ۝ قبل اسکے کہ آئیں وہ میرے پاس مسلمان اس واسطے کہ جب وہ مسلمان ہو کر آئیں تو پھر بے اُن کی اجازت اُنکا
تخت لینا درست نہیں اور غرض یہ تھی کہ تخت کو بدل دیں اور بلقیس سے پوچھیں کہ یہ تمھارا تخت ہے یا نہیں اور اُنکے جواب سے اُن کی
عقل دریافت کر لیں قَالَ عِفْرِیْتٌ ایک لمبے بڑے دیو نے کہا مِّنَ الْجِنِّ قوم جن میں سے کہ اُسکا نام ذکران یا صخر تھا اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ

میں لادوں گا وہ آپ کو قَبۡلَ اَنۡ تَقُوۡمَ قبل اس کے کہ اُٹھیں آپ مِنۡ مَّقَامِكَ ۚ اپنی جگہ سے یعنی محکمہ سے اور سلیمان علیہ السلام آدھے دن تک محکمہ میں بیٹھ کر حکم جاری کیا کرتے تھے وَاِنِّیۡ عَلَیۡهِ اور بیشک میں وہ تخت اُٹھالانے پر لَقَوِیٌّ اَمِیۡنٌ ۝ البتہ قدرت رکھتا ہوں اور امانت دار ہوں اُس کے جواہر میں یعنی اُس میں خیانت نہ کروں گا اور امانت کے ساتھ آپ پاس پہونچادونگا حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس سے بھی زیادہ جلدی چاہتا ہوں قَالَ الَّذِیۡ عِنۡدَهٗ کہا اُس نے جس کے پاس تھا عِلۡمٌ علم مِّنَ الۡكِتٰبِ کتاب آسمان سے یعنی خدا کی بھیجی ہوئی کتابیں اُس نے پڑھی تھیں اور اسم اعظم جانتا تھا وہ خضر علیہ السلام تھے یا ضُبَّۃ کہ ابوالقبیلہ ہے تیسیر میں لکھا ہے کہ ضبہ کی اولاد کو یہ دعویٰ ہے کہ اَلَّذِیۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡكِتَابِ سے ہمارا دادا ہی مراد ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ خود حضرت سلیمانؑ تھے یا ایک مرد مستجاب الدعوات کہ اُسے ملیخا کہتے تھے یا ذوالنون یا اسطوع یا وہ فرشتہ جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی تائید کرنے والا تھا یا وہ فرشتہ جس کے قبضہ میں مقادیر کا دفتر ہے یا جبریل علیہ السلام اور اُس تقدیر پر کہ کوئی فرشتہ ہو کتاب سے لوح محفوظ مراد ہے اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ وہ آصف برخیا حضرت سلیمان کا وزیر تھا اُس نے کہا کہ اَنَا اٰتِیۡكَ بِهٖ میں لاتا ہوں آپ پاس بلقیس کا تخت قَبۡلَ اَنۡ یَّرۡتَدَّ پہلے اس سے کہ پھرے اِلَیۡكَ آپ کی طرف طَرۡفُكَ آنکھ آپ کی یعنی جب آپ کسی چیز کی طرف دیکھیں جب تک آپ اُس پر سے نگاہ اُٹھائیں میں تخت حاضر کردونگا سلیمان علیہ السلام نے اُسے اجازت دی اور سجدہ میں جاکر کہا یا حیُّ یا قیُّوم کہ عبری زبان میں اسکا ترجمہ اہیا اشراہیا ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا یا ذاالجلال والاکرام اور بہر تقدیر جب دعا کی تو بلقیس کا تخت اپنی جگہ پر زمین میں دھنس گیا اور پلک مارتے ہی حضرت سلیمان کے تخت کے سامنے زمین سے نکلا اور وسیط میں ہے کہ حق تعالیٰ نے وہاں تخت کو معدوم کیا اور سلیمان علیہ السلام کے پاس موجود کردیا فَلَمَّا رَاٰهُ پھر جب سلیمان علیہ السلام نے دیکھا وہ تخت مُسۡتَقِرًّا عِنۡدَهٗ ٹھہرا ہوا اپنے پاس تو قَالَ هٰذَا کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ یہ عنایت مِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ ۖ فضل سے ہے میرے رب کے لِیَبۡلُوَنِیۡۤ تاکہ آزمائے مجھے ایسے امور میں کہ ءَاَشۡكُرُ آیا شکر کرتا ہوں میں اَمۡ اَكۡفُرُ ؕ یا ناشکری وَمَنۡ شَكَرَ اور جو کوئی شکر کرتا ہے خدا کی نعمت کا فَاِنَّمَا یَشۡكُرُ تو سوا اسکے نہیں کہ وہ شکر کرتا ہے لِنَفۡسِهٖ ۚ اپنی ذات کے واسطے اس واسطے کہ شکر کے سبب سے نعمت ہمیشہ رہتی ہے اور زیادہ ہوتی ہے وَمَنۡ كَفَرَ اور جو کوئی ناشکری کرتا ہے فَاِنَّ رَبِّیۡ تو بیشک میرا رب غَنِیٌّ بے پرواہ ہے لوگوں کے شکر اور ناشکری سے كَرِیۡمٌ ۝ کرم کرنے والا ہے مستحقوں کو نعمت دے کر قَالَ نَكِّرُوۡا لَهَا کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ پھیر دو بلقیس کے واسطے عَرۡشَهَا اُسکا تخت یعنی اُسکی ہیئت اور شکل بدل دو اس طرح پر کہ اوپر کی چیز نیچے اور آگے کی پیچھے کردو یا اُسکے جواہر بدل دو سبز کی جگہ سرخ سفید کے مقام پر زرد کردو نَنۡظُرۡ کہ ہم دیکھیں تو کہ اُس سے پوچھنے کے بعد اَتَهۡتَدِیۡۤ آیا راہ پاتی ہے اُس کی طرف اور اپنا تخت پہچان لیتی ہے اَمۡ تَكُوۡنُ یا ہوتی ہے مِنَ الَّذِیۡنَ لَا یَهۡتَدُوۡنَ ۝ اُن لوگوں میں سے جو راہ نہیں پاتے چیزوں کی طرف اور نہیں پہچانتے فَلَمَّا جَآءَتۡ پھر جب آئیں بلقیس سلیمان علیہ السلام کے پاس اور اُن کا تخت حضرت سلیمانؑ کے تخت کے سامنے رکھا تھا قِیۡلَ کہا گیا اُن سے کہ اَهٰكَذَا کیا ایسا ہے عَرۡشُكِ ؕ تخت تمہارا قَالَتۡ کہا بلقیس نے کہ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ گویا یہ تو وہی ہے یقین کے ساتھ نہ کہا کہ یہ تو وہی ہے اس جہت سے کہ ممکن ہے کہ کوئی تخت ہو مثل اُس تخت کے اور یہ کمال عقل کی وجہ سے تھا پھر کہا کہ وَاُوۡتِیۡنَا الۡعِلۡمَ اور دیا ہے ہمیں علم کمال قدرت الٰہی اور نبوت سلیمان علیہ السلام کی صحت پر مِنۡ قَبۡلِهَا پہلے سے اس معجزے کے وَكُنَّا مُسۡلِمِیۡنَ ۝ اور ہیں ہم اُنکا حکم ماننے والے وَصَدَّهَا اور باز رکھا حق تعالیٰ نے اپنی توفیق مدد کی بدولت مَا كَانَتۡ تَّعۡبُدُ اُس چیز سے کہ تھی اُسے

پوجتی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا یعنی آفتاب کو اِنَّهَا كَانَتْ بیشک تھی بلقیس مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ○ کافروں کے گروہ میں سے
لکھا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے اُن کے پاؤں کے امتحان کے واسطے حکم فرمایا اور حکم کے موافق ایک مکان عالیشان تیار کیا گیا اُس کی زمین سفید
شفاف شیشہ کی بنائی اور اُس کے نیچے پانی بھر کر اُس میں مچھلیاں چھوڑوادیں چنانچہ اُس مکان کے صحن میں پانی ہی پانی دکھائی دیتا تھا
پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت اُس مکان عالیشان کے بیچ میں بچھا کر بی بلقیس کو بلایا جب مکان کے دروازہ پر پہونچیں قِيْلَ لَهَا
لوگوں نے اُن سے کہا ادْخُلِي الصَّرْحَ آئیے اس مکان عالیشان کے صحن میں فَلَمَّا رَاَتْهُ پھر جب دیکھی بلقیس نے اُس مکان
کی زمین حَسِبَتْهُ لُجَّةً تو گمان کیا اُس کو پانی بھرا وَكَشَفَتْ اور کھینچا اپنے کپڑے کا دامن عَنْ سَاقَيْهَا اپنی دونوں پنڈلیوں پر سے
کہ پانی میں پاؤں رکھے سلیمان علیہ السلام نے دیکھا کہ اُن کے پاؤں تو آدمیوں ہی کے پیروں کے مثل ہیں قَالَ فرمایا سلیمان علیہ السلام
نے کہ اے بلقیس دامن نہ کھینچ اِنَّهٗ بیشک جسے تم پانی سمجھی ہو یہ تو صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ صحن ہے صاف برابر مِّنْ قَوَارِيْرَ شیشوں سے
قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ بولیں بی بلقیس کہ اے میرے رب یقینی میں نے ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظلم کیا اپنی ذات پر آفتاب پوج کر وَاَسْلَمْتُ
اور اسلام قبول کیا میں نے مَعَ سُلَيْمٰنَ سلیمان کے ساتھ یعنی اُن کے ہاتھ میں میں نے اپنے کو سپرد کیا لِلّٰهِ خدا کے حکم کے واسطے رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ○ جو رب ہے سب اہل عالم کا حضرت سلیمان علیہ السلام کے ساتھ بلقیس کے نکاح اور اُن کے انجام کار میں بڑی گفتگو ہے ۳ع
جواہر التفسیر میں اُسکی تفصیل مذکور ہے صاحب تاویلات نے فرمایا ہے کیا خوب مشابہت ہے ہدہد کو قوت متفکرہ کے ساتھ اور شہر سبا کو
جسم سے اور سلیمانؑ کو دل کے ساتھ اور بلقیس کو نفس سے اور مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ کو فعّال کے فعل سے اور تخت بلقیس کو طبیعت بدنیہ
کے ساتھ اور باقی حکایت کو مطابق کرنا موقوف ہے فہم اور عقل پر بیت

آنکس کہ ز شہر آشنائی ست — داند کہ متاع ما کجائی ست

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور تحقیق کہ بھیجا ہم نے اِلٰى ثَمُوْدَ قبیلہ ثمود کی طرف اَخَاهُمْ صٰلِحًا اُنکے بھائی صالح کو اَنِ اعْبُدُوا
اللّٰهَ اس حکم کے ساتھ کہ عبادت کرو اللہ کی فَاِذَا هُمْ پھر جب وہ فَرِيْقٰنِ دو گروہ ہو گئے مومن اور کافر يَخْتَصِمُوْنَ ○ لڑائی اور
جھگڑے میں پڑ گئے باہم اور اُنکا جھگڑا سورۂ اعراف میں مذکور ہو چکا اور جب کافر جھگڑے کے وقت ملزم ہوئے تو بولے کہ لاؤ اے صالح
وہ عذاب جس سے تم ہمیں ڈرایا کرتے ہو قَالَ يٰقَوْمِ کہا صالح علیہ السلام نے کہ اے میرے گروہ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ
کیوں جلدی کرتے ہو عذاب نازل ہونے کی قَبْلَ الْحَسَنَةِ توبہ کے پہلے یعنی توبہ میں دیر نہ کرو لکھا ہے کہ قوم ثمود کے لوگ کہتے تھے کہ
جب ہم عذاب دیکھیں گے تو توبہ کر لیں گے صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ کیوں استغفار نہیں کرتے اور
ایمان لاکر توبہ کر کے خدا سے بخشش کیوں نہیں چاہتے لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ شاید تم رحم کیے جاؤ اور عذاب نہ نازل ہو تو قَالُوا
اطَّيَّرْنَا بِكَ وہ لوگ بولے کہ بُری فال لی ہم نے تیرے سبب سے وَبِمَنْ مَّعَكَ اور اُسکے سبب سے جو تیرے ساتھ ہے
مومنوں میں سے کہ اُنھوں نے ہمارے ساتھ اسلام کی طرف بلانا شروع کیا اور ہم کو کلفت اور محنت ہوئی اور ہم میں جدائی پڑی قَالَ
طٰٓئِرُكُمْ کہا صالح علیہ السلام نے کہ تمہاری فال نیک اور بد عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے پاس ہے یعنی تمہاری محنت کا سبب خدا کے پاس
لکھا ہے حکم ازلی کے ساتھ اور میرے باعث سے بدلی جائے گا بیت

قلم بہ نیک و بد خلق در ازل رفت ست — بہ گفتگوے خلائق دگر نخواہد شد

بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم لوگ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ○ گروہ ہو آزمائے ہوئے یعنی دولت اور مفلسی اور سختی پیچھے لگا کر تم کو آزماتے ہیں وَكَانَ
فِي الْمَدِيْنَةِ اور تھے اُس شہر میں جس میں حضرت صالح علیہ السلام تھے زمین حجر میں سے تِسْعَةُ رَهْطٍ نو آدمی قوم کے اچھوں
بُروں میں سے اُن میں سے قدار بن سالف اور مصدع بن دہر اور بعضے کہتے ہیں اُسکا نام مہراج تھا یہ لوگ اونٹنی کی کوچین کاٹنے میں شریک
تھے يُّفْسِدُوْنَ فساد کرتے تھے فِي الْاَرْضِ زمین حجر میں وَلَا يُصْلِحُوْنَ ○ اور درستی پر نہیں لاتے تھے اپنا کام یعنی فساد
ہی فساد اُنکے مزاج میں تھا اصلاح بالکل نہ تھی جب اونٹنی کی کوچیں کاٹنے کے بعد عذاب کی وعید سنی تو قَالُوْا بولے آپس میں تَقَاسَمُوْا
بِاللّٰهِ اور حال یہ ہے کہ قسم کھائی تھی اُنھوں نے اللہ کی یعنی قسم کھا کر اُنھوں نے کہا کہ لَنُبَيِّتَنَّهٗ ضرور شبخون مارا چاہتے ہیں ہم صالح پر
وَاَهْلَهٗ اور اُس کے لوگوں پر ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ پھر کہدیں گے ہم اُسی کے ولی وارث سے جو خونبہا کا مدعی ہوگا یعنی اگر ولی ہم سے
پوچھیں گے کہ صالح کو کس نے قتل کر ڈالا تو ہم کہیں گے کہ مَا شَهِدْنَا حاضر نہ تھے ہم مَهْلِكَ اَهْلِهٖ اُس جگہ جہاں اُنھیں ہلاک
کیا اور بکر نے مَهْلَكَ کے لام کو زبر پڑھا ہے یعنی ہم نے نہیں دیکھا اُن کے لوگوں کے ہلاک کرنے کو تو اُنکے ہلاک ہونے کی ہم کو کیا خبر
وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○ اور بیشک ہم سچوں میں سے ہیں وَمَكَرُوْا مَكْرًا اور مکر کیا اُنھوں نے مکر کرنا اس طرح پر کہ صالح علیہ السلام
کو قتل کریں اور اُنکے ولی وارث سے کہدیں کہ ہم نے قتل نہیں کیا اور ہمیں تو خبر بھی نہیں وَمَكَرْنَا مَكْرًا اور مکر کیا ہم نے مکر کرنا یعنی
ہم نے اُن کے مکر کی جزا اُن کو دی اس طرح پر کہ اُن کے مکر کو اُنکی ہلاکت کا سبب کر دیا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ آگاہ نہ تھے
اور شعور نہ رکھتے تھے لکھا ہے کہ صالح علیہ السلام نے ایک مسجد ایک غار میں بنائی تھی راتوں کو وہاں نماز پڑھتے تھے وہ نوؤں آدمی بولے
کہ ہم پر عذاب آنے کا وعدہ تو تین دن کے بعد ہے تو ہم اُس سے پہلے ہی صالحؑ کا کام تمام کر دیں تو پہلی شب اُس کے اندر آکر گھات
میں بیٹھے کہ جیسے ہی صالحؑ آئیں تو اُن کو قتل کر ڈالیے ناگاہ ایک پتھر اُن پر پھٹ پڑا اور اُن سب کو دبا لیا اور غار کا منھ بند کر دیا وہ نو آدمی
وہیں ہلاک ہوگئے اور باقی کافر جبریل علیہ السلام کی چیخ سے مرے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پس دیکھ کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ
انجام اُن کے مکر کا اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ اور دیکھ کہ ہم نے ہلاک کر دیا اِن نو آدمیوں کو غار میں وَقَوْمَهُمْ اور باقی اُن کی قوم کو اَجْمَعِيْنَ ○
سب کو جبریل کی چیخ سے فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ پھر یہ ہیں اُن کے گھر زمین حجر میں اُنھیں دیکھو خَاوِيَةً خالی اور خراب حال میں بِمَا ظَلَمُوْا
بسبب اس کے کہ اُنھوں نے ظلم کیا یعنی خدا کا شریک ٹھہرایا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک یہ جو کچھ ہم نے قوم ثمود کے ساتھ کیا اسمیں لَاٰيَةً
البتہ عبرت ہے لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ اُس قوم کے واسطے جو لوگ جانتے ہیں اور اُس کے سبب سے نصیحت مانتے ہیں وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا اور نجات دی ہم نے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے صالح علیہ السلام پر وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ اور تھے پرہیز کرتے کفر اور گناہوں سے
اور اسی سبب سے اُنھوں نے نجات پائی وَلُوْطًا اور یاد کر لوطؑ بن ہارون کو اِذْ قَالَ جب اُس نے کہا لِقَوْمِهٖۤ اپنی قوم سے کہ
اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ آتے ہو تم بُرے کام کو یعنی لواطت کرتے ہو وَاَنْتُمْ حال آنکہ تم تُبْصِرُوْنَ ○ جانتے ہو اُسکی بُرائی یا دیکھتے ہو
دوسرے کو یہ کام کرتے ہو یعنی کھُلم کھُلا یہ گناہ کرتے ہو اور یہ بہت بُری بات ہے اَئِنَّكُمْ کیا تم لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ آتے ہو مردوں پر
شَهْوَةً شہوت کی راہ سے مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ سوا عورتوں کے جو شہوت اُتارنے کے واسطے پیدا ہوئی ہیں بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم
قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ○ ایسے گروہ کے لوگ ہو کہ اپنے کام کا انجام نہیں جانتے فَمَا كَانَ پھر نہ تھا جَوَابَ قَوْمِهٖۤ جواب قوم لوط کا
اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا مگر یہ کہ کہا اُنھوں نے آپس میں کہ اَخْرِجُوْۤا اٰلَ لُوْطٍ نکال دو لوطؑ کے لوگوں کو لوطؑ سمیت مِّنْ قَرْيَتِكُمْ اپنے

ربع

گانوں سے کہ اُس کا نام سدوم ہے اِنَّھُمْ بیشک وہ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ ○ لوگ ہیں کہ پاکیزگی کرتے ہیں یعنی اپنے کو پاکیزہ جانتے ہیں اور ہم کو ناپاک سمجھتے ہیں فَاَنْجَیْنٰهُ پھر نجات دی ہم نے لوط علیہ السلام کو وَاَهْلَهٗۤ اور اُس کے لوگوں یعنی اُن کی بیٹیوں کو اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر اُس کی جورو کو قَدَّرْنٰهَا مقرر کیا تھا اُس کا ہونا مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ○ باقی رہنے والوں میں سے جو عذاب میں مبتلا ہوئے وَاَمْطَرْنَا اور برسایا ہم نے عَلَیْهِمْ اُن پر بلا نازل ہونے اور موتفکات اُلٹ پلٹ جانے کے بعد مَّطَرًاۚ مینھ پتھر کا فَسَآءَ پس بُرا مینھ ہے مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ ○ مینھ ڈرائے ہوؤں کا جنھوں نے ڈرانے کو سچ نہ جانا قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا ہم نے لوطؑ کو کہ کہہ حمد و شکر خدا کا ہے کافروں کی ہلاکت پر وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ اور سلام اُس کے اُن بندوں پر الَّذِیْنَ اصْطَفٰیؕ جنھیں اُس نے برگزیدہ کر لیا ہے معصوم کرکے اور بچایا ہے بُرے کاموں سے اور نجات دی ہے عذابوں سے اور صحیح بات یہ ہے کہ اس آیت میں حمد کرنے کا حکم ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہے اس واسطے کہ جب حق تعالیٰ نے اس سورت میں ایسے قصے بیان فرمائے جو کمال قدرت پر دلالت کرتے ہیں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اور جو بڑی نشانیاں اور معجزے رسولوں ہی کے ساتھ خاص ہونے پر دلالت کرتا ہے جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ اور جس میں دشمنوں کی ہلاکت اور دوستوں کی فتح و نصرت کا ذکر ہے جیسے حضرت صالح اور حضرت لوط علیہما السلام کا قصہ اور اِن قصوں سے واقف ہونا بڑی نعمت ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کے حمد و شکر کا حکم فرمایا اور اسلام کا برگزیدہ بندوں پر کہ انبیا علیہم السلام ہیں یا آنحضرت کے صحابۂ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یا اہلِ قرآن ہیں یا سب مسلمان ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ سلام والے وہ لوگ ہیں جن کے دل لوث علائق اور جن کا سر فکر خلائق سے خالی ہے وہ لوگ آج تو واسطہ سے سلام سنتے ہیں اور کل قیامت کے دن بے واسطہ سنیں گے کہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ نظم

ع ۱۴

ہر بندہ کہ او گشت مشرف بسلامت — البتہ بود خاص بتشریف سلامت

لطف کن و بنواز دلم را بسلامے — زیرا کہ سلامت ہمہ لطف ست و کرامت

آٰللّٰهُ آیا خدائے برحق خَیْرٌ بہتر ہے اَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ۭ یا وہ معبود باطل عاجز بہتر ہیں جنھیں مشرک شریک کرتے ہیں فقط اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یا وہ جس نے پیدا کیے اپنی قدرت سے آسمان اور زمین کہ اس بننے بگڑنے والے عالم کے اصول ہیں وَاَنْزَلَ لَكُمْ اور اُتارا تمھارے واسطے مِّنَ السَّمَآءِ آسمان یا ابر سے مَآءًۚ پانی فَاَنْۢبَتْنَا پھر اُگایا ہم نے یہ اُس پانی کے سبب سے غیبت سے تکلم کی طرف پھرنا اُس کی ذات کے ساتھ فعل خاص ہونے کی تاکید کے واسطے ہے یعنی مینھ کے پانی سے بس ہم ہی اُگا سکتے ہیں حَدَآئِقَ باغوں کو جن کی چار دیواری کھچی ہے ذَاتَ بَهْجَةٍۚ خوبی اور خوشی والے یعنی زیبا اور آراستہ مَا كَانَ لَكُمْ نہیں ہے اور نہیں پہونچتا تم کو اَنْ تُنْۢبِتُوْا یہ کہ اُگاؤ شَجَرَهَا درخت اُن باغوں کے ءَاِلٰهٌ کیا ہے یعنی نہیں ہے کوئی معبود مَّعَ اللّٰهِ خدائے برحق کے ساتھ کہ اِن کاموں میں اُس کی مدد کرے اس واسطے کہ وہ پیدا کرنے میں اکیلا ہے بَلْ هُمْ بلکہ مشرک لوگ قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَ ○ؕ ایک گروہ ہیں کہ مُڑتے ہیں توحید کی راہ سے یا شریک کرتے ہیں خدا کے ساتھ اور اُسکا مثل ثابت کرتے ہیں تو جسے وہ مثل اور برابر ٹھہراتے ہیں آیا وہ بہتر ہے اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ یا وہ جس نے کردیا زمین کو قَرَارًا قرارگاہ آدمیوں اور چارپایوں کی وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا اور پیدا کردیں زمین کے درمیان پانی کی نہریں وَّجَعَلَ لَهَا اور پیدا کیا زمین کی مضبوطی کے واسطے رَوَاسِیَ پہاڑ اونچے کہ اُن میں کھانیں ہوتی ہیں اور اُن کے نیچے سے چشمے نکلتے ہیں وَجَعَلَ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ اور کردیا دو دریاؤں

الجزء ۲۰ ون العشر

کھاری اور میٹھے میں یا روم اور فارس کی دو نہروں میں حَاجِزًا مانع کہ ایک دوسرے میں مل نہیں جاتے ءَ اِلٰهٌ کیا ہے کوئی خدا یعنی نہیں ہے مَّعَ اللّٰهِ برحق خدا کے ساتھ کہ چیزیں پیدا کرنے میں اُس کا مددگار ہو بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ بہتیرے مشرک لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ نہیں جانتے خدائے برحق کا اکیلا ہونا چیزیں پیدا کرنے میں تو اُس کے شریک کے قائل ہیں پس آیا وہ شریک عاجز ناتوان بہتر ہیں اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ یا جو قبول کرتا ہے مضطر کو اِذَا دَعَاهُ جب پکارتا ہے اُسے مضطر اور مضطر اُسے کہتے ہیں جس کا خدا کے سوا کوئی حیلہ اور وسیلہ نہ ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ مضطر وہ ہے جس نے اپنی جان سے ہاتھ اُٹھایا ہو جیسے دریا میں ڈوبتا ہوا آدمی یا بیابان بے پایاں میں راہ بھولا ہوا یا وہ بیمار جو صحت سے نا اُمید ہو شیخ داؤد یمانی قدس سرہ ایک بیمار کو دیکھنے گئے تھے اُس بیمار نے کہا کہ اے شیخ میری صحت کے واسطے دعا کر شیخ نے فرمایا کہ تو خود دعا کر کہ مضطر ہے اور قبولیت مضطر کی دعا سے بندھی ہوئی ہے اس واسطے کہ اُسکی نیاز اور آرزو بہت زیادہ ہوتی ہے اور حق تعالیٰ عاجزوں بیچاروں کی آرزو برلانے کو دوست رکھتا ہے نظم

آں نیازِ مرہمی بود ست و درد — کانچناں طفلے سخن آغاز کرد
ہر کجا دردے دوا آنجا بود — ہر کجا فقرے نوا آنجا بود
پیش حق یک نالہ از روے نیاز — بہ کہ عمرے در سجود و در نماز

پس جب نیازمند بیچارہ دعا کرتا ہے تو حق تعالیٰ قبول فرماتا ہے وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ اور اُٹھا لیتا ہے بُرائی یعنی جو کچھ اُسے بُرا معلوم ہوتا ہے وہ اُس سے دفع کر دیتا ہے وَيَجْعَلُكُمْ اور آیا بُت بہتر ہے یا وہ خدا جو کرتا ہے تم کو خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ خلیفہ زمین میں یعنی تم کو اگلوں کا جانشین کرتا ہے اور زمین کو اُن کے بعد تمھارے تصرف میں لاتا ہے ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ کیا خدا دوسرا ہے خدائے برحق کے ساتھ کہ ان کاموں میں اُس کی اعانت کرے یعنی نہیں ہے اور نہ چاہیے قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ تھوڑی نصیحت مانتے ہو یا خدا کو تھوڑا یاد کرتے ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ کمی سے بالکل نہ کرنا مراد ہے یعنی یاد ہی نہیں کرتے ہو خدا کو اور بُت پوجتے ہو آیا وہ بہتر ہیں اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ یا وہ جو راہ دکھاتا ہے تمھیں فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اندھیروں میں بیابانوں اور دریاؤں کے وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ اور جو بھیجتا ہے ہوائیں بُشْرًا خوشخبری دینے والیاں بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ آگے اپنی رحمت کے کہ مینہ ہے ءَ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ آیا ہے دوسرا خدا خدائے برحق کے ساتھ یعنی نہیں ہو سکتا تَعٰلَى اللّٰهُ بزرگ ہے خدا اور برتر ہے عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ اُس چیز سے جسے شریک پکڑتے ہیں کافر اس واسطے کہ خالق قادر پاک ہے مخلوق عاجز کی مشارکت سے آیا ایسا شریک بہتر ہے اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ یا وہ جو پیدا کرتا ہے خلق کو اور معدوم سے موجود کرتا ہے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر پھیر لائے گا اُسے معدوم ہو جانے کے بعد یعنی اُٹھائیگا قیامت میں وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ اور جو روزی دیتا ہے تم کو مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے مینہ برسا کر وَالْاَرْضِ ؕ اور زمین سے اُگنے والی چیزوں کے باعث یا اسباب سماوی اور ارضی کے ساتھ تم کو رزق عطا کرتا ہے ءَ اِلٰهٌ کیا ہے کوئی خدا شریک مَّعَ اللّٰهِ ؕ اُس اللہ کے ساتھ جو یہ کام کرتا ہے قُلْ هَاتُوْا کہہ لاؤ بُرْهَانَكُمْ دلیل اپنی اس بات پر کہ کوئی اللہ کے سوا اِن کاموں پر قدرت رکھتا ہے اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم صٰدِقِيْنَ ؕ سچے اس بات میں کہ دوسرا خدا ہے اس واسطے کہ کمال قدرت لوازم الوہیت سے ہے اور وہ غیر خدا کے واسطے ثابت نہیں قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا يَعْلَمُ نہیں جانتا مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے الْغَيْبَ نہ آئی ہوئی چیز اور پوشیدہ بات کو اِلَّا اللّٰهُ ؕ مگر اللہ جانتا ہے تو جس طرح قدرت کاملہ اُس کے ساتھ مخصوص ہے

ربع

اُسی طرح علم کامل بھی اُسی کے ساتھ خاص ہے وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ اور وہ نہیں جانتے کہ کب اُٹھائے جائیں گے
بَلِ ادّٰرَكَ بَلْ یہاں ہَلْ کے معنی میں ہے اذ لباب میں کہا کہ اَم کے معنی میں ہے بہر تقدیر استفہام نفی کے معنی میں ہے یعنی نہیں
پہونچا اور کامل نہیں ہوا عِلْمُهُمْ اُنکا علم فِي الْاٰخِرَةِ قف آخرت واقع ہونے میں یعنی جیسا چاہیے ویسا آخرت کو نہیں جانا بَلْ هُمْ بلکہ
وہ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا قف شک میں ہیں امور آخرت سے بَلْ هُمْ بلکہ وہ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۝ امر آخرت سے اندھے ہیں یعنی اُن کے ع ۵
دیدہ دل بعث وحشر کی دلیلیں دیکھنے سے بند ہیں وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور کہا اُنھوں نے جو کافر ہوئے چشم بصیرت اندھی ہونیکے
سبب سے ءَاِذَا كُنَّا کیا جب ہو جائیں گے ہم تُرٰبًا خاک وَّ اٰبَآؤُنَآ اور باپ دادا ہمارے بھی خاک ہو گئے ہیں اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ۝
کیا ہم نکالے گئے ہوں گے قبروں سے یا باہر نکلے ہوئے تنگی فنا سے اندر آئے ہوئے وسعت حیات میں لَقَدْ وُعِدْنَا بیشک ہم وعدہ
دیے گئے ہیں هٰذَا اس حشر و نشر کا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا ہم اور ہمارے باپ دادا مِنْ قَبْلُ پہلے سے محمد عربی کے وعدہ دینے سے یعنی
سب انبیا ہی وعدہ دیا کیے اور اب تک تحقیق کو نہ پہونچا اِنْ هٰذَآ نہیں ہے یہ وعدہ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ مگر کہانیاں اگلوں کی
یعنی بنائی ہوئی بے اصل کہانیوں کے مثل قُلْ سِيْرُوْا کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جاؤ فِي الْاَرْضِ زمین میں تکذیب کرنیوالوں
کی جیسے دیار حجر اور احقاف اور موتفکات فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ پھر دیکھو کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ انجام کار گنہگاروں کا
وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور رنجیدہ نہ ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکوں کی تکذیب اور انکار کے سبب سے وَلَا تَكُنْ اور نہ رہ فِيْ
ضَيْقٍ تنگدلی میں مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ اُس چیز سے کہ وہ مکر کرتے ہیں اس واسطے کہ تم تو ہماری عصمت اور نگہبانی کی پناہ میں ہو
تمہاری حفاظت کا کفیل تو میں ہوں نظم

غم مخور آزرو کہ غمخوارت منم — از ہمہ بدہا نگہدارت منم
از تو گر اغیار بردارند روے — ایں جہان و آں جہاں یارت منم

وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں کافر کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کہاں ہے اور کب ہو گا یہ وعدہ کیا ہوا عذاب اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر
ہو تم سچے مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہم ہیں کہ برابر کافروں کو ڈراتے تھے قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ کہہ شاید
یہ کہ ہو حکم الٰہی سے رَدِفَ لَكُمْ ملی ہوئی تمہارے واسطے اور تمہارے پیچھے پیچھے آجائے بَعْضُ الَّذِيْ تھوڑی اُس چیز میں سے
کہ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ جلدی کرتے ہو جس کے نزول اور حلول کی اور وہ جنگ بدر کے دن کا عذاب تھا یا قحط یا گرانی وَاِنَّ رَبَّكَ
لَذُوْ فَضْلٍ اور بیشک تیرا رب فضل اور رحمت کرنے والا ہے عَلَى النَّاسِ لوگوں پر کہ اُن پر عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا گناہ کے
بدلے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور مگر بہتیرے اُنکے لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ شکر نہیں کرتے اور تاخیر عذاب جو ایک نعمت ہے اُسکا حق نہیں
پہچانتے وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ اور یقینی تیرا رب البتہ جانتا ہے مَا تُكِنُّ جو کچھ چھپاتے ہیں صُدُوْرُهُمْ دل کافروں کے
حسد تم پر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں تمہاری تکذیب اور عداوت وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ اور
نہیں ہے کچھ پوشیدہ پیدا اور نازل ہونے والی چیز فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ آسمان اور زمین میں اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ مگر لکھی ہے
کتاب ظاہر یعنی لوح محفوظ میں اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ بیشک یہ قرآن يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ پڑھتا ہے بنی اسرائیل پر یعنی
اُن کے واسطے بیان کرتا ہے اَكْثَرَ الَّذِيْ بہت وہ چیز کہ نادانی کی وجہ سے هُمْ فِيْهِ وہ اُس چیز میں يَخْتَلِفُوْنَ ۝ اختلاف کرتے ہیں

اور ایک دوسرے کے خلاف بات کہتے ہیں جیسے یہود کی تشبیہ اور نصاریٰ کی تنزیہ اور معاد جسمانی اور روحانی کا احوال اور بہشت اور دوزخ کی صفت اور کیفیت اور عزیر اور عیسیٰ علیہما السلام کا قصہ وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن لَهُدًى ہی البتہ ہدایت وَّرَحْمَةٌ اور رحمت ہے لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ ایمان والوں کے واسطے کہ اُس سے فائدہ لیتے ہیں اِنَّ رَبَّكَ یقینی تیرا رب يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ فیصلہ کرتا ہے اہل اختلاف میں کہ بنی اسرائیل میں سے ہیں بِحُكْمِهٖ ج اپنے حکم صحیح اور درست سے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے کہ اُس کا حکم رد نہیں کر سکتے الْعَلِيْمُ ○ۚ وہ جاننے والا ہے حقیقت اُس حکم کی جو وہ کرتا ہے فَتَوَكَّلْ بس توکل کر عَلَى اللّٰهِ ط اللہ پر اور اے ہمارے حبیب دشمنوں کی دشمنی سے تم کچھ باک نہ رکھو اِنَّكَ بیشک تم عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ○ حق ظاہر پر ہو یعنی تمہاری راہ سیدھی ہے اور تمہارا کام درست ہے اِنَّكَ تحقیق کہ تم لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى بات نہیں سُنا سکتے مُردوں کو یعنی مردہ دل کافر تمہاری بات سُن نہیں سکتے وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اور تم نہیں سُنا سکتے بہروں کو پکار کر اِذَا وَلَّوْا جب پھرتے ہیں مُدْبِرِيْنَ ○ پیٹھ پھیرے یعنی اُن کے دلوں کے کان بہرے ہیں اور قرآن سننے سے انکار کرتے ہیں اور مُنہ پھیرتے ہیں تو بہروں کے مشابہ ہیں نہ سننے میں خصوصًا وہ بہرا جو پھر جائے اور اپنے پکارنے والے کی طرف پیٹھ پھیرے اس صورت میں اُس کو سنانا بہت مشکل ہے اور اشارہ کنایہ بھی وہ نہیں دیکھتا کہ اشارے سے بات سمجھے وَمَآ اَنْتَ اور نہیں تو اے ہمارے حبیب بِهٰدِى الْعُمْىِ راہ دکھانے والا اندھوں کو عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ط اُن کی گمراہی سے اس واسطے کہ ہدایت نہیں حاصل ہوتی مگر چشم بصیرت کی بدولت اور وہ یہ آنکھ نہیں رکھتے اِنْ تُسْمِعُ نہیں سناتا ہے تو اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ مگر اُسے جو ایمان لائے بِاٰيٰتِنَا ہماری باتوں کا یعنی یارسول اللہ تمہاری بات نہیں سنتے مگر ایمان والے فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ تو وہ حکم ماننے والے اور تمہارا کہا یقینی جاننے والے ہیں نظم

گوشِ دل را نہادہ بر فرماں دیدۂ دل کشادہ بر عرفاں
زندہ از نفحہائے گلشنِ قدس معتکف در فضائے عالم انس
بردہ انداز مضائق لاشئے بہ قُلِ اللّٰہ ثُمَّ ذَرْهُمْ پے

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ اور جب پڑ جائے گی بات یعنی عذاب واجب ہو جائے گا اور حضرت رب الارباب کا قہر آئے گا عَلَيْهِمْ آدمیوں پر اُس وقت بسبب امر معروف اور نہی منکر سے ہاتھ اُٹھائیں گے تو اَخْرَجْنَا نکالیں گے ہم لَهُمْ اُنکے واسطے دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ جنبش کرنے والا زمین سے تُكَلِّمُهُمْ لا بات کریگا اُن سے اَنَّ النَّاسَ یہ کہ لوگ كَانُوْا ہیں کہ بِاٰيٰتِنَا ہماری باتوں کے ساتھ وعدہ وعید اور حشر نشر کی خبر ہے یا ہماری قدرت کی نشانیوں اور حکمت کی دلیلوں کے ساتھ لَا يُوْقِنُوْنَ ○ع یقین نہیں لاتے یعنی اُن باتوں کا اُنھیں ع

تیقن نہیں جاننا چاہیے کہ دَآبَّةُ الْاَرْض کا نکلنا قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے صاحب معتمد نے لکھا ہے کہ جب دنیا کا زوال قریب پہونچے گا تو حق تعالیٰ دابہ کو زمین سے نکالے گا جیسے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پتھر سے نکالی اور وہ دابہ بولے گا اور حدیث میں ہے کہ زمین سے دابہ کا نکلنا اور مغرب سے آفتاب کا نکلنا قریب ہوگا جو ایک ان میں سے پہلے ہوگا تو دوسرا اُسکے پیچھے ہی ظاہر ہو جائیگا اور بعضے اماموں کی کتابوں سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کی علامتوں میں پہلی آسمانی علامت مغرب کی طرف سے آفتاب نکلنا ہے اور زمین کی پہلی علامت دابہ کا نکلنا ہے اور دابہ ایک جانور ہے ساٹھ گز لمبا چوپایہ اُس کے زرد روئیں ہوں گے جیسے ہر پرند کے بچّے کے ہوتے ہیں اور اُسکے دو بازو ہوں گے تیز رو ایسا کہ کوئی بھاگنے والا اُس سے نہ چھوٹے اور کوئی تلاش کرنے والا اُسے نہ پائے اُسکا چہرہ نصف آدمی کا سا مگر نہایت روشن اور چمکتا ہوا اور تیسیر میں ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اُس کا سر گائے کے سر کا ایسا ہوگا اور عین المعانی

میں ہے کہ اُسکی آنکھیں سور کی آنکھوں کے مثل ہوں گی اور کان ہاتھی کے سے اور سینگ پہاڑی گلے کے مانند اور رنگ چیتے کا ایسا اور گردن شترمرغ کی سی اور اُس کا سینہ شیر کا سا اور پسلیاں چیتے کی ایسی اور پاؤں اونٹ کے مثل اور دُم مینڈھے کی سی یہ دابۃ الارض نکلے گا کوہ صفا سے یا صفا مروہ کے درمیان سے یا کوہ اجیاسے یا تہامہ کے جنگلوں میں کسی جنگل میں سے یا بحر سدوم میں سے اور حدیث میں ہے کہ اعظم مساجد یعنی مسجد حرام سے نکلے گا اور کتاب علامۃ الساعۃ میں لکھا ہے کہ خانۂ کعبہ کے کونے میں سے نکلے گا لوگ دیکھتے ہوں گے اور وہ آفتاب کی طرح سیر کرے گا اور بلند ہو جائے گا تین دن کے بعد ایک تہائی باہر آئے گا اور بعضے اس بات پر ہیں کہ اُسکا سر اور گردن ہی فقط زمین سے نکلے گی اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ تمام ڈیل سے زمین کے باہر آئیگا حضرت موسیٰؑ کا عصا حضرت سلیمان کی انگوٹھی اُسکے ساتھ ہوگی ایمان والوں کے چہرے میں حضرت موسیٰ کا عصا چھوویگا بس چہرہ اُن کا سفید ہو جائے گا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی کافروں کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں مل دے گا اُنکے چہرے سیاہ ہو جائیں گے دنیا میں کوئی سفید رو سیاہ رو ہونے کو نہ باقی رہے گا اور لوگ ایک دوسرے کو نام اور لقب سے نہ پکاریں گے بلکہ سفید منھ والے کو جنتی کہیں گے اور سیاہ منھ والے کو دوزخی اور یہی ہے کہ بعضے مفسروں نے اس آیت کے معنی اس طور پر کہے ہیں کہ جب آپڑے گی ہماری بات مومنوں کو کافروں سے تمیز کرنے کے ساتھ تو ہم نکالیں گے دابۃ الارض کو وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَیَوْمَ نَحْشُرُ اور یاد کرو وہ دن کہ حشر کریں گے ہم مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ ہر ایک امت میں سے فَوْجًا ایک گروہ کہ وہ رؤسا اور اشراف ہوں گے مِّمَّنْ یُّکَذِّبُ اُن لوگوں میں سے جو تکذیب کرتے ہیں بِاٰیٰتِنَا ہمارے کلام کی آیتوں کی یا ہماری قدرت کی دلیلوں کی فَہُمْ یُوْزَعُوْنَ ○ پھر وہ روکے جائیں گے تاکہ قوم کے رذیل اور کمینے اُن کے پاس پہونچیں حَتّٰٓی اِذَا جَآءُوْ یہانتک کہ جب آئیں گے حشر کی جگہ پر قَالَ تو کہے گا خدا کہ اَکَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ کیا جھوٹ مانا تھا تم نے میری آیتوں کو پہلے حال میں وَلَمْ تُحِیْطُوْا اور گھیر نہ لیا تم نے بِہَا اُن آیتوں کو عِلْمًا علم کی راہ سے یعنی تم نے اُن آیتوں میں غور نہ کیا اور اُن کی تہ کو نہ پہونچے اَمَّاذَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ آیا وہ کیا چیز تھی جو تم کیے کرتے یعنی خدا رسول کا ایمان نہ لانے کے بعد تم نے کیا کام کیا وَوَقَعَ الْقَوْلُ اور آپڑے گی بات یعنی نازل ہوگا عذاب عَلَیْہِمْ اُن پر بِمَا ظَلَمُوْا بسبب اُس کے کہ اُنھوں نے ظلم کیا یعنی تکذیب کی فَہُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ ○ پھر وہ بات نہ کہیں گے یعنی مبتلائے عذاب ہو جائیں گے اور عذر کرنے کی بھی مہلت نہ پائیں گے اَلَمْ یَرَوْا کیا نہیں دیکھا اور نہ جانا حشر سے انکار کرنے والوں نے اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ یہ کہ کی ہم نے رات اندھیری لِیَسْکُنُوْا فِیْہِ تاکہ آرام لیں اُس میں سونے اور استراحت کرنے سے وَالنَّہَارَ مُبْصِرًا ط اور کر دیا ہم نے دن کو روشن کہ اُس میں معاش ڈھونڈھیں اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک اس اُجالے اندھیرے کے آگے پیچھے آنے میں ایک خاص صورت پر لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں حشر و نشر پر لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ اُس گروہ کے واسطے جو تصدیق کرتے ہیں یعنی یہ یقین رکھتے ہیں کہ جو دن رات کو بدلنے پر قادر ہے وہ البتہ مُردوں کے بدنوں کے مادّے میں موت کو زندگی سے بدلنے کی بھی قدرت رکھتا ہے اور دن رات جو آتے ہیں ان سے بھی دلیل پکڑ سکتے ہیں زندگی اور موت پر وَیَوْمَ یُنْفَخُ اور یاد کرو وہ دن جب پھوکا جائے گا فِی الصُّوْرِ صور میں فَفَزِعَ تو ڈرے گا اُس کی ہول اور ہیبت سے مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ جو کوئی ہے آسمانوں میں وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اور جو کوئی ہے زمینوں میں فَزِعَ کا ماضی کے صیغہ پر لانا وقوع محقق ہونے کی جہت سے ہے یعنی صور پھونکنے کے وقت ضرور زمین اور آسمان کے رہنے والے خوفناک ہوں گے اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ ط مگر جسے چاہے گا اللہ یعنی بہشت اور دوزخ کے فرشتے یا شہید لوگ یا اسرافیل علیہ السلام کہ پھونکنے والے ہیں یا چاروں مقرب فرشتے کہ جبریل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام ہیں یا حضرت موسیٰؑ کہ

اُن کو طور پر غش ہوا تھا تیسیر میں کہا ہے کہ وہ ادریس علیہ السلام ہیں وَكُلٌّ اور سب لوگ اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ○ آئیں گے میدان حشر میں خوار اور حقیر اور بکر نے اٰتُوْهُ پڑھا ہے اسم فاعل جمع کا صیغہ کہ آنے والے ہیں میدان حشر میں وَتَرَى الْجِبَالَ اور دیکھے گا تو پہاڑوں کو اُس دن تَحْسَبُهَا سمجھے گا تو جَامِدَةً جگہ پر جمے ہوئے وَّهِيَ تَمُرُّ حال آنکہ پہاڑ چلتے ہوں گے مَرَّ السَّحَابِ چال ابر کی جلدی میں اور وہ حرکت ادراک میں نہ آئے گی اس واسطے کہ بڑے اجرام جب ایک طرح پر حرکت کرتے ہیں تو اُن کی حرکت خوب ظاہر نہیں ہوتی جیسا کہ ابر کی سیر اور حرکت میں ہم دیکھتے ہیں اور ایک محقق نے فرمایا ہے کہ اولیا بھی خلق میں رسوم کی حد پر ٹھہرے ہوئے ہیں اور خلق کو اُنکے باطنوں کی حرکت کی خبر نہیں کہ دم بھر میں ایک عالم طے کرتے ہیں **نظم**

تو مبیں آں پایہا را بر زمیں	زانکہ بر دل میرود عاشق یقیں
از رہ و منزل ز کوتاہ و دراز	دل چہ میداند کہ ہست او دلنواز
آں دراز و کوتہ اوصاف تن ست	رفتن ارواح دیگر رفتن ست
دست نے و پاے نے و تا قدم	آنچنانکہ تاخت جانہا از عدم

صُنْعَ اللّٰهِ کیا اللہ نے کرنا الَّذِيْٓ اَتْقَنَ وہ اللہ جس نے مضبوط کیا كُلَّ شَيْءٍ پیدا کرنا سب چیزوں کا اور آراستہ کر دیا جس طرح پر کرنا چاہیے اِنَّهٗ خَبِيْرٌ بیشک وہ جاننے والا ہے بِمَا تَفْعَلُوْنَ ○ وہ چیز جو تم کرتے ہو مَنْ جَآءَ جو کوئی آئے بِالْحَسَنَةِ نیکی کے ساتھ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا تو اُسکے واسطے جزا ہے بہتر اُس سے اس واسطے کہ فانی کو دیتا ہے اور باقی کو لیتا ہے اور ایک کا بدلہ سات سو پاتا ہے اور اگر حسنہ سے کلمۂ شہادت مراد رکھیں تو کلمہ کہنے والے کو اُس کی برکت سے بہت بھلائیاں حاصل ہیں وَهُمْ اور نیکی کرنے والے مِّنْ فَزَعٍ خوف اور ہول سے يَّوْمَئِذٍ اُس دن یعنی دن قیامت کے اٰمِنُوْنَ ○ بے ڈر ہیں وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ اور جو کوئی آئے بُرائی کے ساتھ کہ وہ شرک ہے فَكُبَّتْ تو اوندھے کیے جائیں گے وُجُوْهُهُمْ منہ اُن مشرکوں کے فِي النَّارِ آگ میں یعنی اُن کو اوندھے منھ دوزخ میں ڈال دیں گے هَلْ تُجْزَوْنَ اور کہیں گے کہ کیا جزا دیے گئے ہو یعنی تم کو جزا نہیں دی ہے اِلَّا مَا كُنْتُمْ مگر اُس چیز کی کہ تھے تم دنیا میں تَعْمَلُوْنَ ○ کرتے اِنَّمَآ اُمِرْتُ سوا اس کے نہیں کہ میں حکم کیا گیا ہوں اَنْ اَعْبُدَ یہ کہ عبادت کروں رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ اس شہر کے خداوند کی کہ یہ شہر مکہ ہے الَّذِيْ حَرَّمَهَا وہ خداوند جس نے حرمت اور عزت کی جہت سے حرام کر دیا اس شہر کو یہاں تک کہ اُس کا کانٹا تک نہیں توڑتے اور اُسکی گھاس تک نہیں کاٹتے اور اُسکا شکار نہیں ہنکاتے وَلَهٗ اور اس شہر کے خداوند کے واسطے ہے كُلُّ شَيْءٍ سب چیزیں یعنی سب اُسی کے مخلوق اور مملوک ہیں وَّاُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہوں اَنْ اَكُوْنَ یہ کہ میں ہوں مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ مسلمانوں میں سے جو ملتِ اسلام پر ثابت قدم ہیں وَ اور حکم کیا گیا ہوں اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ج یہ کہ پڑھا کروں قرآن ہمیشہ تاکہ اُس کے حقائق مجھ پر کھلیں فَمَنِ اهْتَدٰى پھر جو کوئی راہ پائے اُن حکموں میں میری متابعت کے سبب سے فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ تو سوا اس کے نہیں کہ وہ راہ پاتا ہے لِنَفْسِهٖ ج اپنی ذات کے واسطے کہ راہ پانے کے فائدے اُسی کی طرف پھرتے ہیں وَمَنْ ضَلَّ اور جو کوئی گمراہ ہو جائے اُن امور میں مخالفت کے سبب سے فَقُلْ اِنَّمَآ تو کہہ سوا اس کے نہیں کہ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ○ میں ڈرانیوالوں میں سے ہوں اور میرے ذمے فقط حکم پہونچا دینا ہے اور دوسرے کی گمراہی کا وبال مجھے نہیں پہونچتا ہے وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اور کہہ حمد و ثنا اللہ کے واسطے ہے نعمت نبوت پر یا اس بات پر کہ مجھے علم نافع اور عمل صالح اُس نے عطا کیا سَيُرِيْكُمْ قریب ہے کہ دکھائے خدا

تم کو اٰیٰتِهٖ نشانیاں اپنی قدرت کی دابۃ الارض کا نکلنا وغیرہ یا دنیا میں قہر کی نشانیاں کہ بدر کا واقعہ ہے اور آخرت میں کہ عذاب ابدی ہے
فَتَعْرِفُوْنَهَا پس پہچانو وہ نشانیاں مگر وہ نشانیاں ظاہر ہونے کے وقت اُسکا پہچاننا کچھ تم کو نفع نہ دیگا وَمَا رَبُّكَ اور نہیں ہے رب
ع ١١ تیرا بِغَافِلٍ غافل عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۞ اُس چیز سے کہ تم کرتے ہو اور بکر نے يَعْمَلُوْنَ غائب کا صیغہ پڑھا ہے یعنی جو مشرک کرتے ہیں تو تم پر یا
اُن پر عذاب نازل ہونے میں دیر بھی حکمت کے ساتھ ہے کہ اُسکا بھید بس وہی جانتا ہے بیت

ہر چہ آوردی بردی پیش ولیس ۔۔۔ حکمت آنرا نداند جز تو کس

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞	وَهِيَ ثَمَانٍ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً
سورۂ قصص مکۂ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اٹھاسی آیتیں ہیں

آیاتها ٨٨ — رکوعاتها ٩ — کلماتها ١٣٥٤ — حروفها ٦٠١١

طٰسٓمٓ ۞ امام شافعی قدس سرہ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے اِن حرفوں کو محافظت قرآن کا سبب کیا ہے کہ ان کی برکت سے قرآن میں کمی زیادتی نہیں ہوسکتی اور آیت وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ میں جس بھید کی طرف اشارہ ہے وہ یہی بھید ہیں امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ طو اشارہ ہے طہارت نفوس عابدان کی طرف کہ غیروں کی عبادت سے اُنکے نفس طاہر ہیں اور طہارت قلوب عارفان کی جانب کہ حضرت جبار کے سوا اور کی تعظیم سے اُنکے قلب طاہر ہیں اور طہارت ارواح محبان کی طرف کہ اُنکی روح میں ماسوی اللہ کی محبت نہیں اور طہارت اسرار موحدان کی جانب کہ غیر خدا کا مشاہدہ نہیں کرتے سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ سین اسرار الٰہی میں سے ایک رمز ہے عاصیوں کے ساتھ نجات کا اور مطیعوں کے ساتھ درجات کا اور محبوں کے ساتھ دوام مناجات کا اور بحر الحقائق میں کہا ہے کہ میم ایما ہے منت خالق کی طرف کہ تمام مخلوق پر ہے بقدر حاجت سب کے کام چلانے اور مطالب برلانے میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ طسم تینوں حرف قسم ہیں طور سینا اور سکندریہ اور مکہ کی اور قسم کا جواب یہ ہے کہ تِلْكَ یہ سورت یا یہ آیتیں اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۞ آیتیں ہیں کتاب ظاہر کی یا اُس کتاب کی جو ظاہر کرنے والی ہے طریق احسن نَتْلُوْا پڑھتے ہیں ہم یعنی پڑھتا ہے ہمارے حکم سے جبریل عَلَيْكَ تجھ پر مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ موسیٰ اور فرعون کی خبریں سے بِالْحَقِّ حق اور راستی کے ساتھ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۞ اُس گروہ کے واسطے جو لوگ تصدیق کرتے ہیں اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا یقینی فرعون نے بلندی اور برتری ڈھونڈھی اور تکبر اور زبردستی کی فِي الْاَرْضِ زمین مصر میں وَجَعَلَ اور کردیا اَهْلَهَا اہل مصر کے قبطیوں اور سبطیوں میں سے شِيَعًا گروہ گروہ اور ہر گروہ کو ایک کام کے ساتھ نامزد کردیا يَسْتَضْعِفُ اور تھا کہ بُرا پکڑا اور مغلوب و مقہور کیا طَآئِفَةً مِّنْهُمْ ایک گروہ کو اُن میں سے یعنی بنی اسرائیل کو کہ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ قتل کرتا تھا اُن کے بیٹے اس واسطے کہ کاہنوں نے اُس سے کہدیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بیٹا پیدا ہونے والا ہے کہ اُس کے سبب سے تیری سلطنت کو زوال ہوگا کشاف میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل کے نوّے ہزار بیٹے قتل کیے وَيَسْتَحْيٖ اور زندہ چھوڑتا تھا نِسَآءَهُمْ اُنکی بیٹیاں قبط کے سرداروں کی خدمت کے واسطے اِنَّهٗ كَانَ بیشک تھا فرعون مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۞ تباہ کاروں میں سے کہ پیغمبروں کی اولاد کے قتل پر وہ جرأت کرتا اور آزاد لوگوں کو غلام بناتا تھا وَنُرِيْدُ اور چاہتے تھے ہم اَنْ نَّمُنَّ یہ کہ احسان رکھیں ہم عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا اُن لوگوں پر جو بُرے پکڑے گئے تھے اور ناچار پڑے تھے فِي الْاَرْضِ زمین مصر میں اور اُسکے نواح میں یعنی بنی اسرائیل تو ہم نے اُن پر اس طرح احسان رکھنا چاہا کہ چھوڑا دیں

ہم اُن کو بلا اور شدت فرعون سے وَنَجْعَلَهُمْ اور کر دیں ہم اُن کو اَئِمَّةً پیشوا دین کے کام میں اور بلانے والے خیر اور صلاح کی طرف وَنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ اور کر دیں ہم اُن کو وارث فرعون والوں کے مال و متاع اور املاک کا وَنُمَكِّنَ لَهُمْ اور قدرت اور جگہ دیں ہم اُنھیں فِي الْاَرْضِ مصر اور شام کی زمین میں وَنُرِيَ اور دکھائیں ہم فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ فرعون اور اُس کے وزیر ہامان کو وَجُنُوْدَهُمَا اور اُن کے لشکروں کو مِنْهُمْ بنی اسرائیل سے مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝ وہ چیز کہ تھے جس سے ڈرتے جیسے سلطنت کا زوال اور اُنکی ہلاکت دشمنوں کے ہاتھ سے اور یہ صورت اُنھوں نے اُس وقت دیکھی جب دریا میں ڈوبنے کی علامت مشاہدہ کی اور بنی اسرائیل خوشی کرتے ہوئے دریا کے کنارے نظر آئے فرعون سمجھا کہ ہم ظلم اور تعدی کے سبب سے مغلوب و مقہور ہوئے اور مظلوم بیچارے اپنی دلی مراد کو پہونچکر غالب اور سرفراز ہوگئے اور يَوْمُ الْمَظْلُوْمِ عَلَى الظَّالِمِ اَشَدُّ مِنْ يَوْمِ الظَّالِمِ عَلَى الْمَظْلُوْمِ کا بھید کھُل گیا نظم

اے ستمگار بیندیش ازاں روزِ سیاہ — کہ تراشومی ظلم افگند از جاہ بچاہ

آنکہ اکنوں بحقارت نگری جانب وی — بشماتت کند آں روز بسوے تو نگاہ

لکھا ہے کہ فرعون نے مصر کی دائیاں بنی اسرائیل کی حاملہ عورتوں پر تعینات کر دی تھیں اور دوسری ایک جماعت کو بھی اُن پر مسلط کر دیا تھا کہ جس حاملہ کے بیٹا پیدا ہو تو فوراً اُس بیٹے کو قتل کر ڈالو جو دائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں پر مسلط تھی لڑکا پیدا ہوتے وقت حاضر ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام کو اُٹھا لیا اور اُنکے چہرے کی طرف دیکھتے ہی اُن کے حسن و جمال پر عاشق ہوگئی اور اُس فرزند ارجمند کے ساتھ بڑی محبت اُسکے دل میں پیدا ہوئی اور حضرت موسیٰ کی والدہ سے بولی کہ بی بی میں تیرا بھید نہ کھولوں گی اور لوگ جو متعین ہیں اُن سے کہدوں گی کہ وہ بچہ لڑکی تھی موئی ہوئی اُسے میں نے خاک میں دبا دیا مگر شرط یہ ہے کہ تیرے فرزند کو تیرا کوئی عزیز قریب پڑوسی نہ دیکھے حضرت موسیٰ کی ماں نے تین مہینے یا زیادہ حضرت موسیٰ کو پوشیدہ رکھا اور ایک قول یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ پیدا ہوئے تو فوراً فرعون کے تعینات کیے ہوئے سپاہیوں کا ایک گروہ گھر میں گھس آیا حضرت موسیٰ کی بہن نے حضرت موسیٰ کو اُٹھا کر گرم تنور میں ڈال دیا سپاہیوں نے جب بچہ نہ دیکھا تو گھر سے باہر نکل آئے حضرت موسیٰ کی ماں نے تنور کے قریب آکر دیکھا تو کیا دیکھتی ہیں کہ آگ گل بوٹا ہوگئی ہے اور موسیٰ علیہ السلام اُس سے کھیل رہے ہیں غرضکہ اُن کو چھپا کر پرورش کرتے رہے اور ہر وقت ڈرتے رہے اس واسطے کہ فرعون کے لوگ حد سے زیادہ کھوج میں تھے تو اُس وقت الہام الٰہی حضرت موسیٰ کی ماں کو پہونچا جیسا کہ خود حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَوْحَيْنَآ اور وحی بھیجی ہم نے یعنی ہم نے الہام کیا اور علم الہدیٰ قدس سرہ نے فرمایا کہ شاید حق تعالیٰ نے فرشتوں وغیرہ میں سے کوئی رسول بھیجا ہو اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى موسیٰ کی ماں کی طرف کہ لاوی ابن یعقوب کی اولاد میں تھیں اور اُن کا نام نوخابذ تھا نام کا پہلا حرف نون اور تیسیر اور عین المعانی میں یوخابذ لکھا ہے یعنی پہلا حرف یے اور بہر تقدیر ہم نے اُسے الہام دیا اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ یہ کہ دودھ دے اور پرورش کر اُسے فَاِذَا خِفْتِ پھر جب تو ڈرے عَلَيْهِ اُس پر اور سمجھ لے کہ لوگوں نے اُس کا پیدا ہونا جان لیا اور اُسے ہلاک کرنے کا قصد کریں فَاَلْقِيْهِ تو ڈال دے اُسے فِي الْيَمِّ دریا میں اس سے دریاے نیل مراد ہے یعنی صندوق میں اُسے رکھ کر آبِ نیل میں ڈال دے وَلَا تَخَافِيْ اور نہ ڈر اس واسطے کہ وہ ضائع اور ہلاک نہ ہوگا وَلَا تَحْزَنِيْ ۚ اور نہ غم کھا اُس کے فراق میں اِنَّا رَآدُّوْهُ بیشک ہم پھیرنے والے ہیں اُسے اِلَيْكِ تیری طرف تھوڑے زمانے میں اس صورت پر جو کہ تیری خاطر خواہ ہو وَجَاعِلُوْهُ اور کر دینے والے ہیں ہم اُسے

مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ رسولوں میں سے یعنی اُسے نبوت کی بزرگی ہم عطا کریں گے پس جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو روایت ہوا کہ فرعون کے لوگ بنی اسرائیل کے بیٹوں کی تلاش میں بڑا مبالغہ اور کوشش کرتے ہیں تو ایک بڑھئی جو عمران کا دوست تھا اُس سے کہا کہ ایک صندوق پانچ بالشت لمبا اور پانچ بالشت چوڑا گڑھ کر بنائے اور وہ بڑھئی خربیل بن صبورا تھا فرعون کا چچازاد بھائی اُس نے صندوق تیار کرکے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو حوالہ کردیا اور اُس کے دل میں یہ بات آئی کہ اس عورت کے لڑکا ہے چاہتی ہے کہ صندوق میں بند کرکے فرعون کے سپاہیوں سے بچالے جائے پس وہ بڑھئی فرعون کے کارندے پاس آیا اور چاہا کہ صورت حال بیان کرے اُس کی زبان بند ہوگئی اپنے گھر پھر آیا اور چاہا کہ فرعون پاس جائے اور آنکھ کے اشارے سے اُس کو بتائے تو اُس کی آنکھ اندھی ہوگئی پس وہ سمجھ گیا کہ جس لڑکے کا پتا کاہنوں نے بتایا تھا وہ یہی ہے بس فوراً بے دیکھے ہوئے ایمان لایا اور فرعون کے لوگوں میں مومن وہی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے صندوق کو سیاہ روغن سے مضبوط کیا کہ پانی اُس میں نہ جائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اُس میں لٹایا اور صندوق کا مُنہ اُسی روغن سے مضبوط بند کرکے رود نیل میں ڈال دیا فرعون کی ایک بیٹی تھی برص کے مرض میں مبتلا کاہنوں نے کہدیا تھا کہ فلانے دن رود نیل میں ایک آدمی کا بچہ پایا جائے گا یہ بیماری اُس کے آبِ دہن یعنی تھوک سے زائل ہوگی اُسی دن فرعون اور اُسکی جورو اور بیٹی وغیرہ رود نیل کے کنارے آئے اور اُس خبر دیے ہوئے بچہ کا انتظار کرتے تھے کہ دفعۃً وہ صندوق پانی پر نمودار ہوا فرعون نے نوکروں کو حکم کیا کہ اس صندوق کو نکال لاؤ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ پس موسیٰ علیہ السلام کو لے لیا فرعون کے لوگوں نے لِيَكُوْنَ تاکہ ہو جائے یا رہے لَهُمْ فرعون والوں کے واسطے عَدُوًّا دشمن اور خاص اُن لوگوں کے لیے جو حضرت موسیٰ کے سبب سے غرق ہونے والے تھے وَّحَزَنًا ط اور غم بڑا عورتوں کو کہ اُن کو پکڑ کر لونڈیاں بنائیں گے یعنی موسیٰ علیہ السلام آخر کو اُنکے واسطے دشمن ہوں گے اور رنج کا سبب ہوجائیں گے اِنَّ فِرْعَوْنَ بیشک فرعون وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا اور ہامان اور لشکر ان دونوں کے كَانُوْا خٰطِئِيْنَ ○ تھے خطا کرنے والے سب چیزوں میں لکھا ہے کہ جب صندوق کا پٹرا کھولا تو موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو جو لوگ حاضر تھے اور جنھوں نے دیکھا سب کے دلوں میں حضرت موسیٰ کی محبت پیدا ہوئی اور فرعون کو دغدغہ ہوا کہ یہ بچہ کیونکر قتل سے بچا جس لڑکے کی خبر کاہن دیتے ہیں مبادا یہی ہو فرعون کی جورو بولی کہ میں نے نجومیوں سے سنا ہے کہتے تھے کہ فرعون پر جو بات ہونے سے ہم ڈرتے تھے فلانی رات اُس سے ہیں دلجمعی ہوگئی تو اے فرعون اب اس بچہ کے قتل سے ہاتھ اُٹھا کہ اس کے سبب سے ہم اپنی بیٹی کا علاج کریں پھر حضرت موسیٰ کا ذرا سا تھوک لے کر اُس لڑکی کے سفید داغ پر مل دیا اُسی وقت داغ زائل ہوگیا مصرع

آمد طبیب و درد بکلی علاج یافت

وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ اور بولی عورت فرعون کی آسیہ نام مزاحم کی بیٹی اور وہ قوم بنی اسرائیل سے تھی سبط نبوت میں سے اور عین المعانی میں لکھا ہے کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کی پھوپھی تھی بہر تقدیر اُس نے فرعون سے کہا کہ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ یہ فرزند روشنی آنکھ کی میرے واسطے ہے وَلَكَ ط اور تیرے واسطے کہ اُس کے باعث سے میری بیٹی نے شفا پائی لَا تَقْتُلُوْهُ ق نہ قتل کرو اُسے جمع کا لفظ تعظیم کے واسطے ہے عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ شاید کہ نفع پہونچائے ہمیں کہ برکت کی علامتیں اُس کی پیشانی سے ظاہر ہیں اَوْ نَتَّخِذَهٗ یا لیں اُسے ہم وَلَدًا فرزندی میں اس واسطے کہ وہ اُس کی لیاقت رکھتا ہے فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو آسیہ کے حوالہ کردیا اور آسیہ اُنکی پرورش میں مشغول ہوئیں وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ حال آنکہ وہ لوگ نہ جانتے تھے کہ فرعون کی ہلاکت اسی فرزند یعنی موسیٰ علیہ السلام کے

باتھ سے ہے وَاَصْبَحَ اور ہو گیا فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی دل موسیٰ کی ماں کا فٰرِغًا خالی صبر اور عقل سے یعنی جب اُنھوں نے سُنا کہ وہ صندوق فرعون کے ہاتھ پڑا تو بے صبر اور بے قرار ہو گئیں اِنْ كَادَتْ بیشک قریب ہوا کہ اضطراب کی وجہ سے لَتُبْدِیْ بِہٖ ظاہر کر دے موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اور یہ کہے کہ یہ میرا بیٹا ہے اسے قتل نہ کرو اور ایک قول یہ ہے کہ جب حضرت موسیٰ کی ماں نے سنا کہ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو بیٹا بنایا تو خوشی سے اُن کا دل خالی ہو گیا اور نزدیک تھا کہ خوشی کے مارے ظاہر کر دیں کہ یہ میرا بیٹا ہے لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِهَا اگر یہ نہ ہوتا کہ ہم نے باندھ رکھا اُسکے دل پر یعنی باندھ دیا اور محکم کر دیا اُسکے دل کو صبر اور ثبات کے ساتھ لِتَكُوْنَ تاکہ ہو جائے وہ عورت مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ باور کرنے والوں میں سے ہمارے وعدہ کو اور اگر ہم یہ مہربانی نہ کرتے تو وہ ظاہر کر دیتی اپنے بیٹے کو وَقَالَتْ اور کہا موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے لِاُخْتِهٖ موسیٰ کی بہن مریم سے اور بہت صحیح یہ ہے کہ اُسکا نام کلثوم تھا اور اُسکے شوہر کو غالب بن یوشا کہتے تھے موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے اُس سے کہا کہ قُصِّيْهِ پیچھے پیچھے اپنے بھائی کے جا اور اُس کی خبر لا کہ تو دیکھ کہ وہ فرعون کے گھر دوڑ پر آئی فَبَصُرَتْ بِهٖ پھر دیکھا اپنے بھائی کو عَنْ جُنُبٍ دور سے آسیہ کی گود میں وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ لوگ نہ جانتے تھے کہ وہ اس فرزند کی بہن ہے وَحَرَّمْنَا اور حرام کر دیا ہم نے عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ موسیٰ پر دودھ پلانیوں کا مِنْ قَبْلُ پہلے اُس کی بہن کے آنے سے لکھا ہے کہ آٹھ دن رات موسیٰ علیہ السلام نے کسی انّا کا دودھ نہیں لیا یہاں تک کہ آسیہ[۱] اور اُسکی قوم کے لوگ ناچار ہوئے مگر موسیٰ علیہ السلام اپنا انگوٹھا چوستے تھے اور پاک صاف دودھ اُس میں سے نکلتا تھا اُسے پیتے تھے جب کلثوم نے دیکھا کہ آسیہ انّا کے واسطے مضطرب ہے فَقَالَتْ تو کہا موسیٰ کی بہن نے هَلْ اَدُلُّكُمْ کیا دلالت کروں میں تمھیں عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ ایک گھر والوں پر کہ شفقت کی راہ سے پالیں اس لڑکے کو اور پرورش کریں لَكُمْ تمھارے واسطے وَهُمْ اور وہ گھر والے لَهٗ نٰصِحُوْنَ ○ اُسکے خیرخواہ رہیں اور اُسے دودھ پلانے اور پرورش کرنے میں کمی نہ کریں لکھا ہے کہ ہامان نے جب یہ بات سُنی تو بولا کہ اس عورت کو پکڑو یہ جانتی ہے کہ یہ لڑکا فلاں گھرانے کا ہے کلثوم سمجھ گئیں بولیں کہ میں نے یہ خیال کر کے کہا کہ وہ لوگ بادشاہ یعنی فرعون کے خیرخواہ ہیں لڑکے کے نہیں تو کلثوم کی خاطرداری کر کے کہا کہ جاؤ نہیں کہتی ہوئے آؤ کلثوم جا کر ماں کو بلا لائیں اُس وقت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی گود میں تھے ہر چند انّائیں لاتے اور وہ موسیٰ علیہ السلام کو گود میں اُٹھاتیں مگر حضرت موسیٰ اُن سے مُنہ پھیرتے اور کسی کا دودھ نہ لیتے جب اُنھیں ماں کی گود میں دیا اور ماں کی بو اُنکے دماغ میں پہونچی تو اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور چھاتی مُنہ میں لی بیت

بوئے خوش تو ہر کہ ز بادِ صبا شنید　　　از یار آشنا سخنِ آشنا شنید

فرعون بولا کہ تو کون ہے کہ اس دودھ پیتے بچے نے تیری طرف رغبت کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں بولیں کہ میں عورت ہوں بہت پاکیزہ اور مجھ میں خوشبو آتی ہے اور میرا دودھ بہت لطیف اور شیریں ہے جو لڑکا میرے پاس آتا ہے میرا دودھ پی ہی جاتا ہے فرعون نے کہا کہ اسکی اجرت مقرر کرو اجرت مقرر ہوئی بس فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو اُن کی ماں کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ اپنے گھر لے جا ہفتہ بھر میں ایک بار میرے پاس لایا کرنا موسیٰ علیہ السلام کو اُن کی ماں نے لے لیا اور نہایت خوشی کے ساتھ اپنے گھر پھریں کہ خدا کا وعدہ سچا ہوا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے فَرَدَدْنٰهُ پھر پھیر دیا ہم نے موسیٰ کو اِلٰٓى اُمِّهٖ اُسکی ماں کی طرف كَيْ تَقَرَّ تاکہ روشن ہو عَيْنُهَا اُس کی آنکھ فرزند کی بدولت

[۱] آسیہ الف کے بعد سین اُسکے بعد یائے تحتانی فرعون کی جورو کا نام مشہور ہے بعض لغات میں بھی اس کی تصریح کر دی ہے مگر تفسیر حسینی مطبوعہ ... اور تفسیر حسینی قلمی میں آیسہ الف کے بعد یائے تحتانی اُس کے بعد سین بے نقطہ لکھا ہے ۱۲

وَلَا تَحْزَنَ اور غمگین نہووے اپنے بیٹے کی جُدائی میں وَلِتَعْلَمَ اور تا کہ جان لے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر کہ اَنَّ وَعْدَ اللّٰہِ بیشک
وعدہ اللہ کا حَقٌّ حق اور سچا ہے وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن اکثر قبطی لَا يَعْلَمُوْنَ ؏ نہ جانتے تھے وَلَمَّا بَلَغَ اور جب پہونچا
موسیٰ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى نہایت قوت اور کمال جوانی کو کہ وہ تیس برس کا سن ہے یا چالیس برس کا اور سیدھا ہوا اور اُن کی
عقل کامل ہوئی اُس سن میں یہاں چالیس برس کا سن مراد ہے کہ جب اس سن کو پہونچے تو اٰتَيْنٰهُ دی ہم نے اُنھیں حُكْمًا نبوت وَّ
عِلْمًا اور علم دین میں وَكَذٰلِكَ اور جس طرح موسیٰ اور اُن کی ماں پر ہم نے مہربانی اور کرم کیا اسی طرح نَجْزِی الْمُحْسِنِيْنَ ○
بدلا دیتے ہیں ہم نیک کام کرنے والوں کو اس قصہ میں نبوت کا ذکر اور دونوں وعدے سچ ہونے کا بیان ہے کہ جس طرح اُنھیں ماں کے پاس
ہم نے پہونچا دیا اُسی طرح نبوت بھی عطا کی وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ اور داخل ہوئے موسیٰ شہر مصر میں یا شہر منف میں کہ ملک مصر میں تھا
یا شہر حابین میں کہ مصر سے دو فرسخ یعنی چھ میل ہے یا عین الشمس میں کہ نواح مصر میں ہے اور تفسیر نقاش میں کہا ہے کہ اسکندریہ میں اور
بہت مشہور یہ بات ہے کہ مصر میں حضرت موسیٰ داخل ہوئے عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ اُس وقت پر کہ غفلت واقع تھی مِّنْ اَهْلِهَا اہل مصر
سے یعنی مغرب اور عشا کے درمیان کہ اُس وقت سب لوگ اپنے کاموں میں مشغول تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ دن کو استراحت اور قیلولہ
کے وقت داخل ہوئے فَوَجَدَ تو پایا فِيْهَا اُس شہر میں رَجُلَيْنِ دو مرد کہ وہ يَقْتَتِلٰنِ جھگڑتے تھے هٰذَا یہ ایک مِنْ
شِيْعَتِهٖ پیروں اور گروہ میں سے تھا موسیٰ کے یعنی بنی اسرائیل میں سے اور اُس کا نام سامری تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ ملیخا
وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ اور یہ ایک دشمنوں میں سے اُس کے تھا یعنی قبط میں سے اُسکا نام قاتون یا فیلقون تھا اور یہ فرعون کا باورچی
تھا بنی اسرائیل کو لکڑی ڈھونے کی تکلیف دیتا تھا جب موسیٰ علیہ السلام وہاں پہونچے فَاسْتَغَاثَهُ تو فریاد کی موسیٰ علیہ السلام سے
اور دوہائی دی الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ اُس نے جو موسیٰ کے گروہ میں سے تھا عَلَى الَّذِيْ اُس پر جو تھا مِنْ عَدُوِّهٖ اُسکے
دشمنوں میں سے یعنی سبطی نے قبطی کو دُور دفع کرنے پر موسیٰ علیہ السلام سے مدد چاہی حضرت موسیٰ نے قبطی کو کہا اوقبطی اس سبطی کو
چھوڑ دے پس قبطی نے موسیٰ علیہ السلام کا کہا نہ کیا اور جواب دیا فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى تو مُکا مارا اُسے موسیٰ نے فَقَضٰى عَلَيْهِ پس مار ڈالا
اُسے اور بعضوں نے کہا ہے کہ خدا نے اُس پر موت کا حکم کر دیا تو وہ مرگیا اور موسیٰ علیہ السلام نے اُسے قتل کرنے کے بعد قَالَ کہا هٰذَا
یہ کام مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اُسکے کام میں سے ہے جیسے شیطان ورغلانے مجھ ایسے لوگوں کے کاموں میں سے نہیں اِنَّهٗ بیشک شیطان
عَدُوٌّ دشمن ہے مُّضِلٌّ گمراہ کرنے والا مُّبِيْنٌ ○ کھلی ہوئی ہے اُس کی دشمنی چونکہ پیغمبر لوگ قصداً خدا کی نافرمانی سے معصوم ہیں
اور اُن کی زلت اور خطا سہواً ہی ہوتی ہے اور یہ خطا اُن کے رتبۂ عالی کے نسبت گناہ ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بطریق مناجات
قَالَ رَبِّ کہا کہ اے میرے رب اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ بیشک میں نے ظلم کیا اپنی ذات پر حکم ہونے سے پہلے قبطی کو قتل کر کے
فَاغْفِرْ لِيْ تو بخش دے تو مجھے فَغَفَرَ لَهٗ تو بخش دیا خدا نے اُنھیں اُنکے استغفار کے سبب سے اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○
بیشک خدا بخشنے والا ہے بندوں کو مہربان ہے قَالَ رَبِّ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے میرے رب قسم کھاتا ہوں میں بِمَا اَنْعَمْتَ
عَلَيَّ اُس چیز پر جو انعام فرمائی تو نے مجھ پر مغفرت وغیرہ کہ توبہ کرتا ہوں فَلَنْ اَكُوْنَ پھر ہرگز نہ ہونگا ظَهِيْرًا پشت پناہ اور یار و
مددگار لِّلْمُجْرِمِيْنَ ○ گناہگاروں کے واسطے یعنی ایسی کسی کی مدد نہ کروں گا کہ وہ گناہ کا سبب ہو جیسے اس سبطی کی مدد کے سبب سے قبطی
قتل ہوگیا فَاَصْبَحَ پھر صبح کی موسیٰ علیہ السلام نے فِي الْمَدِيْنَةِ اُس شہر میں خَآئِفًا ڈرتے ڈرتے يَّتَرَقَّبُ انتظار کرتے تھے

موسیٰ کہ اب کوئی اُنھیں بُلائے اور قصاص لے فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَہٗ پھر جس نے مدد چاہی تھی اُن سے بِالْاَمْسِ کل
یَسْتَصْرِخُہٗ ط وہ پھر فریاد کرنے لگا دوسرے قبطی پر اور مدد چاہنے لگا قَالَ لَہٗ مُوْسٰی کہا موسیٰ علیہ السلام نے اُس بنی اسرائیل سے
اِنَّکَ بیشک تو لَغَوِیٌّ ایک مرد ہے گمراہ مُّبِیْنٌ ○ کھلی ہوئی ہے تیری گمراہی یعنی کل تو ایک بندۂ خدا کے قتل کا سبب ہوا فَلَمَّآ
اَنْ اَرَادَ پھر اُس وقت جب چاہا حضرت موسیٰ نے اَنْ یَّبْطِشَ بِالَّذِیْ یہ کہ پکڑے اُس آدمی کو کہ ھُوَ عَدُوٌّ لَّھُمَا لا
وہ دشمن ہے موسیٰ علیہ السلام اور اُس سبطی کا اور قبطی کے شر سے سبطی کو بچائے تو قبطی سمجھا کہ موسیٰ علیہ السلام اُس کی طرف اُسے مارنے
جاتے ہیں تو قَالَ یٰمُوْسٰی بولا کہ اے موسیٰ اَتُرِیْدُ کیا تو چاہتا ہے اَنْ تَقْتُلَنِیْ یہ کہ تو مجھے قتل کرے کَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا
جس طرح قتل کی تو نے ایک جان بِالْاَمْسِ ق کل اِنْ تُرِیْدُ نہیں چاہتا ہے تو اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ مگر یہ کہ ہو تو جَبَّارًا
فِی الْاَرْضِ سرکش نامہربان خونریز قبطیوں کو قتل کر کے زمین مصر یا اسکندریہ میں یا اور کسی زمین میں کہ اُنکے نام اوپر ذکر ہو چکے ہیں
وَمَا تُرِیْدُ اور نہیں چاہتا تو اَنْ تَکُوْنَ یہ کہ ہو تو مِنَ الْمُصْلِحِیْنَ ○ صلح کرنے والوں میں کہ لوگوں میں تیرے سبب سے صلح
رہے قبطی نے یہ بات سنی تھی اور جانتا تھا کہ فاتون باورچی کو حضرت موسیٰؑ نے قتل کیا ہے پھر یہ خبر فرعون کو پہونچائی اُس نے ارکان سلطنت سے
مشورہ کر کے یہ امر مقرر کیا کہ موسیٰ کو قتل کرنا چاہیے خربیل جو اہل فرعون میں مومن تھا اس حال سے آگاہ ہو کر موسیٰ علیہ السلام کی طرف چلا
وَجَآءَ رَجُلٌ اور آیا ایک مرد یعنی خربیل مِّنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَۃِ بہت دور جگہ شہر سے یعنی فرعون کی بارگاہ سے کہ شہر کے
ایک کنارے تھی یَسْعٰی دوڑتا ہوا یہاں تک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہونچکر قَالَ یٰمُوْسٰی بولا کہ اے موسیٰ اِنَّ الْمَلَاَ بیشک
سردار قوم یَاْتَمِرُوْنَ بِکَ مشورہ کرتے ہیں اور تدبیر ٹھہراتے ہیں تیرے ساتھ لِیَقْتُلُوْکَ تاکہ قتل کریں تجھے مقتول کی عوض
فَاخْرُجْ تو تم باہر چلے جاؤ اس شہر سے اِنِّیْ لَکَ بیشک میں آپ کے واسطے مِنَ النّٰصِحِیْنَ ○ ہے نصیحت کرنے والوں میں ہوں
اور خیر خواہوں میں سے فَخَرَجَ پس نکل گئے اُسی دم بے زاد راہ بے سواری بے ساتھی مِنْھَا اُس شہر سے خَآئِفًا ڈرتے ہوئے
اپنی جان کو یَّتَرَقَّبُ ز یہ انتظار اور خیال کرتے ہوئے کہ کوئی اُنکے پیچھے آتا ہے اور قَالَ رَبِّ کہا موسیٰؑ نے اے میرے رب نَجِّنِیْ
نجات دے مجھے اور چھوڑا دے مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○ ع ظالموں کے گروہ سے یعنی فرعون اور فرعون کے لوگوں سے موضع میں ہے ع ۲
کہ خربیل علیہ السلام آئے اور اُنھوں نے کہا کہ اے موسیٰ شہر مدین کی طرف جاؤ یہ کہہ کر اُنھیں راہ پر لائے اور موسیٰ علیہ السلام نے راہ لی
وَلَمَّا تَوَجَّہَ اور جب کہ متوجہ ہوئے موسیٰ تِلْقَآءَ مَدْیَنَ مدین کی طرف اور وہ ایک شہر کا نام آباد کرنے والے کے نام پر رکھا گیا
تھا کہ مدین بن ابراہیم تھے اور مصر سے وہاں تک آٹھ دن کی راہ ہے اور اُدھر متوجہ ہوتے وقت قَالَ کہا کہ عَسٰی رَبِّیْٓ شاید کہ
میرا رب اَنْ یَّھْدِیَنِیْ راہ دکھائے مجھے سَوَآءَ السَّبِیْلِ ○ راہ سیدھی اور صحیح مدین تک پھر موسیٰ علیہ السلام آٹھ دن رات برابر
چلے گئے اور گھاس پات کے سوا اور کچھ نہ کھاتا تھا سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا منھ تو مدین کیطرف تھا اور دل حضرت
ذو المنن کی طرف مدین کے میدانوں کی راہیں طے کرنے میں شوق لقا اُن کے ساتھ تھا بیت

غمت تا یار من شد روے در راہِ عدم کردم ۔ خوش ست آوارگی آنرا کہ ہمراہِ چنیں باشد

وَلَمَّا وَرَدَ اور جب پہونچے موسیٰ علیہ السلام مَآءَ مَدْیَنَ پانی پر مدین کے اور وہ ایک کنواں تھا شہر کے کنارے تو وَجَدَ
عَلَیْہِ پایا اُس کنویں پر اُمَّۃً مِّنَ النَّاسِ ایک گروہ لوگوں کا کہ وہاں جمع ہو کر یَسْقُوْنَ ۵ پانی پلاتے ہیں اپنے مویشی کو

وَوَجَدَ اور پائیں مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ اُن سے نیچے دوعورتیں یعنی اُس مقام سے نیچے دو عورتوں کو دیکھا تَذُوْدٰنِ ۚ کہ ہراتی تھیں اپنی بکریاں تاکہ اوروں کے گلہ میں نہ مل جائیں چونکہ شفقت صفت ذاتی انبیا علیہم السلام کی ہے حضرت موسیٰ آگے بڑھے اور مہربانی کی راہ سے قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے مَا خَطْبُكُمَا ؕ کیا حال ہے تم دونوں کا اور کام تمہارا کہ اپنی بکریوں کو اور بکریوں کے ساتھ گھاس چرنے اور پانی پینے سے روکتی ہو قَالَتَا بولیں وہ دونوں کہ لَا نَسْقِيْ ہم پانی نہیں پلاتے اپنی بکریوں کو حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ٚ جب تک پھیرلے جائیں چرواہے اپنے گلّوں کو کنویں پر سے اور مویشی سے جو چارہ بچ رہتا ہے وہ ہم اپنی بکریوں کو دیتے ہیں اس واسطے کہ ہم کوئی معین و مددگار نہیں رکھتے وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ○ اور ہمارا باپ بڑا بوڑھا ہے اتنی سکت نہیں رکھتا کہ یہاں آئے اور ہماری مدد فرمائے بعضوں نے کہا ہے کہ وہ شعیب علیہ السلام کے بھائی یا بھتیجے کی بیٹیاں تھیں کہ اُسے بشرین کہتے تھے اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ خود حضرت شعیب کی بیٹیاں تھیں بڑی کا نام صفورا چھوٹی کا نام صفیرا یا صفورا جب حضرت موسیٰ کو اُن کا حال معلوم ہوا تو چرواہوں کے پاس آئے اور یہ بات فرمائی کہ ان بیچاری عورتوں کو کیوں انتظار کرنے دیتے ہو پہلے انہی کے چارپایوں کو پانی پلادیا کرو کہ اپنے گھر جلدی جائیں اُنھوں نے تحکم کی راہ سے کہا کہ ہم تو ان کو پانی نہیں دیتے اگر تم کو کچھ بل ہو تو آؤ پانی پلاؤ حضرت موسیٰ آگے بڑھے اور اُن لوگوں کی نگاہ اُن کی دونوں بھوؤں کے بیچ میں پڑی ڈر کے مارے بھاگے اور ایک طرف کھڑے ہوکر دیکھنے لگے پس موسیٰ علیہ السلام کنویں پر آئے اور جو ڈول دس آدمی مل کر کھینچتے تھے اُنھوں نے اکیلے کھینچا حال آنکہ آٹھ دن رات گزرے تھے کہ کچھ کھانا نہ کھایا تھا اور اُن پیغمبرزادیوں کی بکریوں کو سیراب کردیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ دوسرے کنویں پر حضرت موسیٰ گئے اور جو پتھر چالیس آدمی مل کر اُٹھاتے تھے کنویں کے مُنہ پر سے اکیلے اُسے اُٹھایا اور وہ بڑا ڈول جسے چالیس آدمی مل کر کھینچتے تھے تنہا اُس سے پانی کھینچا فَسَقٰى پھر پانی پلایا لَهُمَا اُن دونوں کے واسطے اُن کی بکریوں کو اور وہ چلی گئیں ثُمَّ تَوَلّٰٓى پھر پھرے موسیٰ علیہ السلام اِلَى الظِّلِّ طرف سایہ کے کہ دیوار کا تھا یا درخت کا فَقَالَ رَبِّ پھر کہا حضرت موسیٰ نے کہ اے میرے رب اِنِّيْ بیشک میں لِمَآ اَنْزَلْتَ واسطے اُس چیز کے جو بھیجی تو نے اِلَيَّ میری طرف مِنْ خَيْرٍ نیکی میں سے یعنی کھانا تھوڑا بہت جو کچھ ہو اُس کا فَقِيْرٌ ○ محتاج ہوں یا جو کچھ نیکیوں میں سے تو نے میری طرف بھیجا کہ وہ کمال دین کی مدد ہے اُس کے واسطے میں فقیر ہوا دنیا میں اور وسعت عیش اور مالداری جو فرعون کے پاس میں رکھتا تھا وہ میں نے چھوڑی **بیت**

با فقر بسازم کہ مرا فقر خوش ست　　　گر ہیچ ندارم چو تو دارم ہمہ ہست

حضرت شعیب کی بیٹیاں اُس دن جو بہت جلدی گھر پھر آئیں باپ نے جلدی پھر آنے کا سبب پوچھا بیٹیوں نے تمام قصہ عرض کیا پس اُنھوں نے اپنی ایک بیٹی کو حکم دیا کہ جا اُس جوانمرد کو جلد لے آ فَجَآءَتْهُ پھر آئی موسیٰ علیہ السلام پاس اِحْدٰىهُمَا ایک اُن دونوں عورتوں میں سے کہ وہ حضرت صفورا تھیں تَمْشِيْ چلتی تھیں عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ز اُس طور پر جیسے شرم والی کنواریاں چلتی ہیں اور حضرت موسیٰ کے سامنے آکر حضرت صفورا قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ بولیں تحقیق کہ میرا باپ يَدْعُوْكَ بلاتا ہے تجھے لِيَجْزِيَكَ تاکہ بدلا دے تجھے اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ؕ اجرت اُس کی کہ پانی پلایا تو نے ہماری بکریوں کو ہمارے واسطے پس موسیٰؑ نے حضرت شعیب علیہما السلام کی زیارت اور ملاقات کی غرض سے قبول کیا اُجرت کی طمع کے واسطے نہیں آگے آگے حضرت صفورا پیچھے پیچھے حضرت موسیٰ چلے ہوا سے حضرت صفورا کا کپڑا اُڑتا اور کچھ کچھ اُن کا بدن کھل جاتا پس حضرت موسیٰؑ نے اُن سے کہا کہ تم میرے پیچھے پیچھے آؤ اور زبان سے مجھے رستہ بتاتی جاؤ فَلَمَّا جَآءَهٗ پھر

جب آئے حضرت موسیٰ حضرت شعیب علیہما السلام کے پاس وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ اور پڑھا اُن پر قصہ یعنی اپنا سب حال بیان کیا تو حضرت شعیبؑ نے پہچان لیا کہ یہ جوان اہل بیت نبوت میں سے ہے قَالَ لَا تَخَفْ قف کہا شعیب علیہ السلام نے کہ نہ ڈر نَجَوْتَ رہائی پائی تو نے مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ظالموں کے گروہ سے یعنی فرعون اور اُس کی قوم سے اس واسطے کہ اس ملک میں اُن کا کچھ قابو نہیں پھر حضرت شعیب کے فرمانے سے کھانا حضرت موسیٰ علیہما السلام کے سامنے حاضر کیا گیا حضرت موسیٰؑ نے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا کہ میں آخرت کا کام دنیا کے عوض نہیں بیچتا یعنی بکریوں کو پانی خدا کے واسطے میں نے پلایا ہے اجرت کے لیے نہیں حضرت شعیبؑ نے فرمایا کہ کھانا تمھارے کام کی اُجرت نہیں بلکہ میری عادت ہے کہ جو کوئی میرے گھر میں آتا ہے بطور ضیافت اُس کی خدمت کرتا ہوں اب تم میرے مہمان ہو اور جو کچھ حاضر تھا موجود ہے مروت چاہتی ہے کہ اُسے رد نہ کرو اس واسطے مصرع

که میهمان سخن میزباں قبول کند

موسیٰ علیہ السلام نے اُس کھانے میں سے کچھ نوش فرمایا اس اثنا میں قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا کہا ایک نے اُن دو بیٹیوں میں سے کہ وہ صفورا تھیں کہ يٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ز اے میرے باپ اجرت پر مقرر کرلے موسیٰ کو بکریاں چرانے کے لیے اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ بیشک بہتر اُسکا جسے اجرت پر ٹھہراؤ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ۝ مزدور قوت والا امانت دار ہے یہ کنایہ اس طرف ہے کہ موسیٰ علیہ السلام میں قوت اور امانت دونوں صفتیں ہیں لکھا ہے کہ حضرت شعیب نے اپنی بیٹی صفورا سے پوچھا کہ تجھے ان کی قوت اور امانت کیونکر معلوم ہوئی تو حضرت صفورا نے ڈول کھینچنے کا قصہ اور راہ میں اُنھیں اپنے پیچھے پیچھے چلنے کو کہنے کا حال بیان کیا شعیب علیہ السلام کو جب یہ حال معلوم ہوا تو قَالَ کہا کہ اِنِّيْۤ اُرِيْدُ بیشک میں چاہتا ہوں اَنْ اُنْكِحَكَ یہ کہ نکاح میں دوں اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ ایک کو اِن دونوں بیٹیوں میں سے جسے تم چاہو عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِيْ اس بات پر کہ اجارہ دو تم اے موسیٰ مجھے اپنی ذات کو یا مزدوری کردو مجھے ثَمٰنِيَ حِجَجٍ ج آٹھ برس عین المعانی میں ہے کہ اگلی شریعتوں میں بیٹیوں کے مہر کا اختیار باپوں کو تھا وہ مہر لیتے تھے اور ہماری شریعت میں منسوخ ہوگیا اس حکم کے سبب سے کہ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً اور یہ بات کہ مزدوری منافع مہر ہوسکے ممنوع ہے امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ مزدوری یہ ہے کہ تیرے نکاح میں اپنی بیٹی دیتا ہوں اور میری بیٹی کا مہر یہ ہے کہ آٹھ برس تم میری بکریاں چراؤ فَاِنْ اَتْمَمْتَ پس اگر پورے کردو تم اے موسیٰ اُن برسوں کو عَشْرًا دس برس فَمِنْ عِنْدِكَ ج تو وہ تمھاری طرف سے ہے یعنی اگر ایسا کرو تو تمھارا مزید کرم ہے وَمَاۤ اُرِيْدُ اور میں نہیں چاہتا اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ ط یہ کہ بار رکھوں میں تجھ پر دس سال پورے کرنے کا کہ خواہ مخواہ پورے کر یا جھگڑا کروں کہ ہر وقت میرا پورا کام کیا کرو ایسا نہ کروں گا بلکہ اے موسیٰ تم سے اس طرح کام کو کہتا ہوں کہ آسان ہو اور تم تکلیف میں نہ پڑو سَتَجِدُنِيْۤ قریب ہے کہ پائے گا تو مجھے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اگر چاہے گا اللہ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ نیکوں میں سے جو خوش معاملگی اور عہد پورا کرنے اور آداب صحبت بجالانے میں شایستہ ہیں قَالَ ذٰلِكَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ یہ عہد بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ ط میرے تیرے درمیان قائم ہے کہ کوئی خلاف نہ کرے اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ کوئی ان دونوں مدتوں میں سے کہ آٹھ اور دس برس ہیں قَضَيْتُ گزار دوں اور پوری کردوں میں فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ط تو تعدی اور زیادتی ڈھونڈھنا نہیں ہے مجھ پر یعنی پھر میری اہلیہ کو مجھ سے روک نہ رکھنا چاہیے وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ اور اللہ اُس چیز پر جو میں کہتا ہوں اور شرط کرتا ہوں وَكِيْلٌ ۝ ع گواہ ہے اس گفتگو پر جو ہوتی ہے اور وہ میرا ع ۷

کارساز ہے کہ میں اپنا کام اُس کے سپرد کرتا ہوں کہ اُس کی مدد توفیق سے عہد پورا کروں **بیت**

گر لطفِ تو یاری نماید زنخست   ہم عہد شکستہ است وہم پیمان سُست

فَلَمَّا قَضٰى پھر جب گزار دی **مُوْسَى الْاَجَلَ** موسیٰؑ نے اپنی مدت حدیث میں ہے کہ بڑی مدت پوری کی یعنی دس برس تک بکریاں چرائیں اور دس برس اور حضرت شعیب کی صحبت میں رہے اور چالیس برس کے سن میں حضرت شعیب کی اجازت سے مصر کی طرف چلے جب راہ میں قدم رکھا **وَسَارَ بِاَهْلِهٖۤ** اور لیے جاتے تھے حضرت موسیٰ اپنے لوگوں کو جاڑے کی اندھیری رات میں اور راہ بھول گئے قریب تھا کہ اُن کی بی بی کے لڑکا ہو ہوا کی شدت بجلی کی چمک سے بکریاں ادھر اُدھر بھاگیں گلہ متفرق ہو گیا پتھری سے آگ نہ جھڑتی تھی تو **اٰنَسَ** دیکھی **مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ** کوہ طور کی طرف سے **نَارًا** ایک آگ تو **قَالَ لِاَهْلِهِ** کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے لوگوں سے کہ **امْكُثُوْۤا** ٹھہرو اسی جگہ **اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ** بیشک میں نے دیکھی **نَارًا** ایک آگ **لَّعَلِّیْۤ اٰتِیْكُمْ** شاید کہ لے آؤں تمہارے واسطے **مِّنْهَا بِخَبَرٍ** اُس سے کچھ خبر یعنی جو لوگ آگ کے پاس ہوں اُن سے خبر پوچھ آؤں کہ راہ کدھر ہے **اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ** یا کوئی چنگاری آگ کی لے آؤں **لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ** ○ شاید تم اپنے کو گرم کر لو اُسکے سبب سے **فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا** پھر جب آئے حضرت موسیٰؑ اُس آگ کے پاس تو **نُوْدِیَ** ندا کی گئی یعنی موسیٰ علیہ السلام کو پکارا **مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ** کنارہ رودے جو حضرت موسیٰؑ کے داہنی طرف تھا اور وہ ندا پہونچی **فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ** برکت والی جگہ میں **مِنَ الشَّجَرَةِ** درخت سے کہ وہ ثمردار یا خاردار یا عناب کا تھا **اَنْ یّٰمُوْسٰۤى** یہ کہ اے موسیٰ **اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰهُ** بیشک میں ہی ہوں اللہ **رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ** ○ رب اہل عالم کا بس موسیٰ علیہ السلام نے درخت کی طرف نگاہ کی ایک آگ دیکھی بے دھویں کی سفید پھر اپنے دل کی جانب جو نظر کی تو شوق لقائے محبوب کی آگ کا شعلہ مشاہدہ کیا یہ دو آگیں دیکھنے سے قریب تھا کہ بالکل سوخت ہو جائیں **بیت**

ہست در من آتشے روشن نمیدانم کہ چیست   اینقدر دانم کہ ہمچوں شمع میکاہم زعشق

موسیٰ علیہ السلام اَنْ یَّا مُوسیٰ کی ندا سے عشق اور شوق میں سوختہ اور گداختہ ہو کر اور کبھی درخت کے سامنے کھڑے ہوئے اور اُس ندا سے دو مضمون پیدا تھے ایک تو یہ کہ یا موسیٰ اِنِّیْۤ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ **وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ** اور دوسرا یہ کہ ڈال دے اپنا عصا موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا جو ڈالا تو وہ سانپ بن گیا **فَلَمَّا رَاٰهَا** پھر جب دیکھا حضرت موسیٰؑ نے عصے کو کہ **تَهْتَزُّ** جلدی کے ساتھ حرکت کرتا ہے **كَاَنَّهَا جَآنٌّ** گویا کہ وہ سانپ ہے تڑپنے والا کہ عرف میں اُس کو تیز سانپ کہتے ہیں **وَلّٰى** پھرے حضرت موسیٰؑ **مُدْبِرًا** پیٹھ موڑ کر خوف کے مارے **وَّلَمْ یُعَقِّبْ** اور پھر نہ پھرے اُس وادی کی طرف بلکہ اپنے لوگوں کی طرف چلے پھر دوبارا ندا آئی کہ **یٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ** اے موسیٰ آگے آؤ **وَلَا تَخَفْ** اور نہ ڈر سانپ سے **اِنَّكَ** بیشک تو **مِنَ الْاٰمِنِیْنَ** ○ امان پائے ہوؤں میں سے ہے **اُسْلُكْ یَدَكَ** ڈال اپنا ہاتھ **فِیْ جَیْبِكَ** اپنے کپڑے کے گریبان میں **تَخْرُجْ بَیْضَآءَ** کہ نکلے سفید چمکتا ہوا **مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ** بے عیبی سے یعنی اُس کی سفیدی بُری نہ معلوم ہوگی اور اُس سے طبیعت نفرت نہ کرے گی جیسے برص کی سفیدی سے نفرت کرتی ہے **وَّاضْمُمْ اِلَیْكَ** اور سمیٹ اپنی طرف **جَنَاحَكَ** اپنے بازو یعنی اپنے سینہ پر ہاتھ اپنا رکھو **مِنَ الرَّهْبِ** ڈر کے واسطے تاکہ تسکین پاؤ یا ہاتھ بائیں بغل کے نیچے لاؤ جیسا کہ ڈرے ہوئے آدمی کرتے ہیں **فَذٰنِكَ** پھر یہ دونوں چیزیں یعنی عصا اور ید بیضا **بُرْهَانٰنِ** دو دلیلیں اور نشانیاں ہیں **مِنْ رَّبِّكَ** تیرے رب کی طرف سے تیرے رسول ہونے پر اور ان دونوں معجزوں سمیت

جاؤ اِلٰی فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف وَمَلَا۟ئِهٖ اور اُس کے گروہ کی جانب اِنَّهُمْ بیشک وہ كَانُوْا ہیں قَوْمًا ایک گروہ فٰسِقِیْنَ ○ باہر نکلے ہوئے دائرہ فرمان سے قَالَ رَبِّ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے میرے رب اِنِّیْ قَتَلْتُ تحقیق کہ میں نے قتل کیا ہے مِنْهُمْ نَفْسًا قبطیوں میں سے ایک کو فَاَخَافُ تو ڈرتا ہوں اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ○ یہ کہ قتل کر ڈالیں وہ مجھے اُس کے قصاص میں وَاَخِیْ هٰرُوْنُ اور میرا بھائی ہارون هُوَ اَفْصَحُ وہ بہت فصیح ہے مِنِّیْ مجھ سے لِسَانًا زبان آوری اور بات کہنے میں فَاَرْسِلْهُ پس بھیج اُسے مَعِیَ میرے ساتھ رِدْاً یار اور مددگار کر کے یُّصَدِّقُنِیْٓ تاکہ میری تصدیق کرے دلیلیں مقرر کرنے اور شبہے دفع کرنے میں یا میری بات صاف بیان کر دیا کرے اِنِّیْٓ اَخَافُ بیشک ڈرتا ہوں میں اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ○ یہ کہ میری تکذیب کریں فرعون کے لوگ اور میری زبان مناظرہ کے وقت یاری نہ کرے قَالَ کہا حق تعالیٰ نے کہ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ قریب ہے کہ سخت کر دیں ہم تیرا بازو یعنی اے موسیٰ جلد ہم تمہاری قوت بڑھا دیں گے بِاَخِیْكَ تیرے بھائی کے سبب سے وَنَجْعَلُ لَكُمَا اور دیں گے ہم تم کو سُلْطٰنًا غلبہ اور تسلط دشمنوں پر فَلَا یَصِلُوْنَ پھر نہ پہونچیں وہ اِلَیْكُمَا ۚ تم دونوں کی طرف یعنی تم پر وہ غلبہ نہ پائیں گے تو جاؤ تم دونوں بِاٰیٰتِنَآ ۚ ہماری دلیلوں سمیت یعنی ہماری قدرت کی دلیلیں لے کر یا یہ کہ ہماری آیتوں کے سبب سے اَنْتُمَا تم دونوں وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ○ اور جو کوئی پیروی کرے تم دونوں کی وہ غالب ہے مغلوب نہیں اس واسطے کہ ہماری نشانیوں کا جھنڈا بلند ہے اور انبیا علیہم السلام کے ساتھ ہماری امداد اور اعانت متواتر ہے فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِاٰیٰتِنَا پھر جب لائے موسیٰ اُن کے پاس ہماری آیتیں یعنی ہمارے دیے ہوئے معجزے بَیِّنٰتٍ کھلے ہوئے قَالُوْا تو کہا فرعون کے لوگوں نے کہ مَا هٰذَآ نہیں ہے یہ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًی مگر جادو افترا کیا ہوا اور بنایا ہوا اُس کا کہ اور کسی نے ایسا جادو نہیں کیا اور ایسا جادو ہم نے نہیں دیکھا وَمَا سَمِعْنَا اور نہیں سنا ہم نے بِهٰذَا ایسا جادو یعنی ایسا جادو نہ ہوا ہوگا فِیْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ ○ زمانے میں ہمارے باپ دادا کے جو ہم سے پہلے تھے یہ بات انھوں نے اس واسطے کہی کہ خود اُن کے اور اُنکے باپ دادا کے زمانہ میں جادوگر بہت تھے وَقَالَ مُوْسٰی اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ رَبِّیْٓ اَعْلَمُ میرا رب بڑا جاننے والا ہے بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰی اُس شخص کو جو آیا ہدایت کے واسطے انبیا علیہم السلام میں سے مِنْ عِنْدِهٖ اُسکے پاس سے یعنی حق تعالیٰ نے مجھے بھیجا اور وہ جانتا ہے کہ میں حق پر ہوں اور تم باطل پر وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ اور خوب جانتا ہے اُسے کہ ہو جس کے واسطے عَاقِبَةُ الدَّارِ ۭ انجام بہتر دنیا میں یعنی جس کا خاتمہ ایمان پر ہو جائے یا آخرت میں انجام بہتر ہو یعنی اُسے دوزخ سے نجات حاصل ہو وہ جنت میں داخل ہو اِنَّهٗ تحقیق شان یہ ہے کہ کسی طرح لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ نہ فلاح پائیں گے ظالم لوگ انجام بخیر ہونے کے سبب سے وَقَالَ فِرْعَوْنُ اور کہا فرعون نے کہ یٰٓاَیُّهَا الْمَلَاُ اے گروہ بزرگوں کے مَا عَلِمْتُ نہیں جانتا ہوں میں نے لَكُمْ تمہارے واسطے مِّنْ اِلٰهٍ کوئی خدا کہ تم اُس کی پرستش اور تعظیم کرو غَیْرِیْ ۚ اپنے سوا اور موسیٰ کہتا ہے کہ خدا اور ہے جس نے آسمان پیدا کیے فَاَوْقِدْ لِیْ پس جلا آگ میرے واسطے یٰهَامٰنُ عَلَی الطِّیْنِ اے ہامان گلادے پر تاکہ وہ پختہ ہو جائے اُس سے جو بنیاد رکھی جائے اُس میں مضبوطی ہو لکھا ہے کہ پہلے جس نے اینٹ پکانے کا حکم دیا وہ فرعون تھا کہ اُس نے اپنے وزیر سے کہا کہ اینٹ پکا فَاجْعَلْ لِّیْ پھر بنا میرے واسطے صَرْحًا محل اونچا کہ اُس کی سیڑھیاں ہوں کہ اُس کی چھت پر چڑھوں لَّعَلِّیْٓ اَطَّلِعُ شاید کہ اطلاع پاؤں اِلٰٓی اِلٰهِ مُوْسٰی موسیٰ کے خدا کی طرف یعنی اُس پر اطلاع پاؤں اور دیکھوں کہ ایسا ہی ہے جیسا کہ موسیٰ کہتا ہے وَاِنِّیْ اور تحقیق کہ میں لَاَظُنُّهٗ گمان کرتا ہوں موسیٰ کو مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ○ جھوٹوں میں سے فرعون نے تصور کیا تھا کہ حق تعالیٰ

نصف معا عند المتاخرین

جسم والا ہے اور آسمان پر اُس کا مکان ہے اور اُس کی طرف چڑھ جانا ممکن ہے اور یہ اُسے نہ معلوم تھا کہ نظم

بامکاں آفریں مکاں چہ کند　　آسماں گر بآسماں چہ کند

نہ مکاں روبرو برو نہ زماں　　نہ بیاں زو خبر دہد نہ عیاں

صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ ہامان نے پچاس ہزار کاریگر جمع کیے مزدوروں کے علاوہ اور اینٹیں پاتھنے چونا پکانے لکڑی کاٹنے مکان اُٹھانے کا حکم دیا محل اُٹھا نہایت اونچا اور پکا مضبوط کہ کسی نے اس سے پہلے ایسا محل نہ بنایا تھا بیت

چناں بلند بنائے کہ عقل نتوانست　　کمندِ فکر فگندن بگوشہ بامش

اور زاد المسیر میں کہا ہے کہ جب محل بن چکا تو فرعون اُس کی چھت پر چڑھا اور اُس کے خیال میں تھا کہ آسمان کے نزدیک پہونچا ہوگا جب اُس نے دیکھا تو آسمان کو اُس محل پر سے بھی ویسا ہی دیکھا جیسا زمین پر سے دیکھتا تھا تو نہایت شرمندہ ہوکر بولا کہ ایک تیر آسمان کی طرف مارو لوگوں نے تیر مارا وہ تیر خون میں بھرا ہوا گرا بس فرعون بولا کہ میں نے موسیٰؑ کے خدا کو مار لیا بس حق تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو بھیجا اُنھوں نے اپنا ایک پر جو اُس محل پر مارا تو وہ تین ٹکڑے ہوکر گرا ایک ٹکڑا تو فرعون کے لشکر گاہ پر اور اُس سے ہزاروں قبطی دب کر مرے اور ایک ٹکڑا دریا میں اور ایک مغرب کی طرف چلا گیا اور اُن کاریگروں اور مزدوروں میں سے کوئی زندہ نہ بچا باوجود اس بات کے فرعون متنبہ نہ ہوا اور اُس کا تکبر اور غرور اور بھی زیادہ ہوا وَاسْتَكْبَرَ اور تکبر کیا هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فرعون نے اور اُس کے لشکروں نے فِي الْاَرْضِ زمین مصر میں بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق کہ اُسے استحقاق اور لیاقت نہ تھی وَظَنُّوْٓا اور اُنھوں نے گمان کیا اَنَّهُمْ یہ کہ وہ اِلَيْنَا ہماری جزا اور سزا کی طرف لَا يُرْجَعُوْنَ ۝ نہ پھیرے جائیں گے حشر ونشر کے سبب سے فَاَخَذْنٰهُ تو لے لیا ہم نے اُسے وَجُنُوْدَهٗ اور اُس کے لشکروں کو فَنَبَذْنٰهُمْ پھر ڈال دیا ہم نے اُنھیں فِي الْيَمِّ ج دریائے طبریہ میں یہانتک کہ وہ ڈوب گئے فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پھر دیکھو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیسا ہوا اُس میں عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ انجام ظالموں کا یعنی مشرکوں کو اور اپنی قوم کو ایسے قصے اور واقعے سنا کر ڈراؤ وَجَعَلْنٰهُمْ اور کر دیا ہم نے انھیں اِس جہان میں اَئِمَّةً پیشوا گمراہی میں کہ اپنے گمراہ کرنے سے لوگوں کو يَّدْعُوْنَ بلاتے ہیں اِلَى النَّارِ ج آگ کی طرف یعنی ایسے کاموں کی طرف بلاتے ہیں جس کے سبب سے لوگ دوزخ میں ہوں جیسے کفر اور معصیت وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور قیامت کے دن لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ نہ مدد دیے جائیں گے یعنی اُن کا کوئی یار اور مددگار اُن سے عذاب نہ روکے گا وَاَتْبَعْنٰهُمْ اور اُنکے پیچھے پیچھے لائے ہم یعنی اُن سے ملادی ہم نے فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ج اس دنیا میں لعنت کہ فرشتے اور ایمان والے اُن پر لعنت کرتے ہیں وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور قیامت کے دن هُمْ وہ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ۝ع ع ۱۴
بدصورتوں میں سے ہیں یا راندے ہوؤں میں سے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور تحقیق کہ دی ہم نے مُوْسَى الْكِتٰبَ موسیٰ علیہ السلام کو توریت مِنْ بَعْدِ بعد اس کے کہ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى ہلاک کیا ہم نے پہلے قرن والوں کو جیسے قوم نوح قوم ہود قوم صالح قوم لوط کو بَصَآئِرَ اُس حال میں کہ وہ کتاب حکمتیں اور آیتیں کھلی ہوئی تھیں یا روشنی تھی کہ دیدۂ بصیرت کو روشن کرے لِلنَّاسِ بنی اسرائیل کے واسطے وَهُدًى اور راہ بتانے والی احکام شرع کی وَّرَحْمَةً اور رحمت تھی اپنے تابعوں اور عالموں کے واسطے لَّعَلَّهُمْ شاید کہ وہ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ نصیحت مانیں وَمَا كُنْتَ اور نہ تھے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ جانب غربی کے وادی واقع نواح طور میں اور مقام موسیٰؑ سے طور مغرب کی طرف تھا یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کوہ طور پر موجود نہ تھے

اِذْ قَضَيْنَآ جب گذرانی ہم نے اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ موسیٰ کی طرف وحی وَمَا كُنْتَ اور نہ تھے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ گواہوں میں سے اہل فرعون کی طرف موسیٰؑ کو بھیجنے پر وَلٰكِنَّآ اور مگر وحی بھیجا ہم نے وہ قصہ تمھاری طرف اس واسطے کہ ہم نے اَنْشَاْنَا پیدا کیے موسیٰؑ کے بعد قُرُوْنًا قرن مختلف ایک گروہ دوسرے گروہ کے بعد فَتَطَاوَلَ پھر بڑی ہوئیں عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ اُن پر زندگیاں یعنی بڑی مدتیں ان قرن والوں پر گذریں اور خبریں صحت اور صواب کی راہ سے بدل گئیں اور علم مندرس ہوگئے تو ہم نے تم کو وہ خبریں نئی کردینے کے واسطے بھیجا تاکہ عقلمند لوگ جان لیں کہ ایسی خبریں بے وحی خدا نہیں ہوسکتیں وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا اور نہ تھے تم مقیم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ اہل مدین کے درمیان کہ برابر تعلیم لینے کے واسطے تَتْلُوْا پڑھتے ہو تم عَلَيْهِمْ اُن پر اٰيٰتِنَا ۙ ہماری آیتیں موسیٰؑ اور شعیب علیہما السلام کے قصہ میں جس طرح شاگرد اُستاد سے پڑھتے ہیں یعنی تم مدین میں نہ تھے کہ یہ قصہ تعلیم لو وَلٰكِنَّا اور مگر ہم كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ۝ ہیں بھیجنے والے تمھاری طرف اور تمھیں خبر کرنے والے ان قصوں کی وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اور نہ تھے تم حاضر طور سینا کی طرف اِذْ نَادَيْنَا جب ندا دی ہم نے موسیٰ کو اور توریت عطا کی ہم نے اُنھیں زاد المسیر میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ندا کی اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور نواز الکشف الاسرار میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ الٰہی توریت میں ایک اُمت کی صفت اور سیرت میں پڑھا کرتا ہوں کہ نیک خصلتوں اور صفتوں سے موصوف ہے یہ کس پیغمبر کی اُمت ہوگی جواب ملا کہ اے موسیٰ یہ اُمت ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوگی پس موسیٰ علیہ السلام کو آرزو ہوئی کہ اس امت کو دیکھیں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ ابھی یہ اُمت ظاہر ہونے کا وقت نہیں ہے اگر تم کو منظور ہو تو اُن کی آواز سنا دوں پھر حق تعالیٰ نے خطاب فرمایا کہ اے اُمت محمد سب نے اپنے باپوں کی پشت سے جواب دیا کہ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ جب حضرت موسیٰ کو اُمت محمدی کی آواز حق تعالیٰ نے سنائی تو یہ نہ چاہا کہ بے تحفہ دیے پھیر دے تو حق تعالیٰ نے فرمایا عطیہ دیا ہم نے تم کو قبل اس کے کہ تم مجھ سے مانگو اور میں نے تم کو بخش دیا پہلے اس سے کہ تم مجھ سے بخشش چاہو سبحان اللہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالیٰ نے کیا مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ باوصف یہ مرتبہ پانے کے کہ حضرت صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم اور قرآن کے ساتھ ہیں اس طرح پر خوشخبری پائی ہے بیت

حق لطف کرد و داد بما ہر چہ بہتر ست | ویں بہتر از ہمہ است کہ او نیز از آن ماست

اور جب ایسی سرفرازی امت کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ سے حاصل ہے تو آپ سے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ہمارے حبیب تم کوہ طور پر حاضر نہ تھے جب کہ ہم نے تمھاری اُمت کو پکارا وَلٰكِنْ رَّحْمَةً اور مگر تم کو ہم نے خبر دی اُس رحمت کے سبب سے جو واقع ہے تم پر مِّنْ رَّبِّكَ تمھارے رب کی طرف سے اور ہم نے تم کو یہ قصے اس واسطے سکھائے لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ تاکہ ڈراؤ تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس گروہ کو کہ نہیں آیا ہے اُن پر کوئی ڈرانے والا تم سے پہلے یعنی اُس زمانہ میں جو حضرت عیسیٰ اور حضرت سرور انبیا علیہما التحیۃ والثنا کے درمیان میں تھا اور نہ حضرت اسماعیل کو عرب میں رسول کیا تھا اور اُس زمانہ کو بہت مدت گذر گئی تھی پھر اس زمانہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالیٰ نے رسول کیا لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ کہ شاید وہ نصیحت مانیں وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ اور اگر نہ یہ ہوتا کہ اُنھیں پہونچتی مُّصِيْبَةٌ مصیبت نصف
بِمَا قَدَّمَتْ بسبب اس کے جو آگے بھیجا ہے اَيْدِيْهِمْ اُن کے ہاتھوں نے یعنی جو کام کہ شرک اور ظلم اور گناہ اُنھوں نے کیے فَيَقُوْلُوْا
ع ۱۰ پھر کہتے نزولِ عذاب کے وقت کہ رَبَّنَا اے ہمارے رب لَوْلَآ اَرْسَلْتَ کیوں نہ بھیجا تو نے اِلَيْنَا ہماری طرف رَسُوْلًا رسول جو

تیرا پیغام ہمارے پاس لاتا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِكَ پھر ہم اتباع کرتے تیری آیتوں کی اور تیرے رسول کی تصدیق کرتے وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ اور ہوتے ہم ایمان والوں میں سے کہ تیری وحدانیت تیرے رسول کی رسالت پر ایمان لاتے پہلے لولا کا جواب محذوف ہے یعنی اگر نہ یہ ہوتا کہ نزول عذاب کے وقت عذر پیش کرتے کہ پیغمبر ہمارے پاس نہیں آیا اور ہمیں حق کی طرف نہیں بلایا تو البتہ اُن پر ہم عذاب بھیجتے کہا ہے کہ قریش کے گروہ نے یہود سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب میں سوال کیا اور انھوں نے آپ کی نبوت کا اقرار کر دیا اور آپکی نعت اور صفت توریت سے پڑھی تو مشرکوں نے توریت سے بھی انکار کر کے کہا کہ محمدؐ عربی اگر پیغمبر ہیں تو جو معجزے حضرت موسیٰ رکھتے تھے یہ کیوں نہیں رکھتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ پھر جب آیا اُن کے یعنی عرب کے کافروں پاس رسول سچا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا پیغام صحیح اور درست یعنی قرآن شریف مِنْ عِنْدِنَا ہمارے پاس سے تو قَالُوْا کہا کافروں نے کہ لَوْلَآ اُوْتِیَ کیوں نہ دیا گیا محمدؐ عربی کو مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی ؕ مثل اُس کے جو دیا گیا موسیٰ معجزات میں سے یعنی محمدؐ عربی کو معجزۂ عصا اور ید بیضا کیوں نہ دیا اَوَلَمْ یَكْفُرُوْا کیا کافر نہیں ہوئے یعنی کافر ہوئے انکے ہمجنس قبط کے مشرک بِمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ۚ اُس چیز کے جو دی تھی موسیٰ کو اس سے پہلے یعنی نو نشانیاں قَالُوْا کہا قبطیوں نے کہ سِحْرٰنِ دو جادو کرنے والے یعنی موسیٰ اور ہارون تَظٰهَرَا وقفہ پشت پناہ ہیں خوارق عادات ظاہر کرنے میں یا عرب کے مشرکوں نے کہا کہ دو جادو ایک دوسرے کے معین ہیں یعنی توریت اور قرآن وَقَالُوْٓا اور کہا قبطیوں نے یا مکہ کے مشرکوں نے کہا کہ اِنَّا بِكُلٍّ یقینی ہم ہر ایک کے ساتھ اِن دونوں جادووں میں سے یا سب پیغمبروں اور اُن کی کتابوں کے ساتھ كٰفِرُوْنَ ○ کافر ہیں قُلْ فَاْتُوْا کہہ اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لاؤ بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ کوئی کتاب خدا کے پاس سے کہ ہو هُوَ اَهْدٰی وہ کتاب بہت ہدایت مِنْهُمَآ اِن دونوں کتابوں سے جو مجھ پر اور موسیٰ علیہما السلام پر نازل ہوئی کہ میں اَتَّبِعْهُ پیروی کروں اُس کی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ اگر ہو تم سچے کہ توریت اور قرآن جادو ہے فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا پھر اگر نہ قبول کریں اور جواب نہ دیں لَكَ تجھ کو اور کتاب نہ لائیں فَاعْلَمْ تو جان لے تو کہ اَنَّمَا یَتَّبِعُوْنَ سوا اسکے نہیں کہ وہ پیروی کرتے ہیں اَهْوَآءَهُمْ ؕ اپنی خواہشوں کی بے علم اور دلیل کے وَمَنْ اَضَلُّ اور کون شخص ہے بہت گمراہ مِمَّنِ اتَّبَعَ اُس شخص سے جو پیروی کرے هَوٰىهُ اپنی خواہش کی بِغَیْرِ هُدًی بے ہدایت اور بصیرت کے مِّنَ اللّٰهِ ؕ اللہ کے پاس سے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ تعالیٰ لَا یَهْدِی ہدایت نہیں کرتا اور منزل مقصود کو نہیں پہونچاتا الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ○ ع ظالموں کے گروہ کو جو اپنے نفس اور خواہش کی پیروی کرتے ہیں وَلَقَدْ وَصَّلْنَا اور بیشک ملائی ہم نے لَهُمُ الْقَوْلَ اُن کے واسطے بات یعنی دعوت کو دلیلوں سے نصیحت کو وعیدوں اور عبرتوں سے قصہ کو مثالوں سے یا قرآن کو ہم نے ملا ہوا بھیجا ایک آیت دوسری آیت کے بعد اور ایک سورت دوسری سورت کے بعد لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ؕ ○ شاید کہ وہ نصیحت مانیں اور اُس میں غور و تامل کر کے اُس پر ایمان لائیں اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وہ لوگ جنھیں دی ہے ہم نے کتاب یعنی توریت مِنْ قَبْلِهٖ قرآن سے پہلے هُمْ بِهٖ وہ قرآن کے ساتھ یُؤْمِنُوْنَ ○ ایمان لاتے ہیں مفسروں کے ایک گروہ کے نزدیک اس آیت سے وہ یہود مراد ہیں جو ایمان لائے جیسے حضرت ابن سلام اور اُنکے یار اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ کتاب سے انجیل اور اہل کتاب سے وہ چالیس نصاریٰ حبشہ اور شام کے مراد ہیں جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مکہ معظمہ میں آکر مشرف باسلام ہوئے اس واسطے کہ یہ سورت مکہ میں نازل ہوئی اور ابن سلام اور اُنکے یار مدینہ منورہ میں ایمان لائے مگر بعضے مفسر کہتے ہیں کہ یہ آیت مدینہ میں اُتری ہے وَاِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ اور جب

٥٦٧

پڑھا جاتا ہے اُن پر قرآن قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ تو وہ کہتے ہیں کہ ایمان لائے ہم اُس کا اور جان لیا ہم نے کہ یہ کلام خدا کا ہے اِنَّهُ الْحَقُّ بیشک وہ صحیح اور درست ہے اور اُترا ہے مِنْ رَّبِّنَآ ہمارے رب کے پاس سے اِنَّا كُنَّا بیشک ہم تھے مِنْ قَبْلِهٖ قبل سے اُس کے اُترنے کے مُسْلِمِيْنَ ○ اسلام اور اخلاص والے اس جہت سے کہ اگلی کتابوں میں اُس کا ذکر ہم نے پایا تھا اور اُس کی حقیقت ہم پہچانے ہوئے تھے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ دونوں کتاب والوں کا يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ اجر دیے جائیں گے وہ لوگ مَّرَّتَيْنِ دوبار بِمَا صَبَرُوْا بسبب اس کے کہ اُنھوں نے صبر کیا اور ثابت قدم تھے توریت یا انجیل کے یا قرآن شریف کے ایمان پر وَيَدْرَءُوْنَ اور دور کرتے ہیں بِالْحَسَنَةِ نیک بات سے السَّيِّئَةَ بُری بات کو لکھا ہے کہ نصارا جب ایمان لائے تو ابوجہل وغیرہ اُن کو گالیاں دیتے تھے اور وہ اُن کے جواب میں کہتے تھے کہ خدا تم کو توفیق دے اور ہدایت فرمائے یا مدینہ کے منافق اور یہود ابن سلام رضی اللہ عنہ اور اُن کے یاروں پر طعن کرتے تھے اور یہ بھی اُن کو نرمی کے ساتھ جواب دیتے تھے حق تعالیٰ نے اُن کی تعریف کی کہ نیک بات کہہ کر اُن احمقوں کے کلام کو رد کرتے ہیں وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور جو چیز روزی دی ہے ہم نے اُنھیں اُس میں سے يُنْفِقُوْنَ ○ خرچ کرتے ہیں میری راہ میں وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اور جب سنتے ہیں بیہودہ بات یعنی کافروں اور منافقوں کی طعن و تشنیع تو اَعْرَضُوْا عَنْهُ اعراض کرتے ہیں اُس سے اور چپ ہو رہتے ہیں اور اُس سے کچھ تعرض نہیں کرتے وَقَالُوْا اور کہتے ہیں بیہودہ بات کرنیوالوں سے کہ لَنَآ اَعْمَالُنَا ہمارے واسطے ہیں ہمارے کام تحمل اور بردباری وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ اور تمھارے واسطے ہیں تمھارے کام حماقت اور بیہودہ بکنا یا ہمارے لیے ہے ہمارا دین اور تمھارے لیے ہے تمھارا دین سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ سلامتی ہے تم کو ہم سے یعنی تمھاری لغو بات کے جواب میں ہم لغو نہیں کہتے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ سلام رخصتی اور چھوڑ دینے کا ہے تحیت اور دعا کا نہیں یعنی ہم نے تمھیں چھوڑا لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ○ نہیں چاہتے ہم جاہلوں کی صحبت اور تمھارے اخلاق اپنے میں ہم نہیں پیدا کرتے اس واسطے کہ بُروں کی صحبت دنیا میں سبب بدنامی عقبیٰ میں باعث بدانجامی ہے **بیت**

از بداں بگریز و با نیکاں نشیں ۔۔۔ یار بد زہرے بود نے انگبیں

لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے ایمان کے نہایت خواہشمند تھے وقت وفات اُن کے سرہانے آپ تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے چچا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ کر مجھے مدد دے کہ حق تعالیٰ کے سامنے یہ کلمہ کہنا دلیل لاؤں تمھارے واسطے ابوطالب بولے کہ اے میرے بھتیجے میں جانتا ہوں کہ تو سچا ہے اگر قریش کی بوڑھیوں کی اس ملامت کا مجھے خیال نہ ہوتا کہ وہ کہیں گی کہ ابوطالب نے موت سے ڈر کر کلمہ پڑھ لیا تو میں یہ کلمہ پڑھ کر تجھے خوش کر دیتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّكَ تحقیق کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا تَهْدِيْ تم قدرت نہیں رکھتے ہو کہ ہدایت کر دو ایمان مَنْ اَحْبَبْتَ اُسے جسے تم دوست رکھتے ہو کہ یہ ہدایت پائے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور مگر خدا يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ہدایت فرماتا ہے جس کو چاہتا ہے وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ○ اور وہ جاننے والا ہے ہدایت پائے ہُوؤں کو یعنی جو لوگ ہدایت قبول کرنے پر مستعد ہیں یا وہ لوگ کہ حکم ازلی جن کی ہدایت کے واسطے نازل ہوا ہے اس واسطے کہ حکم ازلی ہدایت میں اصل ہے **بیت**

ہدایت ہر کرا داد از ہدایت ۔۔۔ باو ہمراہ باشد تا نہایت

لکھا ہے کہ حارث بن عثمان بن نوفل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ ہم جانتے ہیں کہ

آپ کی بات حق ہے اور جو کچھ آپ فرماتے ہیں وہ زندگی میں ہماری دولت کا سبب ہے اور وفات کے بعد ہماری سعادت کا ذریعہ ہے مگر آپکی متابعت تمام عرب کی مخالفت کا باعث ہے میں ڈرتا ہوں کہ اگر آپ کی پیروی کروں تو عرب مجھے زمین حرم سے نکال دیں گے اور میرے یار و مددگار تھوڑے سے ہیں مجھے عرب سے مقابلہ کرنے کی قوت نہ ہوگی تو یہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوٓا اور کہا بعضے کافروں نے کہ اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ اگر پیروی کریں ہم راہ ہدایت میں تیرے ساتھ یعنی آپ کا ایمان لائیں تو نکال دیے جائیں ہم مِنْ اَرْضِنَا اپنی زمین سے یعنی عرب ہمیں اُس دیار سے نکال دیں اَوَلَمْ نُمَكِّنْ کیا ہم نے جگہ نہیں دی ہے لَّهُمْ اُنکے واسطے حَرَمًا اٰمِنًا حرم امان والا کہ کوئی اُن پر قابو نہ پائے يُّجْبٰٓى کھینچے جاتے ہیں اِلَيْهِ اس حرم کی طرف ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ میوے ہر چیز کے یعنی ہر قسم کی منفعت اور ہر جگہ کی عجیب چیز وہاں لاتے ہیں اور دی ہم نے اس پتھر میدان بے کھیت کے میں رِّزْقًا روزی مِّنْ لَّدُنَّا اپنے پاس سے بے منت غیر تو جب باوجود بت پرستی کے ہم اُنھیں بے خوف اور مطمئن اور مُرفہ الحال رکھتے ہیں تو اگر وہ ایمان لائیں تو کیونکر اُنھیں خوف اور نکال دیے جانے سے ہم امان میں نہ رکھیں گے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور مگر بہتیرے اُن کے لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہیں جانتے اور نکتہ نہیں دریافت کرتے وَكَمْ اَهْلَكْنَا اور بہت سے ہلاک کر دیے ہم نے مِنْ قَرْيَةٍ اُن گانوں والوں میں سے جو نافرمانی کے سبب سے بَطِرَتْ کافر ہو گئے مَعِيْشَتَهَا ج اپنی زندگی میں یعنی نعمت کے وقت طاغی اور باغی ہو گئے اور ہم نے اُن طاغیوں کو ہلاک کر دیا فَتِلْكَ تو وہ ہیں مَسٰكِنُهُمْ مسکن اُنکے خالی اور خراب لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ نہ بیٹھے اُن میں اُن کے ہلاک ہونے کے بعد اِلَّا قَلِيْلًا مگر تھوڑے سے راہ چلتوں میں سے کہ دن بھر یا ایک دن سے بھی کم وہاں رہتے ہیں اور پھر خالی چھوڑ کر چلے جاتے ہیں بیت

درخانۂ دنیا چہ نشینی برخیز کایں خانہ بداں خوش ست کایند وروند

وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ اور ہیں ہم وارث اُن گھروں کے گھر والوں کے بعد یعنی سب کے فنا ہو جانے کے بعد ہمیں باقی ہیں وَمَا كَانَ رَبُّكَ اور نہیں ہے رب تمہارا اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مُهْلِكَ الْقُرٰى ہلاک کرنے والا گانوں والوں کو حَتّٰى يَبْعَثَ اُس وقت تک کہ مبعوث کرے فِيْٓ اُمِّهَا اُس دیار کی بڑی بستی اور اُن بستیوں والوں میں سے یعنی بڑی بستی کے رہنے والے آدمی چھوٹے گانوں اور پروں کے رہنے والوں کی بہ نسبت زیادہ ہوشیار اور فہمیدہ ہوتے ہیں تو وہیں پیدا کرتا ہے اللہ رَسُوْلًا رسول کہ حکم الٰہی سے يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ پڑھے اُن پر اٰيٰتِنَا آیتیں ہماری الزام حجت اور قطع معذرت کے واسطے وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اور نہیں ہیں ہم ہلاک کرنے والے یعنی خراب کرنے والے دیہات کے عذاب سے اِلَّا وَاَهْلُهَا مگر اُن گانوں والے ظٰلِمُوْنَ ۝ ظالم ہوں رسولوں کی تکذیب اور حق سے انکار کر کے وَمَآ اُوْتِيْتُمْ اور کچھ دیے گئے تم مِّنْ شَيْءٍ کسی چیز میں سے جو اسباب دنیوی ہو فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تو فائدہ لینا ہے اس جہان کی زندگی میں وَزِيْنَتُهَا ج اور آرایش ہے دنیا کی کہ حیات بے اعتبار میں اُس کے سبب سے ڈینگ اور فخر کرتے ہو وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ اور جو کچھ خدا کے پاس ہے اُس جہان کا ثواب اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں خَيْرٌ بہتر ہے اپنی ذات میں اسواسطے کہ اُس کی لذت مشقت اور محنت کی کدورت سے خالص ہے وَّاَبْقٰى ط اور بہت باقی رہنے والی ہے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ع کیا پھر تم سمجھ نہیں لیتے ہو اور سوچتے نہیں ہو کہ باقی کو فانی اور مرغوب کو معیوب سے بدلتے ہو بیت ع ۶ ۱۰

حیف باشد لعل و زر دادن ز چنگ پس گرفتن در برابر خاک و سنگ

حدیث میں ہے کہ حضرت علیؓ اور حمزہ رضی اللہ عنہما نے ابوجہل کے ساتھ بہت جھگڑا کیا دین کے باب میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ

عمّار بن یاسر نے ولید بن مغیرہ کے ساتھ بہت جھگڑا کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اَفَمَنۡ وَّعَدۡنٰهُ آیا وہ شخص جس سے وعدہ کیا ہم نے جنت کا آخرت میں اور فتح و نصرت کا دنیا میں وَعۡدًا حَسَنًا وعدہ نیک کہ اُس میں خلاف متصور ہی نہیں فَهُوَ لَاقِيۡهِ تو وہ پانے والا ہے اُس وعدہ کی ہوئی چیز کا بے شبہ یعنی حضرت علی اور حمزہ یا عمار رضی اللہ عنہم ایسے ہی آدمی ہیں كَمَنۡ مَّتَّعۡنٰهُ مَتَاعَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا مانند اُس شخص کے کہ فائدہ دیا ہم نے اُسے متاع زندگی دنیا میں کہ اس کی نعمت محنت سے ملی ہوئی ہے اور اُس کی دولت کا انجام نکبت[1] ہے اور اس کا مال ہمیشہ زوال میں ہے اور یہاں کی قدر و جاہ معرض انتقال میں ہے ثُمَّ هُوَ تو وہ شخص يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ قیامت کے دن مِنَ الۡمُحۡضَرِيۡنَ ۝ حاضر کیے ہوؤں میں سے ہوگا عذاب یا حساب کے واسطے اس شخص سے مراد ابو جہل ہے یا ولید بن مغیرہ وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ اور یاد کر و اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن جس دن خدا پکارے گا فَيَقُوۡلُ پھر فرمائے گا کہ اَيۡنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيۡنَ کہاں ہیں شریک میرے وہ کہ كُنۡتُمۡ تَزۡعُمُوۡنَ ۝ تھے تم گمان کرتے کہ وہ میرے شریک ہیں قَالَ الَّذِيۡنَ حَقَّ کہیں گے وہ لوگ کہ واجب ہوا ہے عَلَيۡهِمُ الۡقَوۡلُ اُن پر خدا کا کلام یعنی وعید کی آیتیں یا[2] لَاَمۡلَئَنَّ جَهَنَّمَ وہ لوگ گمراہوں کے رئیس ہوں گے یا شیطان کہ کہیں گے رَبَّنَا اے ہمارے رب هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيۡنَ یہ لوگ یعنی ضعیف بیچارے تابع وہ ہیں کہ اَغۡوَيۡنَا ج گمراہ کر دیا ہم نے اُنھیں اور شرک کی طرف ہم نے اُنھیں بلایا تو اُنھوں نے مان لیا اَغۡوَيۡنٰهُمۡ گمراہ کر دیا ہم نے اُن کو كَمَا غَوَيۡنَا ج جس طرح ہم خود گمراہ تھے تَبَرَّاۡنَاۤ اب بیزار ہیں ہم اُن سے اِلَيۡكَ تیری طرف اور اُس سے بھی جو کچھ اُنھوں نے اختیار کیا ہے کفر مَا كَانُوۡۤا نہ تھے وہ کہ واقع میں اِيَّانَا يَعۡبُدُوۡنَ ۝ ہماری پرستش کریں بلکہ وہ اپنی خواہش کی پرستش کرتے تھے وَقِيۡلَ ادۡعُوۡا اور کہیں گے کافروں کو کہ پکارو شُرَكَآءَكُمۡ اپنے شریکوں کو یعنی اُنھیں جن کو ہمارا شریک کرتے تھے بتوں میں سے کہ ہم پر سے عذاب دفع کریں فَدَعَوۡهُمۡ تو پکاریں گے وہ اُنھیں مدد کی امید پر فَلَمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَهُمۡ تو نہ جواب دیں گے وہ بت اُن مشرکوں کو جواب دینے اور مدد کرنے سے وَرَاَوُا الۡعَذَابَ ج اور دیکھیں گے عذاب تابع بھی اور وہ بھی جن کے تابع تھے اور تمنا کریں گے کہ لَوۡ اَنَّهُمۡ کاشکے وہ كَانُوۡا يَهۡتَدُوۡنَ ۝ ہوتے کہ راہ پاتے حیلہ کی کہ عذاب اپنے اوپر سے دفع کرتے یا راہ پائی ہوئی حق کی طرف کہ عذاب سے بےخوف ہو جاتے وَيَوۡمَ يُنَادِيۡهِمۡ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن جس دن پکارے گا حق تعالیٰ تکذیب کرنیوالوں کو فَيَقُوۡلُ پھر کہے گا کہ مَاذَاۤ اَجَبۡتُمُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۝ کیا جواب دیا تھا تم نے رسولوں کو جب اُنھوں نے تم کو حق کی طرف بلایا تھا فَعَمِيَتۡ پھر پوشیدہ ہو جائیں گی عَلَيۡهِمُ الۡاَنۡۢبَآءُ اُن پر خبریں یعنی جو کچھ پیغمبروں نے کہا ہوگا یا بھول جائیں گے دلیلیں يَوۡمَئِذٍ اُس دن جانیں گے کہ کیا کہیں فَهُمۡ لَا يَتَسَآءَلُوۡنَ ۝ تو پوچھیں گے ایک دوسرے سے کہ ہم کیا جواب دیں اس جہت سے کہ پوچھنے والا اور وہ جس سے پوچھے دونوں عاجز ہوں گے یا نہایت دہشت اور حیرت کے مارے پوچھنے کی پروا نہ کریں گے فَاَمَّا مَنۡ تَابَ پھر مگر وہ جو توبہ کرے شرک سے وَاٰمَنَ اور ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلَ صَالِحًا اور کرے کام نیک فَعَسٰٓى اَنۡ يَّكُوۡنَ تو شاید بلکہ چاہیے کہ ہو مِنَ الۡمُفۡلِحِيۡنَ ۝ نیکوں اور چھٹکارا پانے والوں میں سے ظالموں میں سے نہیں اور سوال کے وقت عاجز نہ رہے اور فلاح و نجات حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا دین قبول کرنے کے ساتھ بندھی ہے **بیت**

مزن بے رضائے محمدؐ نفس رہِ رستگاری ہمین ست و بس

[1] خواری و خستگی دردمندی ۱۲ [2] ضرور بھریں گے ہم جہنم ۱۲

لکھا ہے کہ عرب کے سردار طعنہ دیتے تھے کہ حق تعالیٰ محمد عربی کو نبوت کے واسطے کیوں اختیار کرنے لگا چاہیے کہ ایسا منصب عالی مکہ اور طائف میں جو سب سے زیادہ بزرگ ہو اُسے پہونچتا لَوْلَا نُزِّلَ ہٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ تو حق تعالیٰ نے اُن کے جواب میں فرمایا کہ وَرَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ ط اور تیرا رب پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے بے موجب اور بے مانع اور اختیار کرتا ہے اور برگزیدہ کر لیتا ہے احکام پہونچانے کے واسطے جس کسی کو چاہتا ہے مَا كَانَ نہیں اور نہوگا لَهُمُ الْخِيَرَةُ ط کافروں کو کچھ اختیار اُس میں کافر جیسے ولید بن مغیرہ وغیرہ یعنی ان کو نہیں پہونچتا اور نہیں سزاوار ہے کہ نبوت کے واسطے کسی کو برگزیدہ کریں اور خدا جسے چاہے رد کرے سُبْحٰنَ اللهِ پاکی خدا کے واسطے ہے اس بات سے کہ اُس پر کسی کو اختیار ہو وَتَعٰلٰی اور برتر ہے اللہ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ اُس چیز سے کہ شرک لاتے ہیں بت پرست اور شریک کرتے ہیں وَرَبُّكَ اور تیرا رب يَعْلَمُ جانتا ہے مَا تُكِنُّ جو کچھ چھپاتے ہیں صُدُوْرُهُمْ سینے اُن کے یعنی جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت اور ایمان والوں کے ساتھ کینہ چھپاتے ہیں وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں نبوت پر طعن اور قرآن کی تکذیب وَهُوَ اللهُ اور وہ ہے خدا عبادت کا مستحق لَآ اِلٰهَ کوئی معبود لائق عبادت نہیں اِلَّا هُوَ ط مگر وہ لَهُ الْحَمْدُ اُسی کے واسطے ہے حمد فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ اس جہان میں اور اُس جہان میں اس واسطے کہ دنیوی اور اُخروی نعمتوں کا مالک وہی ہے وَلَهُ الْحُكْمُ اور اُسی کے لیے ہے حکومت وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ اور اُسی کی طرف پھیرے جاؤگے قیامت کے دن قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ کیا دیکھتے ہو تم اِنْ جَعَلَ اللهُ اگر کرے اللہ عَلَيْكُمُ الَّيْلَ سَرْمَدًا تم پر رات کو ہمیشہ رہنے والی اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک اس طرح کہ آفتاب کو زمین کے نیچے ہی رکھے یا اُفق غائر[له] کے حوالی میں حرکت دے تو مَنْ اِلٰهٌ کون خدا ہے غَيْرُ اللهِ اللہ کے سوا کہ قدرت کی راہ سے يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ ط لائے تمہارے واسطے روشنی یعنی روز روشن جس میں طلب معاش کرتے ہو اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ○ کیا نہیں سنتے ہو تم نصیحت فکر و اعتبار کے کان سے قُلْ اَرَءَيْتُمْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا دیکھتے ہو تم اِنْ جَعَلَ اللهُ اگر کردے اللہ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ تم پر دن کو سَرْمَدًا ہمیشہ باقی رہنے والا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک اس طرح پر کہ آفتاب کو وسط آسمان پر یا فوق الارض کے مدار پر حرکت دے تو مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللهِ کون ہے خدا اللہ کے سوا کہ رحمت کی راہ سے يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ لائے تمہارے واسطے رات کہ آرام لو تم فِيْهِ ط اُس میں اور دن کے کاموں کی تھکن سے راحت طلب کرو اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○ کیا نہیں دیکھتے ہو آثار قدرت کو فکر کرنے اور بصیرت چاہنے کی آنکھ سے وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ اور اپنی رحمت سے اُس نے جَعَلَ پیدا کیا لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ تمہارے واسطے دن رات کو لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ تاکہ آرام کرو رات میں وَلِتَبْتَغُوْا اور تاکہ ڈھونڈھو دن میں مِنْ فَضْلِهٖ روزی جو خدا نے اپنے فضل سے مقرر کی ہے وَلَعَلَّكُمْ اور شاید کہ تم اُس میں تَشْكُرُوْنَ ○ شکر کرو اللہ کا رات دن کی نعمت پر نظم

چرخ را دورِ شبا روزی دہد   شب برد روز آورد روزی دہد
خلوتِ شب بہر آں تا جانِ ریش   رازِ دل گوید بر جانانِ خویش
روزہا از بہرِ غوغائے عوام   تا بدیشاں کارِ تن گیرد نظام

وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن جس دن کہ پکارے گا خدا بت پرستوں کو اس ندا کی تکرار تقریع پر تقریع ہے

[له] غائر زمین پست اور نیچے دبی ہوئی ہر چیز ۱۲

فَیَقُوْلُ پھر فرمائے گا کہ اَیْنَ کہاں ہیں شُرَکَآءِیَ الَّذِیْنَ شریک میرے وہ کہ کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ○ تھے تم گمان کرتے کہ وہ میرے شریک ہیں اور تم جھوٹ کہتے تھے وَنَزَعْنَا اور نکالیں گے ہم مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ ہر ایک گروہ اور اُمت میں سے شَہِیْدًا گواہ اُن کے قول اور فعل پر یعنی اُن کے پیغمبر کو ہم گواہ لائیں گے فَقُلْنَا ھَاتُوْا پھر کہیں گے ہم اُمتوں کو کہ لاؤ بُرْھَانَکُمْ دلیل اپنی جو شرک پر رکھتے ہو اور تکذیب پر فَعَلِمُوْٓا تو جان جائیں گے اُس وقت کہ اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰہِ بیشک سچائی یا عبادت یا توحید اللہ ہی کے واسطے ہے وَ
ضَلَّ عَنْھُمْ اور گم ہو جائے گا اُن سے مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ○ع وہ جو کہ تھے افترا کرتے جھوٹی باتیں یا اُمید شفاعت جو بتوں سے رکھتے
ع ۱۵ تھے اِنَّ قَارُوْنَ بیشک قارون کَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰی تھا قوم موسیٰ میں سے ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ حضرت موسیٰ کا چچا زاد بھائی تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ بھانجا تھا موسیٰ علیہ السلام کا اور بہت صحیح وہی بات ہے کہ چچا کا بیٹا تھا اس واسطے کہ قارون یصہر بن قاہش کا بیٹا ہے اور حضرت موسیٰ عمران بن قاہش کے فرزند ہیں اور قاہش لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں تھا اور قارون چونکہ نہایت خوبصورت اور زیبا طلعت تھا اس وجہ سے اُسے منور کہتے تھے بنی اسرائیل بھر میں توریت خوب پڑھتا تھا اور اُس کے ستر مختاروں میں سے ایک یہ بھی ہے مفلسی اور محتاجی کے زمانہ میں منکسر اور خلیق آدمی تھا مالدار ہوتے ہی اُس کا حال بدل گیا فَبَغٰی پھر ظلم کیا اور زیادتی ڈھونڈھی قارون نے عَلَیْھِمْ قوم موسیٰ کے لوگوں پر اور چاہا کہ سب پر حاکم بن جائے وَاٰتَیْنٰہُ اور دیا ہم نے اُس کو مِنَ الْکُنُوْزِ خزانوں میں سے یا جمع کیے ہوئے مالوں میں سے مَآ اِنَّ مَفَاتِحَہٗ وہ کہ اُس کی کنجیاں یعنی کنجیوں کا اٹھانا لَتَنُوْٓءُ البتہ گراں ہوتا بِالْعُصْبَۃِ لوگوں کے ایک گروہ اُولِی الْقُوَّۃِ قوی زور والوں پر عصبہ اُس سے چالیس آدمیوں تک کی جماعت کو کہتے ہیں اور امام فراء نے کہا ہے کہ یہاں چالیس آدمی مراد ہیں کہ قارون کے خزانوں کی کنجیاں اُٹھاتے تھے اور کشاف میں ہے کہ ساٹھ اونٹ اُس کے خزانوں کی کنجیاں اُٹھاتے تھے ہر خزانے کی ایک کنجی اور کوئی کنجی اُنگل بھر سے زیادہ نہ تھی اور کنجیاں چمڑے کی بنائی تھیں کہ ہلکی ہوں اور امام ثعلبی نے کہا ہے کہ کنجیوں سے مال کے صندوق مراد ہیں اور وہ چار لاکھ چالیس ہزار سونے چاندی سے بھرے ہوئے صندوق تھے اِذْ قَالَ لَہٗ یاد کر جب کہا قارون سے قَوْمُہٗ اُس کی قوم نے یعنی اُن میں سے ایمان والوں نے نصیحت کے طور پر کہا کہ اے قارون لَا تَفْرَحْ خوش نہ ہو مال دنیا پر اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ اللہ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ ○ دوست نہیں رکھتا خوشی کرنے والوں کو جو مال دنیا پر خوشی کرتے ہیں اس واسطے کہ دنیا کے ساتھ حق تعالیٰ کو بغض ہے نظم

دنیائے دنی چیست سرائے ستمے — افگندہ ہزار کشتہ در ہر قدمے
گر دست دہد گدائے شادی نکند — در فوت شود نیز نیرزد بغمے

وَابْتَغِ اور ڈھونڈھ یہ نصیحت کرنے والوں کے کلام کی تمامی ہے کہ اُنھوں نے قارون سے کہا کہ ڈھونڈھ اور حاصل کر فِیْمَآ اٰتٰکَ اللّٰہُ اُس چیز میں جو عطا کی ہے تجکو اللہ نے الدَّارَ الْاٰخِرَۃَ سرائے آخرت کو یعنی اپنا مال راہ خدا میں دے اور اس ذریعہ سے اُس جہان کا ثواب حاصل کرے بیت

بدنیا توانی کہ عقبیٰ خری — بخر جان من ورنہ حسرت بری

وَلَا تَنْسَ اور نہ بھول جا نَصِیْبَکَ اپنا حصہ مِنَ الدُّنْیَا مال دنیا میں سے یعنی رحلت کے وقت اس جہان سے فقط کفن ہی تجھے نصیب ہوگا تو وہ حال خیال کر اور دنیا کے مال و منال پر گھمنڈ نہ کر نظم

گر ملک تو شام تا یمن خواہد بود — وز سرحد روم تا ختن خواہد بود

آنروز کزیں جہان کنی عزم سفر ہمراہ تو چہ گز کفن خواہد بود

اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اپنا حصہ بھول نہ جا یعنی جس قدر مال تجکو کفایت کرے اُسی پر بس کر وَاَحْسِنْ اور احسان کر بندگان خدا کے ساتھ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ جیسا کہ احسان کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اور نعمت بھیجی ہے اِلَيْكَ تیری طرف وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ اور نہ ڈھونڈھ تباہکاری اور ظلم کرنا اور تکبر زمین میں اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ○ دوست نہیں رکھتا مفسدوں کو جو دنیا کے سبب سے تفاخر کرتے ہیں اور بڑائی ڈھونڈھتے ہیں قَالَ بولا قارون اس کے جواب میں اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ سوا اس کے نہیں کہ دیا گیا ہوں میں یہ مال یعنے یہ مال مجھے دیا ہے عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ اس علم پر جو میرے پاس ہے یعنی علم توریت اس واسطے کہ بنی اسرائیل بھر میں سب سے زیادہ میں توریت کا عالم ہوں یا تجارت اور کسنی اور اور پیشوں کا علم یا حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کے خزانے اُسے معلوم ہو گئے اور وہ اُٹھا لایا تھا اور بعضوں نے کہا ہے کہ علم سے علم کیمیا مراد ہے کہ حضرت موسیٰ نے اپنی بہن کو بتا دیا تھا اور اُنھوں نے قارون کو تعلیم کیا تھا اَوَلَمْ يَعْلَمْ کیا نہیں جانا تھا قارون نے یعنی جانا تھا اور توریت میں پڑھا تھا اور مورخوں سے سُنا تھا کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک خدا نے قَدْ اَهْلَكَ یقینی ہلاک کیے ہیں مِنْ قَبْلِهٖ قارون سے قبل مِنَ الْقُرُوْنِ زمانہ کے لوگوں میں سے مَنْ هُوَ اُسے جو اَشَدُّ مِنْهُ بہت سخت تھا قارون سے قُوَّةً قوت کی رو سے وَّاَكْثَرُ جَمْعًا اور بہت زیادہ جمع مال کی رو سے خلاصۂ کلام یہ ہے کہ قارون اپنی قوت اور کثرت مال پر کیوں مغرور ہوا حال آنکہ جانتا ہے کہ جو لوگ اُس سے زیادہ قوی اور غنی تھے اُن کو ہم نے ہلاک کیا ہے تو تہدید کی رو سے فرماتا ہے کہ وَلَا يُسْئَلُ اور پوچھے نہ جائیں گے عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ○ اپنے گناہوں سے گناہگار یعنی مشرک لوگ اس واسطے کہ اُنھیں اُن کی پیشانی کے نشان سے پہچان لیں گے[1] يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ یا اُن سے بتانے کا سوال نہ ہوگا اس واسطے کہ حق تعالیٰ مطلع ہے اُس پر یا عذاب کرنے میں اُن سے کچھ سوال نہ ہوگا اس واسطے کہ وہ بیحساب دوزخ میں جائیں گے فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ پھر نکلا قارون ہفتہ کے دن اپنی قوم پر فِيْ زِيْنَتِهٖ اپنی آرایش کے ساتھ سفید خچر پر سوار سُنہرا زین کسے زرد جوڑا پہنے چار ہزار سوار اسی کیفیت اور صفت پر اُسکے ساتھ اور کشاف میں ہے کہ نوّے ہزار آدمی سُرخ لباس پہنے اُس کے ساتھ سوار تھے اور اُس سے پہلے کسی نے کسم کا رنگ نہ دیکھا تھا موضح میں ہے کہ ہزار لڑکیاں سفید خچروں پر اُس کے ساتھ سوار تھیں سُنہرے زین کسے زرد جوڑے پہنے سفید موزے چڑھائے جب قارون اس شوکت اور دبدبہ کے ساتھ قوم کے لوگوں میں داخل ہوا تو قَالَ الَّذِيْنَ کہا اُن لوگوں نے جو يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا چاہتے تھے زندگیٔ دنیا کو اور اُس کی رغبت رکھتے تھے اُس کی قوم میں سے یعنی جب اس شوکت و زینت کے ساتھ قارون اُن لوگوں میں داخل ہوا تو اُنھوں نے کہا کہ يٰلَيْتَ لَنَا اے کاشکے ہوتا ہمارے واسطے مال مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ مانند اُسکے جو دیا گیا ہے قارون کو اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ○ بیشک قارون بڑے حظ والا ہے اور بہت مزے لوٹتا ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ اور کہا اُن لوگوں نے اُوْتُوا الْعِلْمَ جو دیے گئے تھے علم احوال آخرت کا یا جو لوگ برکت قناعت اور عزت توکل جانتے تھے جیسے حضرت یوشع علیہ السلام اور اُن کے اصحاب کہ وَيْلَكُمْ افسوس تم پر اے دنیا طلب کرنے والو ثَوَابُ اللّٰهِ ثواب اللہ کا آخرت میں خَيْرٌ بہتر ہے دنیا کے مالوں سے لِّمَنْ اٰمَنَ اُس شخص کے واسطے جو ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلَ صَالِحًا ج اور کرے کام اچھے وَلَا يُلَقّٰهَآ اور تلقین نہ کریں گے یہ بات جو عالموں نے کہی یعنی دل اور زبان پر نہ رکھیں گے اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ○ مگر صبر کرنے والے طاعت پر یا مصیبت پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ خدا نیک کاموں کی

[1] پہچانے جائیں گے گناہگار اپنے چہروں سے ١٢

توفیق نہیں دیتا مگر صابروں کو نظم

اہل صبر از جملہ عالم برترند　　صابراں از اوج گردوں بگذرند
ہر کہ کارد تخم صبر اندر جہاں　　بدرود محصول عیش جاوداں

لکھا ہے کہ قارون کو موسیٰ اور ہارون علیہم السلام پر بڑا حسد تھا ایک دن حضرت موسیٰ سے کہا کہ تم نے رسالت لی اور مذبح ہارون کو دئیے میں بھی کہاں تک صبر کروں غرضکہ ہمیشہ حضرت موسیٰ کی ایذا دینے کے درپے رہتا تھا یہاں تک کہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا یہ حکم کہ ہر ایک حصہ یا جو تعالیٰ مال کی دینا چاہیے موسیٰ علیہ السلام نے حکم الٰہی کے موافق اُس سے اس بات پر صلح کی کہ ہزار دینار میں سے ایک دینار زکوٰۃ دے قارون نے حساب کیا تو یہ بھی بڑی رقم ہوتی تھی بخل اور خست اُس کے دل میں غالب ہوئی تو بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں کو جمع کر کے قارون نے یہ بات کہی کہ جو کچھ موسیٰ نے کہا تم نے مانا اب وہ چاہتے ہیں کہ تم سے مال حاصل کریں وہ لوگ بولے کہ تم ہمارے سردار ہو کیا حکم فرماتے ہو قارون بولا کہ میں چاہتا ہوں کہ موسیٰ کو قوم میں رسوا کروں کہ اور لوگ اُس کی بات نہ سنیں تو ایک بدکار عورت کو کہ تفسیر میں اُس کا نام سبزہ لکھا ہے بُلایا اور دو تھیلی بھر روپیہ اُسے دیا اور یہ بات ٹھہرائی کہ کل خاص و عام کے مجمع میں وہ اقرار کرے کہ موسیٰ نے میرے ساتھ زنا کی دوسرے دن جب موسیٰ علیہ السلام امر و نہی فرماتے تھے اُسی بیان میں فرمایا کہ جو کوئی چوری کرے گا اُس کا ہاتھ کاٹوں گا اور جو کوئی زنا کرے گا اگر غیر محصن ہے تو کوڑے ماروں گا اور اگر محصن ہے تو اُسے سنگسار کروں گا پس قارون اُٹھ کھڑا ہوا اور بولا کہ اگرچہ تم ہی کرو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں اگرچہ میں زنا کروں تو میری بھی یہی سزا ہے قارون بولا کہ بنی اسرائیل گمان کرتے ہیں کہ تم نے فلاں عورت سے زنا کی ہے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ معاذ اللہ اُسے حاضر کرو پھر سبزہ محفل میں آئی حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ اے عورت تجھے میں قسم دیتا ہوں اُس خدا کی جس نے دریا کو پھاڑ دیا اور توریت کو نازل کیا کہ سچ سچ بیان کر تو عورت پر ہیبت الٰہی غالب ہوئی بولی کہ اے کلیم اللہ قارون نے دو تھیلیاں بھر روپیہ مجھے رشوت دیا کہ آپ پر افترا کروں اور میں باوجود اس کے کہ بڑی گنہگار اور بدکار ہوں کیونکر آپ پر تہمت رکھنا پسند کروں اور یہ دونوں تھیلیاں قارون کی مُہر کی ہوئی میرے پاس موجود ہیں بنی اسرائیل نے قارون کی مُہر دیکھ کر پہچانی اور اس کا مکر سب پر کھل گیا پس حضرت موسیٰؑ نے اپنا مُنہ خاک پر رکھ کر جناب الٰہی میں قارون کی شکایت کی حکم پہونچا کہ اے موسیٰ زمین کو ہم نے تیرے حکم میں کر دیا جو چاہو اُسے حکم کرو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میری قوم میں قارون کی طرف بھیجا گیا ہوں جس طرح فرعون کی طرف مبعوث تھا جو قارون کے ساتھ ہے اُس سے کہہ دو کہ اسی جگہ پر ٹھہرا رہے اور جو میرے ساتھ ہیں اُن سے کہہ دو کہ کنارے ہو جائیں پس سب بنی اسرائیل اُس محفل سے کنارے ہو گئے مگر دو آدمی قارون کے ساتھ رہے اور موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم فرمایا کہ لے لے ان کو پس زمین نے اُن کے پاؤں ٹخنوں تک دھنسا لیے اور اُنھوں نے عاجزی شروع کی اور امان مانگی حضرت موسیٰ نے ایک کی بھی نہ سنی اور زمین سے فرمایا کہ لے لے انھیں غرضکہ زانو تک پھر کمر تک پھر گردن تک زمین میں دھنسے اور اُن کے رونے چلانے امن مانگنے نے حضرت موسیٰ کے دل میں کچھ اثر نہ کیا یہاں تک کہ زمین نے اُن سب کو بالکل نگل لیا اور اُن کے نالہ و زاری سے کچھ فائدہ نہ ہوا اکثر تفسیروں میں ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ اے موسیٰؑ قارون اور اُس کے رفیقوں نے ستر بار فریاد کی اور تم نے اُن کی فریاد نہ سنی اور رحم نہ کیا قسم ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی کہ اگر وہ مجھے ایک بار بھی پکارتے تو میں سُن لیتا اور قبول فرماتا غرضکہ قارون کے دھنس جانے کے بعد بنی اسرائیل نے آپس میں باہم یہ بات کہی کہ موسیٰ نے اس واسطے دعا کی کہ قارون زمین میں دھنس جائے تو اُس کی کنجیاں اور خزانے لے لیجیے جب حضرت موسیٰؑ نے

یہ بات سُنی تو حق تعالیٰ سے درخواست کی کہ قارون کے مکان اور خزانے بھی زمین میں دھنس جائیں جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَخَسَفْنَا بِهٖ پھر دھنسا دیا ہم نے قارون کو وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ اور اُس کے گھر کو زمین میں صاحب لباب نے فرمایا ہے کہ ہر روز قارون مطعون ملعون اپنے قد کے موافق مال اور گھر سمیت زمین میں دھنستا ہے اور نفخ صور میں نیچے کی زمین پر پہونچے گا بیت

گنج قارون کہ فرو میرود از قہر ہنوز　　خوانده باشی کہ ہم از غیرت درویشانست

فَمَا كَانَ لَهٗ تو نہ تھا قارون کو مِنْ فِئَةٍ کوئی گروہ اُس کے یاروں میں سے کہ اُس وقت يَّنْصُرُوْنَهٗ مدد کرتے اُس گروہ کے لوگ اُس کی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ○ اور نہ تھا عذاب روکنے والوں میں سے یعنی نہ اور کسی نے اُس سے عذاب کو روکا اور نہ وہ خود روک سکا وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا اور صبح کی اُن لوگوں نے جو آرزو کرتے تھے مَكَانَهٗ اُسکے مکان اور جاہ کی بِالْاَمْسِ کل یعنی جو لوگ آرزومند تھے وہ قارون کے دھنستے ہی نیکی کی طرف متوجہ ہو گئے يَقُوْلُوْنَ کہتے تھے ہر ایک دوسرے سے وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ ویکان معنی میں وَیلک کے ہے اور لفظ اعلم پوشیدہ ہے یعنی واے تجھ پر جان لے کہ حق تعالیٰ يَبْسُطُ الرِّزْقَ کھول دیتا ہے روزی لِمَنْ يَّشَاۗءُ جس کے واسطے چاہتا ہے مِنْ عِبَادِهٖ اپنے بندوں میں سے نہ کسی بزرگی کے سبب سے کہ وہ کشایش کی مقتضی ہو بلکہ محض اپنے ارادے سے وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہے روزی جس پر چاہتا ہے نہ کسی ذلت کی وجہ سے کہ وہ تنگی کی مقتضی ہو بلکہ محض تقاضاے مشیت سے لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ اگر نہ یہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ احسان رکھتا عَلَيْنَا ہم پر اور نہ دیتا ہمیں جو کچھ ہماری تمنا تھی مال دنیا میں سے تو لَخَسَفَ بِنَا البتہ دھنسا دیتا اللہ ہم کو زمین میں اور بکر نے مجہول کا صیغہ پڑھا ہے لَخُسِفَ بِنَا یعنی البتہ دھنسا دیے جاتے ہم زمین میں وَيْكَاَنَّهٗ وے تقدیم کا کلمہ ہے اور کَاَنَّ تشبیہ کے واسطے ہے اور لباب میں طبری سے منقول ہے کہ تمام لفظ وَیکان اَلَم تَعلَم اور اَلَم تَرَ کے معنی میں ہے یعنی کیا تو نہیں جانتا اور نہیں دیکھتا یہ کہ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ○ چھٹکارا نہیں پاتے عذاب سے کافر یا ناشکرے ع ۶
یا تکذیب کرنے والے تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ وہ آخرت کا گھر جو تم نے سُنا ہے اور جانا ہے یعنی بہشت نَجْعَلُهَا بنایا ہے ہم نے اُسے لِلَّذِيْنَ اُن لوگوں کے واسطے جو لَا يُرِيْدُوْنَ نہیں چاہتے عُلُوًّا بڑائی اور تکبر فِي الْاَرْضِ زمین میں زمین والوں کے ساتھ وَلَا فَسَادًا اور نہ تباہی ڈالنا اور ظلم لوگوں پر جیسا کہ قارون نے چاہا تھا وَالْعَاقِبَةُ اور انجام خیر لِلْمُتَّقِيْنَ ○ پرہیزگاروں کے واسطے ہے صاحب بحر نے فرمایا ہے کہ رضا کا گھر اُس جماعت ارواح کے واسطے ہے جو صفات نفسانیہ کے میلوں سے پاک ہو گئی ہے اسلیے کہ زمین بشریہ میں وہ روحیں بڑائی اور برتری کی طالب نہیں ہوتیں اور فرعونوں جابروں کے نفوس کی طرح فساد نہیں چاہتی ہوں یعنی حضرت الٰہی کے سوا اور سے نظر اُٹھا کر کسی آدمی اور کسی چیز کی طرف التفات نہیں کرتے اور عالم ملک و ملکوت کو حضرت مالک الملک کے تصرف میں چھوڑتے ہیں کہ جو تصرف کون و مکان میں چاہے کرے اور اُن کو اُس پر کچھ اعتراض نہیں ہوتا مصرع

ہر چہ خواہی کنی کہ ملک تراست

مَنْ جَاۗءَ بِالْحَسَنَةِ جو کوئی لائے نیک خصلت یا معرفت توحید ربانی کی یا اخلاص کے ساتھ طاعت فَلَهٗ تو اُس کے واسطے ہے خَيْرٌ بہتر مِّنْهَا اُس خصلت یا طاعت یا معرفت سے یا جو کوئی کرے دنیا میں نیکی تو اُس کے واسطے آخرت میں اُس کی نیکی سے بہتر ثواب ہے وَمَنْ جَاۗءَ بِالسَّيِّئَةِ اور جو کوئی لائے بُرائی جیسے شرک اور تکذیب فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ تو جزا نہ دیے جائیں گے وہ لوگ جنھوں نے عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ کیں بُرائیاں اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ مگر مثل اُس کے جو تھے دنیا میں عمل کرتے ظاہر آیت اس بات پر

دلیل ہے کہ نیکی کا ثواب اُس سے بہتر ہوگا اور بُرائی کی جزا اُس کے مثل ملے گی ضمیر کی جگہ اسم ظاہر کا لانا بدکاروں کے حال کی خرابی ظاہر کرنے کو ہے اور اُن کی طرف بُرائی کی اسناد مکرر کرنے سے فائدہ یہ ہے کہ عقلمندوں کو زجر ہو اور بُرائی سے باز رہیں **بیت**

ہر چہ در عقل و شرع بد باشد — نکند آنکہ باخرد باشد

لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت ہجرت جب جُحفہ میں پہونچے تو حرم کعبہ کا شوق اور اپنی ولادت گاہ کی آرزو دل مبارک میں پیدا ہوئی تو یہ آیت حضرت جبریل لائے کہ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ تحقیق کہ فرض کیا ہے عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ تجپر اے ہمارے حبیب قرآن پہونچانا یا قرآن پر عمل کرنا لَرَآدُّکَ البتہ پھیرنے والا ہے تجھ کو اِلٰی مَعَادٍ ط پھرنے کی جگہ یعنی مکہ کی طرف اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ فتح مکہ کا وعدہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ معاد سے جنت مراد ہے اور تاویلات کاشی میں ہے کہ معاد فنا فی اللہ ہے احدیت ذات میں اور بقا باللہ ہے مقام تحقیق جمیع صفات میں سالک صاحب بصیرت پر بیان منہ بدا و الیہ یعود کا بھید کھلتا ہے **نظم**

چوں از و بد این و آں را ابتدا — ہم بدو باید کہ باشد انتہا

نور ہائے را کہ کرد از حق طلوع — جملہ را ہم سوے او باشد رجوع

قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رَّبِّیْٓ میرا رب اَعْلَمُ خوب جانتا ہے اُسے مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰی جو کوئی لایا سیدھی راہ یا توحید یا قرآن اور وہ میں ہوں وَمَنْ هُوَ اور اُسے جو ہے فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ گمراہی کھلی ہوئی میں جیسے وہ لوگ جو میرے منکر ہیں وَمَا کُنْتَ تَرْجُوْٓا اور نہ تھے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اُمید رکھی ہوتی تم نے اَنْ یُّلْقٰٓی اِلَیْکَ الْکِتٰبُ یہ کہ بھیجی جائے تمہاری طرف کتاب تو ہم نے نہیں بھیجی تمہاری طرف کتاب اِلَّا رَحْمَةً مگر بجہت رحمت کے مِّنْ رَّبِّکَ تیرے رب کے پاس سے فَلَا تَکُوْنَنَّ ظَهِیْرًا پس نہ ہو پشت پناہ اور یار لِّلْکٰفِرِیْنَ ۝ کافروں کے واسطے یعنی ان کے ساتھ مدارا نہ کرو اور جو کچھ وہ چاہیں اُسے قبول نہ کرو وَلَا یَصُدُّنَّکَ اور چاہیے کہ کافر باز نہ رکھیں تمہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ اللہ کی آیتیں پڑھنے اور اُس پر عمل کرنے سے بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْکَ بعد اس کے کہ اُتری ہیں تیری طرف وَادْعُ اور پکار خلق کو اِلٰی رَبِّکَ اپنے رب کی عبادت کی طرف وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ ج اور نہ ہو مشرکوں میں سے وَلَا تَدْعُ اور نہ پکار مَعَ اللّٰهِ اللہ کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ م دوسرے خدا کو اس واسطے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ قف نہیں کوئی معبود پکارنے کے قابل مگر وہ اس آیت میں خطاب تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقف لازم
کی طرف ہے اور مراد اُمت کے لوگ ہیں اور حضرت سے جو خطاب ہوا اس کا فائدہ یہ ہے کہ مشرکوں کی یہ اُمید منقطع ہو جائے کہ آپ اُنکے ساتھ موافق ہو جائیں گے کُلُّ شَیْءٍ سب چیزیں هَالِکٌ فنا ہو جانے والی ہیں اِلَّا وَجْهَهٗ ط مگر ذات حق تعالیٰ کی یا سب عمل باطل ہیں مگر وہ جس سے وجہ اللہ مطلوب ہو لَهُ الْحُکْمُ اُسی کے واسطے ہے حکم وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ع اور اُسی کی طرف پھیرے جاؤگے ثلثة ع
بدلے کے واسطے بعضے محققوں کے نزدیک یہ ہے کہ جب موجود حقیقی کوئی نہیں مگر حق سبحانہ تعالیٰ تو حقیقت میں اُس کا ماسوا فانی ہے صاحب کشف الاسرار اس آیت کی تفسیر میں حضرت شیخ الاسلام کے کلمات نقل کرتے ہیں **بیت**

کہ نہ از کس بتو و نہ از تو بکس — ہمہ از تو بتو بس ہمہ تو و بس

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ اور سب نعمتیں لا محالہ زائل علاقہ منقطع عمائق مرتفع رسوم باطل ہیں اسباب مضمحل حدود پراگندہ خلائق فانی اور حق تعالیٰ یکتا خود بخود باقی ہے شرح عوارف میں مذکور ہے کہ حق تعالیٰ نے یہ نہ فرمایا کہ یُہلک تا کہ معلوم ہو جائے کہ سب چیزوں کے

وجود آج ہی اُس کے وجود میں فنا ہیں اور مشاہدہ اس حال کا محجوبوں کے واسطے کل قیامت پر حوالہ ہے یَوۡمَ یَرَوۡنَہٗ بَعِیۡدًا وَّ نَرٰىہُ قَرِیۡبًا مصرع

باوجود تو زمن راست نیاید کہ منم

سُوۡرَۃُ الۡعَنۡكَبُوۡتِ مَكِّيَّۃٌ	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝	وَهِيَ تِسۡعٌ وَّسِتُّوۡنَ اٰيَۃً
سورۂ عنکبوت مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اُنہتر ۶۹ آیتیں ہیں

ایاتہا ۶۹
رکوعاتہا ۷
کلماتہا ۹۹
حروفہا ۴۴۱

الٓمّٓ ۝ حروف مقطعہ خلق کا عجز ظاہر کرنے کے واسطے ہیں تاکہ بندے جان لیں کہ کسی کو اس کتاب کے حقائق دریافت کرنے کی طرف راہ نہیں ہے اور کسی کامل کی عقل اُس کی کنہ معرفت سے آگاہ نہیں ہے مصرع۔

خرد عاجز و فہم در وے گم ست

اس سورت کے حروف اول کے باب میں کہا ہے کہ الف اشارہ ہے اسم اللہ کی طرف اور لام لطیف کی جانب اور میم مجید کی طرف فرماتا ہے کہ اللہ میں ہوں میری طاعت کی طرف متوجہ ہو لطیف میں ہوں اخلاص میری عبادت میں نہ چھوڑ مجید میں ہوں اوروں کی بزرگی مسلم نہ رکھ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَكُوۡۤا کیا جان لیا لوگوں نے یہ کہ چھوڑ دیے جائیں گے اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا اور جو کہیں کہ ایمان لائے ہم یعنی یہ نہ سمجھیں کہ فقط اٰمَنَّا کہنے کی بدولت اُن سے ہاتھ روک لیا جائے گا وَهُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ ۝ اور وہ آزمائے نہ جائیں گے اوامر و نواہی کے ساتھ یا مبتلا نہ ہوں گے نفس اور مال میں یا اُن کا امتحان نہ کیا جائے گا ہجرت اور جہاد کے سبب سے اور اُس کے مثل امور سے یعنی ایمان لانے کے ساتھ یہ امور بھی اُن پر پیش آئیں گے اور فقط اٰمَنَّا کہنے سے وہ لوگ چھوڑ نہ دیے جائیں گے اور یہ آیت مسلمانوں کی ایک جماعت کی شان میں ہے جو مکہ معظمہ میں تھی اور اُنھیں اپنے وطن اور مسکن سے ہجرت دشوار معلوم ہوتی تھی اور مہاجر لوگ مدینہ منورہ سے اُنکے پاس پیغام بھیجتے تھے کہ تم لوگ جب تک کافروں کے جوار میں رہو گے تمھارا اسلام پورا نہیں ہے تو بعضے اُن میں ہجرت کی نیت کر کے نکلے اور مشرک آگاہ ہوئے اور اُنھیں راہ سے پھیر لے گئے تو حق تعالیٰ نے اُن کی تسلی کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ یہ نہ تصور کرنا چاہیے کہ بے کشاکش بلا دعویٰ ولا صحیح ہو بیت

عاشقاں را درد دل بسیار میباید کشید   جو دیار و قصہ اغیار میباید کشید

اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ مہجع نام حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا غلام جنگ بدر میں عمار حضرمی کے تیر سے شہید ہوا اور جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی زبان مبارک پر یہ لفظ آیا کہ یہ شہدا موحدین کے آگے چلے گا مہجع کے ماں باپ مہجع کی وفات کے سبب سے بڑی جزع فزع کرتے تھے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ فقط لفظ ایمان سے بے ابتلا اور امتحان کے کام نہیں چلتا وَلَقَدۡ فَتَنَّا اور بیشک امتحان کیا اور فتنہ میں ڈالا ہم نے الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ اُن لوگوں کو جو اِن ایمان والوں سے قبل تھے یعنی یہ صورت تو سب امتوں میں واقع تھی اور سب کے دعوے کو بلا سے آزمایا ہے فَلَیَعۡلَمَنَّ اللّٰہُ تو ظاہر کرتا ہے اللہ الَّذِیۡنَ صَدَقُوۡا اُن لوگوں کو جو سچ بولے ہیں دعویٰ ایمان میں وَلَیَعۡلَمَنَّ الۡكٰذِبِیۡنَ ۝ اور ظاہر کر دیتا ہے جھوٹوں کو جو دین میں جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں یا دکھا دیتا ہے اُن دونوں گروہوں کا حال خلق کو یا جزا دیتا ہے اُس چیز کی جو جانتا ہے اُن کا سچ اور جھوٹ نظم

در محبت ہر کہ او دعوے کند   صد ہزاراں امتحاں بروے تند
گر بود صادق کشد بار جفا   در بود کاذب گریزد از بلا

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ بلکہ گمان کرتے ہیں وہ لوگ جو یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ کرتے ہیں بُرائیاں جیسے کفر اور گناہ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا ؕ یہ کہ پیشی کریں گے ہم پر اور ہم عاجز کردیں گے اُن کو گناہوں کی جزا دینے سے سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ ۞ بُرا حکم ہے وہ جو کرتے ہیں فتوحات میں لکھا ہے کہ کیا گمان کرتے ہیں گناہگار کہ اپنے گناہوں کے سبب سے میری مغفرت اور شمول رحمت پر سبقت لے جائیں یہ حکم ناپسند ہے اس واسطے کہ میری رحمت سبقت لے گئی ہے اُن کے گناہوں پر جو موجب غضب ہوتے ہیں۔ **بیت**

گر گناہِ تو از عدو بیش ست   سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ ازاں پیش ست

مَنْ کَانَ یَرْجُوْا جو کوئی ہو کہ اُمید رکھے لِقَآءَ اللّٰهِ لقا آلہی کی بہشت میں یا ثواب پانے کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ جو کوئی ڈرتا ہے روز قیامت سے اور اس بات سے کہ میں خدا کے سامنے حاضر کیا جاؤں گا اُس سے کہدو کہ آمادہ رہے فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ پس بیشک جو مدت کہ خدا نے مقرر کردی ہے آخرت میں لقاے آلہی کی وہ لَاٰتٍ ؕ البتہ آنے والی ہے وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۞ اور وہ ہے سننے والا بندوں کی بات جاننے والا اُن کے دلوں کے ارادے اور خیالات وَمَنْ جَاهَدَ اور جو کوئی جہاد کرے کفار یا ہواے نفس غدّار کے ساتھ فَاِنَّمَا یُجَاهِدُ تو سوا اس کے نہیں کہ وہ جہاد کرے گا لِنَفْسِهٖ ؕ اپنے واسطے اس واسطے کہ اُس کا ثواب اُسی کو ملے گا اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ لَغَنِیٌّ البتہ بے پروا ہے عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۞ اہل عالم کی طاعتوں اور مجاہدوں سے اور بندوں کو عبادت کی تکلیف اُنہی کے احوال کی درستی کے واسطے دیتا ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہیں اُنھوں نے کام اچھے لَنُکَفِّرَنَّ البتہ مٹادیں گے ہم عَنْهُمْ اُن سے سَیِّاٰتِهِمْ اُن کی بُرائیاں وَلَنَجْزِیَنَّهُمْ اور البتہ جزا دیں گے ہم اُنھیں اَحْسَنَ الَّذِیْ بہت خوب کام کی جو کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۞ تھے کرتے یعنی توحید کی جزا کہ اُن کے سب عملوں میں یہی بہتر ہے اور باقی کام چونکہ فضیلت میں اُس کے برابر نہیں ہیں اُن کی جزا اُن کے موافق ہم دیں گے اُن کے عمل سے بہتر اور زیادہ ایک کے بدلے دس اور اس سے بھی زیادہ سات سو تک اس واسطے کہ وہ محتاج ہیں اور میں بے نیاز ہوں **مصرع**

رسم باشد کز غنی چیزے رسد محتاج را

لکھا ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ دولت اسلام سے سرفراز ہوئے تو اُن کی ماں حمنہ نام بنت ابوسفیان نے قسم کھائی کہ ہرگز دھوپ سے چھاؤں میں نہ جاؤں گی اور جس چیز سے میری زندگی کو مدد پہونچتی ہے وہ نہ کھاؤں گی جب تک تو دین محمدی سے جو تو نے اختیار کیا ہے بیزار نہ ہوجائے حضرت سعد نے یہ حال جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی خدمت میں عرض کیا اور یہ آیت نازل ہوئی وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ اور حکم کیا ہم نے آدمی کو بِوَالِدَیْهِ اُسکے ماں باپ کے ساتھ حُسْنًا ؕ نیکی کا یعنی ایسے کام کا جو محض نیکی ہو وَاِنْ جَاهَدٰكَ اور اگر کوشش کریں ماں باپ اور لڑائی جھگڑا کریں تیرے ساتھ لِتُشْرِكَ بِیْ تاکہ شریک ٹھہرائے تو میرے ساتھ مَا لَیْسَ اُس چیز کو کہ نہیں ہے لَكَ بِهٖ تجھے اُس کی خدائی کا عِلْمٌ کچھ علم نفی الوہیت کو نفی علم الوہیت کے ساتھ حق تعالیٰ نے تعبیر فرمایا یعنی ماں باپ اگر تجھے حکم کریں اس بات کا کہ اُس چیز کو میرا شریک ٹھہرا جس کی خدائی تو نہ جانتا ہو اور واقع میں خدائی میرے سوا کسی کے واسطے ثابت ہی نہیں پس اگر ماں باپ شرک کرنے کو کہیں فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ تو نہ اطاعت کر اُنکی اس واسطے کہ خالق کے گناہ میں مخلوق کی فرمانبرداری درست نہیں ہے اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ میری جزا کی طرف ہے پھرنا تمھارا مومن ہو یا مشرک فرزند یار ہو یا عاق فَاُنَبِّئُکُمْ تو آگاہ کروں گا میں تم کو جزا دینے کے وقت بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۞ اُس چیز سے کہ ہو تم کرتے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے کفر کے بعد وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اُنھوں نے

ربع

کام اچھے بُرائی کے بعد لَنُدۡخِلَنَّھُمۡ ضرور ضرور داخل کریں گے ہم اُنھیں فِی الصّٰلِحِیۡنَ ○ گروہ میں نیکوں کے یالائینگے ہم اُنھیں اُن کے داخل ہونے کی جگہ میں کہ وہ بہشت ہے وَمِنَ النَّاسِ اور لوگوں میں سے مَنۡ یَّقُوۡلُ کوئی ہے کہ کہتا ہے اٰمَنَّا بِاللّٰہِ ایمان لائے ہم خدا کا مراد منافق ہیں یا ضعیف الایمان لوگ کہتے تھے کہ ایمان رکھتے ہیں ہم فَاِذَاۤ اُوۡذِیَ فِی اللّٰہِ پھر جب ایذا دیا جاتا ہے وہ راہ خدا میں اپنے دین کے سبب یعنی جب کافر اُس پر سختی کرتے ہیں تو جَعَلَ کرتا ہے یعنی رکھتا ہے اور شمار کرتا ہے فِتۡنَۃَ النَّاسِ رنج اور سختی کو لوگوں کی کَعَذَابِ اللّٰہِ ط مانند عذاب الٰہی کے یعنی خلق کی تکلیف اور ایذا رسانی کے سبب ایمان چھوڑ دیتے ہیں جس طرح عذاب الٰہی کے خوف سے کفر ترک کر دینا چاہیے وَلَئِنۡ جَآءَ اور اگر آئے نَصۡرٌ مِّنۡ رَّبِّکَ مدد تیرے رب کے پاس سے یعنی فتح اور غنیمت تو لَیَقُوۡلُنَّ ضرور کہیں کہ اِنَّا کُنَّا مَعَکُمۡ ؕ بیشک ہم تمھارے ساتھ ہیں دین اور ملت میں تو ہمیں بھی مال غنیمت میں شریک کرلو اَوَ لَیۡسَ اللّٰہُ کیا نہیں ہے اللہ بِاَعۡلَمَ زیادہ جاننے والا سب جاننے والوں سے بِمَا فِیۡ صُدُوۡرِ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ وہ چیز جو آدمیوں کے دلوں میں ہے اخلاص کی صفائی یا نفاق کا میل وَلَیَعۡلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اور البتہ جانتا ہے خدا ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں دل سے وَلَیَعۡلَمَنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ ○ اور البتہ جانتا ہے منافقوں کو جو نہیں ایمان لائے ہیں اور اُن کو دُنیا میں تمیز کرلے گا رنج میں مبتلا کرکے اور بلا میں ڈال کر اُنکا امتحان لیکے اسواسطے کہ بلا اور مصیبت میں مردوں کا جوہر پہچانا جاتا ہے جس طرح آگ میں سونے چاندی کا کھرا کھوٹا پن کھل جاتا ہے نظم

بشکل و ہیأت انساں زرہ مرو زنہار ‏ ‏ ‏ ‏ تواں بصبر و تحمل شناخت جوہر مرد

اگر نہ پاک بود از بلا نخواہد جست ‏ ‏ ‏ ‏ وگر در اصل بود پاک صبر خواہد کرد

لباب میں ہے کہ ابوسفیان اور اُمیہ بن خلف نے امیر المومنین عمر اور حضرت خباب رضی اللہ عنہما کو کہا کہ نئے دین سے مُنہ موڑو اور اپنے باپ دادا کا قدیم طریقہ نہ چھوڑو اور اگر باپ دادا کے دین پر ثابت قدم رہنے میں کچھ گناہ ہو تو اُس کا بار ہم اُٹھالیں گے اور تم کو اُس بار میں نہ دینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا اور کہا اُن لوگوں نے جو نہ ایمان لائے لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اُن لوگوں سے جو ایمان لائے کہ اتَّبِعُوۡا سَبِیۡلَنَا پیروی کرو ہماری راہ کی یعنی اپنے باپ دادا کے طریقہ پر رہو وَلۡنَحۡمِلۡ اور چاہیے کہ اُٹھائیں ہم خَطٰیٰکُمۡ ؕ گناہ تمھارے امر تاویل جزا میں ہے یعنی اگر ہماری متابعت کرو تو ہم تمھارے گناہ اُٹھالیں وَمَا ھُمۡ اور حال یہ ہے کہ نہیں ہیں کافر بِحٰمِلِیۡنَ اُٹھانے والے مِنۡ خَطٰیٰھُمۡ مومنوں کے گناہوں میں مِّنۡ شَیۡءٍ ؕ کچھ بھی اِنَّھُمۡ لَکٰذِبُوۡنَ ○ تحقیق کہ وہ ضرور جھوٹے ہیں اپنی اس بات میں جو کہتے ہیں کہ ایمان والوں کے گناہوں کا بوجھ ہم اُٹھالیں گے اور وہ اُسے اُٹھانے پر قادر نہ ہوں گے نہ تھوڑے کے نہ بہت کے اپنے گناہوں کے بار کی جہت سے اور اُن کے گناہوں کے بوجھ کے باعث سے بھی کہ اُنھیں کافروں کے سبب وہ گمراہ ہوئے اور اُن کافروں کی متابعت کی جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَلَیَحۡمِلُنَّ اَثۡقَالَھُمۡ اور ضرور اُٹھائیں گے قیامت میں بھاری بوجھ اپنے گناہوں کے وَاَثۡقَالًا اور بھاری بوجھ اوروں کے مَّعَ اَثۡقَالِھِمۡ ز اپنے بھاری بوجھوں کے ساتھ یعنی جن لوگوں کو ان کافروں نے گمراہ کیا ہے اُنکے وبال کے بوجھ کو اُن کافروں کے گناہوں کے بوجھ پر اضافہ کریں گے بغیر اس بات کے کہ گمراہوں کے گناہ میں سے کچھ کم ہو وَلَیُسۡـَٔلُنَّ اور پوچھے جائیں گے تابع اور متبوع لوگ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ قیامت کے دن عَمَّا کَانُوۡا یَفۡتَرُوۡنَ ○ع اُس چیز سے کہ ہیں افترا کرتے باطل باتیں اور حیلے جس کے سبب خلق گمراہ ہوتی ہے وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا اور بیشک بھیجا ہم نے نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖ نوح کو اُنکی قوم کی طرف فَلَبِثَ تو ٹھہرا فِیۡھِمۡ اُن کے درمیان قوم کے لوگوں کو راہ حق کی طرف بلانے کے واسطے اَلۡفَ سَنَۃٍ ہزار برس اِلَّا خَمۡسِیۡنَ عَامًا ط مگر پچاس سال

ع ۱۲ ۱

بہت مشہور یہ روایت ہے کہ نوح علیہ السلام چالیس برس کے سن میں مبعوث ہوئے اور نو سو پچاس برس خلق کو خدا کی طرف پکارا اور طوفان کے بعد ساٹھ برس زندہ رہے احقاف میں حضرت وہب سے منقول ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر چودہ سو برس کی ہوئی صاحب عین المعانی نے لکھا ہے کہ تین سو ستر برس کی عمر میں مبعوث ہوئے اور نو سو پچاس برس دعوت کی اور طوفان کے بعد تین سو پچاس برس زندہ رہے قبض روح کے وقت ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام نے پوچھا کہ اے سب پیغمبروں میں بڑی عمر والے آپنے دنیا کو کیسا پایا فرمایا کہ جیسے دو دروں کا ایک گھر کہ ایک سے آئیں دوسرے سے نکلجائیں رباعی

گر عمر تو عمر نوح و لقماں باشد — آخر بروے چنانکہ فرماں باشد

در بودن دنیا و بروں رفتن ازو — یک روز ہزار سال یکساں باشد

حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ حق تعالیٰ نے اس جہت سے بیان فرمایا کہ حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل مبارک کو تسکین ہو اور قوم کی ایذا اور ظلم اُٹھانے پر آپ کو آگاہی ہو جائے اور طوفان نوح کا حال سُن کر تکذیب کرنے والوں کو دھمکی ہو جائے یعنی نوح علیہ السلام نے نو سو پچاس برس تک قوم کی ایذا سہی اور دعوت اسلام کرتے رہے اور کوئی ایمان نہ لایا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ پھر پکڑ لیا اُن کی قوم کو عذاب طوفان نے وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ اور وہ ظالم تھے کفر کے سبب سے فَاَنْجَيْنٰهُ پھر نجات دی ہم نے نوح علیہ السلام کو وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ اور یاران کشتی کو اور جو کوئی اُنکے ساتھ تھا ایمان والے آدمی اور اقسام جانور وَجَعَلْنٰهَآ اور کر دیا ہم نے کشتی کو یا حضرت نوح کے واقعہ کو اٰيَةً دلالت اور نشانی یا عبرت لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم کے واسطے کہ اُس سے دلیل پکڑیں یا نصیحت مانیں وَاِبْرٰهِيْمَ اور یاد کر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اِذْ قَالَ جب کہا اُنھوں نے لِقَوْمِهِ اپنی قوم کے لوگوں کو کہ بابل کے رہنے والے تھے اعْبُدُوا اللّٰهَ کہ عبادت کرو اللہ کی وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو اُسکے عذاب سے ذٰلِكُمْ یہ عبادت اور ڈر خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے تمھارے واسطے اُس دین اور آئین سے جو تم رکھتے ہو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہو تم جانتے خیر کو شر سے نفع کو ضرر سے اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ سوا اسکے نہیں کہ پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا اَوْثَانًا بتوں کو وَتَخْلُقُوْنَ اور پیدا کرتے ہو اِفْكًا جھوٹ اور اُسکا نام خدا رکھتے ہو یعنی جھوٹا خدا اپنے دل سے پیدا کرتے ہو اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ تحقیق کہ جن کو پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا وہ لَا يَمْلِكُوْنَ نہیں سکت اور قدرت رکھتے کہ دیں لَكُمْ تم کو رِزْقًا روزی فَابْتَغُوْا تو ڈھونڈھو عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ خدا کے پاس سے روزی کہ وہ رزق کھانے والوں کو رزق پہونچانے کی قدرت رکھتا ہے وَاعْبُدُوْهُ اور عبادت کرو اُسکی اُسے ایک جان کر وَاشْكُرُوْا اور شکر کرو لَهٗ ؕ اُسکا اسواسطے کہ شکر سے نعمت حال باقی رہتی ہے اور آیندہ نعمت بڑھتی ہے اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ اُسکی طرف پھیرے جاؤگے یہاں تک حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا قول تھا اب حق تعالیٰ کفار قریش کو تہدید فرماتا ہے اور دھمکی سناتا ہے کہ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا اور اگر تکذیب کرو اے مکہ والو میرے پیغمبر کی فَقَدْ كَذَّبَ تو بیشک تکذیب کر چکی ہیں اپنے پیغمبروں کی اُمَمٌ امتیں مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ تم سے قبل جیسے قوم نوح قوم ہود قوم صالح علیہم السلام اور اُنکی تکذیب سے پیغمبروں کو کچھ ضرر نہیں پہونچا بلکہ اُنکی بھی مضرت اُنھی اُمتوں کے لاحق حال ہوئی کہ وہ لوگ دنیا اور آخرت میں مستحق عذاب ہوئے تو اے کفار قریش تمھاری تکذیب سے میرے حبیب کا کیا نقصان وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ اور نہیں ہے میرے رسول پر مگر پیغام پہونچا دینا کھُلا ہوا اور اُنھوں نے پیغام پہونچا کر خوف اور امید دلا کر تم کو راہ حق کی طرف بلایا اور عذاب آخرت سے تم کو ڈرایا اور تم حشر و نشر کے منکر ہوئے اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہیں دیکھا اُنھوں نے اور بکر نے لَمْ تَرَوْا جمع حاضر کا صیغہ پڑھا ہے یعنی کیا نہیں دیکھا تم نے اے حشر و نشر کے منکرو كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ کیونکر ظاہر کرتا ہے اللہ مخلوق کو اور نیست سے ہست کرتا ہے ثُمَّ

نصف

یُعِیْدُہٗ ؕ پھر اُنھیں موت کے بعد پھیرے گا زندگی کی طرف اِنَّ ذٰلِکَ تحقیق کہ پہلے پہل پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ فرمانا عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ ○ خدا پر آسان ہے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سِیْرُوْا سیر کرو فِی الْاَرْضِ زمین میں فَانْظُرُوْا کَیْفَ پھر دیکھو کہ کیونکر بَدَاَ الْخَلْقَ پیدا کیا ہے خدا نے خلق کو مختلف شکلوں مختلف فعلوں مختلف حالوں پر ثُمَّ اللّٰہُ پھر اللہ تعالیٰ یُنْشِئُ ظاہر کریگا النَّشْاَۃَ الْاٰخِرَۃَ ؕ دوسرا پیدا کرنا خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب تم نے دیکھا اور جان لیا کہ ابتدا میں سب کا خالق اللہ ہے تو تم پر دوبارہ پیدا کرنے کی دلیل اور حجت لازم ہو جائے گی اور خواہی نخواہی جان لوگے کہ جو ابتدا میں خلائق کا پیدا کرنے والا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ دوبارہ پیدا کرنے والا بھی ہو اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ تعالیٰ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ ہر چیز پر ابتدائً پیدا کرنا ہو یا دوبارہ قَدِیْرٌ ○ ج قادر ہے اس جہت سے کہ قدرت اُسکی صفت ذاتی ہے اور اُس کی ذات سب ممکنات کے ساتھ نسبت کر کے یکساں ہے جب وہ پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے تو یقینی دوبارہ پیدا کرنے سے بھی عاجز نہ ہوگا یُعَذِّبُ عذاب کرتا ہے مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہے عذاب کرنا وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ ج اور رحم کرتا ہے جس پر چاہتا ہے رحم کرنا وَاِلَیْہِ تُقْلَبُوْنَ ○ اور اسی کے حکم کی طرف پھیرے جاؤگے روز جزا میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ عذاب کرتا ہے چھوڑ دینے اور کفران کے ساتھ اور رحم کرتا ہے توفیق ایمان دیکر کشف الاسرار میں ہے کہ عذاب اُسکا عدل کی راہ سے ہے اور رحمت اُسکی فضل کی رو سے جس کے ساتھ چاہتا ہے عدل کرتا ہے اور سامنے سے ہنکا دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے فضل کرتا ہے اور مہربانی کے ساتھ بلاتا ہے **نظم**

اگر رانی زراہِ عدل رانی — وگر خوانی زروے فضل خوانی

مرا باراندن و خواندن چہ کارست — اگر خوانی وگر رانی تو دانی

اور زاد المسیر میں ہے کہ عذاب بدخوئی کے سبب سے اور رحمت حسن خلق کے باعث سے اور بعضوں کے نزدیک عذاب دنیا کی طرف میل اور رغبت کرنے سے اور رحمت دنیا کو ترک اور نفرت کرنے سے یا عذاب و رحمت حرص و قناعت کے باعث یا عذاب بدعت کی وجہ سے اور رحمت ملازمت سنت کے سبب سے یا عذاب پریشانی خاطر اور رحمت جمعیت دل کے ساتھ ہے امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ عذاب یہ ہے کہ بندہ کو اُسی پر چھوڑے اور رحمت یہ ہے کہ خود بندہ کے کاموں کا کفیل ہو جائے **مصرع**

تا تو نباشی یار مار و نق نگیرد کار ما

وَمَآ اَنْتُمْ اور نہیں ہو تم اے لوگو بِمُعْجِزِیْنَ لا عاجز کرنے والے اپنے رب کو اپنے عذاب سے فِی الْاَرْضِ زمین میں اگر چاہو کہ اُس کے حکم سے بھاگو اور زمین میں چھپ رہو تو نہیں چھپ سکتے ہو وَلَا فِی السَّمَآءِ ز اور نہ آسمان میں یعنی اگر آسمان میں ہو تو بھی تم عاجز کرنے والے نہیں ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس سے یہ مراد ہے کہ جو خلق آسمان میں ہے وہ بھی خدا کو عاجز کرنے پر قادر نہیں ہے وَمَا لَکُمْ اور نہیں ہے تمھارے واسطے مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ خدا کے سوا مِنْ وَّلِیٍّ کوئی یار جو تم کو عذاب آلٰہی سے بچائے وَّلَا نَصِیْرٍ ع ○ اور نہ کوئی مددگار جو عذاب تم پر سے ع ۹
اُٹھائے وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ اور جو لوگ کافر ہوئے خدا کی آیتوں کے ساتھ یعنی اُسکی کتابوں کا ایمان نہ لائے یا اُسکی حکمت اور وحدانیت کی دلیلیں نہ مانیں وَ اور ایمان نہ لائے لِقَآئِہٖٓ اُسکی ملاقات اور دیدار کا یعنی آخرت اور حشر و نشر کے منکر ہوئے اُولٰٓئِکَ یَئِسُوْا وہ لوگ نا اُمید ہوئے مِنْ رَّحْمَتِیْ میری رحمت سے دنیا میں یا نا اُمید ہوں گے قیامت میں اور یئسوا صیغہ ماضی تحقق وقوع کی جہت سے ہے گویا وہ مایوس ہو چکے وَاُولٰٓئِکَ اور وہ لوگ لَھُمْ اُنکے واسطے ہے عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ عذاب دکھ دینے والا یعنی ہمیشہ عذاب میں رہیں گے اپنے کفر کے سبب سے اسکے بعد جملہ معترضہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے قصہ کے ساتھ بیان فرماتا ہے کہ فَمَا کَانَ پھر نہ تھا